محمد پیغمبر　　یا اللہ مدد　　صحابہ رہبر

پتھر کی لکیریں کبھی مٹی ہیں نہ مٹیں گی　　کتنے نادان ہیں اعظم تیرا نام مٹانے والے

صدائے اعظم طارق

شہید رحمہ اللہ

شہیدِ ناموسِ صحابہؓ

حضرت مولانا محمد اعظم طارقؒ

کے خطبات پر مشتمل ایک

شاہکار کتاب

مرتب

مولانا محمد عثمان حیدر

صدائے
اعظم طارق
رحمہ اللہ شہید

CamScanner

شہیدِ ناموسِ صحابہؓ حضرت مولانا محمد اعظم طارقؒ

کے خطبات پر مشتمل ایک شاہکار کتاب

عظم صدائے اعظم طارق شہید رحمہ اللہ

مرتب: مولانا محمد عثمان حیدرؔ

ناشر

مولانا محمد عثمان حیدرؔ

چک نمبر 111-7R (المعروف آبائی گاؤں مولانا اعظم طارقؒ) چیچہ وطنی

فون: 0445-485511

اشاعت کے حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب:	صدائے اعظم طارقؒ
تالیف و پیشکش:	مولانا محمد عثمان حیدر
طبع اوّل:	جولائی 2004ء
بااہتمام:	مولانا محمد عثمان حیدر
پرنٹرز:	جے ایم ایڈورٹائزرز لاہور 042-7231566 - 0333-4329566
قیمت:	140/-

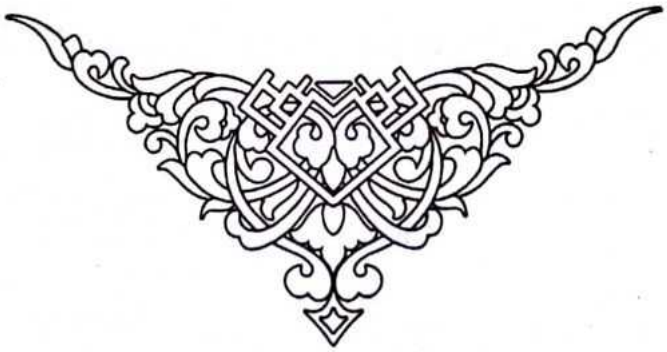

فہرست تقاریر

نمبر شمار	عنوان	بمقام	صفحہ نمبر
-1	عظمت قرآن	عزیز العلوم چیچہ وطنی	19
-2	سیرت النبی ﷺ	میاں چنوں	52
-3	پیغمبر انقلاب	فیصل آباد	87
-4	شان صدیق اکبرؓ	اٹک	129
-5	شہادت حسینؓ	جھنگ	150
-6	عظمت صحابہؓ	پشاور	178
-7	شہدائے اسلام	چیچہ وطنی	191
-8	شان صحابہؓ	بنوں	220
-9	نفاذِ شریعت	واہ کینٹ	241
-10	بارہواں امام	فیصل آباد	269
-11	قاتلانہ حملے کے بعد	جھنگ	290
-12	غازی حق نواز کو پھانسی کیوں؟	جھنگ	313
-13	امریکی آپریشن	خانپور	329
-14	ظلم کی داستان	جھنگ	347
-15	گنجوں کا آپریشن	جھنگ	373

CamScanner

ملنے کے پتے

جامعہ فیض طیب 86/E-B عارف والا۔

مکتبہ خلافت راشدہ، جامع مسجد بلالؓ غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

عبدالعلیم، ناظم اعلیٰ اماماعظمؒ ابوحنیفہ اکیڈمی، چیچہ وطنی۔

قاری محمد عثمان اشرفی، مدرسہ محمدیہ حضوری باغ روڈ ملتان 061-543313۔

مکتبہ اسلامیہ، چیچہ وطنی۔

مسجد حق نواز شہیدؒ جھنگ صدر (فون: 0471-614740)

حافظ عتیق الرحمٰن معاویہؓ یونٹ چک نمبر 166/E-B تحصیل وضلع وہاڑی۔

خط کے ذریعے منگوانے کے پتے

محمود جیولرز نیا بازار چیچہ وطنی (فون: 0445-485122)

اسامہ بک ڈپو اینڈ جنرل سٹور

مین چوک علی ٹاؤن سرگودھا روڈ، فیصل آباد۔

(فون: 041-745205)

CamScanner

مقدمہ

نحمدہ و نصلی علی رسولۃ الکریم

کر سکے گا نہ کوئی تیری ادا کا سودا

تیری ہمت تیری جرأت تیری وفا کا سودا

وقت شاہد ہے کچھ لوگ تو کر لیتے ہیں

چند کوڑیوں کے عوض خدا کا سودا

آتی رہے گی اعظمؒ تیرے انفاس کی خوشبو

گلشن تیری یادوں کا اعظمؒ صدا مہکتا ہی رہے گا

اس کائنات میں اس دنیا میں اَن گنت آدمی پیدا ہوئے اور مر گئے مگر کتنے آدمیوں کو دنیا نے یاد رکھا تاریخ کے اوراق کو اٹھاؤ صفحات پر نظر ڈالو تو آپ کو نظر آئے گا کہ گنتی کے چند آدمیوں کے نام ملتے ہیں یہ وہ آدمی ہیں جنہوں نے تاریخ کے اندر ایسے کردار ادا کیے جنہوں نے کچھ اس انداز سے زندگی گزاری جو اپنی زندگی میں باقی آدمیوں سے ممتاز رہتے ایسے کارنامے سرانجام دیے جنہیں دنیا بھلا نہ سکے گی ایسے لوگوں کا کردار ایسے لوگوں کے کارنامے جو تاریخ میں سونے کے پانی کے ساتھ لکھے جاتے ہیں زیرِ نظر کتاب جس شخصیت کے خطبات ہیں جس شخصیت کی صدائیں ہیں اس کے بارے میں میری مثال تو ایسی ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے خریدنے والوں میں ایک بوڑھی عورت کی ہے کہ جو یوسف علیہ السلام

کے خریدنے والوں کی قطار میں کھڑی تھی اس کے پاس روئی کی ایک اٹی تھی کسی نے سوال کیا اماں جی یوسف علیہ السلام کے خریدنے والوں میں تو بڑے بڑے تاجر بڑے بڑے امیر لوگ ہیں تیرے پاس تو روئی کے ایک اٹی ہے تو اس کے ساتھ یوسف علیہ السلام کو کیا خریدے گی۔ تو اماں نے کیا جواب دیا تھا کہ مجھے پتا ہے میں یوسف علیہ السلام کو خرید تو نہیں سکتی لیکن یوسف علیہ السلام کے خریدنے والوں میں میرا نام تو آجائے گا۔ میرے قلم میں اتنی سکت کہاں کہ میں اس عظیم شخصیت کے بارے میں کچھ لکھوں کہ جس کا تاریخ میں ایک اپنا ہی نام ہے میں تو اس کے چاہنے والے خوش نصیبوں میں اپنا نام لکھوانا چاہتا ہوں زیرِ نظر کتاب اس شخصیت کی ہے (وہ شخصیت کون ہے)۔ جو مصائب سے بے پروا ہو کر شاہوں کے گریبانوں سے کھیلتا رہا۔ جو ظلم کی دھجیاں اڑاتا رہا..... آلام کی گھاٹیوں میں مسکراتا رہا..... مصائب کی موجوں میں شناوری کرتا رہا..... استبدار کو للکارتا رہا..... ملت کا بکھرا شیرازہ جوڑتا رہا..... کج روی کی تاریکیوں میں فکر و شعور کی کرنیں بکھیرتا رہا..... جس نے بلا خوف لومة لائم ہمیشہ سچی بات کہی..... جس نے مشن کی تکمیل کیلئے سنگلاخ منزلیں طے کیں..... جس نے مصائب کی آندھیوں میں صداقت کا چراغ جلایا..... جو شعلوں میں کودا..... آگ سے کھیلا..... طوفان سے ٹکرایا..... مخالفتوں سے خائف نہ ہوا..... عداوتوں سے نہ ڈرا..... نہ مایوسیوں سے گھبرایا..... جس نے سپر پاور سے ٹکر لی..... جس نے زمانے کی ہواؤں سے بغاوت کی ..... جس نے حق کی خاطر سر کٹانا پسند کیا..... جس نے اصحابِ رسول کے ناموس کی خاطر تختہ دار تک جانا پسند کیا..... جس نے اپنی آواز سے بڑے بڑے ایوان ہلا دیے..... جس کی داستانِ

حیات جہدوعمل .....عزم و ہمت ..... استقلال و پامردی۔ جرأت۔ اصول و سرپرستی۔ سیاسی بصیرت اور توکل علی اللہ کی آئینہ دار تھی جس کا کھلا ہوا رنگ۔ باوقار چہرہ۔ کشادہ پیشانی۔ جس کے تدبر کے نقوش۔ سر پر پگڑی۔ چہرے پر مسکراہٹ۔ بول چال سادہ۔ عجز و انکساری میں ڈھلا ہوا انسان تھا۔

وہ تھا جرنیل سپاہ صحابہؓ شہید ناموس صحابہؓ سرمایہ اہلسنت۔ ممتاز عالمِ دین۔ رئیس الواعظین۔ انقلاب کے شہسوار۔ خیر خواہِ امت۔ مسلم قوم کیلئے ریشم۔ کفر کے لیے دیوارِ فولاد۔ شمشیر بے نیام۔ گفتار و کردار میں اللہ کی بُرھان۔ مبلغِ قرآن۔ قائدِ ذیشان۔ حق کا ترجمان۔ ہر مجلس کی رونق۔ ہر محفل کی جان۔ صاحبِ فراست و شرافت۔ توحید و سنت کا علمبردار۔ کفر کے خلاف سراپا یلغار۔ فخرِ السلام۔ عالمِ نوجوان۔ اِمام مجاہدین۔ مقررِ شعلہ بیان۔ للکارِ جھنگویؒ ۔ جانشین قاسمیؒ و فاروقیؓ ۔ سنیوں کا وزیراعظم۔ ثانی احمد بن حنبلؒ۔ مجدد الف ثانی کے عزم کی تاریخ دہرانے والا۔ شہزادۂ پارلیمنٹ۔ جبلِ استقامت۔ مردِ آہن وہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جن کی یادیں ہمیں ہمیشہ تڑپاتی رہیں گی۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت کے بعد ذہن کے اندر خیال آیا کہ کیوں نہ مولانا اعظم طارق صاحب کی تقریروں کو کتابی شکل میں منتقل کیا جائے تاکہ ہر عام و خاص اس سے مستفیض ہو سکے۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے میں نے اس کام کو شروع کیا اس سلسلہ میں میرے ساتھیوں نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا بالخصوص حافظ عرفان شہزاد جھنگوی۔ محمد صفوان اشرف۔ حافظ سمیع الرحمٰن۔ محمد عرفان دیول۔ حافظ محمد صدیق۔ عبدالرشید۔ محمد لقمان۔ ضیاء الرحمان۔ حافظ محمد عمران۔

محمد لقمان اشرف۔ حافظ محمد عثمان زاہد۔ حافظ محمد سیف اللہ بالخصوص جس نے بھرپور تعاون کیا میرے عزیز بھائی محمد سعید اصغر۔ حاجی کفایت اللہ۔ حافظ حزب الرحمٰن (مرحوم) رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محمد اکرم صاحب۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی محنت و کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں گزارش ہے کہ برائے مہربانی اس کتاب کو خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائے اور پڑھکر مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے مشن کا پروگرام کو پھیلانے کا عزم لیکر میدانِ عمل میں کود جایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

محمد عثمان حیدر

متعلم جامعہ اسلامیہ

جامع مسجد بلاک نمبر 12، چیچہ وطنی۔

نوٹ: کتاب کے قارئین سے گذارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی آپ حضرات کی نظر سے گزرے تو ہمیں اطلاع کردیں تاکہ ہم اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردیں بڑی مہربانی ہوگی۔

والسلام

محمد عثمان حیدر

چک نمبر 7/III-R چیچہ وطنی۔ فون 485511

خواجہ خواجگان پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا ابن خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتھم العالیہ امیر عالمی تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دینوی زندگی میں یا تو کچھ ایسا لکھ جاؤ کہ رہتی دنیا تک پڑھا جائے یا پھر ایسا کام کر جاؤ کہ اس پر بہت کچھ لکھا جائے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی زندگی ایسے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اللہ رب العزت نوجوانوں کو شہید کے کارناموں پر مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

از

ابن خواجہ خان محمد دامت برکاتھم

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

شیخ الحدیث استاذ العلماء، استاد مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ حضرت مولانا محمد ارشاد احمد صاحب دامت برکاتھم چیچہ وطنی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باسمہ سبحانہ مصلیا حامداً سلما امابعد

عزیزی محمد اعظم طارق ؒ رحمۃ اللہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و انعام تھا اب بھی ہے اور انشاء اللہ یہ فضل الٰہی ان پر ابدی دائمی ہے۔ ان کے قلب مبارک میں اصحاب رسول کے

عشق اور محبت کا بے کنار سمندر ٹھاٹھیں مارتا معلوم ہوتا اور انکی زبان سے نکلے الفاظ دلوں میں ثبت ہو جاتے تھے۔ آپ یفعلوں مایقولون کے مصداق تھے آپکی زندگی کا نقشہ یہ تھا ''زندگی کا شتوق نہیں موت کا خوف نہیں'' اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے صدقے ہماری بھی مغفرت فرمائے۔

از

محمد ارشاد

فاتح قادیانیت مناظرِ اسلام حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب دامت برکاتھم العالیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد

جرنیل سپاہ جبل استقامت مجاہد اعظم شہید اسلام عزیز مکرم مولانا اعظم طارق شہید کی زندگی کے آخر دور کی چند تقاریر اور خطبے عزیز عثمان حیدری (سلمہ اللہ) نے بڑی جدوجہد اور محنت سے جمع کی ہیں تا کہ انکی یادگار تقریریں آئندہ آنے والی نسلیں پڑھکر اپنے ایمانوں اور دلوں کو تازہ کریں مولانا تو شہید ہیں شہید تو زندہ ہوتا ہے۔ اسکے کارنامے بھی زندہ ہوتے ہیں۔ ضرورت تھی کہ مولانا شہید کا کوئی محبّ اور عاشق یہ محنت کر کے خود بھی زندہ جاوید ہو جائے۔ عزیزم عثمان نے یہ خدمت سرانجام دیکر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اسکی محنت کو قبول فرمائے۔ اور مولانا شہید کی درجات کی بلندی کا ذریعہ

بنائیں یقیناً ان ایمان افروز خطابات اور تقریری کو پرفکر ہر قاری نہ صرف محظوظ ہوگا بلکہ اسکا ایمان اور جذبہ فروزاں ہوگا۔

از

احقر العباد منظور احمد چنیوٹی عفی عنہ

شیخ الحدیث مولانا زاھدی الراشدی صاحب نزیل چیچہ وطنی چیئرمین سپریم کونسل پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد

جرنیل سپاہ جبل استقامت مجاہد اعظم شہید اسلام عزیز مکرم مولانا اعظم طارق شہید کی زندگی کے آخر دور کی چند تقاریر اور خطبے عزیز عثمان حیدری (سلمہ اللہ) نے بڑی جدوجہد اور محنت سے جمع کی ہیں تا کہ انکی یادگار تقریریں آئندہ آنے والی نسلیں پڑھکر اپنے ایمانوں اور دلوں کو تازہ کریں مولانا تو شہید ہیں شہید تو زندہ ہوتا ہے۔ اسکے کارنامے بھی زندہ ہوتے ہیں۔ ضرورت تھی کہ مولانا شہید کا کوئی محبّ اور عاشق یہ محنت کر کے خود بھی زندہ جاوید ہو جائے۔ عزیزم عثمان یہ خدمت سرانجام دیکر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اسکی محنت کو قبول فرمائے۔ اور مولانا شہید کی درجات کی بلندی کا ذریعہ بنائیں یقیناً ان ایمان افروز خطابات اور تقریری کو پرفکر ہر قاری نہ صرف محظوظ ہوگا بلکہ اسکا ایمان اور جذبہ فروزاں ہوگا۔

از

مولانا زاھدی الراشدی صاحب نزیل چیچہ وطنی

استادمحترم مولانا ذوالفقاراحمد صاحب مدظلہ، مدرس جامعہ اسلامیہ چیچہ وطنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیرنظر کتاب صدائے اعظم طارق مولانا کے خطاب ہیں۔

مولانا محمد اعظم طارق ؒ کی مثال ان خوش نصیب لوگوں جیسی ہے جو کہ جب بچہ دنیا میں آتا ہے تو بچہ روتا ہے اور لوگ ہنستے ہیں لیکن کچھ عرصہ زندگی گذارنے کے بعد جب وہ دنیا سے جاتا ہے تو وہ ہنستا ہے اور لوگ روتے ہیں مولنا محمد اعظم طارق ؒ اس دنیا میں رھکر ختم نبوت دفاع صحابہ پر زندگی گذاری حتی کہ اسی مشن پر جان دے دی۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس پر خلوص محنت کو قبول فرمائے اور قیامت کے دن حضورﷺ اور صحابہؓ کی رفاقت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

از

بندہ ناچیز محمد ذوالفقار

خطیب دلعزیز مقرر شعلہ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب مدظلہ التعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جرنیل محترم حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بارے میں کیا لکھوں۔ وہ تو ایک عظیم شخصیت تھی۔ اور بڑے لوگوں کے بارے میں تو بڑے لوگ ہی لکھنے کی جسارت کر سکتے ہیں۔ میرا ان کے بارے میں لکھنا تو سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ پھر بھی برادرِ عزیز محترم محمد عثمان حیدر کی پرزور فرمائش پر چند الفاظ قائد محترم کی نظر کرتا ہوں۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے میری ملاقاتیں انکی مصروفیات کی وجہ سے بڑی مختصر ہوتیں تھیں۔ کبھی کسی اجلاس میں اور کبھی کسی جلسے میں مختصر وقت کے لئے اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔ میری ان کے ساتھ تفصیلی ملاقات نواز شریف دور کے آخری دنوں میں جب ہم دونوں کو ایک ساتھ اڈیالہ جیل راولپنڈی میں نظر بند کر دیا گیا۔ ایک ماہ اکٹھے رہنے کی وجہ سے ایک دوسرے کو تفصیلی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور پھر جب میں وہاں سے رہا ہوا تو قائدِ محترم کے وہ الفاظ جو آج بھی میرے لئے سرمایہ حیات ہیں مجھے یاد ہے انہوں نے کہا تھا کہ لدھیانوی صاحب آج سے پہلے آپ کے بارے میں میرے خیالات بڑے مختلف تھے۔ لیکن آج کے بعد اسٹیج اور اسمبلی میں میں حق وصداقت کی آواز بلند کرتا رہوں گا۔ اور ہر طرح کے حکومتی سطح کے اعلیٰ حکومتی مذاکرات میں آپ جماعت کے نمائندہ ہونگے یہ الفاظ قائدِ محترم کا مجھ پر مکمل اعتماد تھا۔ امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اس دور کے دو عظیم مجدّد تھے۔ حضرت جھنگوی شہید نے اسٹیج پر جلسے میں خطابت کو ایک مختلف اور پُر جوش انداز خطابت دیا۔ اور قائدِ محترم نے جس انداز میں اسمبلی کے اندر حکمرانوں کو للکارا اور اسمبلی کے پلیٹ فارم پر جو اندازِ خطابت تھا۔ ان کے بعد جو کوئی بھی اسمبلی میں اس انداز میں للکارے گا تو اس کو اندازِ اعظم طارقؒ کا نام دیا جائے گا۔

جبل واستقامت کے اس پہاڑ کو قید و بند کی صعوبتیں ہتھکڑی۔ بیڑی۔ ظلم وتشدد اور پرکشِ مراعات بھی اپنے مشن سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹا سکیں۔

بلکہ اہلسنت والجماعت دیوبندیت کا یہ محسن۔ مردِ آہن۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا

غلام ۔ اصحاب رسول ﷺ کا خادم۔ امی عائشہؓ کا روحانی بیٹا۔ امام احمد بن حنبلؒ و امام ابن تیمیہؒ کی راہ کا راہی۔ سید احمد شہیدؒ شاہ اسماعیل شہید و امام ابو حنیفہؒ کے حقیقی وارث منورخ اسلام حضرت فاروقی شہید کا عظیم جانشین ۔ سنیوں کا وزیر اعظم، دشمنانِ اصحابؓ رسول ﷺ کی آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھنے والا عظیم انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت کم عمر میں جو عزت۔ شہرت اور بلند مرتبہ عطا کیا۔

جس نے سپاہ صحابہؓ کو پاکستان سے نکال کر دنیاءِ عالم میں پھیلا دیا۔ آخر کار یہ عظیم انسان قاتلانِ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ اور حضرت حسینؓ کے قاتلوں کی باقیات کی سازشوں کا شکار ہو کر شہادت کی راہ پر گامزن ہو گیا اور جھنگ کی دھرتی پر اپنے روحانی باپ اور عظیم قائد کے پہلو میں جا سویا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے۔
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دید اور پیدا۔

برادرِ عزیز محمد عثمان حیدر نے جس طرح ایک طالب علم ہونے کے باوجود جس محنت مشقت سے خطباتِ جرنیل کو کتابی شکل دی ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد ایسے لگتا ہے کہ جرنیل محترم ایک بار پھر سٹیج کی رونق بن گئے ہوں۔

میں اس زبردست کاوش پر برادرِ عزیز محمد عثمان صاحب کو خراجِ تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جسکی شب و روز کی محنت نے خطباتِ جرنیل کو تمام لوگوں تک پہنچانے کا بندو بست کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ

بنائے۔آمین ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

از

احمد لدھیانوی

با سمہ تعالیٰ

عالم باعمل تصویر اعظم طارق شہیدؒ مرد آہن شہزادہ جھنگ حضرت مولانا محمد عالم طارق

خطیب جامع مسجد حق نواز شہیدؒ جھنگ

سب تعریفیں اللہ وحدہ لا شریک کیلئے ہیں۔ جو سب جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بہت درود سلام حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ جو رحمت ہیں سب جہانوں کیلئے بعد حمد و صلوٰۃ کے دنیا میں بعض لوگ ایسے ہیں ۔ یعنی گذرے ہیں، جنکے کارنامے اور کردار کا ذکر انسانوں کے ایمانی جذبات میں جوش و ولولہ پیدا کرتا ہے۔ اور ایمان کو پختگی بخشتا ہے۔ میری مراد اصحاب رسول ﷺ ہیں۔ اسی لیے ہمارے اسلاف میں سے بہت سارے حضرات نے اپنی زندگیاں ان پاک صفت لوگوں کے ذکر اور تحفظ کیلئے وقف کر دیں۔ بلکہ قربان کر دیں۔ انہیں سے ایک بڑا نام برادرِ عزیز شہید ناموس صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا ہے۔ جنکے ہر بیان پر وعظ میں اصحاب رسول ﷺ کا ذکر غالب ہوتا تھا۔ جس سے سامعین کے ایمانوں کو جلد ملتی تھی۔ مولانا اعظم طارق کے بارے میں میں بہت کچھ لکھ سکتا ہوں۔ مگر مواقع نہیں ہے۔ بس اتنا لکھتا ہوں کہ انکی زندگی سعادت کی تھی۔ اور انکی موت شہادت کی تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قبول فرمائے۔ عزیزم بھتیجے محمد عثمان حیدر بڑی عرف ریزی سے مولانا کے چند

خطبات مرتب کیے ہیں۔ جو یقیناً مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔

تمام لفظ تیرے حق کا انتخاب ہوئے
تمام زخم تیرے ظلم کا جواب ہوئے
تیرے لہو کے وہ چھینٹے جو آسمان پر پڑے
انہیں میں کچھ مہ و نجم کچھ آفتاب ہوئے

محمد عالم طارق

CamScanner

تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفیر جھنگوی مقرر شعلہ بیان حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی صاحب۔

برکت السلف حجۃ الخلف ابروئے علمائے دیوبند شہید ناموس صحابہ رضی اللہ عنھم حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید کی خطبات کا خوبصورت مجموعہ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس پر لکھنے کیلئے کہا گیا۔میرے خیال میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا نام ہی انکے خطبات کی افادیت واہمیت کے لیے کافی ہے۔جس نام کے تذکرے سے ہی ایک تاریخ ساز شخصیت..... پیکر حق وصداقت .....جبل استقامت کے کوہِ گراں..... ظلم وستم کے بلا خیز طوفانوں سے ٹکراتا ہوا مردِ آہن..... کفر کیلئے شمشیر بے نیام.....جابر حکمرانوں کو غضبناک آنکھوں سے گھورتا ہوا..... ایمانی غیرت وحمیت دلیری بہادری جیسی صفات کا پیکر مجسم نقش آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔المختصر یہ مولانا کی خطابت میں جہاں احقاقِ حق و ابطالِ باطل کی جھلک تھی وہاں پر امت مسلمہ کے نوجوانوں میں عقابی روم بیدار کرنے کا بھی نمایاں اثر موجود ہوتا تھا..... وہ اسلام اور مسلمانوں کی مظلومیت کو دیکھ کر دل کی اتھا گہراؤں سے نکلی ہوئی آواز کو خطابت کا روپ دیکر نوجوانوں کو مخاطب کر کے جذبوں کو ابھارتے ،دلوں کو سنوارتے.....انقلاب کی راہیں ہموار کرتے مردہ قلوب میں غیرت وحمیت کی حیات تازہ کی

لہر پیدا کر کے مسلمانوں کو بیدار اور انکے عزائم کو تلوار کرتے۔ مجاہدین ناموس صحابہؓ کو گویا کہ وہ شاہین دار فضا میں جھپٹنے..... پلٹنے کا ڈھنگ سیکھاتے.....

شہادت سے کچھ عرصہ قبل جب دشمنان صحابہ کی طرف سے شمالی علاقہ جات میں بیٹھ کر پاکستان کے تعلیمی نصاب سے صحابہ کرامؓ کے نام اور قرآن پاک کی آیات خارج کرنے کی سازش ہوئی تو یہ وقت کا جبل اعظم خطیب اعظم مولانا اعظم طارق کی خطابت حق کی تلوار اور شعلوں کا انداز دھار گئی دن رات میں دو دو تین تین جگہ دو سے ڈھائی گھنٹے تک خطاب میں ملک بھر میں چوکوں چراہوں میں اخباری فورم اسمبلی فورم پر ہر جگہ دشمنانِ صحابہؓ اہل تشیع کو للکارا.....ان خطبات میں محض جذبات نہیں تھے بلکہ قرآن پاک کی آیات صحابہؓ یک شان میں اتنی پڑھتے اور انکی تفاسیر سے تشریحات کے ایسے تکنے بیان کرتے کہ اکثر علماء کرام بھی سن کر حیران ہوتے اور یوں محسوس کرتے جیسے قرآن پاک کی یہ آیات اور انکی تشریح آج پہلی بار سن رہے ہوں وہ بلا شبہ مولانا جھنگوی شہیدؒ کی طرح فنافی صحابہؓ تھے۔ انکی تقاریر رسمی خطیبوں جیسی نہیں بلکہ وہ فرماتے کہ ابھی تو وقت کم ہے کہ میں نے صرف تیس چالیس آیات پڑھی، میں اگر آپ اجازت دیں تو میرے سامنے صحابہؓ کے تذکرے پر پورا قرآن پاک کھل جاتا ہے۔ چار سو (کبھی اس سے زیادہ کہتے) آیات مسلسل پڑھ سکتا ہوں..... آپ یقیناً یہ ساری باتیں عملی طور پر اس مجموعہ خطبات میں پڑھ لینگے جسے برادرم محمد عثمان حیدر سلمہ اللہ نے ترتیب دیا ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ ان خطبات کو معمول سمجھ کر چسکے کیلئے نہ پڑھیں بلکہ ایک طرف خطیب کی اہمیت کو بھی مدِ نظر رکھیں۔ اور دوسری طرف مرتب محمد عثمان حیدر سلمہ اللہ

کی محنت کو بھی پیش نظر رکھیں جنہوں نے قیمتی خطابت کے جواہر پارے کیسٹ سے بمشکل منتقل کر کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی میری دعا ہے اللہ موصوف کی اس کاوش کو قبول عام فرمائے اور قلمی جہاد کا اجر عظیم عطا فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔

از

ابو معاویہ مسعود الرحمٰن عثمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

احقر ضعف نے جناب مولانا محمد عثمان حیدر کی تالیف کردہ کتاب صدائے اعظم طارق ؒ جو کہ شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا محمد اعظم طارق ؒ کی مختلف تقاریر کا مجموعہ ہے کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا ہے مولانا کے ذوقِ کمال کا عظیم شاہکار ہے آپ کی خطابت کی رعنائی اور طرزِ تکلم کا حسن ایسا دل آویز تھا کہ ہر سننے والے کا سر دھنتا تھا مولانا ایک منفرد انداز خطیب تھے جن کی خندہ پیشانی آنکھوں میں رعب لباس میں سادگی، دوستوں سے نبھاؤ اسلوب خطابت میں بے تکلفی اکابر سے تعلق اصاغر سے انس صدیوں بعد ایسی شخصیات پیدا ہوتی ہیں۔

؎ بڑی مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور مے خانہ

از

ابو حسان عبدالستار عاصم

خادم جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ لاہور

تقریظ

زیرنظر کتاب جس عظیم ہستی کی تقاریر پر مبنی ہے اس کے متعلق تو میں یہی کہوں گا کہ وہ اپنے وقت کے عظیم خطیب اور بہت بڑے مجاہد جن کا نام بذات خود ایک تحریک ایک جماعت تھا۔ انہوں نے تاریخ میں قربانی کے نئے باب رقم کئے ہیں۔ اور ان قربانیوں کی یاد دلادی ہے جو بہت پہلے ہمارے اسلاف نے دی تھیں جہاں انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کی طرح جیل کاٹی، امام احمد بن حنبلؒ کی طرح کوڑے کھائے۔ انہوں نے سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ کی طرح خطبات کے پھول کھلائے شورش کشمیری کی طرح ظالم حکمرانوں کے سامنے ڈٹے۔ میرا قلم اتنی ہمت نہیں رکھتا کہ ان کے متعلق الفاظ کے موتی چنے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ اپنے وقت کے ''امام ابوحنیفہؒ تھے امام احمد بن حنبلؒ'' تھے انہوں نے میدان جہاد میں ناموس رسالت اور ناموس صحابہؓ کے لئے حضرت خالدؓ بن ولید کی طرح اپنے بدن پر زخم کھائے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے بارے میں یہی کہوں گا کہ وہ ہمارے لئے باپ کی طرح شفیق اور بھائیوں کی طرح جان نچھاور کرنے والے تھے۔ مولانا آپ کی یادیں ہمارے دل سے نہیں نکل سکتیں۔ میں جناب محترم محمد عثمان حیدر صاحب کی اس کاوش کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی تقاریر کو بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو منظور فرمائے۔

(آمین)

حکیم سعید اصغر چک نمبر 119/7-DR بمبہ کسووال

عنوان	:	عظمت قرآن
بمقام	:	عزیز العلوم چیچہ وطنی
تاریخ	:	19 ستمبر 2003ء

CamScanner

خطیب: شہید ملت اسلامیہ علمائے دیوبند کے عظیم فرزند ارجمند تصویر امام احمد بن حنبلؒ شہنشاہ خطابت شہزادہ پارلیمنٹ سینوں کے وزیر اعظم حضرت مولانا علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ

موضوع: عظمت قرآن کانفرنس

تاریخ: 19 ستمبر 2003

بمقام: مدرسہ عزیز العلوم پیر جی چیچہ وطنی سٹی۔

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمْ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ الرَّافِضِیْنَ الْمُرْتَدِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَوْضِعٍ اٰخر بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

چند اشعار جو قائد ملت اسلامیہ شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروق رحمۃ اللہ علیہ۔ کارکنوں کے لیے فرمایا کرتا تھے۔ بڑی توجہ کے ساتھ۔

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے

اپنے پرچم کے رنگ کو بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے اگر کھیلو گے تو جل جاؤ گے

تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیڑ میں سست چلو گے تو کچلے جاؤ گے

ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

دے رہے ہیں جو تمہیں اپنی رفاقتوں کا فریب
ان کی تاریخ پڑھو گے تو ڈھل جاؤ گے

اپنی ہی مٹی پر چلنے کا سلیقہ سیکھو
سنگ مرمر پر چلو گے تو پھسل جاؤ گے

اے مجاہد اس مشینری دور میں انسان بن
زندگی جو چاہتا ہے تو پیکر قرآن بن

انتہائی قابل صد احترام استاد العلماء استاد محترم حضرت مولانا محمد ارشاد احمد صاحب مدظلہ العالی۔

تکریم

نہایت ہی واجب الاحترام حضرت پیر جی عبدالجلیل صاحب برادر مکرم انتظار احمد صاحب اور قابل قدر بزرگو، نوجوانو، ساتھیو، توحید وسنت کے علمبردار واصحاب رسول کے غیور سپاہیو، ملت اسلامیہ کے جانباز کارکنو اور جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سننے والی میری اسلامی ماؤں ، بہنو، بیٹیو 19 ستمبر 2003ء کی تاریخ سے مدرسہ عزیز العلوم چیچہ وطنی میں شروع ہونی والی یہ عظیم الشان عظمت قرآن کانفرنس 20 ستمبر کی تاریخ میں داخل ہو چکی ہے۔ آپ حضرات کا اتنی بڑی تعداد میں یہاں جمع ہونا اور رات کے اس حصہ تک ذوق وشوق کے ساتھ معززین خطباء اور نعت خوان حضرات کے کلام اور تقاریر سے مستفید ہونا یقیناً آپ کے جذبوں اور ولولوں کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ مدرسہ اس عظیم شخصیت کے نام نامی اسم گرامی کے نام سے منسوب ہے۔ جو اس پورے علاقے کے لیے نہیں بلکہ پاکستان بھر کے مسلمانوں کے لیے صرف خود ہی نہیں بلکہ ان کے حضرت عبدالعزیز صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی پیر جی عبدالطیف روحانی فیض و برکات کا ایسا چشمہ شافی تھا کہ جہاں سے لوگ آ کر اپنی پیاس بجھاتے رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بجھاتے رہے گے۔ ان حضرات کے خلوص ان کی محنتوں کوششوں اور کاوشوں اور قربانیوں کے نتیجے میں آج جگہ جگہ ان کے جانشینوں متوسلین اور ان سے تعلق رکھنے والوں نے خانقاہوں کی شکل میں مدارس عربیہ کی شکل میں جو ادارے کھول رکھے ہیں۔ دل سے دعا ہے کہ خالق کائنات قیامت کی صبح تک ان

اداروں کو قائم و دائم رکھے اور اخلاص کے ساتھ دین کی ہمیں توفیق عطا فرمائے (آمین)

میں اس خاندان سے شاگردی کا تعلق بھی رکھتا ہوں اور میرا روحانی تعلق بھی اس گھرانہ سے ہے۔ اس لیے جب حضرت پیر جی دامت برکاتھم عالیہ نے عظمت قرآن کانفرنس میں حاضر ہونے کے لیے مجھے حکم فرمایا۔ باوجود اس کے کہ مجھے کئی مقام پر جانا تھا۔ میں نے پھر بھی اپنی حاضری یہاں سعادت سمجھی اور آج صبح فجر کے بعد مجھے اسلام آباد پر جانا تھا۔ پھر وہاں سے واپس آیا 8 بجے شب واپس آ کر جھنگ پھر مجھے آگے قاسم العلوم ملتان میں صحیح بخاری شریف کے اختتام پر ہونے والی تقریب میں بھی شریک ہونا تھا۔ لیکن میں نے محسوس کیا۔ چونکہ طویل سفر کے باعث اگر میں ملتان سے ہو کر واپس پلٹتا عین ممکن ہے کہ اس جلسے پر کوئی اثر پڑے اور مجھے دیر ہو جائے۔ میں نے قاسم العلوم سے معذرت کی اور آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ دعا کریں کہ خالق کائنات ہمیں ساری عمر اپنے ان اکابر اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار!

آج کی اس کانفرنس کا عنوان عظمت قرآن کانفرنس ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عنوان پر اللہ کے فضل و کرم سے میرا انوکھا انداز ہے میں کئی گھنٹوں تک مسلسل تقریر کر سکتا ہوں اور میرا دعویٰ ہوتا ہے کہ ایسی تقریر کروں گا جو اس سے پہلے آپ نے نہ سنی ہوگی۔

(نعرۂ تکبیر اللہ اکبر حضرت مولانا اعظم طارق زندہ باد)

قرآن مجید اللہ کی آخری لاریب کتاب ہے۔ جو تیس پاروں ایک سو چودہ سورتوں پانچ سو چالیس رکوع 6666 آیتوں پر مشتمل ہے۔ آسمان سے صحیفے بھی نازل ہوئے اس

سے پہلے تین بڑی کتابیں بھی نازل ہوئیں۔ مگر قرآن مجید اور پہلی کتابوں میں ایک فرق ہے کہ پہلی (کتابیں) کتاب اللہ ہیں۔ قرآن مجید کتاب اللہ بھی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ کلام اللہ بھی ہے۔ پہلی کتابیں صرف کتاب اللہ ہے۔ مگر قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے۔ جو کتاب اللہ بھی ہے۔ کلام اللہ بھی ہے۔ کیا مطلب یہ تیس پاروں پر مشتمل کتاب یہ ایک سو چودہ سورتوں والی کتاب یہ پانچ سو چالیس رکوعوں پر مشتمل کتاب اس کی آیات اور سورتیں اس کے الفاظ وحروف وہ آیات والفاظ ہیں۔ جو خالق کائنات نے اپنی زبان قدرت سے خود تلاوت کیے۔ خود اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو اپنی زبان قدرت سے تلاوت کیا ہے۔ پہلی کتابیں آئیں تو ہیں مگر وہ کلام اللہ نہیں ہیں۔ خدا نے اس کی تلاوت نہیں کی ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ تبیان لی کل شیء ہر چیز کو بیان کرنے والی ہے۔ کوئی سوال نہیں جس کا جواب نہ ہو۔ کوئی مشکل نہیں جس کا حل نہیں آپ کے پاس کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا شافی کافی اس میں جواب نہ دیا گیا ہو یہ وہ کتاب ہے۔ ساری کائنات کی حقیقتوں سے پردہ اُٹھانے والی جو ہو چکا بیان کر رہی ہے۔ جو ہو رہا ہے بیان کر رہی ہے۔ اور جو ہوگا بیان کر رہی ہے۔ جو حضرات تصنیف و مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کتاب کیا ہوتی ہے۔ قرآن کیا ہوتا ہے۔ عام طور پر عنوان ایک ہوتا ہے۔ اس پر کتاب پوری لکھی جاتی ہے۔ بعض اوقات عنوان ایک ہوتا ہے اور کتابیں کئی لکھی جاتی ہیں۔ شخصیت ایک ہوتی ہے۔ تعارف پر مبنی کئی کتابیں ہوتی ہیں۔ جماعت ایک ہوتی ہے۔ اس کی تاریخ بیان کرنے والی کتابیں کئی ہوتی ہیں۔ شہر ایک ہوتا ہے۔ شہر کی تاریخ بیان کرنی والی کتابیں کئی ہوتی ہیں۔ عنوان ایک ہے۔ حکومت کا عنوان ہو۔ ڈاکٹر کا عنوان ہو۔ ریاضی کا عنوان ہو۔

سائنس کا عنوان ہو۔ حساب کا عنوان ہو۔ انجینئر کا عنوان ہو۔ عنوان ایک ہوتا ہے۔ کتابیں ہزاروں ہوتی ہیں۔ فقہ کا عنوان ہو۔ عنوان ایک ہوتا ہے۔ حکمت کا عنوان ہو۔ ڈاکٹر کا عنوان ہو۔ ریاضی کا عنوان ہو سائنس کا عنوان ہو حساب کا عنوان ہو۔ انجینئر کا عنوان ہو۔ عنوان ایک ہوتا ہے۔ کتابیں ہزاروں ہوتی ہیں۔ فقہ کا عنوان ہے عنوان ایک ہے کتابیں ہزاروں ہیں سیرت کا عنوان ہے عنوان ایک ہے کتابیں ہزاروں ہیں لیکن ایک قرآن مجید اپنے اندر یہ عظمت یہ معجزانہ شان رکھتا ہے عنوان ہزاروں ہیں۔

(نعرۂ تکبیر اللہ اکبر.....ملت اسلامیہ زندہ باد)

کتاب ایک ہے عنوان ہزاروں ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھوں نہیں بے شمار میں نے عرض کیا پھر سمجھے تا کہ میں آگے گفتگو کروں عام طور پر عنوان ایک کتابیں کئی میں نے جیل میں اپنے خیالات پر کتابیں لکھنا شروع کی دو لکھی تیسری تیار ہے۔ چوتھی تیار ہے۔ شخص ایک کتابیں چار جماعت ایک کتابیں دس شہر ایک کتابیں بیس عنوان ایک کتابیں سو۔ عنوان ایک کتابیں ہزار۔

تحریک ایک کتابیں سینکڑوں ایک عنوان پر کئی کتابیں مگر یہاں کتاب ایک عنوان ہزاروں ہزاروں کا معنی بے شمار کتابیں عنوان بے شمار آپ قرآن سے پوچھیں جب کچھ نہ تھا تو کیا تھا۔ قرآن جواب دیتا ہے کہ کائنات کیسے پیدا ہوئی۔ قرآن بیان کرتا ہے۔ کہ زمین و آسمان کتنے دنوں میں بنائے گئے اگر میں آیتوں کی تلاوت شروع کروں گا پھر ترجمہ بھی کر پاؤں گا تو پھر وقت بہت گزر جائے گا۔ آپ اتنا ضرور ذہن میں رکھیں میں جو بات بھی کرتا جاؤں گا۔ ہر بات قرآن سے کروں گا۔ کوئی شخص پرچی لکھ کر کہہ سکتا ہے۔ آپ نے یہ جو

بات کہی ہے۔ اس کی آیات پر ان شاء اللہ فوراً آیت بھی تلاوت کروں گا۔ لیکن تسلسل کے لیے عرض کرتا ہوں کہ جب کچھ نہ تھا تو کیا تھا پھر کائنات میں دھواں تھا۔ پھر خالق نے کائنات کو پیدا کیا۔

زمین کیسی بنائی آسمان کیسے بنایا۔؟

کتنے دنوں میں یہ پیدائش کا عمل شروع ہوا۔ کونسے دن کیا بنتا چلا گیا۔؟

پھر عالم ارواح میں کیسے روحیں پیدا کی گئیں کس کس کی روحوں کو جمع کیا گیا؟

ساری کائنات کی روحوں کو جمع کر کے خطاب کرنے والے کا خطاب کیا تھا سننے والوں کا جواب کیا تھا؟

الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

یہ خطاب خدا کا تھا۔ بلیٰ و ربنا یہ سب کی طرف سے جواب تھا۔ تو ہمارا ہم تیری ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں۔ پھر آگے چلئے ان روحوں میں سے انبیاء کی روحوں کو جمع کیا گیا۔ جمع کر کے خطاب کیا گیا۔

اذ اخذ اللّٰہ میثاق النبین آخر تک (پارہ نمبر ۳ ع ۱۷)

نبیوں کو جو خطاب کیا گیا وہ قرآن بتاتا اور جواب دیتا گیا وہ قرآن بتاتا ہے۔ پھر فرشتے کیسے پیدا ہوئے۔ قرآن بتاتا ہے۔ تخلیق آدم کا مرحلہ کیسا آیا قرآن بتاتا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ آدم کی تخلیق کیسے شروع ہوئی قرآن بتاتا ہے فرشتوں نے سجدہ کیا قرآن بتاتا ہے پھر شیطان نے انکار کیا قرآن بتاتا ہے۔ ملعون ہوا قرآن بتاتا ہے۔ آدم سے حوا پیدا ہوئی قرآن بتاتا ہے۔ جنت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ قرآن بتاتا ہے۔ شیطان نے وسوسہ ڈالا

قرآن بتاتا ہے۔ اور شجر ممنوعہ سے کھالیا قرآن بتاتا ہے۔ جنت کے کپڑے اُتار لیے گئے۔ قرآن بتاتا ہے۔ حجاب کیا گیا قرآن بتاتا ہے استغفار کیا گیا قرآن بتاتا ہے۔ آدم اور حوا کو زمین پر اُتار گیا قرآن بتاتا ہے۔ کتاب ایک ہے عنوان ہزاروں ہیں۔ پہلا قاتل کون۔ قرآن بتاتا ہے۔ پہلا مقتول کون قرآن بتاتا ہے۔ وجہ قتل کیا تھا قرآن بتاتا ہے آدم کی اولاد کیسی تھی قرآن بتاتا ہے۔ پھر پہلے قاتل نے مقتول کا لاشہ اُٹھایا۔ قرآن بتاتا ہے۔ اُٹھا کر لاش پھر رہا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ اُٹھا کر لاش پھر رہا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ دفن کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔ قرآن بتاتا ہے۔ اوئے قاتل کو مردہ دفن کرنے کے طریقہ کوّے نے سیکھایا۔ قرآن بتاتا ہے۔

فبعث اللّٰہ غراباً یبحث فی الارض لیریه کیف یواری سؤاة اخیه قال یویلتی اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب فاواری سؤاة اخی. (پارہ نمبر 6 ع نمبر 9)

ہم نے کوے کو بھیجا جو زمین کو کھودتا ہے۔ جس نے زمین کو کھود کر چھوٹا سا گھڑا بنا دیا۔ مردہ کو رکھ کر اوپر مٹی ڈال دی کوے نے قاتل کو بتایا کہ مردے کو زمین میں ایسے دفن کیا جاتا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ لوگ توحید کو بھول گئے شرک و بدعت کی وادیوں میں گم ہو گئے۔ قرآن بتاتا ہے۔ لوگ پھر یہاں تک کہ اللہ کی بارگاہ کو چھوڑ کر جن کو پوجنے لگے۔ قرآن بتاتا ہے۔ بتوں کے نام کیا تھے۔ قرآن بتاتا ہے۔ جن کو پنجتن پاک کہتے تھے۔ قرآن بتاتا ہے جن میں ایک عورت اور چار مرد تھے۔ قرآن بتاتا ہے۔ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا یَغُوْثَ وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا) پارہ نمبر 29 ع نمبر 10 قرآن بتاتا ہے۔ پوجا کرنے والے مشرک تھے۔

قرآن بتاتا ہے اور مشرکوں کی اصلاح کے لیے پیغمبر آئے۔ قرآن بتاتا ہے۔ نوح علیہ السلام آئے تبلیغ کی قرآن بتاتا ہے۔ ساڑھے نو سو سال مار کھائی۔

قرآن بتاتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو پتھر کھانے پڑیں۔ قرآن بتاتا ہے۔ کشتی بنائی ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ پھر یہاں تک کہ اس کشتی کا مذاق اُڑایا گیا قرآن بتاتا ہے۔ تفصیل ہے۔ اس مذاق کی بھی قرآن بتاتا ہے۔ آسمان سے پانی زمین سے پانی نکلنا شروع ہوا۔ سیلاب آیا قرآن بتاتا ہے مومن کشتی میں سوار ہوئے۔ قرآن بتاتا ہے۔ نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر چل پڑے سامنے بیٹا نظر آیا کہا: وَنَادٰی نُوْحُ نِ ابْنه اِلٰی اَخِی

ترجمہ: او میرے بیٹے کشتی میں سوار ہو جا کافروں کا ساتھی نہ بن قرآن بتاتا ہے۔ بیٹے نے کہا میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ قرآن بتاتا ہے۔ دریا کی موج نے بیٹے کو غرق کیا۔ قرآن بتاتا ہے۔ پیغمبر نے ہاتھ اُٹھائے قرآن بتاتا ہے۔ پیغمبر نے کہا میرا بیٹا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ خدا نے کہا تیرا بیٹا نہیں ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ آگے چلئے کس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی پانی پر تیرتی رہی قرآن بتاتا ہے۔ پہاڑ پر پہنچی۔ قرآن بتاتا ہے۔ نوح کے بعد ہودؑ آئے قرآن بتاتا ہے۔ قوم عاد کو کس طرح پکارا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ جب جھٹلایا تو عذاب کیسا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ سات دن سات راتیں عذاب آیا غاروں سے نکال نکال کر کافر تباہ کر دیئے۔ قرآن بتاتا ہے۔

کتاب ایک ہے عنوان بے شمار دیکھئے کہاں سے چلی ہے بات آیئے قرآن پردے ہٹاتا چلا جائے گا۔ تفصیل بیان کرتا چلا جاتا ہے۔ میں اگر اشارے کروں اشارے نہ کر پاؤں گا۔ آخر پہنچوں گا وہاں جہاں مجھے آپ کو لے کر جانا ہے۔ آگے چلئے قوم ثمود آ گئی

ثمود قوم کے لیے صالح علیہ السلام نبی اور پیغمبر بن کر آئے۔ قوم نے مطالبہ کیا صالح اگر تو خدا کا پیغمبر ہے۔ تو پتھر کی چٹان کو توڑا اونٹنی باہر آئے تو پھر باہر آ کر بچہ جنے دودھ دے ہم سیراب ہو جائیں۔ ایمان لے آئیں گے۔ قرآن بتاتا پیغمبر نے ہاتھ اُٹھائے چٹان میں حرکت آئی اونٹنی باہر نکل آئی۔ بچہ جنا دودھ دیا پورے شہر کے برتن بھر گئے۔ قرآن بتاتا ہے۔ باری مقرر کر دی گئی پانی پینے کی۔ پھر کچھ شقی اُٹھے۔ انہوں نے اونٹنی کو قتل کر دیا قوم پر تین دنوں بعد عذاب آیا۔ قرآن بتاتا ہے۔ قوم صالح کیسی تھی قرآن بتاتا ہے۔ قوم صالح کا حشر کیا ہوا۔ قرآن بتاتا ہے۔ قوم شعیب کا حشر کیا ہوا قرآن بتاتا ہے۔ قوم لوط کیسے ماری گئی قرآن بتاتا ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام پیدا کہاں ہوئے قرآن بتاتا ہے۔ جہاں بتوں کی فیکٹری تھی۔ جہاں خدا تیار ہوتے تھے اور آزر کے گھر میں آج ابراہیم توحید کا علم لے کر پیدا ہوا۔ قرآن بتاتا ہے۔ قوم سے مناظرہ ہو رہا ہے۔ قرآن بتاتا ہے۔ میلے کا دن آیا قرآن بتاتا ہے۔ قوم میلے پہ گئی ابراہیم بت خانے میں گئے، اُٹھا کر ایک ایک بت کا ستیاناس کر دیا قرآن بتاتا ہے۔ بڑے بت کو چھوڑ کر اس کے کندھے پر کلہاڑا رکھ دیا قرآن بتاتا ہے۔ ابراہیم واپس گئے (تیل دیاں جلیبیاں کھا کے یاروی شام نوں بت خانے) پہنچ گئے واپس آئے۔ بت خانے میں داخل ہوئے۔ اب پریشان ہیں کہنے لگے یہ کیا ہو گیا:

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ. (پارہ نمبر 17 ع نمبر 5)

ساڈے معبوداں دا اے حشر کینے کیتا۔ جینے وی جو کیتا ظلم کیتا۔ معبود بھی مظلوم بھی ہے۔ معبود بھی ہے مجبور بھی ہے۔ معبود بھی ہے مگر جب مشکل پڑی تو اپنی مشکل سے خود نہ بچ سکے یہ کیسے معبود ہیں۔ کسی کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے۔ کسی کا سر اُترا پڑا ہے۔ اور کسی کے بازو

الگ ہو گئے ہیں۔ کسی کی آنکھ پھوڑ دی گئی ہے۔ یہ معبود کیسے معبود ہیں اور قوم کی حالت دیکھو کہہ رہی ہے:

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ. (پارہ نمبر 17 ع نمبر 5)

(ساڈے معبوداں نال اے گندا حشر کینے کیتا اے تے کوئی زبردست شئے اے)

چنانچہ کہنے لگے۔

یقال له ابراهیم سمعنا فتی یذکرهم

ایک ابراہیم نامی نوجوان ہے۔ اس طرح کی باتیں وہ کیا کرتا تھا۔ کیا پتہ چلا سمعنا فتاً ایک نوجوان، (نوجوان کام کرنا جانتے ہیں)۔ نوجوانوں کو کام کرنا آتا ہے۔ یہ جوانی ہی ہوتی ہے۔ ان دنوں میں اُٹھ کھڑا ہوں پھر خالق کائنات اس سے وہ کام لے لیا کرتا ہے۔ ایک نوجوان کھڑا ہو جائے۔ (نعرۂ تکبیر اللہ اکبر)

سمعنا فتا ایک نوجوان ہے۔ وہ ان بتوں کے بارے میں کچھ نہ کچھ نہ نازیبا الفاظ کہتا رہتا ہے۔ پہلے بھی اس پر ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ اس کی رپورٹیں پہلے بھی ان بتوں کے بارے میں ملی ہیں۔ وہ بتوں کو قبول نہیں کرتا۔ وہ آستینوں میں بتوں کو چھپاتا نہیں۔ وہ بتوں کے سامنے سر کو جھکاتا نہیں وہ کفر کے ساتھ مفاہمت کرتا نہیں۔

وہ مشرکوں کے (ہاتھ) میلوں پر جاتا نہیں۔ وہ باغی ہے۔ وہ بتوں کا بھی باغی ہے اور بتوں کے پجاریوں کا بھی باغی ہے کیوں وہ جوان ہے۔ وہ وفا کا مست وہ توحید کے نشہ سے سرشار ہے۔ وہ وہی کرتا ہے۔ جو اسے کرنا چاہیے۔ اسے مفاہمت نہیں آتی اسے کفر و شرک کے ساتھ کھڑا ہونا نہیں آتا۔ وہ تاریخ راتوں میں بھی اپنا چراغ جلائے رہتا ہے۔ بلاؤ

اسے سامنے حاضر کرو۔ بلائے گئے جب ابراہیم علیہ السلام سامنے آئے۔

وانت فعلت هذا بالهنا.

''اے ابراہیم یہ آپ کا کام ہے؟'' تووں کم نعرے مارا ساں تووں کم پایا۔

آپ یہ نعرۂ بازی کیا کرتے تھے، آپ نے ہی ان بتوں کو توڑا ہے۔ فرمایا اب انکار نہیں کرتا اب مصلحت کی چادر کو اُتارتا نہیں۔ اب تخت دار پر چڑھ کر بھی وہی کہنا ہے جو وہاں کہتے تھے۔ لیکن ایک سوال کا جواب دوں مجھ سے کیوں پوچھتے ہو۔ اس بڑے (تُرّم خان) سے پوچھو نا۔ جو اپنے کندھے پر کلہاڑا لیے بیٹھا ہے۔ اس سے پوچھو یہ کام آپ نے تو نہیں کیا کہنے لگے ابراہیمؑ تو جانتا ہے کہ یہ بولتے نہیں۔ فرمایا ابراہیمؑ علیہ السلام نے:

اُف لکم ولما تعبدون من دون اللّٰه . (پارہ نمبر 17 ع نمبر 5)

اوئے مجھے بڑا افسوس ہے۔ کہ تم ان کی عبادت کرتے ہو۔ جو یہ بھی نہیں بتلا سکتے کہ ہمارے ساتھ یہ حشر کس نے کیا ہے۔ جو اپنے اوپر ظلم بھی ہٹا نہیں سکتے۔ تم ان کی عبادت کرتے ہو۔ سنو مشکل کشا پتھر کا ہو یا لکڑی کا ہو۔ بت پتھر کا ہو یا تعزیہ لکڑی کا ہو چاہے گھوڑے ہو۔ چاہیے تعزیہ ہو چاہے پتھر ہو۔ خدا نہیں ہوسکتا۔ مشکل کشا نہیں ہوسکتا۔ حاجت روا نہیں ہوسکتا۔

ثم نکسو علی رؤ سهم (پارہ نمبر 17 رکوع نمبر 5)

سر جھکا لیے۔ اس لیے دلیل کے سامنے بات نہیں آتی۔ دلیل اس چیز کا نام ہے۔ کون جھٹلائے دلیل کو باتیں کرنا آسان ہیں دلیل چاہے دلیل میں آیا ہوں تو دلیل لایا ہوں آج ہی میں لایا ہوں۔ اپنے ساتھ اسلام آباد سے وہ فائل جو وفاقی وزیر تعلیم کو دی گئی ہے۔

جس فائل میں لکھا گیا ہے۔ پنجاب ٹیسٹ بورڈ نے فلاں فلاں کتابیں شائع کی ہیں۔ ان کتابوں میں ابوبکرؓ کے ساتھ صدیق کا لفظ ہے۔ عمرؓ کے ساتھ فاروق کا لفظ ہے۔ عائشہ کے ساتھ صدیقہ کا لفظ ہے۔ ہم گوارہ نہیں کرتے یہ لفظ کاٹے جائیں۔ عثمانؓ کے ساتھ ذوالنورین کا لفظ ہے۔ کاٹا جائے حضرت زینب کو بنی کی بیٹی لکھا گیا ہے کاٹا جائے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا ہے کاٹا جائے ہاتھ باندھ کر کی نماز پڑھنے کی تصویر دیکھائی گئی ہے۔ کاٹی جائے۔ پاؤں پر مسح کا انکار کیا گیا ہے۔ کاٹا جائے جو آج بھی کہے کہ میں ابوبکر کے ساتھ صدیق کا نام برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ جو آج بھی کہے کہ مجھے ابوبکرؓ عمرؓ کا نام عثمانؓ کا نام عائشہؓ کا نام برداشت نہیں ہے۔ اعظم طارق اعلان کرتا ہے کہ مجھے اس کا احترام بھی لازم نہیں ہے۔ (نعرۂ) کافر کافر شیعہ کافر، کافر کافر شیعہ کافر۔

ٹھہرو ٹھہرو۔ یہ فائل لایا ہوں جو وزیر تعلیم زبیدہ جلال کے نام یہ خط دیا۔ یہ پورا خط ہے۔ آگے اڑھائی تین سو نمبر لگا کر فلاں کتاب میں یہ نام ہے۔ صفحہ نمبر 89 پر مضمون حضرت عمرؓ میں بہت سی باتیں شیعہ مذہب کے خلاف ہے۔ اس مضمون کو حذف کیا جائے۔

صفحہ نمبر 55 پر خلفاء الراشدینؓ کے نام ہیں۔ انہیں حذف کیا جائے۔ صفحہ نمبر 11 پر صدیقؓ کا لفظ حذف کیا جائے۔ صفحہ نمبر 33 میں حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کافر ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا اس کو حذف کیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے تو اپنے کافر ماموں کو قتل کیا۔ اوئے کافر آپ کا ماموں لگتا ہے اور یہ مطالبہ وفاقی گورنمنٹ وزیر تعلیم زبیدہ جلال سے انہوں نے وفد کی شکل میں دیا میں وہاں سے ساری فائل ہی اُٹھا لایا ہوں۔ اسی سے سمجھ جاؤ ایک ہزاروں پر بھاری ہے۔ (بے شک بے شک) میں ایک وزیر سے کہا کیا خیال ہے۔ یہ صحابہؓ

کے نام کٹ جائیں گے اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا مولانا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہم ان کے کہنے پر صحابہ کے نام نکال دیں بے فکر ہو جائیں نام تو دور کی بات ہے۔ کسی نام کا ایک حرف بھی ہم نہیں نکال سکتے جو لوگ آج یہ مطالبہ کریں۔ صحابہؓ کے نام برداشت نہیں۔ ازواج مطہراتؓ کے نام برداشت نہیں خلفاء راشدینؓ کے نام برداشت نہیں یہ تمغے یہ القاب برداشت نہیں۔ میں اسے برداشت کرلوں نہیں، بس میرا یہی جرم ہے۔ میں نہیں برداشت کرتا یہ ہی میرا جرم ہے۔ مجھے مفاہمت کا سبق نہیں آتا۔ میں کفر وشرک کے ان بتوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ میرا قصور ہے اور جو جو چاہے جو کرے ہم نے اس پر جانیں دیں ہیں۔ ہم نے اس پر خون دیا ہے حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی مدظلہ العالی میں کراچی میں گیا مجھے بٹھا کر کہنے لگے مجھے تم سے ایک بات کرنا ہے میں نے کہا جی حضرت۔ بیٹا تم تنہا اچھے نہیں لگتے اکیلے اچھے نہیں لگتے تم بھی علماء کے ساتھ مجلس عمل میں شامل ہو جاؤ میں نے کہا حضرت آپ کی بات سر آنکھوں پر ہے مجھے ایک بات بتایئے ہم نے سترہ سال جن کو کافر کہا سترہ سال جس عنوان پر خون دیا۔ سترہ سال تختہ دار کو چومنے والے لوگ جاتے رہے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر کہوں کہ میرے شہید جھوٹے تھے میں یہ کہوں کہ حق نواز جھوٹے تھے۔ میں یہ کہوں ضیاء الرحمٰن جھوٹے تھے۔ میں یہ کہوں کہ فتوے غلط تھے۔ میں یہ کہوں ان کی تقریریں غلط تھیں میری مجبوری ہے شاید کسی اور کی مجبوری نہیں جب میں نے یہ بات کہی کہنے لگے۔ بیٹا تم نے میری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ساری عمران کے ساتھ نہ بیٹھنا اپنی بات پر ڈٹے رہو چاہے اکیلے ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ تم اپنے مؤقف سے ہٹ جاؤ گے تمہاری شہیدوں کا خون قرار پائے گا۔ اور میں نے طے کیا

ہے۔ فیصلہ کیا ہے۔ مرتے مر جائیں گے جو ہوتا ہے ہو جائے۔ چاہے جیلوں میں جائیں۔ تختہ دار پر چڑھ جائیں اپنے گالی دیں برداشت ہے بیگانے گالی دیں برداشت ہے۔ کوئی ظلم کرے برداشت ہے۔ جیلوں میں ڈالے برداشت ہے۔ مگر میں اپنے شہیدوں کے خون سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔

تو میں اگر یہ کہتا ہوں کہ اپنے شہیدوں کے خون سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔ یہ کسی کو گالی تو نہیں ہے۔ ہر قابل احترام کا احترام ملحوظ خاطر رہے گا۔ ہر صاحب احترام کا احترام کرتے رہیں گے مگر جو لائق احترام نہیں ہے۔ اس کا احترام نہیں کریں گے آگے عرض کر رہا تھا۔ قرآن بتاتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (پارہ نمبر 17 رکوع نمبر 5)

ترجمہ: مجھے بڑا افسوس ہے کہ تم خدا کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہو۔ جو نفع نقصان کے مالک نہیں ہے۔ اُٹھا یا لے کر چلے گئے اپنے وقت کے بادشاہ کے سامنے نمرود کے سامنے لے گئے۔ قرآن بتاتا ہے۔ جو مناظرہ ہوا قرآن کہتا ہے نمرود نے کہا ابراہیم تو کس خدا کو پوجتا ہے فرمایا میرا رب وہ ہے۔ جو مارتا ہے زندہ کرتا ہے۔ کہنے لگا (انا اُحیی وامیت) یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں کہنے لگا کیا ٹائم ہوا ہے۔ بھئی دو بج گئے کس کو پھانسی دینی ہے۔ فلاں کو کب چار منٹ بعد اچھا بھئی رہا کر دو اچھا جی رہا ہو گیا۔ میں نے مردہ کو زندہ کر دیا کون آدمی بازار میں جا رہا ہے۔ یہ آدمی جی شادی کا سامان خرید کر خوشی خوشی گھر جا رہا ہے کہنے لگا اُٹھا کر تخت دار پر لٹکا کر کہنے لگا دیکھ لو وہ میں نے زندہ کر دیا اور یہ میں نے مار دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ تاویل کر کے عوام کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ فرمایا میرا

رب تو وہ ہے۔ جو مشرق سے سورج طلوع کر کے مغرب میں غروب کر دیتا ہے۔ اگر تو رب ہے۔ تو مغرب سے طلوع کر کے مشرق میں غروب کر دے۔ میں تجھے رب مانوں گا۔

فبهت الذی کفر.

قرآن بتاتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام جب کوئی بات نہ بنی تو کہنے لگے وابی اے یہ بھی چلتا ہے جب دلائل نہ آئے تو یہ بھی کہتے جب کوئی دلیل نہ آئے تو کہا۔ **حرقوہ ونصروا الهتکم.**

جلادو اسے اپنے معبودوں کی مدد کو پہنچے۔ یہ معبودوں کی مدد کرنے کے لیے ابراہیم کو جلانا چاہتے ہیں۔ خدا توحید کے علمبردار کو بچانا چاہتا ہے۔

قلنا یا نار کونی بردو وسلما علی ابراهیم (پارہ نمبر 17 رکوع نمبر 4)

قرآن کہتا ہے۔ کہ پھینکنے والوں نے آگ میں پھینکا خدا نے آگ کو گلزار بنا دیا ابراہیم علیہ السلام کے حالات زندگی سیرت، قرآن بتاتا ہے۔ بڑھاپے میں بچہ پیدا ہو قرآن بتاتا ہے۔ وادی غیر ذی ذرع میں چھوڑ گئے قرآن بتاتا ہے۔ بچہ اور ماں دونوں وادی غیر ذی زرع میں ہے ان پر کیا گزری قرآن بتاتا ہے بچہ بڑا ہوا حکم ہوا چل میرے پیغمبر اپنے بچہ کو میری راہ میں قربان کر دے اپنے بیٹے کو لے کر ہاتھ میں چھری اور رسی لے کر پیغمبر منیٰ کی وادیوں میں جا پہنچے بچے کے گلے پر چھری رکھ کر کیا کہتا ہے۔ بیٹا جواب میں کہتے ہیں۔

ستجیدنی ان شاء اللّٰه من الصبرین (پارہ نمبر 23 رکوع نمبر 6)

ابا گلے پر چھری چلا دے میں صبر کروں گا۔ قرآن بتاتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ تعمیر کیا قرآن بتاتا ہے جو دعائیں کہیں قرآن بتاتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ خوشخبری کیسے دی قرآن بتاتا ہے۔ اسحاق کے بیٹے ہیں یعقوب علیہ السلام قرآن بتاتا ہے۔ یعقوب کے گیارہ بیٹے بارواں یوسف قرآن بتاتا ہے۔ بچپن میں یوسف کو خواب آتا ہے۔ خواب کو باپ کے سامنے بیان کیا قرآن بتاتا ہے۔ جواب کیا دیا قرآن بتاتا ہے۔ چلتے جایئے یوسف علیہ السلام ہیں بھائیوں نے کنویں میں ڈالا۔ خدا نے تخت پر بٹھا دیا قرآن بتاتا ہے۔ کنویں میں ڈالنے والے آج بھائی کے سامنے فقیر بن کے حاضر ہو گئے ہیں۔ قرآن بتاتا ہے۔ بھائی کو پہچان کر **لا تثر علیکم الیوم** کہا قرآن بتاتا ہے۔ قوم بنی اسرائیل پھر مالک بن گئی مصر کے عرصہ دراز تک حکمران رہے نافرمانیوں کا راستہ اختیار کیا یہ ہی غلام بن گئے فرعون ان پر مسلط ہو گئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدائش کا وقت آیا فرعون کو پتا چلا نجومیوں سے وہ بچہ جو اسرائیل کا نجات دہندہ بن کر آ رہا ہے پیدا ہونے والا ہے۔ اس نے کہا اسرائیلیوں کے بچے قتل کر دیا کرو۔ پیدا ہوتے ہی ذبح کر دیا کرو تا کہ نجات دہندہ پیدا نہ ہو۔

ادھر فرمایا جو ان کے پیچھے چلے ہدایت یافتہ ادھر فرمایا جو اخلاص کے ساتھ ان کی تابعداری کرے خدا اس پر بھی راضی۔

لے شوق سے نام صحابہ کا ، کر چرچا عام صحابہ کا
جنت میں اگر جانا چاہتا ہے ، تو پلہ تھام صحابہ کا

لو ان کا نام تھاموان کا پلہ یہ جنتی ہیں ان کے ساتھ مل جاؤ گے تم بھی جنتی ہو جاؤ گے۔ یہ کامیاب ہیں۔ تم بھی ساتھ ملو گے کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ مھتدون ہیں۔ تم بھی ساتھ لگو گے تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ یہ راشدون ہیں تم بھی ساتھ لگو گے تو رشد ہدایت کے

نشان بن جاؤ گے۔

اولئک هم المومنون حقا.

وہ پکے مومن ہیں۔تم بھی ان کا دامن پکڑو۔تو پکے مومن بن جاؤ گے۔

اولئیک حزب اللّٰہ

وہ خدا کی فوج ہے۔تم بھی ان کے ساتھ مل جاؤ گے کہ خدا کی فوج میں شامل ہو جاؤ گے تو خدا تم سے بھی راضی ہو جائے گا۔ اتنا معنی تو سمجھ لیا یہ ہے معنی میٹھا میٹھا اگلا معنی کروں؟ (جی ہاں) قرآن سے کروں گا اِدھر اُدھر سے نہیں کروں گا۔ جو صحابہ ہیں مفلحون ہیں۔مھتدون ہیں۔راشدون ہیں۔فائزون ہیں۔صادقون ہیں۔متقون ہیں۔اولئک حزب اللہ ہیں کِرَامِ بَرَرَة ہیں۔بایدی سفرہ یہ سب صحابہ کرام ہیں۔جو صحابہ کے پیچھے لگے گا وہ صحابہ کے پیچھے لگ کر کامیابی کی سیڑھیاں چڑھے گا۔وان تولو جو صحابہ کی مخالفت کرے جو صحابہ سے دشمنی کرے۔یاد رکھو! دو دشمنوں کا راستہ ایک نہیں ہوسکتا۔

دو دشمن حق پر نہیں ہو سکتے۔اگر صحابہ جتنی تو دشمن جہنمی صحابہ اولئک هم المفلحون صحابہ کامیاب دشمن ناکام زور سے بول دشمن ناکام صحابہ ہدایت یافتہ دشمن گمراہ صحابہ مفلحون دشمن فاسدون صحابہ متقون دشمن منافقون۔صحابہ حزب اللہ رحمٰن کا لشکر۔ دشمن حزب الشیطن دشمن شیطان کا لشکر۔صحابہ پہ خدا راضی دشمن پہ خدا ناراض صحابہ پہ خدا کی رحمت۔ دشمن پہ خدا کی لعنت۔صحابہ خیر البریہ۔ دشمن شر البریہ صحابہ مومنون حقاً ۔ دشمن کافرون حقاً۔صحابہ رضی اللہ۔ دشمن لعنۃ اللہ یہ میں نے عربی میں ترجمہ کیا اُردو میں بھی ترجمہ کریں نا۔ ہاں ضرور کریں گے صحابہ کامیاب دشمن ناکام۔صحابہ تقویٰ والے۔ دشمن منافقت والے صحابہ سچے۔ دشمن جھوٹے

صحابہ ہدایت یافتہ۔ دشمن گمراہ۔

صحابہ رحمٰن کا لشکر دشمن شیطان کا لشکر۔ صحابہ پکے مومن۔ دشمن پکے کافر صحابہ پہ خدا راضی۔ دشمن پہ خدا ناراض صحابہ پہ رحمت خدا کی دشمنی پہ لعنت خدا کی صحابہ جنتی دشمن جہنمی۔ فیصلے قرآن کے ہیں اپنی ذات کے نہیں۔ قرآن صحابہ کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ آؤ پڑھو قرآن ساڑھے سات سو آیات ہیں صحابہ کے بارے میں اور بفضل اللہ تعالیٰ تین سو آیات تسلسل کے ساتھ از بر ہیں ایسے پڑھتا جاؤں ترجمہ نہ کروں فجر کی آذان ہو جائے گی۔ ہمیں قرآن سے ہٹ کر جانے کی ضرورت نہیں قرآن کہتا ہے یہ صحابہ ہیں کون صحابہ۔ **اتالبئون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الحامدون بالمعرف والنھون عن المنکر الحافظون لحدود اللہ** قرآن بتاتا ہے۔ (پارہ نمبر 11 رکوع نمبر 3)

صحابہ کا ذکر قرآن میں صحابیات کا ذکر قرآن میں ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنت الی اخرہ صحابہ کا ذکر بھی قرآن میں صحابیات کا ذکر بھی قرآن میں کہاں کہاں سے نکالو گے صحابہ کے نام، نام نکالتے ہو صحابہ کے کوئی مائی کا لال قرآن سے صحابہ کے نام نکال سکتا ہے۔ نہیں پھر یاد رکھو صحابہ کے پیچھے چلو گے تو ہدایت یافتہ پیچھے چلو گے تو جنتی پیچھے چلو گے تو تم بھی خدا کی فوج میں داخل ہو جاؤ گے۔ اگر مخالفت کرو گے تو ہدایت یافتہ نہیں۔ صحابہ کا دشمن مومن نہیں مسلمان نہیں دینی جماعت کا لیڈر نہیں مذہبی جماعت کا لیڈر نہیں اتحاد کے قابل نہیں نہیں نہیں۔ فیصلہ خدا کا قرآن کرتا ہے آیئے قرآن کہتا ہے صحابہ کون۔ لقد رضی اللہ عن المومنین الی اخرہ ان سے خدا راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے بیٹھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی شاید آپ نے سنی ہو آپ کے لیے نئی آیت پڑھتا اور وہ ترجمہ کرتا ہوں جو

آپ میں سے 90 فیصد نے سنا بھی نہ ہوگا ہاں پڑھو تو صحیح میں تو اپنی گاڑی میں قرآن پاک کا چھوٹا سا نسخہ رکھا ہے تیس پاروں والا یہ نہ سمجھو کہ بڑے نسخے کا مطلب ہے چالیس پاروں والا یا ان القرآن الذی جاء به جبرائیل علی محمد تبت ثبت عشر الف اية کہتے ہیں۔ ''جو قرآن جبرائیل حضور پہ لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیات تھیں جبکہ موجودہ قرآن تقریباً ساڑھے چھ ہزار آیتیں ہیں ان کی تو ساڑھے گیارہ ہزار آیتیں ہی غائب ہے۔ آیتیں ہی غائب ہیں ساڑھے گیارہ ہزار قرآن کا نسخہ رکھتا ہوں پہلے پارے سے میں نے شروع کیا ہے جہاں صحابہ کا ذکر قرآن اور صحابہ کا ذکر الم ذلک الکتاب الی اخرہ یہ کتاب لاریب ہے اور متقین کے فائدے کے لیے اُتاری گئی ہے اور متقین کون ہے۔ یومنون بالغیب جو بغیر دیکھے ایمان لا رہے ہیں جب قرآن اُتر رہا تھا تو قرآن نے کہا کہ جانتے ہو متقین کون ہیں یہ صحابہ کو دیکھ لو پہلی سورت پہلی آیتیں کتاب کا تعارف کراتے ہی صحابہؓ کا تعارف کروایا یومنون بالغیب۔ اَن دیکھی باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یقیمون الصلوۃ نماز پڑھتے ہیں۔ ومما رزقناہ ینفقون خدا کے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں وہ جو خرچ کر رہے تھے تو اس دور میں قرآن کہہ رہا ہے قرآن اُتر رہا ہے یہ ایمان لاتے ہیں یہ غائب پر ایمان رکھتے ہیں یہ نمازیں پڑھتے ہیں یہ زکوۃ دیتے ہیں پہلی باتوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جو باتیں بعد میں آنے والی ہیں ان پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ یومنون بما اُنزل الیک۔ جو پہلے کتابیں نازل ہوئی وہ بھی مانتے ہیں۔ وباالخرۃ ھم یوقنون آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ الئک علی ھدمن ربھم یہ ہی لوگ ہیں ہدایت یافتہ صحابہؓ کو تلاش کرنے کے لیے۔ آپ کو کہیں دور جانا پڑا نہیں نہیں۔ پہلی سورت پہلا پارہ پہلی آیتیں پڑھ کر دیکھو چشمے لگا کر

دیکھو قرآن میں صحابہ نظر آتے ہیں یا نہیں آتے ہاں آتے ہیں۔ اب میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ وہ آیت اور آیت کا وہ ترجمہ یہ ترجمہ آپ نے پہلے بھی سنا ہوگا مگر آپ مان لیں گے کہتے ہیں۔ مولوی صاحب کہ جن چودہ سو کو اللہ نے کہا کہ میں تم پر راضی وہ تو ہم بھی مانتے ہیں احد بدر والوں کو ہم بھی مانتے ہیں مگر فتح مکہ کے بعد کچھ لوگ داخل ہو گئے ہم ان کو نہیں مانتے ہم ابوسفیان کو نہیں مانتے ہم عکرمہ بن ابوجہل کو نہیں مانتے ہم معاویہ بن ابی سفیان کو نہیں مانتے ہم سہیل بن عمرو کو نہیں مانتے اوتو کون ہوتا ہے نہ ماننے والا۔ ان کو مصطفیٰ ﷺ بھی مانتا ہے خدا بھی مانتا ہے۔ مصطفیٰ ﷺ بھی مانتا ہے اور خدا بھی (مانتا ہے) جانتے ہو سہیل ابن عمرو کون ہے یہ وہ ہی ہے جو حدیبیہ کے میدان میں مشرکین مکہ کا سفیر بن کے آیا تھا حضور ﷺ کے ساتھ جب معاہدہ طے ہو رہا تھا اس وقت اس کا بیٹا بیڑیاں پہن کر مکہ سے بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آیا تھا ابو جندل۔ ابوجندل کا باپ ڈٹ گیا تھا میرے بیٹے کو واپس کرو ورنہ معاہدہ نہیں ہوگا۔ ابوجندل رو رہے تھے مسلمانو یہ میرے ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہیں میرے جسم سے خون بہہ رہا ہے۔ میں بھاگ کر آ گیا ہوں۔ مجھے ظالم کے ہاتھ میں پھر دے رہے ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابوجندل صبر کرو خدا راہ نکال دے گا۔ آج ابوجندل کو لے کر واپس جا رہا ہے۔ ابوجندل کو گالیاں دے رہا ہے۔ جانتے ہو یہ ہی سہیل ابن عمر مسلمان ہوا پھر کیسا مسلمان ہوا پھر ایسا مسلمان ہوا یرموک کے میدان میں رومیوں کا ساٹھ ہزار کا لشکر آیا حضرت ابوعبیدہ ابن جراح نے پوچھا خالد ساٹھ ہزار کے لشکر کے مقابلے کے لیے کتنے چاہیے فرمایا ساٹھ چاہیے۔

ان ساٹھ میں ایک سہیل ابن عمر بھی تھا ایک عکرمہ ابن ابوجہل بھی تھا کل تک ایمان

نہ لایا نام قابل نفرت آج ایمان لایا ہے سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کہلوانے کے حق دار ٹھہرے ان ساٹھ میں یہ ہے اور اسی میدان میں زخمی ہوئے پھر یہاں تک کہ ایک شخص اسی میدان میں مشکیزہ لے کر پہنچا ہونٹوں پہ مشکیزے کا کنارہ رکھا ابھی پانی حلق میں نہیں اُترا تھا آواز آئی پانی یہی سہیل ابن عمر کہتا ہے کہ میں پانی نہیں پیوں گا جب تک میرے دوسرے بھائی کو پانی نہ پلا دیا جائے ان کو کہتے ہو ان کے دل میں ایمان نہیں اُترا جو ایک ایک ہزار ہزار کے مقابلے میں خدا کی مدد سے کافی ہو گیا ان کو کہتے ہو یہ کون ہے۔ ابوسفیان ہے ابوسفیان ابن حرق ایمان لائے حنین اور طائف کے محاصرے میں رسول اللہ کے ساتھ ہیں۔ تیر آیا آنکھ میں لگا آنکھ نکل کر باہر آ گئی اُٹھا کر ہتھیلی پر رکھی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے یا رسول اللہ آنکھ میں تیر لگا ہے یہ باہر آ گئی ہے فرمایا ابوسفیان اگر چاہو تو آنکھ اُٹھا کر لعاب لگا کر آنکھ کے حلقے میں رکھ دیتا ہوں پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو گی اور اگر چاہو تو جنت میں اس کے بدلے آنکھ ملے گی اُٹھا کر زمین پر دے ماری کہا مجھے جنت میں آنکھ چاہیے اوئے جنہیں جنت کی بشارتیں ملیں تو کہے کہ وہ صاحب ایمان نہیں تھے۔ اب یہ سارے لوگ سوا لاکھ کے قریب صحابہ اکرامؓ میدان عرفات میں جمع ہیں۔ 9 ذوالحجہ کی تاریخ ہے قرآن کی آیت نازل ہو رہی ہے کونسی آیت = **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم الی اخرہ**

اس خبیث نے یہ جو میں نے آپ کو فائل دکھائی ہے۔ یہ جو آیت یہاں لکھی گئی ہے کہ یہ عرفہ کے دن اُتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن نہیں اُتری یہ بات بھی حذف کی جائے وہ تو بہت کچھ حذف کروانے کے لیے تیار ہے یاد رکھو وہ تو بہت کچھ حذف کروانے کے لیے تیار ہے تمہارا نام و نشان نہ رہے گا صحابہؓ کے چمکتے ہوئے ناموں پر آنچ نہیں آ سکتی جب تک

ان کے غلام زندہ ان کے نوکر زندہ ان کے نام لیوا زندہ اوئے جس بات پر پہنچ بیٹھے ہو ان کی طرف کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھتا جن صحابہؓ کے ہزاروں ماننے والے ہو ماں نے کوکوئی لال جنا ان کے بارے میں بکواس کر کے بچ جائے۔

(قائد ملت اسلامیہ زندہ باد قائد ملت اسلامیہ۔ زندہ باد)

سنیں قرآن سوا لاکھ صحابہ کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے۔ اللہ فرما رہے ہیں۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم الی اخرہ

آج میں نے تمہارے لیے پورا کر دیا مکمل کر دیا دینکم تمہارے دین کو (توجہ ہے) (ہے) دین کس کا صحابہ کا صحابہ کا دین کس کا صحابہ کا جیسے کو کہے کہ آج میں نے تیرا مکان مکمل کر دیا۔ کیا دین کس کا صحابہ کا صحابہ کا دین کس کا یا صحابہ کا صحابہ کس کے یا دین کے دین صحابہ کا صحابہ کے صحابہ دین والے دین صحابہ کا (توجہ ہے) (ہے) اب دین دار وہی ہوگا جو دین دار ہوگا (بے شک بے شک) جو صحابہ کا حب دار نہیں زور سے بولو نا جو صحابہ کا حب دار نہیں دین دار نہیں نہیں نہیں جو صحابہ کا حب دار ہے وہ ہی دین دار ہے کہ دین کس کا صحابہ دینکم اور آگے فرمایا اور یہ نہیں فرمایا اللہ نے کہ میں نے پورا کر دیا اپنے دین کو اپنا نہیں کہا حالانکہ آگے فرمایا۔

واتممت علیکم نعمتی۔ میں نے تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی تو وہاں بھی کہا جا سکتا تھا واتممت میں نے اپنا دین مکمل کیا یہ نہیں کہا تمہارا دین اور پھر آگے **ورضیت لکم الاسلام دینا**۔ میں تمہارے لیے پسند کیا اسلام کو بطور دین کے اسلام کو صحابہ کے لیے کس نے پسند کیا اللہ نے کس نے پسند کیا اللہ نے اسلام ہو گیا صحابہ کا جیسے باپ آ کر بیٹے کو کہتا

ہے۔ بیٹا میں بازار سے گزرا اور بہت اچھے اچھے کھلونے دیکھے مگر میں نے آپ کے لیے یہ کھلونا پسند کیا میں نے آپ کے لیے یہ لباس پسند کیا۔ اللہ فرماتے ہیں۔ اے نبی کے صحابہ میں نے تمہارے لیے اسلام پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام پسند کیا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ. (پارہ نمبر 3 رکوع آخری)

اگر کوئی کہے کہ اسلام تو صحابہ کا ہے اب میں اسلام نہیں مانوں گا فرمایا اگر تو اسلام کو نہیں مانے گا جو مرضی کر فلن یقبل من میں قبول نہیں کروں گا۔ میں قبول نہیں کرتا اسلام کس کا صحابہ کا دین کس کا صحابہ کا مسلمان وہی دین دار وہی جو صحابہ کا حب دار ہے جو صحابہ کا حب دار نہیں میں نہیں مانتا اس کو مسلمان میں نہیں مانتا اس کو دین دار جو صحابہ کا حب دار نہیں جو صحابہ کا وفادار نہیں میں نہیں مانتا میرے پاس قرآن ہے وہ دین دار نہیں وہ مسلمان نہیں وہ مومن نہیں وہ دینی نہیں وہ مذہبی نہیں۔

وہ مومن ہیں جس کے دل میں صحابہ کا حیا نہیں جس کے دل میں صحابہ کا حیا نہیں اور میں صاف کہتا ہوں صحابہ کو مانو گے ہم تمہیں مانیں گے صحابہ کو مانو گے ہم تمہیں مانیں گے بات ہے سیدھی حیا کرو گے حیا کریں گے صحابہ کا حیا کرو گے۔ حیا کریں گے تم ان کا حیا کرو گے ہم تمہارا حیا کریں گے تم ان سے وفا کرو گے ہم تم سے وفا کریں گے تم ان سے پیار کرو گے۔ ہم تم سے پیار کریں گے اور تم ان سے غداری کرو گے ہم تم سے غداری کریں گے تم ان سے دشمنی کرو گے ہم تم سے دشمنی کریں گے حیا کرو گے حیا کریں گے وفا کرو گے وفا کریں گے پیار کرو گے پیار کریں گے کرم کرو گے کرم کریں گے ظلم کرو گے ظلم کریں گے ستم کرو گے ستم کریں گے صبر کرو گے صبر کریں گے انکار کرو گے انکار کریں گے ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے

جوتم کرو گے وہ ہم کریں گے پیار کرو گے پیار کریں گے صحابہ سے پیار کرو گے تو ہم تم سے پیار کریں گے صحابہ سے وفا کرو گے تو تم سے وفا کریں آگے چلئے۔ تھک تو نہیں گئے (نہیں نہیں) اوپر اوپر ہاتھ کھڑے کرو جو کہتے ہیں کہ ہم تھک گئے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ پوری بات تو سنی نہیں آیئے قرآن کو دیکھئے صحابہ کون صحابہ کون خدا کی قسم کیا قرآن ہے نہ چھیڑو نہ چھیڑو اس کی وضاحت کرتا ہوں عراق میں فوج بھی جاسکتی ہے (نہیں نہیں)۔

شرارتیں کرتے ہیں شرارتیں کرتے ہیں۔ بیان کچھ دیا سمجھا کچھ گیا ہاں جو عراق نہیں گیا جس کو عراق کے مسلمان کا درد نہیں جو ادھر ادھر جائے یہ اُدھر یہ ادھر سے ہو آئے میں اُس نہیں میں نے عراق آدمی بھیجے الحمدللہ وہ گئے اور واپس آئے وہاں جا کر سنیوں کی معاونت کی آج عراق میں سنی جس حالت میں ہے تم سوچ نہیں سکتے تھے نہ کچہری عدالت وہاں نہیں ہے ایک طرف امریکی بھیڑیئے دوسری طرف شیعہ گماشتے غنڈے جو آئے روز سنیوں کی بہو بیٹیاں اٹھاتے ان کے گھر بار لوٹتے ہیں۔ میں نے یہ کہا اور آج بھی کہتا ہوں کہ عالم اسلام امریکہ سے کہے کہ تمہاری دشمنی صدام سے تھی وہ گیا لہٰذا اب عراق چھوڑ جاؤ عراق کو عالم اسلام کے ادارے کے تحت دے دیا جائے اور عالم اسلام کے ادارے کے تحت اسلامی فوجیں بھیجیں جائیں۔

پہلی فوج پاکستان کی جائے اس موقف سے کسی کو اختلاف ہے (نہیں نہیں) باقی رہی بات کہ امریکہ کے تحت امریکہ تحت میرا بیان چھپ گیا ہے میں نے کہا اگر امریکہ کے ماتحت فوج بھیجنی ہے تم فوج کی بات کرتے ہو میں امریکہ کے ماتحت پاکستانی کتے بھیجنا بھی گوارہ نہیں کرتا۔

(للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے، للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے۔)

میں امریکہ کے اختیارات کے تحت پاکستان کے خنزیر بھی بھیجنے کے لیے تیار نہیں ہو انسان تو بڑی دور کی بات ہے میں نے وہ لفظ جس نے بھی پڑھا جی اوپر سرخی نیچے پڑھو سرخی لگانا تو میری مرضی نہیں تو سارے بیان کو پڑھو اس میں لفظ ہے عالم اسلام کے ادارے کے تحت لو یہ نئی بات آ گئی جو شریعت بل پیش کیا جا رہا ہے اس میں سود کا ذکر ہے کیا یہ ٹھیک نہیں ہے اگر ذکر کی بات ہے تو قرآن میں بھی فرعون کا ذکر ہے ہاں اس میں سود کا ذکر ہے سودی نظام کو جڑ سے اُکھاڑا جائے گا یہ تو اس میں ذکر ہے اگر اس ذکر سے کسی کو تکلیف ہوتی ہے تو اور زیادہ ہونی چاہیے اس کا ذکر تو ہے اس طرح کا سوچو بھی نہ اور سمجھو بھی نہ یہ کہا جائے کہ سود کو تحفظ دو۔

(ایں خیال است محال است وجنون)

یہ کیسے ہوسکتا ہے شریعت بل میں سودی نظام سترہ نکات پر مشتمل ہے اور بتلانا چاہتا ہوں یہ 20 اپریل 2003ء کو شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے ڈیڑھ مہینہ بعد یہ شریعت بل (یہ ہی یہ ہی) لفظ بہ لفظ صرف قومی کی جگہ صوبائی اسمبلی کی گئی یہ ہی شریعت بل صوبہ سرحد سے پاس کرایا گیا ہے، لفظ بہ لفظ یہ ہی ہے (اعظم طارق تیری جرأت کو سلام ہے) اس لیے کسی چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس اتنا سوچتا ہوں۔ ایک بات قومی اسمبلی میں ناجائز ہے اور سرحد اسمبلی میں جائز ہے یہ بات مجھے سمجھ میں نہیں آتی شاید آگے چل کر دوسروں کو سمجھ آ جائے۔ یہ سمجھ نہیں آتی ورنہ بات یہ ہے کہ جو چیز قومی اسمبلی میں آئی ہے وہی چیز صوبائی اسمبلی میں آئی ہے۔ وہی چیز وہاں جائز ہے اور یہاں ناجائز ہے یہ ہوا کسی

دشمن نے اُڑائی ہوگی دشمن نے یہ بات کہی ہوگی دوست علماء یہ بات نہیں کہہ سکتے یہ بات نہیں کہہ سکتے چلو صحابہ کی طرف آئیں آپ کو چھیڑنے کا بہت مزا آتا ہے نہ چھیڑو نہ چھیڑو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

دشمن کو چھوڑنا نہیں اپنے کسی کو چھیڑنا نہیں اپنی پالیسی کیا ہے وہی سب کو معاف کر دیا۔ پیارے پیغمبر نے لیکن فرمایا فلاں فلاں کو معاف نہیں اگر بیت اللہ کے غلاف میں بھی چھپ جائے غلاف کعبہ کو چوم لینا ہے اسے چھوڑنا نہیں چھوڑنا نہیں وہ عجیب منظر ہے وہی کچھ کر رہے ہیں ہم وہ امیہ بن خلف تھا کہ بلال نے کہا دوڑو یہ امیہ بن خلف جا رہا ہے امیہ نے کہا عباس بچاؤ حضرت عباس اس کے اوپر لیٹ گئے اب اوپر پیغمبر کا چچا ہے۔ نیچے امیہ بن خلف ہے نیچے نیچے سے مارنا شروع کیا پیغمبرؐ کو کچھ کہا نہیں اور امیہ بن خلف کو تلواریں مار مار کر اس کا خاتمہ کر دیا پیغمبر کے چچا کو کچھ نہیں کہا غلاف کعبہ کو چومیں گے مگر بے ایمان کو معاف نہیں کریں گے گستاخ کو معاف نہیں کریں گے کافر کو معاف نہیں کریں گے کسی مقدس آستین میں چھپ جائے مقدس آستین کو چوم لیں گے مگر اس سانپ کو معاف نہیں کریں گے دشمنی سانپ سے ہے دشمنی دشمن سے ہے غلاف کعبہ سے نہیں دشمنی امیہ بن خلف سے ہے پیغمبر کے چچا سے نہیں دشمنی صحابہ کے دشمن سے ہے مولانا فضل الرحمٰن سے نہیں دشمنی صحابہ کے گستاخ سے ہے مولانا سمیع الحق سے نہیں اگر کسی نے یہ بات اڑائی ہے۔

کون کہتا ہے ہم تم میں لڑائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اُڑائی ہوگی

یا حضرت اگر کوئی غلطی کرو تو اصلاح چاہوں گا۔

(کوئی نہیں بڑے دل وسیع ہیں اللہ کے فضل سے) لیکن دشمن کے لیے میرے پاس معافی نہیں او میرے پاس کیا۔ قرآن کے پاس نہیں میں کیا کروں۔ (توجہ ہے)

جب میں نے خطبہ پڑھا تو میرا گلہ خراب تھا اب میرا گلہ ٹھیک ہو گیا ہے اگر آپ رہے بیدار تو میں ایک گھنٹہ دو گھنٹے اور تقریر کر سکتا ہوں ہم نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کی اور یہ بات سنو مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ عالم دین تھے مفتی نہیں ہم نے فتویٰ نہیں دیا فتویٰ دیئے تھے مفتیوں نے مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ مورخ تھے عالم دین تھے مفتی نہیں ایثار القاسمی حافظ قاری عالم تھے مفتی نہیں مولانا علی شیر حیدری مناظر ہے مفتی نہیں اعظم طارق صحابہ کا نوکر ہے آپ کا خادم ہے مفتی نہیں ہم نے فتویٰ نہیں دیا فتوی دیا ہے مفتیاؤں نے آج بھی فتویٰ مفتیاؤں نے دیا پہلے بھی فتویٰ مفتیاؤں نے دیا حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی نے استفتاء مرتب کیا مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ سانپ کو سانپ سمجھو بچھو کو بچھو سمجھو کافر کو کافر سمجھو کوئی بات نہیں حالات بدلتے رہتے ہیں فتوے نہیں بدلتے لیکن سیاست میں چلتا رہتا ہے لیکن اگر آپ سانپ کو کہیں گے سانپ نہیں ہے یہ مرغ کا بچہ ہے سانپ نہیں یہ چڑیا کا بچہ تھے نقصان ہوگا سانپ کو سانپ سمجھو سیاست ہر ایک کو کرتے رہنا چاہیے اور ہمارے اکابر مولانا عبدالشکور لکھنوی نے استفتاء مرتب کیا جواب دیا اس پر کہ یہ کافر ہیں یہ بے ایمان ہیں صحابہ کے گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہیں دستخط کس نے کیسے سید حسین احمد مدنیؒ نے حضرت مولانا آزاز علی صاحب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب حضرت مولانا انور شاہ کشمیری صاحب ان لوگوں نے دستخط کیے دستخط ایک بہت بڑے عالم تھے مولانا عبدالماجد دریا بادیؒ وہ بیعت تھے حضرت مدنیؒ کے حضرت

مدنی کے کہنے پر تعلق قائم کیا ہوا تھا حضرت تھانوی سے انہوں نے حضرت تھانوی کو خط لکھا گیا خط لکھا کہا کہ حضرت مولانا لکھنوی نے جو استفتاء مرتب کیا اس پر شیعہ کے کفر کا فتویٰ سب نے دیا مجھے کوئی حیرت نہیں مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی جیسا سیاستدان شیخ العرب والعجم جو انگریز کے خلاف برسر پیکار ہیں جو ہندوں کو بھی ساتھ لے کر چل رہے ہیں حضرت انہوں نے بھی فتویٰ دے دیا میں بڑا پریشان ہوں جب حضرت کو یہ لکھا حضرت کی عادت مبارکہ تھی کہ بات کا جواب ساتھ ساتھ لکھتے تھے آگے فرمایا بھائی اس میں کیا حیرت کی بات ہے جو حسین احمد مدنی نے حق سمجھا کہہ دیا حضرت مولانا دریا بادی آگے لکھتے ہیں فرمایا حضرت میں نے قادیانیوں کے بارے میں بھی نرمی کرتا ہوں اور یہاں تو شیعوں کے خلاف فتویٰ دے دیا گیا حضرت نے فرمایا یہ تو آپ کی غایت شفقت ہے مگر آپ کی شفقت مسلمانوں کے لیے عدم شفقت ہے آج بھی غایت شفقت ہو سکتی ہے آج بھی غایت شفقت ہے لیکن حضرت تھانویؒ کے لفظوں میں ہے تو غایت شفقت لیکن مسلمانوں کے حق میں عدم شفقت ہے کیونکہ اگر یہ نہیں بتایا جائے گا تو وہ بھی اس رنگ میں رنگے جائیں گے اور آگے فرمایا حضرت مولانا دریا بادی نے حضرت یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ قرآن کے اور مبدل کے قائل ہیں پھر ہم نے یہ قرار دے دیا تو ہمیں غیر مسلم کہیں گے ہم تو غیر مسلموں کو کہتے ہیں قرآن نہیں بدلا کہیں گے یہ دیکھو یہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ قرآن بدل گیا ہے حضرت نے فرمایا اب تو اور ضرورت ہو گئی کہ ان کو کافر کہا جائے تا کہ ہم غیر مسلموں کو نہیں کہ مسلمانوں کا عقیدہ قرآن کے بارے میں نہیں جن کا ہے وہ بھی تمہارے جیسے ہیں یہ کس نے لکھا حضرت تھانویؒ نے کس نے لکھا حضرت تھانویؒ نے حضرت مولانا

منظور نعمانی کا استفتاء آیا ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش سعودی عرب عرب عمارات انگلینڈ اور پوری دنیا کے مفتیوں نے فتوے دیئے پوری دنیا کے مفتیوں نے فتوے دیئے پوری دنیا کے مفتیوں کے فتوے ہمارے پاس ہیں چھپ چکے ہیں بنوری ٹاؤن نے تازہ تازہ چھاپے ہیں جو دو جلدوں میں تھے اور ایک جلد میں کر دیئے مفتی حضرات کی تعداد گنو گے تو وہ ہزار سے زائد بنتی ہے فتویٰ قادیانیوں کے خلاف خدا کی قسم اتنا بڑا فتویٰ نہیں آیا تھا ہم کہتے ہیں ہم مفتی نہیں فتویٰ مفتیوں نے دیا ہے ہمارے اکابر ہیں جو ہمارے اکابر نے کہا سچ ہے جو ہمارے اکابر نے کہا سچ کہا ہم کہتے ہیں ہمارے اکابر ایسے نہیں جن کے فتوے دو دو آنے میں بکتے ہیں آپ ایسے مانتے ہیں ہمارے اکابر ایسے نہیں جن کے فتوے دو دو آنے میں بکتے ہوں فتویٰ ایمان ہوتا ہے ایمان بدلا نہیں کرتا۔ ایمان بدلا نہیں کرتا ہم توبہ کہہ رہے ہیں فتوے نہیں بدلتے حالات بدل جایا کرتے ہیں سیاست بدل جایا کرتی ہے فتوے نہیں بدلا کرتے فتوی نہیں بدلتا یہ الگ بات ہے کہ بہت سے لوگ ادھر ادھر ہو گئے ہیں ملتان ہیں حضرت حیدری صاحب تشریف لے گئے ایک بڑے مدرسہ میں ایک بڑے ذمہ دار ساتھی نے کہا حضرت فلاں فتنہ بھی کھڑا ہو گیا ہے فلاں بھی کھڑا ہو گیا ہے حضرت حیدری نے فرمایا: بابا ہمیں معاف کرو ہمیں معاف کرو کہنے لگے جی کیوں فرمایا ہماری مثال ایسی ہے مثال سناؤں شہر سے باہر پانچ چرسی رہتے تھے ایک بھنگی چرسی مر گیا انہوں نے اُٹھا کر چار پائی پہ رکھا اُٹھا کر شہر میں آ گئے بازار سے گزر رہے ہیں اب دوکانداروں نے دیکھا باہر جنازہ ہے چار ہی آدمی ہیں بیچارکوئی کندھا دینے والا نہیں ایک نیک آدمی تھا اس نے کہا پیچھے ہٹ کلمۂ شہادت کندھا دے دیا وہ کھسک گیا ایک دوکان دار اور آیا دو دوکاندار اور آئے چار اب وہ جنہوں نے جنازہ اُٹھایا ہوا تھا

سائیڈ پر ہو گئے دوکان داروں نے اُٹھالیا اگلے صدر بازار سے گزرے انہوں نے کہا کوئی تاجر فوت ہو گیا بھئی یہ جو بڑے معزز تاجر کندھے دے رہے ہیں کوئی تاجر فوت ہو گیا دھڑا دھڑ دکانیں بند شٹر بند کلمہ شہادت جلوس بن گیا ہے جا رہا ہے چلتے چلتے اوکانوالہ روڈ پار نہر پار کر گئے آگے چلے گئے جنگل پار بڑی نہر بھی پار دریائے راوی بھی پار جا رہے ہیں جا رہے ہیں تھک گئے کہنے لگے رکھو یار اوئے اس کے وارث کہاں اب تلاش کر رہے ہیں فکان من الغائبین وہ تو تھے ہی نہیں وہ غائب ہو گئے تھے کہنے لگے یار بڑے ظالم ہیں اتنا تو بتا دیتے دفن کہاں کرنا ہے۔ اتنا تو بتا دیتے دفن کہاں کرنا مولانا حیدری صاحب نے فرمایا جناب والا ہمیں نئے چکر میں نہ ڈالو ہم مفتی نہیں تھے۔ ہم فتویٰ دینے والے نہیں تھے فتویٰ دیا آپ نے کافر کے نعرے لگا کر کندھے پہ اُٹھالیا ہم نے کافر کافر شیعہ کافر کندھے پہ اُٹھالیا جلوس چل پڑا لوگ ساتھ چل پڑے آگے مصائب مشکلات کی وادیاں آئیں گزر گئے دکھ کے جنگل آئے گزر گئے خون کی نہریں آئیں گزر گئے گولیوں کی بارش آئی گزر گئے۔ بموں کے دھماکے آئے گزر گئے خون کے دریا آئے گزر گئے ہتھکڑیاں، بیڑیاں آئیں گزر گئے تخت دار آیا گزر گئے جا رہے ہیں کہاں یار ٹھہرو تو صحیح دفن کہاں کرنا ہے پیچھے مڑ کر دیکھا کہاں ہو ہم نے تو کہا ہی نہیں ہمارے کندھے پہ رکھ دیا بتاؤ اس حرامی کو دفن کہاں کرنا ہے ہمیں یہ تو بتاؤ کندھے پہ رکھ دیا ہے۔

اب کہتے ہیں جی اس وقت کی بات تھی

میں آج بھی کہتا ہوں فتویٰ نہیں بدلا جاتا

میرے اکابر سچے ان کا فتویٰ سچا جاؤ گھروں میں بیٹھ جاؤ۔ ہمیں اتنا کہہ کہ اکابر کا

ہاتھ تمہاری پشت پر ہے۔فتویٰ کل بھی سچا تھا اور آج بھی سچا ہے۔

صرف اتنا کہہ دو کل بھی کندھوں پہ اُٹھایا تھا اور آج بھی پوری دنیا میں اس کا جنازہ نکال دیں گے مگر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے ہم نے سودا کر لیا ہے جانوں کا یہ کام ہے دیوانوں کا ہم اصحاب ناموس کی خاطر جان کی بازی لگا دیں گے مگر پیچھے نہیں ہٹیں گے اور ان کے پیچھے ہی نجات ہے۔

والذین اتبعوھم باحسان

قرآن کہتا ہے اخلاص کے ساتھ صحابہ کے پیچھے لگ جاؤ رضی اللہ عنھم ورضوعنہ خدا ان سے بھی راضی اور خدا تم سے بھی راضی وہ ہدایت یافتہ ہیں اگر تم بھی ان کے ساتھ ہو جاؤ گے تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔

صحابہ کون صحابہ؟ ان الذین

یہ وہ لوگ ہیں اے پیغمبر انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی (نہیں نہیں) بلکہ خدا کے ہاتھ پر بیعت کی اور آگے فرمایا ید اللہ فوق ایدیھم

ان سب کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے۔

اے میرے محبوب جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی انہوں نے خدا کے ہاتھ پر بیعت کی۔ید اللہ فوق ایدیھم

نیچے ہاتھ مصطفیٰ کا اور اوپر ہاتھ خدا کا اور درمیان میں حزب اللہ کا مثال دیا کرتا ہوں پوسٹر لگے جلسے ہوئے بیٹا ضد کرنے لگا امی جلسہ پہ جانا ہے بیٹا رات ہو جائے گی رش ہوگا بھیڑ ہوگی راستہ بھول جائے گا گم ہو جائے گا امی ابو کی انگلی پکڑ لوں گا بیٹے تو ناتواں ہے

انگلی چھوٹ جائے گی بیٹا سمجھدار تھا کہنے لگا پھر باپ میرا ہاتھ پکڑ لے تھا۔

اب کوئی جواب نہ تھا جاؤ جلسہ سنا واپس آ گیا پوچھا بیٹا جلسہ سنا نعرے لگائے بڑا رش تھا بڑی بھیڑ تھی۔ بیٹے پھر تم گم نہ ہوا۔

رات بڑی تاریکی تھی رش تو بڑا تھا کچھ نظر بھی نہیں آ رہا تھا مگر میں پھر بھی گھر میں آ گیا ہوں راستہ بھولا نہیں کیونکہ میرا ہاتھ ابو کے ہاتھ میں تھا۔

اوئے جس کا ہاتھ ابو کے ہاتھ میں ہو وہ راستہ بھولتا نہیں اوئے جن کا ہاتھ مصطفیٰ ﷺ اور خدا کے ہاتھ میں ہو وہ بھول سکتا ہے نہیں وہ ہدایت چھوڑ سکتے ہیں نہیں وہ ظلمات کی وادیوں میں جا سکتے ہیں (نہیں نہیں نہیں) رضی اللہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

عنوان	:	سیرت النبی ﷺ
بمقام	:	میاں چنوں
تاریخ	:	9 اکتوبر 2000ء

الحیدری میڈیا
سیل

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ قَالَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَر وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ.

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

لا یومن احدکم حتی یکون حواہ تبعاً لما جمت بہ.

صدق اللّٰہ وصدق رسول النبی الکریم و نحن علی ذلک

لمن الشھدین والشکرین والحمدللّٰہ رب العالمین.

جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے بولنے والی زبان عطا کی ہے۔ بلند آواز سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ لیں۔

اللّٰھم صلی علیٰ سیدنا و مولنا محمد وعلی الہ وعلی سیدنا و مولنا محمد و بارک وسلم دوبارہ پڑھیں۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

انتہائی قابل صد احترام

حضرت علماء کرام

معزز و محترم بزرگوں نوجوان ساتھیوں سپاہ صحابہ میاں چنوں کے کارکنوں 19 اکتوبر 2000ء کی تاریخ سے شروع ہونے والی یہ عظیم الشان سیرت سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے معانون یہ عظیم الشان کانفرنس 10 اکتوبر کی تاریخ میں داخل ہو چکی ہے۔

اتنی بڑی تعداد میں آپ حضرات کی تشریف آوری اور قریباً چھ سال کے بعد آپ سے ملاقات یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جن کا مشن حق اور سچ ہوتا ہے۔ ظلم و ستم کی تیز آندھیاں جبر و تشدد کے اُٹھتے ہوئے طوفان ان لوگوں کا راستہ روک سکتے اور نہ ہی ان کا نام و نشان مٹا سکتے ہیں۔ بے شک سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر گفتگو کرنے سے قبل ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تمام نوجوان کو خراج تحسین پیش کرو۔ جنہوں نے مولانا رب نواز صاحب مدظلہ العالی کی سرپرستی میں مولانا اللہ بخش فانی کی دعاؤں کے سائے میں اس عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا۔ میں دل کی گہرائیوں سے سب کو شاباش دیتا ہوں اور یہ توقع اور اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اس زرخیز مٹی میں اور اس زرخیز علاقہ میں اور زیادہ اپنی محنت اور کوشش کے ساتھ کام کو آگے بڑھائیں گے اور ایک ایک شہر میں بستی شہر کے محلّہ میں اور علاقہ میں جا کر اپنے یونٹوں

کا قیام عمل میں لائیں گے۔

سامعین گرامی قدر۔

سیرت النبیؐ کا یہ عنوان کتنا وسیع ہے۔ بھئی یہ ٹیپ ریکارڈر کی آواز ہے۔ بھئی یہ [illegible] سے کہو کہ بند کرو یہ ٹیپ ریکارڈر جب ادھر تقریر ہو رہی ہے۔ پھر یہ بند کروا دو سختی کے ساتھ نہیں تو ان کو کہو۔ کہ اُٹھوا دیں گے آپ کا سٹال۔ میں نے سمجھا کہ مقابلہ میں کوئی جلسہ ہو رہا ہے۔

میں عرض کر رہا تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت مطہرہ کا عنوان اتنا وسیع ہے اور یہ موضوع اتنا نازک بھی ہے کہ اُس پر گفتگو کرنا مشکل ترین کام ہے۔

آپ ﷺ کے کمالات اوصاف جمیلہ آپ کی عادت مطہرہ آپ کے اخلاق حمیدہ کا شمار کون کر سکتا ہے۔

جس ذات اقدس کی تعریف سے قرآن کریم اول سے آخر تک بھرا پڑا ہو۔ جس کی تعریف خود زبان قدرت کر رہی ہو زبان الٰہی سے اللہ کی زبان جس کی تعریف کر رہی ہو۔ ساری کائنات مل کر اس کی تعریف کیا کر سکتی ہے۔

عربی کے ایک شاعر نے چالیس ہزار اشعار رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر لکھے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ کسی شاعر کا چالیس ہزار اشعار کا لکھنا یہ خود حضور پاک کی نبوت کا معجزہ ہے۔

اس شاعر نے کتاب کے آخر میں جو شعر لکھے ہیں۔ جو اس کی ساری عمر کی جدوجہد اور ساری عمر کی نغمہ سرائی کا خلاصہ اور نتیجہ ہے ان اشعار کا ترجمہ اُردو کے شاعر حفیظ طاہر نے

یوں کیا ہے ذوق تازہ سے۔ حفیظ طاہر نے لکھا:

تھکی ہے فکر رساں مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے۔

یہ میری فکر و سوچ کی بلندیاں یہ میرے دماغ کا تخیر کی پرواز جو کبھی فرش تو کبھی عرش کبھی کائنات کے اوپر والے درجہ پر تو کبھی اسفل السافلین پر جو میں اپنی سوچ اور فکر کے تخیل کو چار دان عالم میں گھومایا اور پھرایا اور تمام باتیں جو بیان چن چن کر میں نے حضور ﷺ کی شان میں کہے ہوئے اشعار میں لکھ دی درج کر دی لیکن اب بھی میں یہ کہتا ہوں۔

(تھکی ہے فکر رساں مدح باقی ہے۔) میں تھک گیا میں عاجز آ گیا میرے تخیل کی پرواز مانند پڑ گئی مگر حضور ﷺ کی تعریف کا سلسل تو باقی ہے۔ (قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے۔)

جیسے ایک آدمی پیدل چلتا جائے پاؤں میں چھالے پڑ جائیں زخم ہو جاتے ہیں آخر آدمی تھک کر بیٹھ جاتا ہے۔ کہ بس اب مجھ سے چلا نہیں جاتا وہ کہتا ہے۔ میں نے جو قلم پکڑا اشعار لکھنے لگا۔ لکھنے لگا۔ لکھنے لگا چالیس ہزار اشعار لکھ دیئے اوئے اب تو میرے قلم کے پاؤں میں بھی چھالے پڑ گئے۔ اب اب تو میرے قلم کے پاؤں میں بھی چھالے پڑ گئے۔

تھکی ہے فکر رساں مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا مدح باقی ہے

سبحان اللہ اور کیوں نہ ہو۔ یہ وہ شخصیت ہے۔

ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہو۔

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے اشعار لکھے سنو بانی دارالعلوم دیوبند کے اشعار سنو دیوبندیوں کے باپ نے جو حضور ﷺ کی سیرت کا جو نقشہ کھینچا اسے سنو اور چیلنج سے کہتا ہوں۔ کوئی ایسے اشعار لائے کوئی اُردو میں ایسی نعت لائے کوئی ایسی تشبیہات اور اشتیالات لائے۔ کوئی ایسے چند لفظوں میں ساری کائنات کے معنی کو سمیٹے ہوئے جملے لائے جیسے مولانا قاسم نانوتوی لائے تو مان جائیں گئے۔ کیا فرمایا غور کرنا۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کسی میں نہیں مگر دو چار

میرے آقا ﷺ میں کون کون سی بات کرو کس کس چیز کا ذکر کروں کون کون سے آپ ﷺ کے اوصاف کو اور کون کون سے آپ کے کمالات کو شمار کروں میرا تو عقیدہ یہ ہے۔ اس کائنات عرض سماع میں اس کائنات عالم میں جتنے کمالات ہیں جتنے اوصاف حمیدہ ہیں جتنے عمدہ اور اعلیٰ باتیں ہیں۔ اگر ساری کائنات کے جمال کو ساری کائنات کے کمال کو ایک جگہ جمع کرلیا جائے تو عقیدہ قاسم کا یہ ہے کہ نام محمد بن جائے گا۔ سبحان۔

نعرائے تکبیر = اللہ اکبر۔ (سارے جہاں کے کمالات ایک تجھ میں ہیں۔)

تیرے کسی میں نہیں مگر دو چار اور آگے سنیئے تو بوئے گل ہے۔ تو بوئے گل ہے۔ بوئے گل کہتے ہیں خوشبو کو۔ پھول کی خوشبو۔ (تو بوئے گل ہے۔ جو مثل گل ہے اور نبی ﷺ ہیں۔) میرے آقا ﷺ جتنے کائنات میں انبیاء علیہ السلام تشریف لائے اگر ہر نبی کو میں تشبیہ دوں میں پھول سے کوئی چنبیلی کا پھول ہے۔ کوئی آگرہ کا پھول ہے کوئی گلِ لعلا ہے۔ کوئی

گلاب ہے۔ اپنی اپنی جگہ پر ہر نبی مہکتا ہوا پھول ہے۔ ہر پیغمبر مہکتا ہوا پھول ہے۔ ہر پیغمبر اپنی اپنی جگہ خوشبو دینے والا پھول ہے اور سارے پیغمبر پھولوں کی شکل میں جمع کر لئے جائیں تو لاکھوں پھولوں کا ایک گلدستہ بن جائے جب لاکھوں پھول کے اس گلدستہ سے جو مہک اُٹھے اس مہک کا نام محمد ﷺ ہے۔

نعرائے تکبیر۔ اللہ اکبر۔ شان رسالت زندہ باد

اس مہک کا نام محمد ﷺ ہے۔ اس خوشبو کا نام محمد ﷺ ہے۔

نام محمد ﷺ کون ہے۔؟ ذات محمد ﷺ کون ہے۔ ساری کائنات کے جمال کو ایک جگہ جمع کرو ایک نام بنے گا محمد ﷺ۔

سارے نبی پھول ہیں جب پھول جمع کرو گے تو جو خوشبو اُٹھے نام بن جائے گا محمد ﷺ۔ خوشبو کہلائے گی محمد ﷺ خوشبو کہلائے گی سارے کمالات جمع ہو جائیں تو مرقع کہلائے گا محمد تو (بوئے گل ہے۔ جو مثل گل ہے اور نبی) دیکھو لفظ تو دو ہی ہیں کہہ کیا دیا کیا کہہ دیا دو چار ہی لفظوں میں۔ تو بوئے گل ہے۔ جو مثل گل ہے اور نبی ﷺ (تو نور شمس ہے جو اور ہے شمس و نہار۔)

میرے آقا اب اگر میں سارے نبیوں کو تاروں سے چاند سے سورج سے تشبیہ دوں۔ ہر نبی چمکتا ستارہ ہر نبی آسمان ہدایت کا آفتاب و مہتاب چمک رہا ہے دمک رہا ہے۔ یہ لاکھوں آفتاب و مہتاب یہ لاکھوں روشن ستارے آسمان ہدایت پر موجود ہیں۔ یہ سب آسمان ہدایت کے چاند سورج ستارے جمع کر لیے جائیں۔ آقا سارے نبیوں کو چاند سورج ستاروں کی شکل میں جمع کر لیے جائیں تو ان کے جمع ہونے سے جو روشنی پیدا ہوگی اس روشنی

کا نام محمد ہے۔ ایک بلب دو بلب چار بلب دس بلب لاکھ بلب جلے اکیلے اکیلے تھے روشنی تھی سب مل گئے تو اجالا ہو گیا۔ اس اجالے کا نام محمد ﷺ ہے۔

(تو بوئے گل ہے۔ جو مثل گل ہے اور نبی۔)

(تو نور شمس ہے جو اور ہیں شمس و نہار۔)

پھر اگلی بات بھی سنو کیا کہہ دیا مولانا قاسم نانوتوی نے (اُمیدیں لاکھ ہیں مگر بڑی اُمید ہے یہ۔) ہو سگان حرم میں میرا نام شمار اللہ میری بڑی تمنائیں ہیں۔ بڑی آرزوئیں ہیں۔ بڑی دعائیں ہیں لاکھوں اُمیدیں میرے دل کی دنیا میں مچل رہی ہیں لاکھوں دعائیں میرے لبوں پر تڑپ رہیں ہیں۔

مگر سب سے بڑی دعا یہ ہے۔ خدایا روز حشر مدینہ اور آگے کیا کہا کہ

(جیؤں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں)

(مروں تو کھائیں مجھے مدینہ کے مور مار)

میں جب تک زندہ رہوں دعائے قاسم یہ ہے۔ تیرے مدینہ کے کتوں کے ساتھ مل کر پھرتا رہوں دیوبندیوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دیوبندیوں اپنے اکابر کے عشق مصطفیٰ ﷺ کو دیکھو۔

سکے سکے نہ بن جایا کرو عشق ہے عشق

جیؤں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں

جب تک زندہ رہوں تیرے مدینہ کے کتوں کے ساتھ پھروں اور جب میں مر جاؤں تو زمین مدینہ مجھے نصیب ہو جائے کیوں تا کہ مدینہ کے کیڑے مکوڑے میرا گوشت

کھائیں اور جیوں تو تیرے مدینہ کے کتوں کے ساتھ پھروں مروں تو مدینہ کے مور مار تیرے مدینہ کی کیڑے مکوڑوں کی خوراک بن جاؤں خوراک بن جاؤں۔

دارالعلوم کے ایک اور اُستاد مولانا مناظر حسن گیلانی ان کی ایک کتاب ہے النبی الخاتم۔ کیا نام ہے۔ پڑھو پڑھو ذرا پڑھو تو سہی (خاتم) یہ کتابیں پڑھنے کے لیے ہیں یہ قصیدہ جو میں نے چند اشعار پڑھیں ہیں۔ فضائل درود شریف میں حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے اس پورے قصیدہ کو لکھے ہے۔ اپنے بزرگوں کے عشق رسالت دیکھو اپنے بزرگوں کے فضا کی رسالت کا مقام دیکھو رسول اللہ کی تعریف اپنے بزرگوں کی زبان سے رسول اللہ کی تعریف دیکھو پتہ چلے کہ آپ کے بزرگ کون تھے اور نسبت رسول کیا تھی سبحان اللہ سبحان اللہ۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس مدینہ سے کوئی رومال لایا چوم کر آنکھوں سے لگا لیا سر پہ باندھ لیا کسی نے کہا کہ حضرت یہ رومال مدینہ میں نہیں بنتا یہ تو جرمنی میں بنتا ہے باہر ملکوں میں بنتا ہے۔ تاجر خرید کر لے آتے ہیں اور لا کر بیچ دیتے ہیں۔ فرمایا یہ بات نہ کہو۔ اتنا تو بتاؤ۔ میرے یار کے شہر کی ہوا لگی ہے۔ یا نہیں۔ آقا کے شہر کی ہوا تو لگی ہے بس ہوا ہی کافی ہے اس رومال کو میرے آقا کے شہر کی ہوا لگی ہے۔

میں چند روز پہلے اٹک گیا۔ وہاں حضرت مولانا ارشد حسینی مدظلہ العالی یہ مولانا زاہد الحسینی کے صاحب زادے ہیں۔

ان کے جانشین ہیں ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا مجھے کہا کہ آؤ میں دکھاؤں ابا جی کی پرانی چیزیں دکھاتے رہے۔

وہاں میں نے دیکھا۔ کہ کبوتروں کے پر ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ کبوتروں کے پر کیوں ہیں۔ کہنے لگے ابا جی جب مدینہ میں گئے تھے تو ایک کبوتر رسول اللہ کے روضہ کے گرد چکر لگا رہا تھا نہ معلوم کیا ہوا کہ رسول اللہ کے روضہ کے گرد چکر لگاتے ہوئے کیا ہوا غش کھا کر گر پڑا زمین پہ گر گیا تو مر گیا۔ حضرت نے دیکھا تو فوراً۔ اس کو اُٹھا لیا اور یہاں لے آئے۔ اس کے پروں کو شیشے میں سجا لیا اور کہا کرتے تھے یہ میرے رسول کے شہر کا کبوتر ہے۔ یہ میرے آقا کے روضہ کا عشق کبوتر ہے۔ سبحان اللہ۔ ہیں دیوبندیوں تھوڑے سن نہ ہو جایا کرو سمجھو تم کون ہو۔ مولانا مناظر حسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لکھی۔ النبی الخاتم اور ساڑھے چار سو عنوان ہیں رسول اللہ کی سیرت پر کتنے عنوان کتنے عنوان اور صفحات کل ڈیڑھ سو ڈیڑھ سو صفحات ساڑھے چار سو عنوان کتاب کیا ہے۔ عشاء کے بعد ایک دوست کو خط لکھنے بیٹھے تذکرہ حضور کی سیرت کا چل پڑا۔ بس سیرت پر لکھتے رہے۔

صبح کی آذان ہوئی تو کتاب لکھی گئی۔ تو کتاب لکھی گئی اور بات یہ ہے۔ وہ تو پتہ نہیں کتنے بڑے تھے۔ ہم گنہگار ہیں عاجز ہیں۔ خدا کی قسم ہمیں اجازت نہیں ہے۔ ورنہ ہم تمہیں بتلا دیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے جانثاروں کے لیے جان دینے والوں سے کیا پیار ہے۔ تو دنیا پاگل ہو جائے۔ ہمیں اجازت نہیں ہے۔ عشق مصطفیٰ ﷺ میں قدم آگے بڑھاؤ یونہی پروانے شمع پہ آ کر جان نہیں دیتے جل جل کر نہیں مرتے۔ کوئی لطف ہے۔ کوئی مزہ ہے۔ جلنے میں تو پروانہ جلتا ہے۔ یوں ہی یہ نوجوان اُٹھ اُٹھ کر ہتھکڑیاں چوم کر نہیں پہنچتے۔ کہ یونہی یہ نوجوان اُٹھ اُٹھ کر جیلوں کو مسکن نہیں بنا لیتے یونہی یہ نوجوان ہنستے ہنستے گولیوں کی بارش کا سامنا نہیں کرتے یونہی یہ نوجوان تیر و تلوار کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑے نہیں ہو جاتے

کچھ نظر آتا ہے۔ کچھ مزہ آتا ہے۔ تو جانیں دیتے ہیں۔

نعرائے تکبیر = اللہ اکبر = شان رسالت = زندہ باد

شان صحابہ = زندہ باد عظمت صحابہ = زندہ باد

آگے چل کر بات کروں گا۔ او چلو ہمیں اس درجہ کا عاشق نہ سمجھو۔ جس درجہ کے تم اپنے آپ کو سمجھتے ہو۔ لیکن اتنا تو مان لو ہم آقا کے یاروں کا نام لیتے ہیں۔ آزادیاں سلف جیلوں میں زندگیاں گزارتے ہیں۔ نام آقا ﷺ کے یاروں کا لیتے ہیں۔ ہزار علماء جانیں دے چکے ہیں۔ اپنے سر ہتھیلی پر لیے پھر رہے ہیں۔ تم تو حضور ﷺ کے عاشق ہونے کا دعویٰ کر رہے ہو۔ کبھی پسینہ بھی نہیں گرا۔ کبھی پسینہ بھی نہیں گرا۔ (نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر)

(للکارے۔ للکارے۔ شیر کی للکارے۔)

یہ الگ بات ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے۔ میں غلام رسول ہوں۔ میں عاشق رسول ہوں۔ ایک طبقہ کہتا ہے۔ ہم غلامان رسول ہیں۔ تم کون ہو تو ہم کہتے ہیں۔ ہم تو عاجز ہیں۔ ہم تو کمزور ہیں۔ تم رسول اللہ ﷺ کے غلام ہو ہم تو آقا کے غلاموں کے بھی غلام ہیں۔ ہم تو آقا کے غلاموں کے بھی غلام ہیں۔ تم غلام بن جاؤ ہم تمہارے بھی غلام ہیں۔ ہم تو آقا کے غلاموں کے غلاموں کے بھی غلام ہیں۔ میں غلام ابن غلام ابن غلام ابن غلام ابن پیغمبر ہوں۔ ہم تو آقا ﷺ کے غلاموں کے بھی غلام ہیں۔ اوئے۔ ہم تو آقا ﷺ کے غلاموں کی عزت کے لیے جانیں دے رہے ہیں۔ ہم تو مصائب کی راستوں سے گزر رہے ہیں۔ تم تو بڑی شان والے ہو ڈائریکٹ آقا ﷺ کے دربار پہ جاتے ہو۔ لیکن اتنا تو بتاؤ کبھی پسینہ بھی گھرا سوکھا سوکھا ہی صرف دعووں سے نہیں ہوتا۔ بات اپنی طرف آتے ہیں۔ ہمیں کیا

ضرورت ہے تو اپنی نبیڑ تیوں ہور نال کی توں گٹھلی سنبھال تیوں چور نال کی ہسنے کی بات نہیں او میں نے اپنی قبر میں جانا ہے۔ تو اپنی قبر روشن کر تو اپنے حشر کی کامیابی دیکھ تجھے کیا کون کیا ہے؟ تو ٹھیک چل رہا ہے۔ تیری عاقبت بن گئی تو کامیاب ہو گیا اور وہ جانے اس کا کام جانے اور وہ جانے اس کا کام جانے۔

مولانا مناظر حسن گیلانی رحمہ اللہ کتاب راتوں رات پوری ہو گئی راتوں رات کتاب پوری ہو گئی۔ لو آپ کو کتاب کا ابتدایا سناتا ہوں کیا لکھا ابتداء میں کیسے شروع کیا، فرماتے ہیں۔

(یوں آنے کو تو سب آئے ۔ یوں آنے کو سب آئے)

(مگر جو بھی آیا جانے کے لیے آیا)

اس کائنات میں یوں آنے کو تو سب آئے آپ بھی آئے ہمارے آباؤ اجداد بھی آئے۔ آدم سے لے کر عیسیٰ تک نبی آئے پیغمبر بھی آئے رسول بھی آئے۔ ولی بھی آئے۔ غوث بھی قطب ابدال بھی آئے۔ ہر نبی کے صحابہ بھی آئے۔ امام بھی آئے متقین بھی خلفاء بھی آئے یوں آنے کو تو سب آئے یوں آنے کو تو سب آئے۔ لیکن جو بھی آیا جانے کے لیے آیا مگر مکہ کی سرزمین پر آمنہ کے گھر ایک ایسا آیا۔ جو آنے کے لیے آیا۔ نہیں سمجھے۔ نہیں سمجھے؟ سمجھے ہی نہیں؟ یوں آنے کو تو سب آئے۔ یوں آنے کو تو سب آئے مگر جو بھی آیا جانے کے لیے۔ مگر آمنہ کے گھر ایک ایسا آیا جو آنے کے لیے آیا۔ جو آیا تو آتا چلا گیا۔ جو بڑھا تو بڑھتا چلا گیا۔ جو پھیلا تو پھیلتا چلا گیا۔ جو چھایا تو چھاتا چلا گیا۔ جو چھایا تو چھاتا چلا گیا۔ پھر آپ کو سادہ انداز میں سمجھاتا ہوں۔ ایک وقت تھا آقا کا نام لینے والے تین تھے۔

ایک صدیق اکبرؓ۔ ایک حضرت خدیجہؓ ایک حضرت علی۔ تین تھے پھر چار ہوئے۔ پھر چالیس ہوئے پھر ہزار ہوئے۔ پھر لاکھ ہوئے پھر چلتے رہے۔ زمانہ بڑھتا رہا اور نام لینے والے بڑھتے رہے۔ جتنے آج آقا کا نام لینے والے ہیں۔ اتنے پہلے کبھی نہ تھے اور جتنے کل ہوں گے اتنے آج نہیں ہیں۔ جتنے آگے ہوں گے اتنے کل نہیں ہوں گے زمانہ بڑھ رہا ہے۔ تو آقا کا نام بھی بڑھ رہا ہے۔ زمانہ آگے جا رہا ہے تو آقا کا نام بھی آگے جا رہا ہے۔ یوں آنے کو تو سب آئے۔ مگر جو بھی آیا جانے کے لیے آیا۔ بادشاہ آئے آج نام و نشان نہیں ہے۔ نبی و رسل آئے جن کا نام قرآن نے بتایا۔ باقیوں کے نام یاد نہیں ہے۔ غوث قطب ابدال آئے تاریخ میں انکا ذکر نہیں ہے (کیوں نہیں) وہ آئے جانے کے لیے وہ آئے تھے وہ آئے تھے جانے کے لیے اور آقا آئے تھے آنے کے لیے آقا آئے ہیں آنے کے لیے۔ آپ آئیں ہیں آنے کے لیے۔ ہر دن رفتار اور زیادہ ہر دن شہرت اور بلندیوں پر ہر دن عظمت کو اور چار چاند کہ یہ آنے کیلیے آیا کہ یہ آنے کے لیے آیا۔ کتاب پوری لکھی۔ کیونکہ آپ ذوق سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو پھر آپ کو وہ اشعار بھی سناتا ہوں جو اس کتاب کے آخر میں مولانا مناظر حسن گیلانی نے لکھے۔ سنئے بھئی میں نے حضور کی سیرت کو بیان کیا۔ میرے بس میں کیا۔ میرا عقیدہ ہے خدا کی قسم سنو خدا کی قسم۔

ہزار بار بشویئم گر ہزار بار بشویئم

دہن بامشک گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی

عقیدہ میرا یہ ہے آقاؐ۔ میرے آقاؐ۔ میرے آقاؐ میرے پیغمبر۔ میرے رسول = گر ہزار بار بشویئم = دھن بامشک وگلاب اس گندی زبان کو میں ہزار مرتبہ عطر کے ساتھ ہزار مرتبہ

عنبر و کستوری کے ساتھ بھی دھولوں پھر ہزار مرتبہ دھو کر تیرا نام لوں۔ خدا کی قسم پھر بھی بے ادبی ہے۔ او پھر بھی بے ادبی ہے کیوں کیوں؟ کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء ہائے ہائے ہائے ہائے او ٹھہرو، ٹھہرو، ٹھہرو او چھوڑو او چھوڑو۔ سنو سنو۔ کیا جرنیلیاں شرنلیاں کیا ہے۔ آقا تیرے قدموں میں جوتی۔ تیرے قدموں میں جوتی تیری جوتی کے ساتھ مٹی۔ او میں تو اس مٹی کو خراج تحسین نہیں پیش کر سکتا۔ تو کہا۔ کتھے مہر علی کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں۔ کہاں تو۔ آقا آقا ہیں کہاں تو آقا کی جوتی نعلین مبارک کیا شان ہے آقا کی جوتی کی۔

درود شریف پڑھو۔ آپ کو سناتا ہوں۔

کچھ اہل دل بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس پہ رت بدل رہی ہے۔ ورنہ ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے۔ یہی تقریر چاہیے ہے اور کسی قسم کی چاہیے آج یہی سناؤ اور بھی چلے گی اور بھی چلے گی۔ ان شاء اللہ سبحان اللہ۔ میرے آقا تو آقا ہیں۔ آقا تو آقا ہیں آقا کے قدموں میں جو جوتی مبارک ہے۔ جو جوتا مبارک ہے کیا شان ہے۔ اس کی کیا شان ہے اس کی شان سناؤ آج بھی عرش معلیٰ پر عرش الٰہ العالمین پر اس عرش پر جس کو قرآن نے کہا الرحمٰن علی العرش استویٰ۔ اس عرش پر آج بھی میرے آقا کی جوتی کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ عرش اعظم خوشی سے جھوم رہا ہے۔ عرش اعظم خوشی سے ناز کر رہا ہے۔ اپنی قسمت پر جب میں پوچھتا ہوں عرش اعظم سے خوش کیوں ہے۔ ناز کیوں کر رہا ہے۔ تو وہ کہتا ہے دیکھتا نہیں ہے۔ میرے ماتھے پر آقا کی جوتی کا سہرا بن کر آج وہ نشان چمک رہا ہے۔ آج آقا کی جوتی کا نشان میری پیشانی کا سہرا بن گیا او مجھے مبارک باد دو کہ میری میری پیشانی پہ جوتی لگ گئی اور نشان آج بھی ہے۔

نشان آج بھی ہے تم بھی مانو گے۔ کیوں جہاں کس کا نشان پڑتا ہے۔ نشان کو مٹانے والی تین چیزیں ہیں۔ بارش ہے یا مٹی ہے۔ یا ہوا فرش پر پانی تو بارش ہو گیا نا عرش پر بارش اور ہوا کا عرش پر بارش اور ہوا کا گزر نہیں ہے۔ عرش پر بارش اور ہوا کا گزر نہیں ہے اور نشان کو مٹی اور تیسری چیز کا کسی کا آنا جانا کسی اور کا آنا جانا او آقا تیری جوتی وہاں لگ گئی۔ او آقا تیری جوتی وہاں پہنچ گئی تیری جوتی وہاں اپنا نشان چھوڑ آئی۔ جہاں نہ بارش ہے جہاں نہ پانی ہے۔ نہ ہوا ہے اور گزر وہاں جبرئیل کا نہیں گزر تو ہی ہے۔ جو پہنچا ہے۔ واہ تیرے پہلے بھی نہ کوئی جا سکا۔ تیرے بعد بھی نہ کوئی جائے گا۔ کوئی جا سکتا ہے۔ نہیں۔ اوئے میرے آقا کی جوتی کے نشان کو کوئی نہیں پہنچ سکتا جوتی کے نشان کو کوئی نہیں پہنچ سکتا جوتی کے شان کو کوئی جوتی کی پرواز کو پہنچے۔ بعد میں دوسری باتیں کرے گے او پہلے تو جوتی کی بات کرتے ہیں۔ کانٹا بدلوں کہو تو بدل سکتا ہوں ابھی ہے میرے پاس وہ ہے۔ میں کہتا ہوں۔ میرے آقا کے قدموں میں جوتی آئی تو عرش پر پہنچی جوتی آئی تو عرش پر پہنچی میرے آقا کے قدموں میں ابوبکر عمر آئے تو عرش سے بھی آگے پہنچے عرش سے بھی آگے پہنچے۔

بولو بولو جو کہوں گا سچ کہوں گا جوتی آئی تو عرش پر پہنچی۔ جوتی آئی تو عرش پر پہنچی۔ جوتی آئی تو عرش پر پہنچی۔ ابوبکرؓ عمرؓ قدموں میں آئے تو عرش سے بھی آگے پہنچے۔ عرش سے بھی آگے پہنچے۔ عرش سے بھی آگے باحوالہ کہتا ہوں۔ آج سے سو سال پہلے سو سال نہیں 75 سال پہلے ایک مولوی صاحب گئے حرمین شریفین میں اُنھوں نے جا کے کہا ہمارے ہاں دیوبندی ہیں وہ گستاخ رسول ہیں۔ وہ یہ ہیں وہ ہیں حرمین شریفین کے اماموں نے دیوبند کے علماء کے نام ایک خط لکھا کہا۔ اپنا عقیدہ بتلاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آقا

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دلوں کا سکون اللہ کے رسولؐ آقاؐ کے بارے میں اپنا عقیدہ بتلاؤ۔ عقیدہ بتلاؤ۔ تو اس کے جواب میں دارالعلوم دیوبند کے عظیم فرزند اور استاد شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارانپوریؒ نے ایک کتاب لکھی۔ المھند والمفند جس کا دوسرا نام ہے عقائد عقیدہ علماء دیوبند۔ عقیدہ علماء دیوبند اس میں ایک بات یہ لکھی ہے کہ ہمارا عقیدہ ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ کائنات میں وہ جگہ جو بیت اللہ سے بھی اعلیٰ ہے۔ کائنات کی وہ جگہ جو بیت معمور سے بھی اعلیٰ ہے۔ کائنات کی وہ جگہ جو عرش معلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے۔ وہ وہ جگہ ہے۔ جہاں آقاؐ آرام کر رہے ہیں۔ ہائے ہائے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ میرے آقاؐ جہاں آرام کر رہے ہیں۔ حضورؐ کا روضہ عرش سے بھی اعلیٰ عرش سے بھی اعلیٰ ہے۔ تو کیا کہا تھا میں نے آقاؐ کے قدموں میں جوتی آئی تو عرش پر پہنچی۔ آقاؐ کے قدموں میں ابوبکرؓ عمرؓ آئے تو عرش سے بھی آگے پہنچے۔ عرش سے بھی آگے پہنچے۔ کہاں پہنچے اس جگہ جو عرش سے بھی اعلیٰ ہے۔ پھر واپس آتا ہوں۔ سیرت کی طرف آتا ہوں۔ پہلے اسی پھول کو سونگھ لو۔ پھر صحابہ کی طرف بھی آتے ہیں۔ بھائی یہ تو گلشن ہے اگر ایک آدمی یہ سمجھ لے نہ کہ میں پھول کی خوشبو سونگھ کر پھول کی خوشبو ہی ختم کر دوں گا تو یہ پاگل پن ہے پھول کی خوشبو دس مرتبہ سونگھو ہزار مرتبہ سونگھو خوشبو پھر اتنی کی اتنی خوشبو پھر اتنی کی اتنی یہ تو گلشن ہے یہ گلشن رسالت ہے۔ جو مہک رہا ہے۔ یہ گلشن صحابہ ہے۔ جو مہک رہا ہے۔ معطر دماغ سے لے کر آؤ مصفّٰی دماغ تمہیں خوشبو آئے گی اور اگر کوئی نزلے کا مارا ہوا ہوگا۔ تو خوشبو نہیں آئے گی ادب و احترام سے آؤ ادب و احترام سے آؤ پیار اور عقیدت سے آؤ تمہیں آقاؐ کی ایک ایک بات سے خوشبو آئے گی نورانیت معلوم ہوگی ایک بزرگ تھے ہمارے۔ آیا کرتے تھے دارالعلوم دیوبند میں تو

جب حضرت شیخ الحدیث صاحب حدیث پڑھاتے تو وہ بزرگ کبھی مسکراتے رہتے کبھی چپ ہو جاتے۔ کبھی اور زیادہ مسکرا اُٹھتے۔ تو حضرت نے فرمایا اس کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا جب تم حضورؐ کی حدیث پاک تلاوت کرتے ہو تمہارے منہ سے نور کی کرنیں نکلتی ہیں۔ آج میں دیکھتا ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ وہ آقاؐ کیسا ہوگا۔ سبحان اللہ۔ ہائے ہائے ہائے سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ آقاؐ کیسا ہوگا؟ جس کے پیارے لبوں سے نکلنے والے الفاظ لفظ چودہ سو سال بعد بھی اگر کسی کی زبان سے نکلتے ہیں۔ تو نور بن کر نکلتے ہیں نور بن کر نکلتے ہیں۔ جب تم دنیا کی باتیں کرتے ہو۔ تو کوئی نورانیت نہیں ہوتی جب تم آقاؐ کی بات کرتے ہو نور تمہارے منہ سے نکلنے لگ جاتا ہے۔ چمکنے لگ جاتا ہے۔ میرے آقاؐ کی باتیں بھی نور ہیں۔ میرے آقاؐ کی راتیں بھی نور ہیں۔ میرے آقاؐ کی ایک ایک بات نور ہے۔ امی عائشہؓ کیا ارشاد فرماتی ہیں۔ کہ آقاؐ گھر میں تشریف لائے تو چراغ لے کر زمین کو دیکھ رہی تھی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا عائشہ کیا کر رہی ہو عرض کیا سوئی گر گئی ہے ملتی نہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔ ضرورت بڑی ہے۔ آقاؐ مسکرا اُٹھے امی عائشہ فرماتی ہیں آپؐ کے دانتوں سے ایسا نور نکلا کہ میری گمشدہ سوئی مل گئی گمشدہ سوئی مل گئی۔ لیکن بات وہ کر رہا تھا آؤ ذرا پھر نسبت بھی ہے۔ کون سی بھلا تم تو بھول جاتے ہو۔ مجھے تو پتہ ہے میں کیا بیان کر رہا ہوں۔ مولانا مناظر حسین گیلانی کتاب کے آخر میں جو اشعار لکھے جس پر کتاب ختم کی وہ کیا اشعار ہیں فرمایا (لاکھوں ستارے ایک طرف لاکھوں ستارے ایک طرف ظلمت شب جہاں جہاں۔ ظلمت۔ جہاں جہاں دیکھئے۔ ستارے لاکھوں کروڑوں اربوں ستارے ہیں سارے ستاروں نے مل کر بھی رات کی تاریکیوں کو بھگایا نہیں سارے ستاروں کے جگ مگانے سے بھی تاریکی ختم نہیں ہوئی اس طرح کائنات میں

کفر وشرک اور جہالت اور گمراہی کی تاریکیاں پھیلی ہوئی تھی نبی ستارے بن کر آتے رہے جگمگاتے رہے نورانیت پھیلاتے رہے۔ مگر کسی ایک علاقہ میں کسی ایک قوم میں کسی ایک بستی برادری میں کسی ایک خطے میں نبیؑ چمکتے رہے دمکتے رہے۔ پھر تشریف لے جاتے رہے۔ لاکھوں نبی ایک طرف ستاروں سے تشبیہ نبیوں کو کس سے تشبیہ۔ لاکھوں ستارے ایک طرف آدمؑ، نوحؑ، ہودؑ اور صالحؑ، شعیبؑ اور ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور حضرت ایوبؑ اور یونسؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے (لاکھوں نبی ایک طرف ظلمت شب جہاں جہاں ظلمت شب جہاں جہان۔) کفر اور شرک کی تاریکیاں ختم نہ ہوسکی۔ اک طلوع آفتاب ہائے اک طلوع آفتاب جب کفر اور ضلالت شرک گمراہی نہ ہٹ سکی اور یہ تاریک رات نہ چھٹ سکی تو خلاّق عالم نے فرمایا۔ او شب تاریک آ رہا ہے اب آفتاب آ رہا ہے۔ آفتاب آ رہا ہے۔ آفتاب کون جیسے قرآن کہا سراجاً منیراً۔ قرآن نے کہا سراجاً منیرا۔ لاکھوں ستارے ایک طرف ظلمت شب جہاں جہاں اک طلوع آفتاب دشت دشت نگر نگر جنگل میں بیابانوں میں۔

جنگل میں بیابانوں میں شہروں میں سحر سحر اجالا اجالا۔ اجالا اجالا۔ لاکھوں نبی ایک طرف کفر وشرک کی آندھیاں جہاں جہاں۔ ایک آمنہ کا لال۔ ایک عبداللہ کا چاند ایک سراجاً منیراً۔ اجالا۔ اجالا۔ اجالا، اجالا اجالا۔ اجالا۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کس کس چیز کو بیان کروں۔ میرے برادرِ شریف مولانا اظہار الحق صاحب حافظہ اللہ تعالیٰ آپ کے سامنے کیا بیان کر رہے تھے۔ انگلی کیسی لعاب دہن کیسا لعاب دہن کیسا اور آگے چلئے۔ پسینہ کیسا ہائے۔ ہائے پسینہ کیسا مشک عنبر سے اعلیٰ کستوری سے اعلیٰ لو تمہارے ذوق کے مطابق تقریر کرنے لگا ہوں۔ آقاؐ کا پسینہ کیسا۔ مشک عنبر سے اعلیٰ کستوری سے اعلیٰ زیادہ

خوشبودار۔ او آ قا کا پسینہ بھی با کمال ہے اس خوشبو کو استعمال کرنے والا بھی لا جواب ہے۔ او تعریف تو اس کی بھی کرو گے۔ یہ دہلی کی خوشبو ہے۔ یہ آ گھرہ یہ آ گھرہ کی خوشبو ہے۔ یہ فرانس کی خوشبو ہے۔ مگر ہر ایک کی قسمت میں کہاں آ دمی اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر آ تا ہے۔ واہ واہ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ بھائی بڑی خوشبو آ رہی ہے۔ بھائی کہاں کی فرانس کی ہے؟ تو کیا کہتے ہیں۔ بھائی ہم تو غریب آ دمی ہیں۔ بھائی تمہاری طاقت تھی تمہارے استطاعت تھی تم نے ہزار روپے والی تم نے لاکھ روپے والی بوتل خرید لی تمہاری قسمت تمہارے طاقت ہم تو ایک وقت کا کھانا نہیں کھا سکتے سرسوں کا تیل نہیں لگا سکتے ہم تو سرسوں کا تیل نہیں لگا سکتے تم لاکھوں روپے والی خوشبو لگا رہے ہو۔ بھائی تمہاری قسمت بھائی تمہاری قسمت آ ؤ تھوڑا سا جواب دو بڑی عجیب بات کہہ رہا ہوں۔ تمہاری قسمت صحابہؓ تمہاری قسمت آ ؤ۔ میں مشک عنبر لگاؤں۔ میں کستوری لگاؤں میں عطر لگاؤں میں سبزہ لگاؤں۔ میں گلاب لگاؤں میری قسمت ۔تم آ قا کا پسینہ لگاؤ تمہاری قسمت کیا تمہاری قسمت ابھی میں نے پانی پیا تو بیٹھ کر پیا ابھی پانی پیا تو بیٹھ کر پیا۔ لیکن ایک پانی ایسا ہے اگر وہ آ جاتا تو میں کھڑا ہو کر پیتا۔ اگر وہ مل جاتا تو کھڑے ہو کر پیتا کیوں وہ شان والا ہے وہ برکت والا ہے۔ وہ احترام والا ہے۔ میں اس کے احترام میں کھڑا ہو جاتا ہوں اب کھڑے ہو کر پیتا تو آپ خلاف سنت کہتے۔ وہ بیٹھ کر پیتا تو خلاف سنت کہتے ہیں۔ کھڑے ہو کر پینا اس کا احترام ہے۔ بھائی کیا احترام ہے۔ بھائی اس کا شان بڑا ہے۔ کیا شان ہے اس کا۔ بھائی شان اس کا یہ ہے کہ اس کو ایک معصوم پیغمبرؑ کے قدم لگے تو یہ جاری ہوا ایک معصوم پیغمبرؑ کے قدم لگے تو یہ جاری ہوا۔ یہ شان تو آ دمی آیا کہاں سے بھائی وہاں سے آیا ہوں جہاں زم زم جاری ہوا۔ پھر میں زم زم پیا میں نے زم

زم پیا میں نے زم زم سے وضو کیا۔ میں نے غسل کیا اور ابھی آ رہا ہوں قرآن کہتا ہے۔ حدیث کہتی ہے۔ اسلام کہتا ہے یہ زم زم سے غسل کر کے وضو کر کے زم زم پی کر آ رہا ہے۔ اسے دیکھ اسے دیکھنا بھی عبادت اس نے زم زم پیا۔ اس کے زم زم پینے کی وجہ سے وہاں سے آنے کی وجہ سے اب اس کا دیکھنا بھی عبادت۔ اب اس سے ملنا بھی عبادت۔ اب اس سے باتیں کرنا بھی عبادت ہے۔ پھر آدمی کہتا ہے۔ کتنا خوش نصیب ہے تو۔ او میں نے تو دو گھونٹ پیا۔ میں نے ایک گلاس پیا تو نے نہایا۔ جی میں نے غسل کیا میں نے وضو کیا۔ او تیری قسمت او تیری قسمت تو زم زم سے نہا کر آیا تو زم زم سے وضو کر کے آیا قربان تیری قسمت کے۔ لیکن دوستو صحابہؓ کون۔ ہو بیدار۔ صحابہؓ کون صحابہؓ نے وہ پانی پیا جو نہ زم زم بھی اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں حوض کوثر بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں کون سا پانی حدیبیہ کے میدان میں جس ہاتھ پر چودہ سو 14 سو صحابہؓ نے ہاتھ رکھ کر بیت کی تھی۔ اللہ کے پیغمبرؐ جان دے دیں گے مگر پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ چند لمحے ہوئے آیت رضوان اُتر آئی خدا نے راضی ہونے کا اعلان کر دیا پھر کچھ لمحے گزرے عرض کیا گیا آقاؐ پانی ختم ہو گیا ہے۔ فرمایا مشکیزے نچوڑ کر پیالہ میں لاؤ ایک پیالہ لایا گیا۔ آقاؐ کل کائنات سے یہی پانی ملا ہے یہی ہے ہم سب کے پاس میرے آقاؐ نے اس پیالہ میں ہاتھ رکھ دیا۔ اس پیالہ میں دست مبارک رکھ دیا تو کیا ہوا۔ آقاؐ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے آقاؐ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔ فرمایا پیو ہاں پیو۔ او تو وہ پانی پیتا ہے جسے ایک پیغمبرؐ کی ایڑی لگی۔ تو اس پانی کی آرزو کرتا ہے جو کوثر کی شکل میں ملنے والا ہے۔ نبی کے یاروں نے وہ پانی پیا جو حضورؐ کے وجود سے نکلا۔ جو حضورؐ کے وجود سے نکلا۔ پیغمبرؐ کے ہاتھوں سے نکلا کوئی لائے ایسا پانی۔ کوئی لائے

ایسا پانی۔ ہے کائنات میں کوئی ایسا پانی جو صحابہؓ نے پیا۔ کوئی ہے اس کی مثال۔ کوئی لا سکتا ہے اس جیسا پانی کائنات میں نہیں ہے۔ کائنات میں نہیں ہے۔ مثال ہی نہیں۔ میرے آقا نے ایک مرتبہ سنگیاں لگوائی۔ بچوں کو پتہ ہی نہیں۔ اب ہمیں کیا پتہ سنگیاں کیا ہوتی ہیں۔ یہ سنگیاں لگوائی اس سے خون نکلتا ہے آدمی کے وجود سے وہ خون نکلا۔ جمع کر لیا گیا۔ ایک پروانے سے ارشاد فرمایا لے جاؤ دفن کر آؤ۔ لے گئے۔ گھومتے رہے۔ کہنے لگے او زمین آقا کا مقدس اور مطہر خون تیرے حوالے کر دوں۔ تیرے پیٹ سے زیادہ مستحق تو میرا پیٹ ہے۔ پھر یہ سوچا اور کہا اور نوش کر لیا واپس آ گئے اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہا کہ آقا ٹھکانے لگا دیا۔ فرمایا سچ بتلاؤ۔ کہا آقا مجھ سے برداشت نہ ہوا کہ زمین کے حوالے کر دوں۔ میں نے تو پی لیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا دیکھو دیکھو اگر کسی نے دیکھنا ہے۔ وہ شخص جسے جہنم کی آگ چھو نہ سکے گی۔ اسے دیکھ لو اسے دیکھ لو۔ علماء کرام نے لکھا ہے کہ اس صحابہ رسول کی نسل چل رہی ہے۔ دنیا میں آج بھی اس کی نسل کے وجود سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ جنت کی خوشبو آتی ہے اوئے جن کے پیٹ میں آقا کا مقدس خون گیا جسم سے خوشبو آ رہی ہے اور جسم پر جہنم حرام ہو گئی ہے۔ اوئے جن کے وجود میں آقا کے وجود کا پانی گیا ان کے بارے میں کہتے ہو کہ یہ بدل گئے ان کے بارے میں کہتے ہو ان کے سینہ میں ایمان نہیں تھا۔ ان کے بارے میں کہتے ہو ان کی سینہ میں دین نہیں تھا۔ یقین نہیں تھا۔ اگر نہیں تھا تو آقا کے وجود کا پانی کبھی ان کی قسمت نہ ہو سکتا۔ اب ان کے ایمان پہ شک آقا کے وجود اطہر سے جاری ہونے والے پانی کی عظمت اور برکت پہ شک ہے۔ جو اس پہ شک کرے گا وہ لا شک کافر ہے۔ سیاہ صحابہ ایسے تو صحابہ کا نام نہیں لیتی۔ صحابہ تو بھئی صحابہ ہیں صحابہؓ تو بھئی صحابہؓ ہیں۔ آ گئی سوئی وہاں

جہاں آ کر ہم اپنے آپ میں نہیں رہتے۔ خدا کی قسم کھاتا ہوں جب صحابہؓ کا نام آئے پھر ہم اپنے آپ میں نہیں رہتے۔ پھر ایک وجد ہے۔ ایک کیفیت ہے۔ اس میں ڈوب جاتے ہیں اس سمندر میں ایک ہی بات کہتا ہوں۔ صحابہ تو صحابہؓ ہیں۔ صحابہ تو صحابہؓ ہیں۔ صحابہؓ نے تو پانی پیا ہی پیا روایات پڑھو صحابہؓ کے گھوڑوں نے بھی وہ پانی پیا جو آقاؐ کے وجود سے نکلا تبھی تو خلاق عالم نے قرآن میں گھوڑوں کی قسمیں کھالیں۔ لو آؤ ایک نئی بات کہتا ہوں آپ نے نہیں سنی ہوگی۔ قرآن پاک کا تیسواں پارہ ہے۔ سورۃ العدیت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا قسم ہے مجھے ان گھوڑوں کی جو بھاگتے بھاگتے تھک جاتے ہیں۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا۔ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو پتھریلی زمین پر پاؤں مار کر چنگاری نکال دیتے ہیں۔ فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا۔ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو آرام کے وقت صبح کو ہی تیار ہو کر حملہ کر دیتے ہیں۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا۔ مجھے قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے دوڑتے گرد و غبار اڑا دیتے ہیں۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ مجھے قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دشمن کی فوج کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ دشمن کی فوج میں یہ گھوڑے کس کے صحابہؓ کے او صحابہ تو صحابہؓ ہیں۔ او خدا تو صحابہؓ کے گھوڑوں کی قسمیں بھی کھا رہا ہے۔ صحابہؓ کے گھوڑوں کی قسمیں۔ ان کی شان بیان ہو رہی ہے۔ ان کی عظمت بیان ہو رہی ہے لیکن ایک بات جو میں نے اس سے تلخیص کی آپ کو بڑا سرور آئے گا۔ اللہ تو عالم الغیب ہے۔ جانتے تھے کیسے کیسے پلید پیدا ہوں گے۔ کیسے خبیث پیدا ہوں گے؟ کیسے کیسے بدترین کالے منہ والے کافر پیدا ہوں گے اللہ تو جانتے تھے کہ یہ کہیں گے۔ صحابہؓ باوفا نہیں تھے۔ یہ کہیں گے صحابہ تو ڑ لگانے والے نہیں تھے یہ کہیں گے۔ صحابہ کرامؓ جو تھے وہ رسول اللہ کے وفادار نہیں تھے۔ قرآن کہتا ہے کہ صحابہؓ وہ جماعت

اور مقدس افراد اور وہ لوگ ہیں کہ جو گھوڑے کی پشت پر سوار ہوئے اور گھوڑے میں ایک خاصیت پیدا ہو گئی کونسی کہ صحابہؓ کے سوار ہونے سے گھوڑے میں یہ خاصیت پیدا ہو گئی کہ وہ دوڑنے لگا۔ دوڑتے دوڑتے ہانپ گیا دوڑتے دوڑتے تھک گیا۔ مگر دوڑنے سے منہ نہیں موڑا۔ بے وفا نہیں بنا۔ او جن کے گھوڑے بھی دوڑتے دوڑتے منہ نہیں پھیرتے۔ دوڑتے دوڑتے ان کے گھوڑے نہیں رُکتے۔ وہ خود دوڑتے ہوئے دین کی شاہراہ پہ کیسے رکتے ہوں گے۔ نہیں۔ یہ آواز آ رہی ہے۔ آپ کو پھر سمجھ نہیں آئی بات۔ گھوڑا ایک جانور ہے۔ اس پر سواری کی صحابی نے سواری کی صحابی نے اس میں ایک اثر آ گیا کیا آ گیا کہ پھر اس میں ایک وفا آ گئی کہ پھر اس میں اتنی وفا آ گئی۔ پھر اس میں اتنا ایثار آ گیا۔ پھر اس میں قربانی آ گئی۔ پھر اس میں اتنا جذبہ آ گیا فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ وہ پتھریلی زمین پہ دوڑنے لگا۔ او دوڑتے دوڑتے اس نے پاؤں گھسا دیئے۔ دوڑتے دوڑتے ٹانگیں تڑوا دیں۔ مگر پیچھے نہیں ہٹا۔ او جن کے گھوڑے اتنے وفا دار کہ پاؤں گھسوا دیں۔ پیچھے نہ ہٹیں او جن کی سواری اتنی وفا دار سوار کیسے۔ سوار کیسے؟ جن کی سواریاں اتنی وفا دار ان کے سوار کیسے آگے قرآن کیا کہتا ہے۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا. کا معنی ہے۔ گھوڑے کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے دشمن کی فوج کسی کے ہاتھ میں تلوار کسی کے ہاتھ میں نیزہ اور بھالا کسی کے ہاتھ میں تیر کسی کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار۔ گھوڑا دیکھ رہا سوار سے پہلے تلوار میرے پاؤں کاٹے گی۔ یہ نیزہ اور بھالا مجھے چھیدے گا۔ یہ تیر میری آنکھیں پھوٹیں گے۔ یہ دیکھ رہا ہے۔ لیکن سوار صحابہ ہو گئے۔ سوار صحابہؓ ہو گئے۔ صحابہؓ کی برکت سے گھوڑے میں کرنٹ آ گیا۔ گھوڑے میں وفا آ گئی۔ گھوڑے میں بہادری آ گئی۔ گھوڑے میں جرأت آ گئی۔ کیا کہ ایک جانور پر صحابہ سوار ہوئے تو اب وہ

جانور دیکھ رہا ہے۔ تلوار بھی دیکھ رہا ہے تلوار بھی ہے۔ نیزہ بھی ہے۔ بھالا بھی ہے۔ تیر بھی ہے۔ مگر موت کے منہ میں داخل ہو گیا۔ مگر پیچھے نہ ہٹا۔ اوے جن کے گھوڑے موت سے نہیں ڈرتے جن کی سواریاں موت سے نہیں ڈرتی۔ ان کے سوار کیسے ڈریں گے۔ ان کے سوار کیسے ڈریں گے۔ قرآن ہے۔ قرآن بیان کر رہا ہے۔ صحابہؓ تو صحابہؓ ہیں۔ خطیب ابن خطیب تشریف لا چکے ہیں۔ اپنا چراغ خطاب گل ہوا چاہتا ہے۔ تقریر ایک اور میرے بعد ہونے والی ہے۔ اور وہ تقریر ہے۔ مولانا یحییٰ عباسی کی برادر عزیز ان کی تقریر بھی ہو گی تڑپا دیں گے۔ ان شاء اللہ لو پھر میں آخری باتیں کرتا ہوں۔ گل سنو تھوڑی تے اج دی رات عید دی رات ساڈی ہر رات عید دی رات ہے۔ یعنی آج کی رات سے لے کر انتیس شعبان تک ایک بھی رات ایسی نہیں ہے۔ جو گھر میں گزارنی ہے ہر رات ہی ایسا ہوتا ہے۔ آئندہ بھی ڈائری کے مطابق یہی ہے۔ تقدیر اور تھاڑائی اللہ جانتا ہے کیا ہے؟ ورنہ ڈائری یہی ہے۔ کہ ایک بھی رات گھر نہیں ہے۔ دن کو بھی تقریر ہے۔ رات کو بھی تقریر ہے۔ بعض دفعہ رات کو بھی دو دو تقریریں ہیں۔ بعض دن کو بھی دو دو تقریریں ہیں۔ اسی جمعرات کو ان شاء اللہ ایک تقریر خیر المدارس میں ہے۔ عشاء کے فوراً بعد۔ ختم بخاری شریف کی۔ وہاں سے فارغ ہو کر بہ سلطان میں دوسری تقریر۔ دو دو بھی تقریریں ہیں۔ ہن جے ہر رات تہاڈے تے ہی لا دیئے تے اگلی کیدے تے لاواں گے۔ تے آرام وی تے کرنا نہ۔ لیکن بات سنو۔ بات سچی ہے خدا کی قسم۔ اور جب صحابہؓ کی باری آتی ہے۔ ہم اپنے آپ میں رہتے ہی نہیں۔ کیسے رہیں؟ میرے سامنے دروازہ کھل جاتا ہے۔ مجھے وہ تمام مناظر سامنے آنے لگتے ہیں۔ اوکیا بتلائیں۔ مصائب الصحابہ کتاب ہے۔ مولانا نور الحسن صاحب بخاری رحمۃ اللہ تمام خطباء سے کہوں گا

کہ مطالعہ کریں۔ وجد آ جائے گا۔ ایک واقعہ لکھا تم نے آج تک نہیں سنا ہوگا۔ چند لوگوں نے سنا ہوگا۔ جنہوں نے پہلی تقریریں سنی ہوگی۔ واقعہ کیا ہے؟ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رومیوں سے معرکہ آرائی میں مصروف ہیں۔ قربانیاں دیکھو۔ وفائیں دیکھو صحابہؓ کی۔ معرکہ آرائی میں مصروف ہیں۔ ایک نہر کے پل پہ لڑائی ہو رہی ہے۔ پل کے اوپر کیا دیکھا کہ پل کے اوپر لڑتے لڑتے حضرت سعد ابن ابی وقاص کے بھائی حضرت ہشام ابن ابی وقاص شہید ہو گئے۔ لاش پل پہ گری پڑی مسلمان رک گئے کہ لاش گر پڑی ہے۔ ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ لمحات عجیب تھے۔ مسلمان رکے تو کافر چڑھائی کر سکتے تھے اور جنگ کا پاسا پلٹ سکتا تھا۔ لڑائی کا نتیجہ پلٹ سکتا تھا۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص نے دیکھا کہ بھائی کی لاش ہے۔ بول کر کہا کہ جیشن محمد محمد الرسول اللہ کے ساتھیوں میرے بھائی کی لاش کی پرواہ نہ کرو دوڑ پڑو۔ اپنے گھوڑے لے کر پھر بھی کوئی آگے نہ بڑھا تو حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ نے اپنے گھوڑے کی مہار کو ہلایا گھوڑا دوڑیا۔ سب سے پہلے اپنے بھائی کی لاش سے گزارا دوڑایا۔ ہائے ہائے ہائے بھائی کی لاش ساری زندگی بھائی سے لڑائی ہو۔ مر جائے تو انسان تڑپ اُٹھتا۔ کہتے ہیں لڑائی تو دنیا کی تھی توں تو مر کے توں تو ساتھ ہی چھوڑ گیا بھائی کو چومتا ہے۔ لاش کو لپٹ جاتا ہے۔ پھر کفن پہناتے ہیں۔ قبر میں دیکھتے ہیں۔ تو کیا کہتے ہیں۔ پیچھے پیچھے ہٹو۔ مٹی نہ پڑ جائے۔ تو کفن جنازہ اُٹھاتے ہیں۔ آہستہ چلو میرے بھائی کو تکلیف نہ ہو او بھائی کی لاش ہے اور مرنے کے بعد پیار آ جاتا ہے۔ دشمن کو پیار آ جاتا ہے او تجھے مرنے کے بعد لڑائی بھول جاتی ہے۔ اختلاف بھول جاتا ہے۔ لپٹ جاتا ہے۔ انسان بھائی کو یہ بھی ایک بھائی ہے۔ سگے بھائی کی لاش دیکھ کر گھوڑا دوڑا دیا۔ گھوڑا دوڑا دیا۔ آپ کا

گھوڑا گزرا تو ہزاروں گزر گئے۔ جنگ کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں نکل آیا فتح ہو گئی۔ واپس پلٹے گھوڑے سے اُترے رومال پھیلایا۔ بھائی کی بوٹیاں اُٹھانا شروع کیں بوٹیاں اُٹھا رہے ہیں۔ ایک ایک بوٹی او گھوڑوں کی ٹاپ سے یہ تو چھلنی ہو چکا تھا ایک ایک بوٹی اُٹھائی ایک ایک ٹکڑا اُٹھایا۔ کہا او میرے بھائی کون کہتا ہے مجھے تم سے محبت نہیں کون کہتا ہے۔ تو مجھے پیارا نہ تھا۔ کون کہتا ہے تیری جدائی میں میرا دل پارہ پارہ نہیں مگر بھائی آج ضرورت دین کو اس بات کی تھی کہ میں تیری لاش کو اُٹھانے کی بجائے۔ میں تیری لاش کو چومنے کی بجائے۔ تجھ پہ گھوڑا دوڑاتا۔ او میں نے گھوڑا دوڑا کر اسلام کا جھنڈا بلند کر دیا ہے۔ کیا ہوا تو ٹکڑے ہو گیا قیامت کو ملیں گے۔ ہائے ہائے ہائے ہائے یہ صحابہؓ ہیں۔ لاؤ کوئی ایسی جماعت بھائی کے وجود پہ گھوڑے دوڑائے ٹکڑے کر دیئے۔ پھر روایات کے عجیب الفاظ ہیں۔ ٹکڑے اُٹھائے گٹھڑی میں باندھے سر پہ اُٹھائی او جب سپہ سالار بھائی کے ٹکڑے اُٹھا کر گٹھڑی لے کر سر پہ جا رہا تھا۔ آنکھوں میں آنسو نہ تھے لبوں پہ مسکراہٹ پھیل رہی تھی لبوں پہ مسکراہٹ پھیل رہی تھی۔ یہ تو وہ ہیں۔ صحابہؓ وہ لوگ ہیں۔ ذرا شعب ابی طالب کو پڑھ لیں۔ پڑھ لیجئے۔ شعب ابی طالب کی تین سال قید ہے۔ جو میرے آقا نے کاٹی ہے اور صحابہؓ نے کاٹی ہے۔ یہاں کیا ہوتا ہے۔ کوئی چٹ لکھ کر بھیج دے۔ مولوی جی آپ بھی عشق رسالت کے دعوے کرتے ہیں۔ عشق صحابہؓ کے دعوے کرتے ہیں۔ عاشق تو وہ ہیں۔ جو جیلوں میں پڑے ہیں۔ طیش آ جاتا ہے۔ پرچی پڑھ کر طیش آ جاتا ہے کہتے ہیں۔ او یہ صحابہؓ کے لیے نہیں گئے۔ ایہناں نوں بزرگاں دی بددعا ہے۔ نوی گل۔ کہتا ہے یہ جو جیلوں میں گئے ہیں۔ ایہناں نوں بزرگاں دی بددعا۔

دیوبندی ہے تو تجھے کہتا ہوں۔ مجھے بزرگاں کی دعا ہے کہ میں جیل میں گیا عطاء اللہ شاہ بخاری کو کس کی بددعا ہے۔ مجھے بزرگوں کی بددعا ہے۔ کہ میں جیل میں گیا۔ مولانا فاروقی کی بددعا ہے۔ ہمارے ساتھیوں کو بددعا ہے۔ شیخ الہند کو کس کی بددعا تھی۔ جو مالٹا کی جیلوں میں رہا کوئی اور ہے۔ حنفی کہلانے والے ہے تو اس سے پوچھتا ہوں۔ ہمیں بددعا ہے ہم دیوبند وہابی ہیں۔ تو بتلا کہ مجدد الف ثانی کو کس کی بددعا تھی۔ جو (کیاف والا غیار) میں گئے۔ نہیں مانتا ہمیں۔ تو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتا ہے۔ تو مجھے نہ مان۔ مجھے بتلا امام احمد ابن حنبل کو او جس نے مسند احمد لکھ کر پچاس ہزار حدیثیں جمع کی ہیں۔ اُسے کس کی بددعا لگی تھی۔ جو اُٹھائیس مہینے جیل میں رہا مجھے بددعا ہے۔ تو مجھے بتا حنفی امام ابو حنیفہ کو کس بددعا تھی۔ او جس کا جنازہ بھی جیل سے آیا۔ جس کا جنازہ بھی جیل سے آیا کوئی اور ہے۔ قرآن کو ماننے والا ہے۔ اوئے حدیث کو نہیں مانتا مجھے بتلا کہ یوسف کو کس کی بددعا تھی۔ جو اکیس سال جیل میں رہا اسے کس کی بددعا پھر مجھے یہ بتلاؤ کہ میرے اور آپ کے آقا آمنہ کے لال حضرت محمد الرسول اللہ کو کس کی بددعا تھی جو تین سال شعب ابی طالب کی قید میں کاٹی

خرد کا نام جنوں ، جنوں کا نام خرد رکھ دیا

جو چاہے ان کا حسن کرشمہ ساز کرے

کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے سوچا بھی ہے تمہاری زبان سے نکلنے والے الفاظ کہاں تک جا پہنچے سوچو تو سہی شعب ابی طالب ایسی قید ایسی زندگی کہ مکہ کے قریش نے ایک دستاویز لکھی کہ مسلمانوں سے لین دین بند۔ بول چال بند۔ میل ملاپ بند بیمار ہو تو عیادت بند۔ مر جائے تو تعزیت بند۔ پیسے لے کر مکہ کے بازاروں میں مسلمانوں کے بچے جایا کرتے تھے۔ چا چا

دوکاندار۔ سیٹھ جی ہمیں بھوک لگی ہے۔ یہ پیسہ لے لو یہ چنے دے دو کھجوریں دے دو۔ دوکاندار پیسے لے کر منہ پہ مار دیتا تھا۔ کہتا تھا لے جاؤ اپنے پیسے۔ میں تمہیں کھجوریں دینے کو تیار نہیں ہم نے تمہارا بائی کاٹ کر دیا۔ آقاؐ اپنے یاروں کو لے کر شعیب ابی طالب کی گھاٹی میں آ گئے کیا گزری جانثاروں پر۔ ہائے کیا گزری۔ ایک دن ایک کھجور پر ایک انسان کا گزارا کھجوریں ختم ایک دن ایک کھجور کی گٹھلی پہ گزارا گٹھلیاں ختم درختوں کے سبز پتے اور سبز گھاس پہ گزارا یہ بھی ختم موسم خزاں آئی درختوں کے پاس جاتے ہیں۔ سوکھے پتے زمین سے اُٹھاتے ہیں۔ گرم پانی میں دھو کر کھا لیے خدا کا شکر ادا کیا رسول اللہؐ کا دامن نہ چھوڑا وفاؤں کی داستان لکھ دی ایک صحابی رسول لکھتے ہیں عرض کرتے ہیں۔ مجھے اتنی بھوک لگی شدت کی چین سے بیٹھا نہ گیا میں پوری گھاٹی میں گھوما۔ کوئی چیز نہ ملی میں نے تلاش کیا کہ کوئی چیز مل جائے اچانک میں نے دیکھا۔ اونٹ کی سوکھی ہوئی اوجڑی پڑی ہوئی ہے میں نے اُٹھائی گرم پانی سے دھو کر اُسے چبانا شروع کیا۔ چباتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد میری بھوک کم ہوئی ختم ہوئی میں نے اوجڑی پھینک دی خدا کا شکر ادا کیا۔ یہ تو بڑے تھے یہ تو جوان تھے یہ تو مرد عورت تھے۔ ان کا تو یہ عالم ہے یہ تو صبر کر سکتے تھے کر گئے ان کی جان پہ جو گزرنی تھی گزر گئی۔ دو درجن سے زائد بچے دودھ پیتے بچے ماں کی چھاتی میں دودھ نہیں ہے۔ گھر والوں کے پاس خوراک نہیں ہے۔ کوئی پینے کی چیز نہیں ہے۔ کوئی حلق سے اُتارنے کی چیز نہیں ہے۔ ساری رات روتے مسلمانوں کے بچے کسی کو ترس نہیں آتا روتے رہتے۔ روایات میں آتا ہے۔ مکہ کے سرداروں کی نیندیں اُکھڑ گئیں۔ ابوجہل حکیم ابن حزام۔ عتبہ، ربیعہ یہ بڑے بڑے سردار اپنے گھروں سے اُٹھ کر رات کو تاریک گلیوں میں پھرا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو مل کر کہتے

سردار جی سوتے کیوں نہیں کہتے مسلمانوں کے بچے روتے ہیں۔ ہمیں نیند نہیں آتی یہ بچے رو رہے ہیں۔ پڑوسی کا بچہ روئے تو نیند آتی ہے۔ اپنا بچہ روئے بچوں والے ہیں ہم۔ بچہ رو رہا ہوتا ہے۔ ماں کبھی کان سہلاتی ہے۔ کبھی سر دباتی ہے۔ کبھی پیٹ سہلاتی ہے۔ کچھ بچہ نہیں سمجھتا کبھی دودھ پلا رہی ہے دوائی دے رہی ہے۔ بچہ روئے چلا جا رہا ہے اور وہ وقت آتا ہے ماں بھی رونے لگ جاتی ہے۔ اوئے کچھ بول تو سہی کیا تکلیف ہے۔ تجھے کیا پریشانی ہے۔ میں کہاں جاؤں رات کی تاریکی میں گاڑی منگوا لیتے ہیں پڑوسی آ کے کہتا ہے۔ دودھ لے لو دوائی لے لو اگر نہیں آرام آ رہا تو گاڑی ہے ڈاکٹر کے پاس لے چلو او تیرے بچوں کے لیے دودھ بھی خوراک بھی ہے۔ ڈاکٹر بھی ہے گاڑی بھی ہے۔ وہ بچے بھی کسی کے تھے جو ماں کی ہتھیلیوں پہ رویا کرتے تھے ساری رات تڑپ رہے ہیں ماں سینہ سے لگاتی ہے۔ تو چپ نہیں ہے اور ماں جانتی ہے۔ نہ سر دکھ رہا ہے۔ نہ پیٹ میں درد ہے۔ نہ کان میں تکلیف ہے۔ اوئے اس کو تو چند قطرے چاہیے دودھ کے چند قطرے چاہیے۔ ماں کی چھاتیوں سے غذا کے مگر وہ نایاب ہے کہاں سے دے۔ کہ ماں تو خود کئی دنوں سے بھوکی ہوئی ہے۔ اوئے روتے روتے بچوں کے گلے سوکھ گئے۔ زبان میں کانٹے پڑ گئے چیخنے لگے۔ ہچکیوں پہ آئے ہتھیلیوں پہ اُٹھائیں او روتا بچہ کون لے کے جائے اُٹھا کر گلے سے لگائے کندھے سے لگا رہے ہیں۔ نہ بچے سوتے ہیں نہ مائیں سوتی ہیں۔ نہ باپ سوئے نہ ساتھی سوتے ہیں۔ بچے روتے رہے۔ ہتھیلیوں پہ تڑپتے رہے۔ روتے روتے چپ ہوئے ہچکیاں لگیں۔ مسلمانو آخری ہچکی آئی ماں کی ہتھیلیوں پہ بچوں نے دم توڑ دیئے گردن لٹک گئی۔ سر ڈھلک گیا دم توڑ دیا۔ وہ معصوم بچے جب حسرت بھری نظروں سے ماؤں کے چہروں کی طرف دیکھ کر زبان

حال سے پوچھتے ہوں گے۔ اماں کس جرم کی سزا مل رہی۔ کس جرم کی سزا ہے۔ بھری کائنات میں چند قطر یہمارے لیے نہیں کیا جواب دیتی ہوں گی۔ ماں چند آنسوؤں کے سوا بے بسی کی تصویر بنی بیٹھی ہے۔ بچہ ہے کہ تڑپ رہا ہے۔ ایمان ہے کہ پہاڑ کی طرح مضبوط ہے تڑپتے بچے دیکھے او جانتی ہے ابھی لخت جگر کو اُٹھا کر پہاڑی پہ چڑھی۔ او مکہ والوں آ گئی ہوں میرے بچہ پہ رحم کرو دودھ کی نہریں بہہ جائیں دوائی لے کر سردار بھاگے آئے ہر آدمی بچہ کو چپ کرانے کے لیے دوڑے مگر وہ اس نے یہ راستہ اختیار کرنے کی۔ بجائے خود بھوکے رہنا بچہ کا تڑپنا نہیں بچہ کا مرنا برداشت کیا مر گئے تڑپتے تڑپتے دم توڑ گئے کیا گزری ماؤں کے دلوں پر دودھ پیتے بچے قربان کر دیئے۔ تڑپتے تڑپتے بچے ہتھیلیوں پہ جان دے گئے رسول اللہؐ پر اولاد قربان کر دی اوئے آقاؐ کا دامن نہ چھوڑا۔ آج کہتے ہوں رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ گئے۔ آج کہتے ہوں ان کے دلوں میں نفاق تھا۔ آج کہتے ہو یہ دل سے مومن نہ تھے۔ او دل سے مومن نہ تھے تو بچے کیسے قربان کیے دل سے مومن نہ تھے۔ تین سال شعب ابی طالب کے کاٹ کیسے گئے؟ او دل سے مومن نہ تھے تو وجود پیٹ پہ پتھر کیسے باندھے؟ او دل سے مخلص نہ تھے تو وطن کعبہ جیسا کیسے چھوڑا۔؟ او دل سے مخلص نہ تھے انگاروں پہ جل کیسے گئے۔ او دل سے مخلص نہ تھے تو جنگوں میں کٹ کیسے گئے۔؟

کیا کہتے ہو۔ میں کیسے کہہ دوں میں ان کے در اقدس پہ پہرہ دیتا ہوں چاہے ان کا چوکیدار سمجھو۔ چاہے ان کے دروازے پہ پہرے دینے والا کتا سمجھو یاد رکھو نہیں برداشت ہم سے کوئی نبی کے یاروں کو بھوکے پھر بچ کے چلا جائے۔ خدا نے دی توفیق تو کاٹیں گے ایک ایک زبان ان شاء اللہ توڑیں گے ایک ایک قلم ان شاء اللہ کاٹیں گے ایک ایک قدم جو

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کی طرف اُٹھے۔ وہ آنکھ پھوڑی جائے گی اور اس انسان کو کائنات کا بدترین کافر قانون اور آئین میں لکھوایا جائے گا۔ جس دل میں صحابہ کی دشمنی کا صحابہؓ کی نفرت کا ذرا برابر بھی بیج ہے۔ وہ مومن نہیں ہوسکتا۔ کائنات میں اس سے بڑا کافر جنا نہیں ہے۔ جو نبی کے یاروں کی وفاداریوں پہ شک کرتا ہے۔ (کافر کافر شیعہ کافر)۔ صحابہ کرامؓ (کافر کافر شیعہ کافر)۔ رضی اللہ عنہم وہ جماعت ہے حکمرانوں ہمارا دکھ سنو وزیر داخلہ۔ کیا کہتے ہو بیان دیا کہ صحابہؓ کے گستاخ کے لیے تین سال کی سزا اور جو کسی کو کافر کہے گا۔ اس کو دس سال کی سزا۔ چمنگی کیا کہہ رہے ہو جو صحابہ کو گالی دے اتنا چھوٹا مجرم کہ تین سال جو اس گالی دینے والے کو بے ایمان کہے وہ اتنا بڑا مجرم کہ دس سال (بالس اقل و دانش بابائیں کینست) یہ توہین صحابہؓ ہے اور کبھی بیان دے رہے ہیں وزیر داخلہ صاحب بیان دے رہے کہتے ہیں (اطلب العلم ولو کان باالسین) یہ جو حدیث ہے تو چین میں بھی جا کر اگر علم ملے تو حاصل کرلو اس علم سے مراد دینا کا علم ہے اس سے دین کا علم نہیں ہے او نبی کائنات میں دین لے کے آتے ہیں۔ دین کی دعوت دیتے ہیں دنیا کی نہیں دیتے جرنل پرویز مشرف صاحب لگام دو اسے لگام معین الدین کو لگام دو ورنہ ہمیں دینا آتی ہے) للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے۔ للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے۔

کسی گستاخ صحابہؓ کے لیے۔ کوئی تین سال کی سزا قبول نہیں ہے۔ کم از کم موت کی سزا ہے۔ موت سے بھی اوپر ہوتی تو وہ تجویز کرتے لاشک کافر ہے۔ پیغمبر کے معجزات کا منکر ہے۔ صحابہؓ کی وفاؤں کا منکر ہے صحابہؓ کی ہجرت کا منکر ہے۔ صحابہؓ کی قربانیوں کا منکر ہے۔ جو صحابہؓ کے ایمان پر شک کرتا ہے اور تم بکواس کرتے پھرتے ہو۔ ٹکے ٹکے کے یہ لوگ صحابہؓ

کے بارے میں رائے زنی کرتے ہیں۔تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے اور تمہاری باتوں کی اتنی لفٹ کرانے کو ہم تیار نہیں جتنی کسی بھوکنے والے کتے کو لفٹ کرائی جا سکتی ہے۔(شیعہ کے ڈاؤنٹوں پہ لعنت بے شمار) یاد رکھو نواز شریف بے نظیر کو بھی ہم نے دیکھا نہ ان سے ڈرے اور نہ ہم پرویز مشرف سے ڈرتے ہیں۔غیر خدا سے ڈرنا ہے شرک۔کیوں ڈریں؟ یہ موت و حیات کے مالک ہیں؟ یہ نفع ونقصان کے مالک ہیں؟ نہیں ڈرتے۔کل تک بھی اللہ کے فضل سے حضور پاک ﷺ کی سچی نبوت کے صدقے اور صحابہ اکرام کی قربانیوں کے طفیل کل بھی جو حق تھا وہ کہتے تھے آج بھی جو حق ہے سردار کہیں گے۔سردار کہیں گے ان شاء اللہ کوئی ڈر نہیں کوئی خوف نہیں کون ہے وردی والا کون بغیر وردی کے ہم اپنے دین کے نوکر اور خادم ہیں۔ ہم رسول پاک ﷺ امین العالمین کے ادنیٰ سے خادم اور صحابہؓ کے در کے چوکیدار جو صحابہؓ کی طرف بری نظروں سے دیکھے گا کاٹ کھائیں گے۔چھوڑیں گے نہیں ان شاء اللہ نہیں چھوڑیں گے۔اسے ان شاء اللہ العزیز (اعظم صاحب) قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔اعظم صاحب قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں) اوبس کیا کروں میں مینوں تے اپنے قدم بڑھاؤ نے اوندھے ہن۔میں وہ تقریر کر چکا ہوں جو پہلے کبھی کسی نے نہیں کی اور اب بھی ایسی کر سکتا ہوں۔جو پہلے کبھی کسی نے نہیں کی او ہتھکڑیاں پہنا دیں میرے ہاتھوں میں اسیروں کی کانٹوں کا تاج رکھ دیا میرے سر پہ شہیدوں کے ورثاء کا ایک لمبی لائن ہے میرے سامنے اپنے ساتھیوں کے مسائل کی۔تب ساتھیوں نے کہا کچھ رکو زبان کو روکو ورنہ اس زبان کو جاری خدا نے کیا ہے روک کوئی نہیں سکتا نہ بولنے والی زبان گنگ ہے۔نہ سوچنے والی فکر میں لغزش ہے۔بہت کچھ کہہ سکتا ہوں اُنھوں نے ایسی جگہ پہ لاکر کھڑا کر دیا ہمارے یاروں نے

کیا کہوں ورنہ کہنا آتا ہے اور کہنے کی جرأت بھی ہے۔ اللہ کے فضل سے جب میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں پرویز مشرف سے بھی نہیں ڈرتا۔ نہیں ڈرتے اور برملا کہتا ہوں جو تم اچھا کر رہے ہو اچھا کہتا ہوں۔ اور جو تم نے کیبل نیٹ ورک کو قانونی تحفظ دیا یہ نامہ اعمال سیاہ پرویز مشرف یہ ساری بے حیائی تیرے کھاتے میں۔ یہ ساری لعنت کا طوق تیرے گلے میں۔ او تو اچھا کر ہم اچھا کہیں اور تو برا کر ہم برا کہیں گے برا کہیں گے۔ یہ کیبل نیٹ ورک یہ اُلو کے پٹھے این جی اوز کے وزیر جیناں نوں الف تو باء نہیں اوندی یہ لا کر ہمارے سروں پر بٹھا دیئے جو کبھی کونسلر نہیں بن سکتے تھے آج پاکستان میں آ گئے ہیں اور آ کر اسلام کے خلاف بکواس کرتے ہیں۔ پٹے ڈالو پٹے۔ پٹے ڈالو پٹے ورنہ ڈال دیں گے ان شاء اللہ ہمیں ڈالنے آتے ہیں۔ ہاں

(قائد تیرا ایک اشارہ حاضر حاضر خون ہمارا)

(قائد تیرا ایک اشارہ حاضر حاضر خون ہمارا)

بار بار کہہ رہا ہوں جرنل صاحب تجھے مروا رہے ہیں۔ یہ جے او کرپٹ یہ این جی اوز کا پروردہ وزیر مشیر تمہیں بند گلی میں لے آئے ہیں۔ تمہیں نواز شریف کی راہ پہ لے آئے ہیں۔ تمہیں دیوار سے لگا رہے ہیں۔ اب بھی ہوش کرو ان سے جان چھڑاؤ قوم کو تم سے توقعات ہیں ہمیں بھی توقعات ہیں۔ او ان سے جان چھڑاؤ کبھی تمہیں تاجروں سے لڑاتے ہیں۔ کبھی یہ تمہیں علماء سے لڑاتے ہیں۔ کبھی تمہیں یہ سیاستدان سیاستدانوں سے لڑتے ہیں۔ کبھی تمہیں کسی سے لڑاتے ہیں۔ یہ تمہیں لڑا رہے ہیں ہر ایک سے لڑنا ہے تو پھر لڑو۔ لڑنا ہے تو پھر لڑو۔ تاجروں سے لڑو۔ علماء سے لڑو۔ مدرسہ والوں سے لڑو۔ اُستادوں سے لڑو۔

مزدوروں سے، کسانوں سے لڑو۔ وکیلوں سے لڑو پھر سب سے لڑو۔ جے لڑ کر ہی پوریاں۔ جے لڑن نال پوریاں پیندیاں تے پالو۔ پالو پھر۔ سوچو تو کیا دیا ایک سال میں تمہیں اُنہوں نے کہاں لے گئے۔ تمہیں یہ وہ۔ تمہارا سات نکاتی پروگرام کدھر گیا۔ تباہ کر کے رکھ دیا اُنہوں نے چیلنج کریں گے اور ایسے نکال دو اپنی ٹوکری سے۔ جیسے گندے انڈے اُٹھا کر باہر پھینک دیئے جاتے ہیں۔ نکالو اُنہیں واپس آتا ہوں۔ صحابہؓ بھی صحابہ ہیں۔ سبحان اللہ۔ صحابہؓ بھی صحابہ ہیں۔ چلو میرے ساتھ کچھ باتیں کہوں اس سے پتہ چلے گا۔ صحابہؓ کی شان کا۔ سوال ہے صحابہؓ کون؟ جواب دینا ہے آپ نے۔ اُستاد کا نام جن کا اُستاد رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کون۔ جن کا اُستاد رسول اللہ ﷺ اس سے بڑھ کر کوئی اُستاد آ سکتا ہے؟ اُستاد آ سکتا ہے؟ اُستاد کون رسول اللہ ﷺ مدرسہ یہ جامعہ محمودیہ۔ صحابہؓ کا مدرسہ بیت اللہ۔ اُستاد کون؟ (سارے سارے۔) اُستاد کون؟ (رسول اللہ ﷺ) مدرسہ کون؟ (بیت اللہ) اور جو نصاب پڑھ رہے ہیں۔ نصاب (کتاب اللہ) اُستاد (رسول اللہ ﷺ) مدرسہ (بیت اللہ) نصاب (کتاب اللہ) پڑھنے والے شاگرد قرآن کے الفاظ میں (حزب اللہ) سبحان اللہ۔ شاگرد (حزب اللہ) پھر کہو۔ اُستاد (رسول اللہ ﷺ) مدرسہ (بیت اللہ) نصاب (کتاب اللہ) شاگرد (حزب اللہ) چار چیزیں ہوگئی۔ 23 سالہ محنت ہوگئی۔ پھر امتحان کی ضرورت پیش آئی۔ امتحان لینے والا خود (اللہ) امتحان لینے والا (اللہ) لو اب بات آپ کے ذوق کی کرتا ہوں۔ اُستاد (رسول اللہ ﷺ) بولو بولو۔ اُستاد۔ اُستاد (رسول اللہ ﷺ) مدرسہ (بیت اللہ) نصاب (کتاب اللہ) شاگرد (حزب اللہ) امتحان لینے والا خود (اللہ) نتیجہ (رضی اللہ) سبحان اللہ سبحان اللہ نتیجہ (رضی اللہ) نتیجہ رضی اللہ زور سے رضی اللہ نتیجہ رضی اللہ اور یہ جو نتیجہ مان لے (رحمت اللہ) جو

یہ نتیجہ مان لے (رحمت اللہ) جو انکار کرے (لعنت اللہ) ہاہا جو انکار کرے (لعنت اللہ) جو منکر ہے رسول اللہ کی تعلیم کا (لعنت اللہ) ہے جو منکر ہے نصاب (کتاب اللہ) کی عظمت کا (لعنت اللہ) ہے جو منکر ہے بیت اللہ کی عظمت کا وہ (لعنت اللہ) ہے جو منکر ہے حزب اللہ کا (لعنت اللہ) جو منکر ہے خدا کے فیصلے کا (لعنت اللہ) ہے پھر کہوں اگلی بات کہتا ہوں۔ اُستاد کا نام (رسول اللہ) اُستاد کا نام رسول اللہ ﷺ کتاب نصاب کا نام (کتاب اللہ) مدرسہ کا نام (بیت اللہ) مدرسہ کا نام (بیت اللہ) پڑھنے والوں کا نام (حزب اللہ) امتحان لینے والے کا نام (اللہ) نتیجہ (رضی اللہ) نتیجہ (رضی اللہ) نتیجہ ماننے والا (رحمت اللہ) نہ ماننے والا (لعنت اللہ) نہ ماننے والا (لعنت اللہ) مَلْعُوْنِیْنَ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْا. اُخِذُوْا ، وَقُتِّلُوْا میں نہیں آگے معنی کرتا مولانا آئیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین

1992ء کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں

جرنیل ملت شہید ناموس صحابہؓ

حضرت مولانا محمد اعظم طارقؒ

کا یادگار خطاب

پیغمبر انقلاب ﷺ

الحیدری میڈیا
سیل

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سید الْاَنْبِیَاءِ وخاتم المعصومین وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ طیبین الطاھرین ولَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَاھم اِلٰی یَوْم الدِّیْن اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْن. (پارہ24حٰمٓ سجدہ)

وقال النبی ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین. صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم. ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ رب العالمین.

قابل قدر، معزز علماء کرام، حاضرین مکرم، سپاہ صحابہؓ کے غیور نوجوان جیالے ساتھیو! اور فیصل آباد کے غیور مسلمانو! جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سماعت فرمانے والی اسلامی ماؤ، بہنو، بیٹیو!

آج 17 ستمبر 1992ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب فیصل آباد کے تاریخی مقام دھوبی گھاٹ میں ''پیغمبر انقلاب'' کانفرنس کے عنوان سے میں اور آپ اس شان و شوکت کے ساتھ جمع ہیں۔ ایک عرصۂ دراز کے بعد نعرۂ تکبیر اللہ اکبر جانشین امیر عزیمت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی (زندہ باد) تمام احباب تشریف رکھیں جہاں تک آواز جا رہی ہے تمام ساتھی بیٹھ جائیں۔ گرامی قدر سامعین؟

پیغمبر کے برپا کئے ہوئے انقلاب کے اثرات:

حاضرین کرام! آج کی اس تاریخ میں، اس تاریخی مقام پر، تاریخ ساز انداز میں پیغمبر انقلاب کانفرنس میں سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام کائنات کے اس عظیم پیغمبر اور رسول ﷺ کو جنہوں نے دنیا میں آ کر وہ انقلاب برپا کیا جو انقلاب مشرق و مغرب، شمال و جنوب پر ہی محیط نہیں تھا ..... جو انقلاب صرف انسانوں تک اور صرف اس دور کے لوگوں تک ہی محیط و محدود نہیں تھا..... بلکہ وہ انقلاب تمام جہانوں پر محیط ہے۔ اس انقلاب کے اثرات نہ صرف عالم برزخ بلکہ عالم حشر اگر میں یوں کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آخری رسول ﷺ کا برپا کیا ہوا انقلاب ایسا انقلاب ہے کہ جس کے اثرات دیکھنے والوں کو جنت کے اندر بھی نظر آئیں گے۔

کانفرنس کا عنوان پیغمبر انقلاب کیوں؟:

میرے بھائیو! میں اپنی بڑی ہی مختصر اور چند منٹ کی تقریر میں آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ ہم نے آج کی اس کانفرنس کا عنوان ''پیغمبر انقلاب کانفرنس'' کیوں رکھا ہے؟ اور پیغمبر انقلاب کے ذریعے سے سپاہ صحابہؓ اور اس کی قیادت اپنے

کارکنوں اپنے بہی خواہوں اور اپنے مسلمانوں کو کیا سبق اور کیا درس دینا چاہتی ہیں۔

میرے بھائیو! سب سے پہلے آپ اپنی توجہ کو اس طرف مبذول فرمایئے کہ اللہ کے وہ آخری نبی ﷺ جو ایک وقت ہے کہ فاران کی چوٹی پر اکیلے کھڑے ہوئے ہیں ایک وقت ہے کہ فاران کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اپنی قوم کا پکارا اور ان سے کہا قولو الااله الاالله تفلحون اے میری قوم کے لوگو تم لاالہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے آپ ﷺ نے اتنا ہی فرمایا تھا تو آگے سے جواب میں پھولوں کے ہار نہیں تھے..... جواب میں داد و داش اور جواب میں آپ کو لبیک وسدیک نہیں کہا گیا آپ ﷺ کی ایک آواز پر پورے کے پورے مکہ میں اُمڈ آنے والا سیلاب آپ ﷺ کے اس نعرے کو سنکر اس انداز سے بھپرا ہے۔

اس انداز سے پیغمبر کے اس نعرے پر برافروختہ ہوا کہ آنے والے انسانوں کے اس سیلاب پر وہ لوگ جو پیغمبر اسلام ﷺ کے سگے رشتہ دار تھے۔ جنہوں نے پیغمبر کو اور پیغمبر کی جوانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا..... سب سے پہلے ایک ہاتھ زمین پر گیا ہے اور اس نے پتھر اُٹھا کر چہرہ پیغمبر پر اچھالا ہے..... یہ کوئی بیگانہ دشمن، دوسری قوم کا انسان نہیں تھا..... تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ یہ پیغمبر انقلاب کا سگا چچا ابولہب تھا۔

میرے بھائیو! یہ مخالفت جو گھر سے شروع ہوئی..... جس پیغمبر حق پر جواب پتھروں کی صورت میں آیا اور جس کلمۂ حق سنانے پر امین و صادق پکارنے والے لوگ مخالف ہو گئے۔ دوستیاں دشمنیوں میں تبدیل ہو گئیں۔

اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اللہ کے آخری رسول ﷺ نے مخالفت کے باوجود، اپنوں کی بیگانگی کے سامنے آنے کے باوجود، رشتے ناطے ٹوٹنے کے بعد، پتھروں کی بارش کو

دیکھ کر اپنا نعرہ چھوڑ دیا ہے؟

اپنے موقف سے دستبردار ہو گئے ہیں؟

اپنے پروگرام میں کوئی لچک پیدا کر لی ہے؟

اور کلمہ حق سنانے کے لیے آپ ﷺ نے کوئی نرمی کا راستہ اختیار کیا ہے؟

پیغمبر کی دوبارہ دعوت اسلام اور مشرکین کا جواب:

آپ سیرت کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو نظر آئے گا کہ جس پیغمبر کو فاران کی چوٹی پر پتھر مارے گئے وہی پیغمبر آگے بڑھے اپنی قوم اور رشتہ داروں کی دعوت کی، اس دعوت میں آپ ﷺ نے سب کو بلا کر کھانا کھلانے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے پھر ان سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میرے شب و روز دیکھنے والوں میں تمہیں آج پھر فاران کی چوٹی والا سبق یاد دلاتا ہوں..... میں تمہیں آج پھر وہی پیغام سناتا ہوں..... آج پھر اپنے مشن کی بات کرتا ہوں..... آج پھر اپنے کاز کی تفصیلات تمہارے سامنے رکھتا ہوں کہ تم لا الہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے..... تم میری اتباع و پیروی کرنے لگ جاؤ کائنات کی حکومتیں تمہارے ہاتھوں میں آ جائیں گی۔ لیکن میرے بھائیو آپ نے تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ پیغمبر کے دسترخوان یہ بیٹھے ہوئے لوگ، پیغمبر کے گھر سے دعوت کھانے والی قوم، پیغمبر کے دسترخوان پر بیٹھی ہوئی قوم، پیغمبر کے رشتہ دار گالیاں دیتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کیا آپ نے اس لیے ہمیں دعوت دی تھی..... اس لیے بلایا تھا کہ آپ ہمیں دین کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ ہمیں دین کی طرف بلائیں۔

اے محمد ﷺ کان کھول کر سن لو ہم آپ کے ساتھ ٹکرائیں گے.....

ہم آپ کا راستہ روکیں گے۔

ہم آپ کی مخالفت کریں گے۔

جو کچھ ہم سے ہو سکا وہ کیا جائے گا..... لیکن تیری دعوت کو ادھر چلنے نہیں دیا جائے گا ..... تیرے مشن کو پروان پر نہیں چڑھنے دیا جائے گا..... یہ تیری بات ہم دوسروں تک نہیں پہنچنے دیں گے۔

پیغمبر انقلاب ﷺ پر تکالیف:

میرے بھائیو! آگے چلتے جایئے میں نے عرض یہ کرنا ہے کہ ان ساری حقیقتوں کو سامنے رکھئے..... کیا مکہ کے اندر پھر وہ وقت نہیں آیا جب آمنہ کے لعل سجدے میں ہیں اور آپ ﷺ کے جسم اقدس پر اوجھڑی رکھ دی گئی.....؟ کیا وہ وقت بیت اللہ میں نہیں آیا جب رسول اللہ ﷺ کے گلے اقدس میں کپڑا ڈال کر گھسیٹا گیا.....؟ کیا مکہ کی وادیوں میں یہ وقت نہیں آیا جب اللہ کے رسول کو ساڑ اور مجنون کہا گیا۔؟ کیا طائف کی بستیوں میں پیغمبر کے جسم اطہر کو لہولہان نہیں کیا گیا.....؟ کیا..... پیغمبر کے جسم پر پتھروں کی بارش نہیں ہوئی؟ اگر یہ سب کچھ ہوا ہے اگر یہ سب کچھ صحیح ہے تو سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایک شخص ہاتھ اُٹھا کر یہ بتلائے..... کوئی ایک شخص کھڑا ہو کر یہ کہے کہ تمام تکلیفوں کے باوجود۔

تمام پریشانیوں کے باوجود۔

رشتے ناطے ٹوٹنے کے باوجود۔

پتھروں کی بارش کے باوجود..... اپنوں کی مخالفت کے باوجود۔

کوئی ایک شخص یہ بات کہہ کر بتلائے..... تاریخ، سیرت کے حوالے سے یہ بات ثابت کرے

کہ پیغمبر ﷺ نے مصائب کے سامنے ہاتھ ٹھک دیئے ہوں۔ پیغمبر ﷺ نے اپنا مؤقف چھوڑ دیا ہو؟

حضور ﷺ کے انقلاب کے دنیا میں پھیلنے کی وجہ:

میرے بھائیو!

میں آگے چل کر یہی بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ انقلاب پیغمبر ﷺ کا سبب کونسی بات بنی ..... پوری کائنات میں آج پیغمبر کی رسالت کا ڈنکا کیوں بج رہا ہے؟

آج مشرق و مغرب میں محمد رسول اللہ ﷺ کا نام عقیدت و محبت سے کیوں لیا جا رہا ہے۔ آج اللہ کے آخری رسول ﷺ پوری کائنات میں اپنی نبوت و صداقت کا لوہا کیوں منوا چکے ہیں۔ اس کی ایک وجہ ہے کہ پیغمبر ﷺ نے ثابت قدمی دکھائی ہے..... اس کی ایک وجہ ہے کہ پیغمبر ﷺ نے اپنے مشن پر اپنے مؤقف پر، اپنے نظریئے پر لچک پیدا نہیں کی..... کیا یہ حالات آپ کے سامنے نہیں ہیں؟ کہ مکہ کے سردار جمع ہو کر آئے کہ اے محمد ﷺ اگر چاہتے ہو (تو) ہم آپ کو سرداری دینے کو تیار ہیں۔ اگر آپ کو عورت کی ضرورت ہے۔ کسی حسین و جمیل کی طرف اشارہ کیجئے۔ آپ کے نکاح میں لانے کو تیار ہیں۔ اگر آپ مال و دولت کے خواہشمند ہیں تو مکہ کے لوگ اپنی دولت و مال لے کر آپ کے قدموں پر رکھ سکتے ہیں..... تو مجھے بتلایا جائے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟؟

فرمایا کہ مجھے مال و دولت کی طمع دینے والو!

عورت کے خواب دکھانے والو!

مجھے سرداری کی پیشکش کرنے والو!

تم آسمان سے سورج کو اُتار کر میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دو!

تم آسمان سے چاند اُتار کر میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دو۔

محمد ﷺ چاند سورج کو زمین پر دے مارے گا لیکن رب کی توحید کا ڈنکا بجانے سے باز نہیں آئے گا۔

میرے بھائیو!

پھر اس پر بس نہیں آدمی اپنی ذات کے بارے میں بڑا متحمل مزاج ہوتا ہے آدمی اپنی ذات کے بارہ میں بڑا صابر و شاکر ہوتا ہے پھر اللہ کے رسول تو اللہ کے آخری نبی ہیں جو علم و بردباری کا پہاڑ ہیں جو صبر و تحمل کا کوہِ گراں ہیں.....

جو اللہ پر توکل، رب کی ذات پر بھروسے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے.....لیکن میرے بھائیو! آپ دیکھتے ہیں کہ اپنی ذات پر مصیبت برداشت کر لی جاتی ہے.....اپنے اوپر ظلم و ستم سہہ لیا جاتا ہے۔ لیکن آیئے دیکھئے دوسرے پر مصیبت آئی پیغمبر کی نظر دیکھتی ہے..... کہ پیغمبر کا نام لینے کی وجہ سے مکہ کے چوک میں زنیرہؓ کی آنکھیں نکال دی گئیں..... پیغمبر ﷺ کا دامن پکڑنے کی وجہ سے سمیعہؓ کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے.....پیغمبر ﷺ کا ساتھ دینے کی وجہ سے ابوفکیہہؓ کی پسلیاں توڑ دی گئیں۔ پیغمبر ﷺ کا دامن پکڑنے کی وجہ سے خبیبؓ کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ پیغمبر ﷺ..... کا ساتھ دینے کی وجہ سے بلالؓ کو تپتے انگاروں پر لٹا دیا گا.....لیکن کوئی شخص یہ بات بتلا سکتا ہے.....کوئی سوال کر سکتا ہے اور مجھے کوئی جواب دے کہ پیغمبر ﷺ اپنے ساتھیوں کے جلنے کے باوجود.....پیغمبر ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے ٹکڑے ہونے کے باوجود.....پیغمبر ﷺ ..... نے مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹنے کے باوجود.....کیا

کبھی ایک روز کہا ہو کہ کوئی بات نہیں ہے۔ میں اپنے موقف میں، اپنے پروگرام میں لچک پیدا کر لیتا ہوں۔ اگر پیغمبر ﷺ نے لچک نہیں پیدا کی تو پیغمبر ﷺ انقلاب کا فلسفہ یہ ہے، سبق یہ ہے، مجھے اور تجھے درس یہ ہے۔

کہ ڈٹ جاؤ، مر جاؤ، آگ میں کود جاؤ۔

دریا میں چھلانگ لگا دو۔

تختہ دار پر چڑھ جاؤ۔

جیلیں بھر دو۔

جان جاتی ہے ہزار مرتبہ چلی جائے۔

جو موقف حق ہے۔ جو پروگرام صحیح ہے..... تو پھر اس پر سودے بازی نہیں ہو سکتی۔

قائد تمہارے حکم پر جان بھی قربان ہے میں ایک مختصر سی میں کیا کروں تھوڑا سا تھوڑا سا نعروں پر تھوڑی سی کمی کیجئے تا کہ تسلسل کے ساتھ میں اپنی بات کر سکوں یہ میرے لیے بڑی پرابلم ہے کہ جب قائد محترم تشریف لے آتے ہیں تو مجھ سے تقریر ہی نہیں کی جاتی میں نے کہا ڈیڑھ بارہ بجے کے بعد تشریف لائیں گے اس لیے مجھ سے کچھ کہا نہیں جاتا وگرنہ میں آپ کے سامنے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔

اپنے موقف پر ڈٹ جانے کی پہلی دلیل:

میرے بھائیو!

میں نے پیغمبر انقلاب کے عنوان سے ایک مختصر سا عنوان ایک مختصر انداز میں آپ کے سامنے رکھا ہے کہ سب سے پہلی بات اور میں اسی کی تائید میں قرآن پاک اور احادیث

مبارکہ اور حادثاتِ زمانہ اور واقعات زندہ آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ قرآن پاک کو پڑھ لیجئے فرمایا۔

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا.

جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر پکے ہو گئے۔

پھر اس کے اوپر ڈٹ گئے۔

پھر جان دے دی۔

پھر مال اور اولاد قربان کر دی۔

پھر وطن چھوڑ گئے ..... تنزل علیھم الملئکۃ۔

یہ وہ لوگ ہیں جن پر رب کی مدد کے فرشتے آتے ہیں۔

دوسری دلیل:

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا عرض کی اللہ کے رسول ﷺ ایک مختصر سی آپ ﷺ مجھے نصیحت فرمایئے۔ مختصر سی نصیحت کیجئے کہ میں اس پر عمل کروں اور کامیاب ہو جاؤں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں فرمائی۔

اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اپنے پروگرام کی تفصیلات نہیں رکھیں اپنے مشن و پروگرام کا ایک ایک جز بیان نہیں کیا..... بلکہ نطقِ پیغمبر ﷺ سے لسان نبوت سے ایک نصیحت نکلی فرمایا۔

قل ربی اللّٰہ ثم استقم.

میرے صحابہ کہہ دے کہ رب ایک ہے پھر اس کے اوپر ڈٹ جا..... میں اپنے اس

موقف کو آگے لے کر چلنا چاہتا ہوں۔ میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ انقلاب پیغمبر ﷺ معرض وجود میں کیسے آیا؟

انقلاب کی راہیں ہموار کب ہوتی ہیں؟

انقلاب کے راستے آسان کب ہوتے ہیں؟

انقلاب برپا کرنے والوں کو کامیابی کب ہوتی ہے؟

(کامیابی) اس وقت ہوتی ہے جب ایک موقف پروگرام طے کر لیا جائے اور پھر اس کے اوپر آدمی ڈٹ جائے اس کے بعد پھر جو ہوتا ہے ہو جائے..... آسمان سو مرتبہ ٹوٹے..... پھٹتی ہے۔ زمین بے شک پھٹ جائے..... جو ہوتا ہے ہوتا چلا جائے۔ لیکن اپنے موقف پر سودے بازی نہیں ہو سکتی۔

تیسری دلیل:

حال ہی میں ایشیاء کے عظیم خطیب، ایشیاء کی تاریخ میں ادیب وخطیب کے نام سے مشہور ایک شخص جسے دنیا "ابوالکلام" کے نام سے جانتی ہے۔ ان کا ایک سفر تھا۔ (یہ واقعہ جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں میں نے پڑھا تو بے شمار مواقع پر ہے۔ لیکن میں نے سنا سب سے پہلے اپنے بھائی ایثار القاسمی شہیدؒ کی زبانی سے بہار کالونی کراچی کے جلسہ میں یہ واقعہ سنا تھا) حضرت ابوالکلام آزاد سفر پر جا رہے ہیں راستے میں ایک اسٹیشن ہے گاڑی نے دو منٹ وہاں رکنا ہے اس اسٹیشن کے لوگ مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس آئے اور آ کر عرض کی کہ آپ ہمارے جلسے میں خطاب کیجئے سوال کیا کس وقت کون سی تاریخ میں جواب میں انہوں نے کہا کہ جب آپ سفر پر آئیں گے اور دو منٹ ٹرین کے رکنے کا وقفہ ہے آپ

اس دو منٹ کے وقفے میں تقریر کیجئے۔ ابوالکلام نے جواب دیا جاؤ اعلان کر دو۔ میں دو منٹ کے وقفے میں ایک منٹ آنے جانے پر خرچ کروں گا اور ایک منٹ ابوالکلام تقریر کرے گا۔ میرے بھائیو! یہ بات مشہور ہوگئی کہ برصغیر و ایشیاء کے عظیم خطیب ابوالکلام جس کی خطابت اور ادب کا کوئی ثانی اس دور میں نہیں تھا وہ ایک منٹ تقریر کرے گا۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔

ایک بحر بے کاں تھا۔

ایک سمندر تھا جو امنڈ آیا کہ ہم نے گھنٹوں گھنٹوں کی تقریریں سنیں۔

ہم نے مکالمے سنے ہم نے ان کی تحریریں پڑھی ہیں۔

آج ابوالکلام کا ایک منٹ کا خطاب سننا ہے۔

چنانچہ گاڑی آئی اسٹیشن پر رکی، ابوالکلام سیدھے اسٹیشن پر گئے۔ آ کر کہا۔

اس کے بعد پونے منٹ میں ایک تقریر کی ہے۔

پونے منٹ میں ایک تاریخی خطاب کیا ہے اور آج کی کانفرنس کے عنوان سے..... پیغمبر ﷺ انقلاب کانفرنس کے پیغام کے نام سے ..... اس کانفرنس کی غرض و غایت کے نام سے ..... اس کانفرن کے سبق اور بیکس کے نام سے ..... یہ کانفرنس جو مجھے اور آپ کو آج ایک سبق دینا چاہتی ہے میں اسی کی تائید میں ابوالکلام کا پونے منٹ کا خطاب آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا پونے منٹ کا خطاب:

حضرت ابوالکلام آئے (نحمده و نصلی علی رسوله الکریم کے بعد) فرمایا مسلمانو!

"خوب سوچ سمجھ، چھان پھٹک کر، نہایت تحمل و بردباری سے، سوچ کر ایک

نظریئے، ایک پروگرام پر متفق ہو جاؤ، ایک مشن، ایک نصب العین اپنا لو۔ جب تم سوچ سمجھ کر، چھان پھٹک کر کے ایک پروگرام، ایک مشن پر اتفاق کر لو..... اس کی صداقت پر تمہیں یقین آ جائے..... اس کی حقانیت پر تمہیں یقین آ جائے تو پھر اس کے اوپر ڈٹ جاؤ۔ یہی میری تقریر ہے۔"

میرے بھائیو! میں نے آپ کے سامنے آقاء نامدار سرکار دو عالم ﷺ کی دعوت کے آغاز کے حالات کو اس لیے بیان کیا ہے کہ پیغمبر ﷺ کے انقلاب کی کامیابی کی وجہ کیا تھی۔۔۔۔ پھر میں نے اس کی تائید میں قرآن کی آیت پڑھی ہے۔ **ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا.**

جب کہہ دیا کہ اللہ ایک ہے تو ڈٹ جاؤ..... پھر اس کی تائید میں پیغمبر ﷺ کا ارشاد تلاوت کیا ہے۔

- **قل ربی اللہ ثم استقم.**

کہہ دے کہ میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ڈٹ جا..... پر اس کی تائید میں ابوالکلام کی مختصر تاریخی تقریر کا حوالہ دیا ہے کہ ایک مشن، ایک پروگرام اور نصب العین کو سوچ سمجھ کر طے کر لو پھر اس پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے۔

جان دینی پڑی۔

مال دینا پڑے۔

جو قربانی دینی پڑے..... دیتے چلے جاؤ۔

اب اس کے بعد میں اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہوں۔

سپاہ صحابہؓ کیا چاہتی ہے؟

میرے بھائیو! آج میں آپ کے سامنے اس تاریخی موقع پر یہ بات رکھنا چاہتا ہوں بہت سارے لوگوں نے ہمارے مؤقف پروگرام کو شاید سنا تو ہوگا۔ لیکن اس پر غور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بہت سے لوگوں نے سنا ہی نہیں ہوگا۔ آج میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ کیا چاہتی ہے اور کیا کر رہی ہے؟ میرے بھائیو میرا دعویٰ ہے اور میرا چیلنج ہے کہ سپاہ صحابہؓ اس دور کی سب سے بڑی جنگ لڑ رہی ہے۔

یہ جنگ ..... اسلحہ کی جنگ .....نہیں ہے۔

یہ جنگ ..... میدانی جنگ .....نہیں ہے۔

یہ جنگ ..... علاقائی جنگ .....نہیں ہے۔

یہ جنگ ..... سیاسی جنگ .....نہیں ہے۔

یہ جنگ ..... عقیدے اور نظریے کی ..... ہے۔

یہ جنگ ..... فکری جنگ ہے۔

آج سپاہ صحابہؓ پوری دنیا میں نظریئے، عقیدے اور فکر کی جنگ لڑ رہی ہے۔

میرا چیلنج:

سب سے پہلے ہمارا مؤقف سنو، پروگرام سنو اور میں یہ چیلنج کروں گا کہ .....

ہمارے مؤقف میں کوئی خامی نظر آئے۔

ہمارے پروگرام میں کوئی کوتاہی نظر آئے۔

ہمارے پروگام میں کوئی لچک نظر آئے۔

CamScanner

ہمارے پروگرام میں کوئی غلطی نظر آئے۔

ہر ایک کو چھٹی ہے کہ وہ مجمع عام میں کھڑا ہو کر کہے وہ بعد میں مجھے مل کر کہے وہ بعد میں خط کے ذریعے کہے بعد میں فون کے ذریعے کہے۔ کسی ملا کے ہاتھ پہ کہے۔

کہ تمہارے پروگرام میں فلاں جگہ پر غلطی ہے ''رب کعبہ کی قسم'' میں شرح صدر کے ساتھ تسلیم کرلوں گا اور اپنا راستہ تبدیل کرلوں گا۔

اور اگر میرے پروگرام میں حقانیت ہو، سچائی ہو، میرا مؤقف مبنی برحق ہو اور وقت کی ضرورت ہو تو پھر آج یہ فیصلہ کرو کہ پروگرام کے سمجھ آنے کے بعد پھر ساتھ دو گے۔ مصلحت کی چادر کو اُتار پھینکے گا۔ پھر جو کچھ ہوسکتا ہے قربان کرے گا اور پیچھے نہیں ہٹے گا۔

آپ کیا سمجھتے ہیں؟ گولی سے ڈر کر، شور وشغف سے ڈر کر، آوازِ سگاں سے ڈر کر ہم اپنے مؤقف میں نرمی پیدا کرلیں گے۔ یہ بھول ہے مؤقف چھوڑنا ہوتا تو خدا کی قسم اس دن چھوڑ گئے ہوتے جب حق نواز خاک وخون میں لت پت تھا۔

مؤقف یہ سودے بازی کا سوچا ہوتا تو ایثار کے بعد قومی وصوبائی اسمبلی کی سیٹوں پر سوچ لیتے اور..... جان جاسکتی ہے مؤقف پر سودے بازی نہیں ہوسکتی۔

غور کل کرنا:

میں آج صرف آپ کو نہیں اسی بیٹھی ہوئی عوام، روڈ پر کھڑے ہوئے ہزاروں انسانوں کو مخاطب نہیں میں ہر اس شخص کو مخاطب ہوں جو میری آواز کیسٹ کے ذریعے سنے، میرے مؤقف پروگرام کو ایک دفعہ بغرض غور سن اور میری تقریر کو سننے کے بعد جذباتی ہونے کی بجائے

نعرہ لگانے کی بجائے اور اپنے آپ سے باہر ہونے کی بجائے

مجھ سے وعدہ کر تقریر آج سن غور کل کر

آج آپ میرے ساتھ ایک وعدہ کریں میں یہ نہیں کہتا کہ ابھی تقریر سنیں اور ابھی جواب دیں یہ وعدہ کیجئے تقریر ابھی سنیں۔ مؤقف بھی سنیں اور اس پر غور کل رات جب آپ عشاء کی نماز پڑھ کر بستر استراحت پر لیٹنے لگیں میں زیادہ وقت نہیں مانگتا صرف 5 منٹ کے لیے تمام سوچوں کو ذہن سے نکال کر میری تقریر کے اوپر غور کر میرے بیان کردہ اصول و ضوابط، میری زبان سے نکلے ہوئے حقائق پہ غور کرنے کے بعد اگر تیرا دل، تیرا ضمیر، تیرا قلب و ذہن کسی اور کی طرف توجہ دلانے کو نہیں کہتا۔

یہ نہیں کہتا کہ..... کسی مولوی سے پوچھ

یہ نہیں کہتا کہ..... کسی مفتی سے پوچھ

میرا کارکن سمجھ کر نہیں کہتا کہ کتاب پڑھ یہ کہتا ہوں کہ تقریر آج سن 5 منٹ کے لیے غور کل رات کر لینا۔ سوال اپنے دل سے، اپنے ضمیر سے کر اپنے عقل و ذہن سے سوال کر کہ اگر تیرا ضمیر، تیرا دل کہے کہ مؤقف برحق ہے مبنی پر حقیقت ہے، حالات جو کچھ بیان کئے ہیں تو وعدہ کر کہ ضمیر کا فیصلہ نہیں بدلے گا۔ آج تقریر سنو کل غور کرو۔

اہم بات:

میرے بھائیو!

ہماری کسی کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے

کوئی مالی دشمنی نہیں ہے

CamScanner

کوئی علاقائی ؟ مخالفت نہیں ہے

کوئی سیاسی؟ مخالفت نہیں ہے

میں سرے دست بلکہ پوری تقریر میں آپ کو ایسے حوالے نہیں سناؤں گا، ایسے مصنفین کی بات نہیں کروں گا جن آپ کا نام بھول جائیں، جن کی کتابیں آپ کے ذہن میں نہ رہیں، جن کو مرے ہوئے صدیاں بیت گئی ہوں میں ان کا نام نہیں لوں گا کہ جن کے بارے میں آپ مخالف سے جا کر کہیں کہ تیرے فلاں مجتہد نے، تیرے فلاں وڈیرے نے یہ لکھا ہے وہ کہے کہ میں تو اسے جانتا ہی نہیں ہوں، میں تو اسے مانتا ہی نہیں ہوں، میں تو اس کی کتاب کا مطالعہ نہیں رکھتا ہوں، تو میں ایسا کوئی حوالہ نہیں دوں گا۔

میں صرف آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں آؤ ہمارے موقف، پروگرام کی تفصیلات سنو (پھر) اس کے اوپر غور کیجئے۔

خمینی انقلاب کی تفصیلات:

غور کیجئے کہ آج سے 11 سال قبل (یہ 1992ء کی بات ہے جبکہ خمینی کا انقلاب 1979ء میں آیا تھا) ہمارے پڑوسی ملک میں ایک انقلاب آیا ہے اور وہ انقلاب خمینی لے کر آئے ہیں، انہوں نے شاہ کا تختہ اُلٹا ہے، اسلام کے نام پر انقلاب لائے ہیں شاہ کا تختہ الٹ کر جو انقلاب برپا کیا ہے.....

اسے شیعہ انقلاب نہیں کہا گیا۔

اسے خمینی انقلاب نہیں کہا گیا۔

اسے ایرانی انقلاب نہیں کہا گیا۔

اس انقلاب کو اسلام کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

اس انقلاب کو اسلام کے نام سے معنون کیا گیا ہے

اس انقلاب کا نام اسلامی انقلاب رکھا گیا ہے

اور پھر پوری دنیا کے ریڈیو، ٹی وی، اخبارات کے ذریعے سے خاص طور پر پاکستان میں اور دیگر ممالک میں یہ پروپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ خمینی اسلام کا ہیرو ہے۔

خمینی اسلام کا لیڈر ہے

خمینی اسلامی انقلاب کا علمبردار ہے۔

میرے بھائیو!

میں سرے دست اس سے اختلاف نہیں کرتا۔

میں سرے دست اس کے اوپر ہاتھ نہیں ڈالتا۔

میں سرے دست اس کی مذمت نہیں کرتا۔

لیکن اتنی بات ضرور کہتا ہوں کہ آج کا کوئی شیعہ پاکستان کا کوئی اہل تشیع سے تعلق رکھنے والا فرد ایسا آپ اور میں آج صرف آپ کو نہیں اس کی باری بھی آنے والی ہے آپ گھبراتے کیوں ہیں اسلامی انقلاب نہ کہتا ہو اہل تشیع تو کہتے ہی ہیں لیکن ہمارے حکمران بھی کہتے ہیں ریڈیو، ٹی وی، اخبار بھی کہتا ہے اور اس کے بعد آج پوری دنیا میں ایران کے اس انقلاب لانے والے خمینی کا لٹریچر، اس کی تحریرات، اس کے اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتب آج 13 زبانوں میں ترجمہ ہو کر

پوری دنیا میں شائع ہو رہی ہیں

CamScanner

پوری دنیا میں تقسیم ہو رہی ہیں

پوری دنیا میں اسلام کے حوالے سے جاری ہیں

آپ غور کرتے چلے جائیں.....

میں نے کسی کو گالی نہیں دی، میں نے کسی کو غلط نہیں کہا، میں نے کسی پر الزام نہیں دھرا، میں تو یہ بیان کر رہا ہوں اس انقلاب کو اسلام کا انقلاب کہا جاتا ہے، انقلاب لانے والے کو اسلام کا ہیرو کہا جاتا ہے انقلاب لانے والے کو اسلامی انقلاب کا علمبردار کہا جاتا ہے اس کی تحریرات، اس کی تصنیفات کو دنیا کی 13 زبانوں میں ترجمہ کر کے پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔

خمینی کی کتب کا تجزیہ:

میرے بھائیو!

اب مجھ پر لازم ہے کہ میں خمینی کی تحریرات، خمینی کی تصنیفات، خمینی کی کتب جو اسلام کے نام سے دنیا میں شائع ہو رہی ہیں ان کا تجزیہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں، ان کے جوابات کو آپ کے سامنے پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں، میں ان کتابوں کا خلاصہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں میں ان کتابوں کے عنوانات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں میں ان کتابوں میں دی ہوئی فکر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

عوام ہے .....غور کرے۔

خواص ہے .....غور کرے۔

نوجوان ہے .....غور کرے۔

بوڑھا ہے .....غور کرے۔

بچہ ہے .....غور کرے۔

پولیس افسر ہے .....غور کرے۔

انتظامیہ کا ذمہ دار ہے .....غور کرے۔

شیعہ ہے .....غور کرے۔

سنی ہے .....غور کرے.....غور کیجئے۔

اگر کوئی حوالہ غلط ہو۔ اگر کسی جگہ پر عبارت کا مفہوم غلط بیان کروں لکھ کر دینے کو تیار ہوں کہ مجھے گھنٹہ گھر میں گولی ماردی جائے میرا خون معاف ہے۔

سابق صدر ایران رفسنجانی سے سوال اور خمینی کی بکواس

میرے دوستو! یہی تقریر میں نے مری میں کی تھی جسے بہانہ بنا کر مجھے گرفتار کیا گیا اور رفسنجانی کی تقریب کے موقع پر مجھے اسمبلی میں نہیں جانے دیا گیا..... میں نے مری میں کہا تھا کہ میں قومی اسمبلی کا ذمہ دار (منتخب) رکن ہورکن قومی اسمبلی کے ناطے سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

کہ.....میرے دل میں جو سوال ہو۔

میرے دل میں جو اعتراض ہو

میرے دل میں جو خلش ہو

میں اسمبلی کے فورم پر رفسنجانی سے اس کا جواب مانگوں۔ میں زیادہ سوال نہیں کروں گا میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، جناب صدر ایران قابل احترام، مہمان معظم مجھے یہ بتلایئے

کہ آپ امام خمینی کو.....اور اسلام کے علمبردار خمینی کے نام سے یہ نعرے لگاتے ہیں.....
آپ اپنے آپ کو خمینی کا روحانی فرزند قرار دیتے ہیں.....آپ خمینی کی فکر کو پوری دنیا میں نشر کر رہے ہیں، پوری دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں مجھے ایک جواب دیجئے۔

کیا خمینی کی کتابوں میں یہ تفصیلات ہیں؟

کیا خمینی کی کتابوں میں یہ حوالجات ہیں؟

کیا کشفِ اسرار میں خمینی نے یہ لکھا ہے؟

خمینی کی حضرت خالد بن ولیدؓ کو گالی:

☆ کس کے بارے میں اس شخصیت کے بارے میں جسے اللہ کے رسول نے کہا خالد بن ولیدؓ اللہ کی تلوار ہے۔

☆ اس شخصیت کے بارے میں کہ جو جہاں جاتا ہے اسلام کے پھیرے لہراتا چلا جاتا ہے۔

☆ اس شخصیت کے بارے میں کہ جو تن تنہا 60، 60 ہزاروں کے لشکر سے ٹکراتا چلا گیا۔

☆ اس شخصیت کے بارے میں کہ جس نے روم وایران کے پرخچے اڑا کے رکھ دیئے۔

☆ اس شخصیت کے متعلق جس کے مقابلہ میں دنیائے کفر قدم نہیں آزما سکی جس کے مدمقابل کوئی کفر یہ طاقت سامنے نہیں آ سکی۔

☆ وہ جس نے روم وایران کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے

☆ اور جس کی قیادت میں افغانستان تک، سندھ تک، اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ جسے پیغمبر ﷺ نے سیف اللہ کہا ہے اللہ کی تلوار قرار دیا ہے۔

خمینی کشفِ اسرار میں اس بات کو وضاحت سے لکھتا ہے کہتا ہے "یہ خالد بن ولید

دن کو مسلمانوں کو قتل کرتا تھا اور رات کو ان کی بیویوں سے زنا کرتا تھا۔" (معاذ اللہ)

میرے بھائیو! میں نے وعدہ لیا ہے ابھی آپ نے کوئی ردعمل نہیں دینا، ابھی کوئی جواب نہیں دینا، کوئی نعرہ نہیں لگانا، اپنے اپنے جذبات کو اظہار ابھی نہیں کرنا حوالہ میں نے دیا ہے غلط ہو گھنٹہ گھر میں گولی ماردی جائے۔

حوالہ میں نے دیا ہے سن آج لیجئے غور کل کیجئے۔

حوالہ دیکھنا ہو..... جامی صاحب..... موجود ہیں۔

حوالہ دیکھنا ہو..... قاسمی صاحب..... موجود ہیں۔

حوالہ دیکھنا ہو..... مجیب الرحمٰن..... موجود ہیں۔

آپ کو فیصل آباد میں کتاب مل جائے گی اس پر یقین نہ آئے لاہور چلے جائیں، اسلام آباد چلے جائیں، ملتان میں جا کر خانہ فرہنگ ایران سے خمینی کی کتاب مانگئے کشف اسرار، کشف اسرار مل جائے حوالہ ہو موقف میرے کو سنئے فیصلہ کل کیجئے۔

حوالہ نہ ہو اُٹھایئے پسٹل

اُٹھایئے لاٹھی

اُٹھایئے تلوار

اُٹھایئے نیزہ

اُٹھایئے کلاشنکوف

میرا خون آپ پہ حلال ہے۔

شیعہ سے لڑائی کی حقیقت:

میرے بھائیو!

ابھی آپ نے ردعمل کا اظہار نہیں کرنا آگے سنو لڑائی کس بات کی ہے، جھگڑا کس بات کا ہے۔

کوئی کہتا ہے امریکہ کا پیسہ ہے۔

کوئی کہتا ہے بھارت کا پیسہ ہے۔

کوئی کہتا ہے سعودیہ کا پیسہ ہے۔

او سعودیہ کا پیسہ ہوتا امریکا کا پیسہ ہوتا میں امریکہ کے مفاد کی بات کرتا، میں سعودیہ کے مفاد کی بات کرتا میں اس ملک کے مفاد کی بات کرتا.....

اوئے پیسہ امریکہ دیتا ہے ..... میں نام صحابہؓ کا لیتا ہوں۔

پیسہ رشیا دیتا ہے ..... میں جان صحابہؓ کے لیے دیتا ہوں۔

او پیسہ سعودیہ دیتا ہے ..... میں بچے اسلام کے نام پہ بھول چکا ہوں۔

پیسہ تم لے لو جان تم دے دو اگر تم پیسے کے لیے جان نہیں دیتے ہو تو میں پیسے کے لیے جان کیسے دے سکتا ہوں؟؟

میرے بھائیو!

میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

بچے آپ کے بھی ہیں ..... بچے ہمارے بھی ہیں

کاروبار آپ کا بھی ہے ..... کاروبار ہمارا بھی ہے

بہن بھائی آپ کو بھی پیارے ہیں ..... بہن بھائی مجھے بھی پیارے ہیں

ماں باپ سے آپ بھی محبت کرتے ہیں..... ہم بھی محبت کرتے ہیں۔

او.....لیکن کیا وجہ ہے میں آج اپنے بچوں کو دیکھتا ہوں ''رب کعبہ کی قسم'' مجھے ان کے چہروں پر یتیمی نظر آتی ہے میرے دل میں خیال آتا ہے کل یہ میری لاش پہ روئیں گے.....کل یہ لوگوں کے والدین کو دیکھ کر یاد کریں گے کل یتیم بچے لوگوں کے ماں باپ کی شفقت دیکھ کر کہیں گے ہمارا بھی کوئی باپ ہوتا تھا..... او..... بیوی بیوہ ہو جائے گی۔ بھائی لاش پہ روئے گا۔ ماں باپ یاد کریں گے.....لیکن سنیو! ہائے افسوس .....کونسی بات ہے جو بچوں کی محبت نکال گئی۔

جو بہن بھائی کا تعلق توڑ گئی.....

جو دنیا کے رشتے ناطے بھلا بیٹھی ہے۔

او..... یہ ساری محبتیں میرے دل میں بھی ہیں لیکن سچ یہ ہے جب رات کو سوتے سوتے آنکھ کھلتی ہے اور جب اس حقیقت پر نظر پڑتی ہے..... جب یہ بات سامنے آتی ہے۔

میں بچے.....بھول جاتا ہوں

میں دولت.....بھول جاتا ہوں

میں تعلقات.....بھول جاتا ہوں۔

میرا دل کہتا ہے جان دیدے.....لیکن اس مؤقف پر ڈٹ جا یہ اسلام کے نام پر کفر پھیل رہا ہے۔

فیصلہ آج نہیں لینا فیصلہ آپ سے کل لینا ہے۔

اور فیصلہ آپ نے اپنے دل سے پوچھنا ہے۔ اسے ضمیر سے لینا ہے..... فیصلہ

آپ نے اپنی عقل وشعور سے دینا ہے کسی اور سے نہیں لینا۔

خمینی کی حضرت ابو ہریرہؓ کو گالی:

اسلام کے نام پر جس انقلاب کو دنیا میں روشناس کرایا جا رہا ہے جس شخص کو اسلام کا ہیرو، اسلامی انقلاب کا علمبردار قرار دیا جا رہا ہے..... اسی کی کتاب ہے، اس کے ہاتھ کی تحریر ہے کتاب کا نام ''حکومت اسلامیہ'' ہے اور اس میں یہ تحریر ہے۔ اس شخصیت کے بارے میں جو اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پیغمبر ﷺ کے در پر آ گئی تھی۔ کس کے بارے میں تحریر ہے جو بچے بھولکر، بیوی بھولکر، اپنا وطن بھولکر پیغمبر ﷺ کے قدموں میں آیا اور اصحاب صفہ میں شامل ہو گیا۔

کس کے بارے میں لکھا ہے۔ اس شخصیت کے بارہ میں لکھا ہے جسے دنیا ابو ہریرہؓ کے نام سے جانتی ہے کون ابو ہریرہؓ کہ احادیث کی کتب میں ساڑھے پانچ ہزار احادیث ابو ہریرہؓ کی موجود ہیں۔

کون ابو ہریرہؓ کہ احادیث کی کتب میں ساڑھے پانچ ہزار احادیث ابو ہریرہؓ کی موجود ہیں۔

کون ابو ہریرہؓ جو یہ فرماتے ہیں کہ لوگ دکانداری کرتے تھے، کھیتی باڑی کرتے تھے، لوگ کاروبار کے لیے چلے جاتے تھے اور میں مسجد نبوی میں پڑا رہتا تھا۔

میری نگاہیں پیغمبر ﷺ کے لبوں پر ہوتی تھیں۔

میری نگاہیں پیغمبر ﷺ کی زبان پر ہوتی تھیں۔

میں دیکھتا تھا۔ میرے کان سنتے تھے میں توجہ کرتا تھا کہ رب کا رسول فرماتا چلا

جائے میں ذہن میں اس کو سماتا چلا جاؤں..... تا کہ آنے والی اُمت کے سامنے پیغمبر ﷺ کا فرمان، پیغمبر ﷺ کا کردار، پیغمبر ﷺ کی فکر، پیغمبر ﷺ کی غرض و غایت، پیغمبر ﷺ کا علم سامنے آسکے۔ نہیں ملے گا جو خمینی کے انقلاب کو اسلامی انقلاب نہ کہتا ہو۔ کیا آپ ابو ہریرہؓ کے نام سے واقف ہیں؟

یہ وہ شخصیت ہے کہ جس نے ساڑھے پانچ ہزار اللہ کے رسول ﷺ کی روایات جمع کر کے آپ کو دی ہیں..... میرے بھائی اس کے بارے میں حکومت اسلامیہ جس کا نام ولایت فقیہ بھی ہے کتاب خمینی کی ہے۔ اُردو زبان میں کراچی سے شائع ہو چکی ہے۔

فارسی میں شائع ہو چکی ہے۔

عربی میں شائع ہو چکی ہے۔

میں نے گالی تو نہیں دی، میں نے برا تو نہیں کہا، میں نے ست تو نہیں کہا، میں نے لعنت تو نہیں کی، میں نے کافر تو نہیں کہا، میں نے لعنت تو نہیں کی، میں تو ایک فکر دیتا ہوں، ایک دعوت دیتا ہوں ایک آگاہی دیتا ہوں، آپ کی جہالت دور کرتا ہوں، ایک علمی بات کرتا ہوں، کہ خمینی نے اپنی کتاب میں حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں لکھتے ہوئے کہا کہ

کس ابو ہریرہؓ کی بات کرتے ہو ابو ہریرہؓ تو علماء سو میں سے تھا وہ پیسے لے کر جھوٹ بولا کرتا تھا۔ (نعوذ باللہ)

حوالہ آج سنئے نعرہ نہ لگایئے جذباتی نہ ہوئیے۔

ردعمل کا اظہار نہ کیجئے، آج خاموش رہئے خاموشی سے بات سنئے۔

اپنا سنئے..... بیگانہ سنے

عوام نے.....سرکار نے

چھوٹا نے.....بڑا نے

مرد نے.....عورت نے

مسلم نے.....غیر مسلم نے

اور اگر میں نے زیادتی کی ہو..... یہ عبارت سپاہ صحابہؓ کے بننے کے بعد لکھی ہو..... یہ عبارت خمینی نے سپاہ صحابہؓ کے معرض وجود میں آنے کے بعد ردعمل کے طور پر لکھی ہو تو میں جھوٹا ہوں، میں غلط ہوں۔

سپاہ صحابہؓ بنی نہیں تھی میں پیدا نہیں ہوا تھا خمینی کتاب لکھتا ہے اور کتاب لکھتے لکھتے ابو ہریرہؓ کو جاہل کہتا ہے علماء سوء میں سے کہتا ہے۔ جھوٹا کہتا ہے پیسے لے کر حدیث بنانے والا کہتا ہے۔ بکاؤ مال کہتا ہے۔ غور تو کر کتنی بڑی زیادتی کی ہے۔ توجہ ہے؟ میں نے کسی کو گالی دی ہے؟ نہیں میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ لٹریچر اسلام کے نام پر اس شخصیت کو اسلام کا ہیرو کہا جا رہا ہے۔ اسلام کا لیڈر کہا جا رہا ہے اسلامی انقلاب کا علمبردار کہا جا رہا ہے۔

انصاف کی بات:

اگر آج میں کسی کو کافر کہوں جو کہ کافر بھی ہے تو تن بدن میں آگ انتظامیہ کو لگتی ہے۔

☆ پولیس کا قلم حرکت میں آتا ہے۔

☆ F.I.R کٹ جاتی ہے۔

☆ MNA کی گرفتاری ہو جاتی ہے۔

CamScanner

☆ ایک طوفان بدتمیزی پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ اور پھر میرے ملک کا صدر وزیر اعظم کہتا ہے کافر مت کہو ہم کافر نہیں کہنے دیں گے کس کو کافر نہیں کہنے دو گے؟ شیعہ کو کافر نہیں کہنے دیتے ہم تسلیم کرتے ہیں تم خمینی کو کافر نہیں کہنے دیتے جی ہم نہیں کہیں گے اگر کہا ہے زیادتی کی ہے۔

اگر کہیں گے زبان روک لو۔

اگر کہیں گے موقف چھڑا دو۔

ہمیں باز رکھ لو..... لیکن ایک بات تو بتاؤ؟

اگر میں خمینی کو کافر کہوں..... تمہیں تکلیف ہوتی ہے؟

شیعہ کو کافر کہوں..... تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔

کسی پہ کفر کا فتویٰ لگاؤں..... تمہارے پیٹ میں مروڑ اُٹھتا ہے۔

خمینی نے حضرت عمرؓ کو کافر فروزندیق لکھا:

لیکن مجھے بتلاؤ سپاہ صحابہؓ بنی نہیں تھی، میں پیدا نہیں ہوا تھا ابھی ملک میں سنیت کے لیے کوئی اُٹھا نہیں تھا خمینی جسے اسلام کا ہیرو اسلام کا لیڈر، اسلامی انقلاب کا علمبردار کہا جاتا ہے وہ اپنی کتاب کشف اسرار میں کہتا ہے؟ لوگو کس شخصیت کے بارے میں کسے کہا اس نے کس پر الزام لگایا، کس پہ کفر کا فتویٰ لگایا؟

☆ ہائے لگایا ہے تو اس پر لگایا ہے جسے رات کی تاریکی میں محمد رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں مانگا۔

☆ کس پہ لگایا؟ جس آنے سے بیت اللہ کا دروازہ کھلا۔

☆ کافر کس کو کہا زندیق کس کو کہا اور جو آج بھی پیغمبر ﷺ کے پہلو میں سویا ہے۔

☆ وہ جس کی آسمان کے ستاروں سے زیادہ نیکیاں ہیں۔

☆ جس کا جنت میں محل پیغمبر ﷺ دیکھ کر آئے..... خمینی کہتا ہے۔

''عمر کافر بھی تھا زندیق بھی تھا۔'' نعوذ باللہ (کشف اسرار صفحہ ۱۱۹)

☆ ہائے حکمرانو تمہیں غیرت نہ آئی، تمہاری حمیت نے جوش نہ مارا..... تمہارے ایمان کا تقاضا تھا تم اسے بھی کافر کہتے..... اس کی کتاب پر پابندی لگاتے..... اسے اسلام کا ہیرو نہ کہتے..... او میں کافر کہوں تمہیں تکلیف ہوتی ہے میں اگر انہیں کافر کہتا ہوں تم جوش میں آتے ہو وہ فاروق اعظمؓ کو کافر کہہ گیا۔ ہائے تمہاری غیرت کہاں سوگئی؟

ٹھہریئے آج نعرہ نہیں، آج ردعمل نہیں، آج جذبات نہیں۔

آج نعرے کا اعلان نہیں یہ غور کل کر۔

اپنا کرے..... بیگانہ کرے۔

سنی کرے..... شیعہ کرے۔

شیعہ کو دعوت فکر:

میں شیعہ سے کہتا ہوں تو ہی غور کر میں تجھے دعوت فکر دیتا ہوں۔ تو مجھے دہشت گرد کہتا ہے، تخریب کار کہتا ہے، یہ کہتا ہے میں نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ یہ کہتا ہے میں، تیرے کافر کافر کے نعرے پوری دنیا میں لگواتا ہوں۔ میں تیرے کفر کے نعروں کا اعلان کرتا ہوں اور تو مجھے زیادتی کرنے والا دہشت گرد کہتا ہے تخریب کار کہتا ہے۔

اسی اصول کو سامنے رکھ کہ کسی کو کافر کہنا دہشت گردی ہے۔

تو پھر فیصلہ کر کہ دنیا میں سب سے بڑا دہشت گرد خمینی تھا (نعرے لگنے لگے تو فرمایا) نہیں فیصلہ آج نہیں فیصلہ کل دینا ہے جب کوئی نہیں ہوگا آپ اکیلے ہوں گے اپنی چار پائی پہ ہوں گے۔ (باقی سارے حوالے جات میرے قائد بیان کریں گے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا میں نے صرف چند حوالے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ایک حوالہ آگے اور بھی آئے گا) شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی ؒ بھی اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔

ایسے حوالے جب میں نے ..... قاضی حسین احمد کے سامنے

ایسے حوالے جب میں نے ..... اسپیکر اسمبلی کے سامنے

ایسے حوالے جب میں نے ..... وزیر داخلہ کے سامنے

ایسے حوالے جب میں نے ..... وزیر اعلیٰ کے سامنے

ایسے حوالے جب وزیر اعظم کے سامنے پیش کئے۔

تو وہ تڑپ کر رہ گئے، پریشان ہو کر رہ گئے ..... لیکن میرے بھائیو ان کے ضمیر مردہ ہو گئے وہ بزدل ہو گئے۔ میں نہیں جانتا کسی مصلحت کا شکار ہو گئے انہوں نے غور نہیں کیا۔ تو وعدہ کر کہ کل کو غور کرے گا۔

غور کرے گا یا نہیں کرے گا؟ ..... کرے گا۔

غور کیا کرنا ہے ان تین حوالوں کو سامنے رکھ کر اپنے دل سے، اپنے ضمیر سے، اپنے قلب سے سوال کرنا کل کہ کیا ان حوالوں کے باوجود، ان تحریروں کے باوجود کہ جس کے لکھنے کے بعد توبہ بھی خمینی نے نہیں کی ..... جن کے لکھنے کے بعد تردید بھی خمینی نے نہیں کی ..... جن

کے لکھنے کے بعد انکار بھی خمینی نے نہیں کیا..... جن کے لکھنے کے بعد دستبرداری کا اعلان بھی خمینی نے نہیں کیا وہ دستبرداری تو کیا کرتے، انکار تو کیا کرتے، توبہ تو کیا کرتے..... بلکہ خمینی نے موت سے چند روز پہلے، مرنے سے کچھ روز قبل ایک وصیت نامہ لکھا ہے۔

خمینی کا وصیت نامہ:

خمینی نے وصیت نامہ لکھا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد کھولا جائے۔

ایران کا صدر ..... پڑھے

وزیر اعظم ..... پڑھے

وہ نہ پڑھے تو میرا بیٹا ..... پڑھے

وہ نہ پڑھے تو اسمبلی کا اسپیکر ..... پڑھے

وہ نہ پڑھے چیف جسٹس ہائی کورٹ ..... پڑھے

وہ وصیت نامہ، خمینی کے مرنے کے بعد آج چھپ چکا ہے۔

جو پڑھا گیا اراکین اسمبلی کے سامنے، اراکین اہل کے سامنے خمینی کے بیٹے نے پڑھا پڑھ کر سنایا، تیرے ملک میں صحیفہ، انقلاب کے نام سے فارسی میں شائع ہے، جس کے دائیں صفحے پر خمینی کے ہاتھ کی تحریر کی فوٹو ہے (یعنی عکس ہے) بائیں صفحے پر اس تحریر کو کاتب نے کتابت کیا ہے۔ یہ فارسی میں ہے۔ تیرے ملک میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے وہ کتابچہ شائع کیا ہے اس کو پڑھ کہ خمینی نے مرنے سے چند روز قبل بھی کیا لکھا ہے خمینی کہتا ہے اُردو عبارت سنئے لفظ بلفظ سنئے لفظ میں غلطی ہو..... زیر و زبر کی غلطی ہو۔ انداز کی غلطی ہو۔

''میں پوری جرأت کے ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ دور حاضر میں ملت ایران اور اس کے لاکھوں عوام رسول ﷺ کے دور کے ملت حجاز یعنی صحابہ اکرام سے بہتر ہیں۔'' (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ)

آج نعرے نہیں آج جذبات نہیں، تھوڑی دیر کے لیے جذبات سے ہٹ کر، ردعمل سے ہٹ کر، نعرے سے ہٹ کر غور تو کر۔

افسر ہے ..... غور کر

تھانیدار ہے ..... غور کر

سپاہی ہے ..... غور کر

اے ایس آئی ہے ..... غور کر

ایس ایس پی ہے ..... غور کر

ڈی سی ہے ..... غور کر

اے سی ہے ..... غور کر

کمشنر ہے ..... غور کر

وزیر اعلیٰ ہے ..... غور کر

ہوم سیکریٹری ہے ..... غور کر

چیف سیکریٹری ہے ..... غور کر

گورنر ہے ..... غور کر

اور وزیر اعظم ہے ..... غور کر

صدر ہے ..... غور کر

غور کیجئے اگلی بات تو میں بعد میں کہوں گا ابھی تو آپ نے صرف غور کرنا ہے۔

تڑپا دینے والی تقریر گولیوں کی بوچھاڑ:

میرے بھائیو! میں عرض یہ کر رہا تھا چھوڑیئے آج یہ بھی ڈسپلن (Discipline) قائم کر دیجئے۔ آج یہ بھی خیال کیجئے کہ میری باتوں پہ نظر رکھئے میں نے کسی کو گالی نہیں دی۔

پیغمبر کا انداز آنے والی اُمتوں کے سپرد کر دو میں وہ شخص ہوں جو بھوکا رہتا تھا پیاسا رہتا تھا میں وہ شخص ہوں بھوک پیاس کی وجہ سے بے ہوشی ہو جاتی تھی لوگ میرے گردن پہ پاؤں رکھ کے دبایا کرتے تھے۔ لوگ کہتے تھے ابو ہریرہ کو جن پڑھ گئے ہیں ابو ہریرہ مجنون ہو گیا ہے او لوگوں میں مجنون نہیں ہوا تھا مجھے جن نہیں تھے اور میں تو بے ہوش ہوا تھا بھوک پیاس کی وجہ سے ہوا تھا۔

(یہاں آ کر بھگدڑ مچ گئی کیونکہ یہاں آ کر گولی چلنا شروع ہوتی ہے) مولانا نے فرمایا! کہ کوئی بات نہیں آپ بیٹھ جایئے ہم نے لاہور کے جلسے میں لاشے اُٹھائے ہیں، ہم نے تڑپتے لاشے دیکھے ہیں۔

(یہاں آ کر گولی اور تیز چلنا شروع ہو گئی اور مجمع جم کر بیٹھ گیا)

مولانا نے فرمایا بیٹھ جایئے تقریر جاری ہے گی جذبات کی ضرورت نہیں۔ تشریف رکھیئے۔

انتظامیہ گواہ ہے، پولیس گواہ ہے میں نے کسی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ (لوگ کہنے لگے مولانا نیچے آ جاؤ تقریر چھوڑ دو تو مولانا نے فرمایا) چھوڑیئے جو ہوتا ہے ہونے دیجئے آیئے غور کیجئے۔ یہ سپاہ صحابہؓ ہے جس نے گولیوں میں بھی کلمہ حق کہا ہے۔

میرے بھائیو!

آیئے ہم اپنے مؤقف کی بات کرتے ہیں۔

ہم نظریئے کی بات کرتے ہیں۔

ہم صحابہؓ کے ناموس کی بات کرتے ہیں۔

نوٹ: تقریر کے دوران دھوبی گھاٹ کے نزدیکی امام بارگاہ سے مجمع اور اسٹیج پر فائرنگ ہوتی رہی۔ وارننگ کے باوجود بند نہ ہوئی تو ساتھیوں کی جوابی فائرنگ سے شیعہ بھاگ گیا۔

کون پیغمبر کے صحابہؓ

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ ..... جنہوں نے جانیں دے دیں۔

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ ..... جو تپتے انگاروں پہ لیٹ گئے۔

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ ..... جو تختہ دار پہ لٹک گئے۔

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ ..... جنہوں نے جان کی بازی لگا دی۔

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ ..... جو سیلابوں میں کود گئے۔

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ ..... جو بحر و بر پہ چھا گئے۔

پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ .....جنہوں نے کرہ ارض پر اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے

میں تو ..... ان کی ..... عزت کی بات کرتا ہوں۔

میں تو ..... ان کی ..... ناموس کی بات کرتا ہوں۔

میں تو ..... ان کی ..... شرافت کی بات کرتا ہوں۔

میری بات پہ دکھ کیوں ہے؟ پریشانی کیوں ہے؟ میں نے تو یہ کہا ہے کہ صحابہؓ کو گالی

CamScanner

کیوں دیتے ہو؟ میں نے تو یہ کہا ہے کہ صحابہؓ پہ کفر کے فتوے کیوں لگاتے ہو؟ میں یہ کہتا ہوں آج بھی کہتا ہوں کہ جو پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کی توہین کرے گا ..... جو پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کو گالی دے گا ..... جو پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ پر تبرا کرے گا..... حد سے شعبدہ باز ہم تبرا کرنے والے کو، گالی دینے والے کو، توہین کرنے والے کو معاف کبھی بھی؟ نہیں کریں گے۔

فوری طور پر بیٹھ جایئے آؤ آج ڈسپلن قائم کیجئے ڈسپلن ہے یا نہیں ہے؟ ہے ڈر گئے ہو؟ نہیں پریشان ہو گئے ہو؟ نہیں بھاگ گئے ہو؟ نہیں آؤ اگر کسی نے دیکھنا ہے تو اس مجمع کو دیکھے۔

نعرے: لبیک لبیک اللھم لبیک

لبیک لبیک اللھم لبیک

قائد تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے

قائد تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے۔

(میری طرف سے کوئی ساتھی فائرنگ نہیں کرے گا فوری طور پر بیٹھ جایئے)

اب میں اپنی بات کو سمیٹتا ہوں..... میں نے صرف چار حوالے آپ کے سامنے پیش کیے ہیں۔ توجہ ہے؟

چار.....پیغمبر کے.....یار ہیں

چار.....رب کے.....فرشتے ہیں

چار.....آسمانوں کی.....کتابیں ہیں

چار.....رب کے.....رسول ہیں

میں نے حوالے کتنے پیش کیے؟ چار تو کہئے

خلافت راشدہ.....حق چار یار

خلافت راشدہ.....حق چار یار

خدا کی قسم یہ نعرے لگاتے ہوئے ان کی عظمت کے ترانے گاتے ہوئے ان کے تقدس کو بیانکرتے ہوئے ان کی شرافت کے گیت گاتے ہوئے .....اوسنیو!

ایک نہیں.....میرے بچے ذبح ہو جائیں۔

ایک نہیں.....میں گولیوں میں نہا جاؤں۔

ایک نہیں ہم خاک وخون میں لت پت ہو جائیں۔

رب کعبہ کی قسم میں تو پھر بھی یہ کہوں گا

میں تو پھر بھی یہ نعرہ لگاؤں گا ہائے صدیق

مجھے ساری دنیا کہتی ہے یہ تیرا شیدائی ہے

او میرا ہوش میں آنا اب تیری رسوائی ہے

گولی چلانے والوں کو:

گولی وہ چلاتا ہے جو فکری جنگ ہار جائے

گولی وہ چلاتا ہے جو نظریاتی جنگ ہار جائے، جو دلائل کی جنگ ہار جائے

جب دلائل کی جنگ ہے..... جب نظریاتی جنگ ہے

جب فکری جنگ ہے..... جب عقیدے کی جنگ ہے

CamScanner

اگر تم کہتے ہو ہم دلائل کی جنگ ہار گئے ہیں تو پھر اعلان کرو ہم دلائل کی جنگ ہار گئے ہیں (اب) گولی کی لڑائی شروع ہے آؤ پھر گولی چلالو.....

کتنے چلے گئے؟ بھاگ گئے؟ یہ بھاگنے والے ہوتے تو اس وقت بھاگتے جب حق نواز کو گولیاں لگیں..... اگر بھاگنے والے ہوتے ہم جھنگ چھوڑ کر بھاگ جاتے جب ایثار کا لاشہ اُٹھایا۔

او بھاگنے والے ہوتے.....تو.....صادق حسین کی شہادت پر بھاگتے

وہ بھاگنے والے ہوتے.....تو.....رشید مدنی کی شہادت پر بھاگتے

وہ بھاگنے والے ہوتے.....تو.....حبیب الرحمٰن، عزیز الرحمٰن، قاری حذیفہ، مولوی مختار کی شہادت پر بھاگتے۔

وہ بھاگنے والے ہوتے.....تو.....عبدالصمد آزاد کی شہادت پر بھاگتے

وہ بھاگنے والے ہوتے.....تو.....قاری یوسف کی شہادت پر بھاگتے

کبھی کے بھاگ گئے ہوتے اب بھی سپاہ صحابہؓ جو ڈٹی ہوئی ہے 100 سے زائد جوان شہید ہو چکے ہیں، 2 درجن سے زائد علماء شہید ہو چکے ہیں، 2 ہزار سے زائد مقدمات قائم ہو چکے ہیں 850 کارکن جیلوں میں پڑا ہے اور میدان میں اب بھی ہے۔

نوٹ: یہ شہداء علماء ورکارکنوں کی تعداد 1992ء کے اعداد وشمار کے مطابق ہے ورنہ اب تو قائدین علماء کرام اور کارکنوں کی شہادت کی تعداد۔

بیٹھ جایئے.....گن لو جو بھاگ گئے ہیں اوئے ہم بھاگیں

صحابہؓ کا در چھوڑیں گے تو بھاگیں گے اور نہ یہ در چھوٹنا ہے نہ بھاگ؟ سکتے ہیں۔

اگر محمد ﷺ صحابہؓ کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ..... آج کون کمینہ کہتا ہے ..... آج کون بکواس کرتا ہے میں اس پر لعنت کروں گا ..... میں اس کو کافر کہوں گا ..... میں اس کو بے ایمان کہوں گا جو یہ کہے گا کہ محمد ﷺ صحابہؓ کا دامن چھوڑ گئے تھے میں کہوں گا اودجال، او بے ایمان اگر آج صحابہؓ کے سپاہی ..... صحابہؓ کے وفادار ..... صحابہؓ کے عاشق گولیاں دیکھ کر بھی نہیں بھاگتے تو سنگینیں دیکھ کر بھی محمد ﷺ کے صحابہؓ نہیں بھاگتے۔

اگر کوئی پہلے شہید نہ ہوا ہوتا ..... اگر پہلے کسی کو گولی نہ لگی ہوتی پہلے ہمارے سینے زخمی نہ ہوئے ہوتے تو آج ہم بھاگ جاتے آج ہم ڈر جاتے۔

یہ گولیاں جیلیں ہتھکڑیاں نہ روک سکیں گی راہ اپنی

یہ ہماری راہیں نہیں روک سکتے ..... میں نے تو دلائل دیئے ہیں۔

میں نے چار حوالے پیش کیے ہیں ..... حوالے پیش کر کے میں نے کہا ہے

نعرے نہ لگانا ..... حوالے پیش کر کے میں نے کارکنوں کو کہا ہے جذبات کا اظہار نہ کرنا ..... حوالے پیش کئے ہیں۔

جبکہ میرا دل کہتا تھا حوالے پیش کیے ہیں ..... جبکہ آپ کی غیرت کہتی تھی حوالے پیش کئے تو آپ کا جذبہ کہتا تھا ہم لعنت بھی کریں ہم کافر بھی کہیں، ہم بے ایمان بھی کہیں گے ..... لیکن میں نے کہا حوالہ دیکھ لینا پہلے اس کی صداقت پڑھ لیں ..... اس کی حقیقت دیکھ لیں اس کو کتاب میں دیکھ لینا حوالے کو دیکھ کر کل رات کو غور کرنا میں نے یہ تو نہیں کہا تھا میری تقریر سن کے نعرے لگاؤ۔

میں نے یہ تو نہیں کہا تھا میری تقریر سن کے جذبات کا اظہار کرو

میں نے تو یہ کہا تھا کل جب اکیلے ہو تو غور کرو

میں نے غور کی دعوت دی ہے یا نہیں دی؟ دی ہے، یہ میرا حق بنتا ہے

میں نے غور کی دعوت کیوں دی؟

میں نے صرف غور کی دعوت دی ہے کیوں دی ہے؟ مجھے پتہ تھا جب میں دلائل پیش کروں گا۔

مجھے پتہ تھا..... جب میں ..... نقاب اُٹھاؤں گا

مجھے پتہ تھا..... جب میں ..... پردہ ہٹاؤں گا

تو پھر کچھ لوگ جذبات میں آئیں گے میں نے پہلے سے ہی کہا جذبات میں نہیں آنا..... تاکہ انتظامیہ کو پتہ چلے، حکمرانوں کو پتہ چلے کہ آ کر وجہ کیا ہے او میرے بھائیو اب اگلی بات کرتے ہیں۔

آج کونسی بات ہے جس نے بچوں کی محبت چھین لی

کونسی بات ہے جس نے زندگی کا مزہ چھین لیا

کونسی بات ہے جو تڑپائے پھرتی ہے

کونسی بات ہے جو مچلتی ہے ..... صرف ایک بات ذہن میں ہے کہ اگر یہ حوالے سچ ہیں، یہ حقیقت ہے تو یہ حوالے لکھنے والا اور پھر یہ حوالوں کی کتابیں اسلام کے نام پر پوری دنیا میں جا رہی ہیں..... میرے بھائیو..... لوگ کچھ نہیں بولیں میں کہتا ہوں تھوڑی دیر کے لیے سوچو آج ہم خاموش ہو جاتے ہیں..... سپاہ صحابہؓ چپ ہو جاتی ہے آج کوئی کچھ بیان نہیں کرتا یہ حوالے اسلام کے نام پر، دین کے نام سے، شریعت کے نام سے،

اسلام کے نعرے کے نام سے دنیا میں جا رہے ہیں آنے والی نسلیں اسلام کے نام پر، دین کے نام پر انہیں پڑھیں گی، وہ یہ پڑھ کر سمجھیں گی کہ شاید دین اسی کا نام ہے کہ صحابہؓ ایسے تھے..... ہو سمجھیں گی کہ شریعت اسی کا نام ہے کہ صحابہؓ کو مرتد کہا جا رہا ہے اسلام کے نام پر صحابہؓ کو کافر و زندیق کہا جا رہا ہے او..... کوئی ساتھ دے یا نہ دے میں صحابہؓ کو اسلام کے نام پر کافر نہیں کہنے دیتا۔

توجہ کیجئے..... توجہ ہے؟ ڈر تو نہیں گئے ہو؟ نہیں

جے ڈرنے آلے ہوندے تے، ہن تک سپاہ صحابہؓ وچ اندے ہی ناں۔

(فرمایا کہ اگر ہم ڈرنے والے ہوتے تو اس جماعت سپاہ صحابہؓ میں اب تک آتے ہیں نا)

میرے بھائیو! ہم نے تو وہاں جا کر جلسہ کیا ہے جس جگہ پچھلے سال ہم نے لاہور میں لاشے اُٹھائے تھے چوبرجی گراؤنڈ لاہور میں اس سال بھی وہاں جلسہ کیا۔

آخری بات:

میرے بھائیو! ایک ہمارا پروگرام ہے ایک نصب العین ہے (میری جماعت کا کوئی ساتھی ہرگز فائرنگ نہ کرے جو فائرنگ کرے گا میں اسے اپنی جماعت کا نہیں سمجھوں گا ہم تو دلائل کی جنگ لڑ رہے ہیں میں نے تو پہلے کہا ہے کہ کہہ دو کہ ہم دلائل کی جنگ ہار گئے ہیں تو پھر گولی سے نمٹ لیں گے (ان شاء اللہ)

آج ہم جلسہ کرتے ہیں کل تم جلسہ کر لینا آج میں نے حقائق بیان کیے ہیں کل تم حقائق بیان کر دینا کل اسی جگہ تم جلسہ کر لو آج میں کر رہا ہوں میں نے چار حوالے دیئے ہیں۔

تم وہ کتابیں اُٹھا کر کہنا کہ اعظم طارق نے غلط کہا تھا

CamScanner

تم وہ کتابیں اُٹھا کر کہنا کے حوالے غلط دیئے تھے

تم وہ کتابیں اُٹھا کر کہنا کہ اعظم طارق نے جھوٹ بولا تھا

تو میں یہاں کی انتظامیہ سے کہتا ہوں کہ وہ مجھے گرفتار کرے میں یہاں کی حکومت کو لکھ کر دیتا ہوں کہ میرا خون معاف ہے ''میں یہاں لکھ کر دے کر جاتا ہوں کہ مجھے گھنٹہ گھر میں گولی ماردی جائے۔'' تم تو دلائل کی جنگ لڑتے ہیں۔

میرے بھائیو! آیئے میں نے عرض کیا ہے میں نے کہا ہے کہ آپ نے فیصلہ کل رات کرنا ہے..... وہ کیا کرنا ہے کہ جس شخص نے صحابہؓ کو کافر لکھا ہے معاذ اللہ استغفر اللہ یہ حوالے اگر صحیح ہیں یہ سب کچھ لکھا گیا ہے آج یہ اسلام کے نام پر پھیل رہا ہے آیئے غور کرنا ہے غور یہ کرنا ہے کہ اگر آج ہم چپ ہو جائیں آنے والی نسلیں ان کتابوں کو اسلام کے نام پر پڑھیں گی وہ اس لٹریچر کو اسلام سمجھیں گی وہ لٹریچر پڑھ کر معاذ اللہ صحابہؓ کو کافر سمجھیں گی ہم اپنی آنے والی نسلوں کو۔

آج براعظم .....افریقہ کے

آج براعظم ..... ایشیاء کے

آج براعظم .....امریکہ کے

آج براعظم .....انڈیا کے

آج ایشیا کی چھ اسلامی ریاستوں کے جہاں یہ لٹریچر اسلام کے نام پر جس میں صحابہؓ کی توہین ہے صحابہؓ کے اوپر کفر کے فتوے ہیں آج یہ اسلام کے نام پر جا رہا ہے ہم پوری دنیا میں کفر کو اسلام کے نام پر نہیں پھیلنے دیں گے۔

میرے بھائیو!

زندہ ہیں تو ان شاء اللہ پھر باتیں ہوں گی میں نے آپ کے سامنے جو کچھ کہنا تھا بڑے سادے انداز میں کہہ دیا ہے۔

وآخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین.

CamScanner

عنوان = شانِ صدیقِ اکبرؓ

بمقام = اٹک

بتاریخ = ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

الحیدری میڈیا

سیل

الحمدُ اللّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَا وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اَجْمَعِیْن

اَمَّا بَعْد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

فَاِنْ اٰمَنُو بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُم بِہٖ فَقَدِا اھْتَدَوا فَاِنْ تَوَلَّوْ فَاِنَّمَا ھُمْ فِی شِقَاق

فَسَیَکْفِیْکُھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم پارہ نمبر(1) آخری رکوع

وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی مَقَامٍ اٰخِرْ

وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِی یُؤْتِی مَالَہٗ یَتَزَکّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی

اِلَّا الابْتِغَاءِ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی؟

قَالَ النبیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ .

لَوْ کُنْتُمْ مُتَّخِذًا قَلِیْلًا لَا تَّخَذتُمْ لَوَایَۃ ؟

انتہائی قابل صد احترام حضرات علماء اکرام محترم مکرم بزرگو، دوستو، نوجوان ساتھیو، سپاہ صحابہ کے غیور کارکنوں! اللہ کے فضل و کرم خصوصی کرم کے ساتھ غداروں کی تمام تر ناپاک سازشوں اور حکومت کی تمام تر کوششوں کے باوجود آپ حضرات کے سامنے تمام رکاوٹیں دور کر کے حاضر ہو رہا ہوں۔ یقیناً آپ حضرات بھی سننا چاہیں گے کہ کس حالت میں میں آپ تک آیا ہوں۔ میں گزشتہ روز شمالی علاقہ جات چلاس میں تھا کل صبح چلاس میں خطاب کے بعد قوملا دس میں ظہر کے بعد تفصیلی خطاب تھا رات مغرب کے بعد خوشاب میں بہت بڑا جلسہ تھا صبح ہری پور ہزارہ میں ایک جلسہ میں خطاب کرنے کے بعد مجھے پشاور جا کر ایک جلوس کی قیادت کرنا اور ایک کانفرنس سے خطاب کرنا تھا لیکن یونہی اٹک کی سرحد پر ہری پور سے پہلے ہمارے ضلع کو پولیس کے افسران وہاں تشریف فرما تھے۔ اور یہ فرمایا کہ آپ کے ضلع میں داخل ہونے پر پابندی ہے۔ لیکن آپ حضرات حیران ہونگے کہ میں آپ حضرات کے سامنے کھڑا ہوں اور ابھی تک میرے پاس پابندی کا کوئی آڈر نہیں لایا گیا۔ کوئی پابندی کا آڈر میرے سامنے نہیں آیا۔ قانونی طور پر اب تک مجھ پر کوئی پابندی نہیں ہے میں نے انہیں کہا کہ

میں نے پشاور جانا ہے مجھے دیر ہو رہی ہے۔ بڑے سمجھانے کے بعد حسن ابدال کے ڈی ایس پی نے اپنی گاڑی میں بیٹھا کر مجھے پشاور کی سرحد پل پر اتارا جہاں سے دوسری گاڑیاں لیکر سرحد چلی گئی وہاں سے واپسی پر میں آپ کو صلح بتاتا ہوں میرا کوئی ارادہ یہاں آنے کا نہیں تھا آپ کے شہر کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب سے میری تفصیلی گفتگو ہوئی انکا کہنا تھا کہ بہت ساری رکاوٹیں ہیں کوئی دہشت گردی ہو سکتی ہے تخریب کاری کا امکان ہے۔ اس دفعہ آپ نہ آئیں میں حیران تھا شکر درہ میں دہشت گردی اور تخریب کاری کیسے ہو جائے گی۔ لیکن مجھے کیا معلوم کہ بعض لوگوں نے یہاں غداری کا راستہ اختیار کرتے ہوئے افسران بالا کے ذہن اس طرح بھر دیئے نا جانے ان سے کیا کیا وعدے کیے ہونگے۔ بغیر کسی وجہ کے روکنے کی کوشش کی جاتی رہی چنانچہ اٹک کے پل سے ایک مرتبہ پھر ہمارے ڈی ایس پی صاحب نے پھر گاڑی میں بٹھایا مجھے نہیں معلوم وہ سارے راستے کسی اعظم طارق سے گپیں ہانکتے رہے بہر حال وہ جیسے اعظم طارق جانتے تھے یہ سمجھتے تھے اسے انہوں نے راولپنڈی کی پولیس کے حوالے کر دیا اور وہ اعظم طارق وہاں چلا گیا اور میں اعظم طارق یہاں آ گیا ہوں (نعرہ تکبیر اللہ اکبر آ گیا بھی چھا گیا اعظم طارق آ گیا آ گیا بھی چھا گیا اعظم طارق آ گیا)

اب جب غداروں نے فون کیا ہوگا سر وہ تو آ گیا وائرلس پوچھ رہیں ہونگے ہاں بھئی وہ کہاں ہے وہ کہہ رہے ہونگے سر وہ تو موٹروے پر جا رہا ہے۔ اب موٹروے پر جانے والا اعظم طارق اصلی ہے یہ آپ کے سامنے کھڑے ہونے والا اعظم طارق اصلی ہے۔ اس کا فیصلہ تو آپ ہی کریں گے۔ بہر حال درمیان والی بات میں نہیں بتاتا کہ گڑ بڑ کہاں سے ہوئی۔ آپ یقین جانیں میری آج کل پالیسی نہیں ہے۔ میں ہر ضلع کی انتظامیہ پولیس سے

تعاون کرتا ہوں اور موجودہ حکومت سے ہماری کوئی لڑائی اور کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جب مجھے پولیس کے ذمہ دار افسر نے کہا اس نے کہا مولانا صاحب آپ کو روکوانے والا خدا کی قسم شیعہ نہیں ہے۔ آپ کو روکوانے والا کوئی دشمن نہیں ہے۔ آپ کو روکوانے والا آپ ہی میں سے ہے۔ اس وقت میرے دل نے فیصلہ کیا اب تو میں نے جانا ہی جانا ہے (مسلمانوں کا وزیراعظم طارق اعظم طارق آئے گا بھی آئے گا اعظم طارق آئے گا) میں اب بھی کہتا ہوں مجھے ڈپٹی کمشنر اٹک تمام انتظامیہ اور پولیس افسران سے کوئی شکایت نہیں اور میں پوچھتا بھی رہا بعض افسران سے میں نے پوچھا شکر درہ کی پوزیشن کیا ہے کہنے لگے وہاں کوئی جلسہ نہیں ہو رہا میں نے کہا وہاں جلسہ ہو رہا ہے۔ جب جلسہ وہاں ہو رہا ہے عوام وہاں جمع ہے تقریریں وہاں ہو رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ میرے جانے سے وہاں تکلیف کیا ہے۔ میرے جانے سے کیا ہوگا۔ میں کہنا چاہتا ہوں اللہ کے فضل وکرم سے جہاں جا رہا ہوں میرے جانے سے حالات پر امن ہو رہے ہیں میرے جانے سے اگر معاملات مخدوش ہوں یا جذبات مشتعل ہو؟ میں تو حکومت سے کہہ رہا ہوں جہاں تمہیں اشتعال نظر آئے مجھے بلاؤ ان شاء اللہ العزیز میرے کارکنوں کا اشتعال ختم ہو جائے گا ؟ لیکن پابندیاں لگا کر راستے روک کر جب دشمنوں کو خوش کرنے کیلئے؟ جب ہمارے راستے روکے جائیں گے؟ پھر کاوٹوں کو توڑیں گے ہم ان شاء اللہ دوستو کیا بیان کرنا ہے مجھے یہاں آ کر میں نے کیا بیان تھا؟ کسی کو گالی نہیں دیتے؟ ہم یہاں کوئی ہنگامہ فساد نہیں کرتے آج 22 جمادی الثانی ہے اور آج 22 جمادی الثانی کے حوالے سے ہمارا عنوان متعین ہے یہ وہ دن ہے جس روز خلیفہ اول بلافصل (اشرف البشر بعد الانبیاء)

یار غار رسول رفیق پیغمبر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج کا دن آپ کا یوم وفات ہے۔ سپاہ صحابہؓ پورے ملک میں 22 جمادالثانی کو مدح صحابہ کے جلوس نکالتی ہے۔ جلسہ کرتی ہے۔ سیمینار کرتی ہے۔ کراچی سے لیکر اٹک تک آج جلوس نکلیں ہیں پشاور میں خود جلوس کی قیادت کر کے آ رہا ہوں ایک بڑے جلسے سے خطاب کر کے آ رہا ہوں کیا ہوا کوئی جھگڑا کوئی فساد کوئی لڑائی کوئی بد امنی نہیں تو اٹک جیسی پر زمین پر کہا ہو جاتا۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ اب کیا ہو گیا۔ میرے آنے سے کوئی بم دھماکے ہو گئے ہیں میرے آنے سے کوئی گولی چل گئی ہے۔ نہیں میرے آنے سے زمین آسمان پر چلی گئی کچھ نہیں ہونا تھا اور نہ کچھ آئندہ ہو گا۔ ان شاء اللہ اور ایسے ہاتھ توڑ کر رکھیں دیں گے جو ہاتھ وطن عزیز کی سلامتی کے خلاف اٹھیں گے۔

سپاہ صحابہ اسلام کی اسلامی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کیلئے بھی ہے۔ اور سپاہ صحابہ پاکستان کی سرحدوں کی محافظ جماعت کا نام ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا آج 22 جمادالثانی ہے آج کا دن اس عظیم شخصیت کے ساتھ۔

جس سے پیغمبر نے فرمایا۔ اے ابوبکر دنیا میں جس نے مجھ پر احسان کیا ہے میں محمدؐ نے اس کے احسانوں کا بدلہ اس سے بڑھ کر دیا جس نے احسان کیا میں نے اس کے احسان کا بدلہ ..... مگر ابوبکر تیرے احسان مجھ پر اتنے ہیں کہ تیرے احسان کا میں بدلہ ..... قیامت کا دن ہو گا۔ تو میں بارگاہ خدا میں لیکر تجھے حاضر ہوں گا خدا سے عرض کروں گا۔ اللہ ابوبکر کے احسانوں کا بدلہ دے چکے۔ وہ عظیم شخصیت جسے رسول اللہ کی ایسی رفاقت نصیب ہوئی کہ اس رفاقت کا ذکر خدا کے قرآن نے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔

لوگو اگر تم میرے رسول کی مدد نہیں کرتے تو نہ کرو نصرت نہیں کرتے تو نہ کرو؟ خدا اپنے رسول کی نصرت خود کرنے والا ہے۔

(اذا اخرجه الذين كفرو ثانى اثنين اهو فى الغار)

اِذْاَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِى الْغَارِ (پارہ نمبر 10 رکوع 12)

وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی نصرت کی ظالموں کے گھیرے سے نکالا؟ خدا جب نکالنا چاہے تو کون روک سکتا ہے۔ (کوئی نہیں) سارے راستے کھلے ہوئے تھے ہم نے تو کوئی راستہ بند نہیں دیکھا آج سارا دن راستے بند رہے؟ اور جب ہم آئے تو راستے کھلے ہوئے تھے۔ آیت الکرسی پڑھ لو پھر کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا۔ ایمان ہونا چاہیے۔ مولوی صاحب نے تقریر کی کہ بھائی بسم اللہ پڑھ دریا سے گزر جاؤ تو دریا بھی راستہ چھوڑ دیتا ہے۔ بکریوں کا چرواہا تھا اس نے کہا کتنا ہی آسان نسخہ مل گیا میں روانہ دو کلومیٹر کا چکر کاٹ کر پل کے اوپر سے جاتا ہوں۔ بسم اللہ پڑھو دریا سے گذر جاؤ روزانہ بسم اللہ پڑھتا اور دریا سے گذر جاتا۔ تو مولوی صاحب سے آ کر کہتا شکریہ جناب آپ کا شکریہ آپ کا آپ نے بڑا آسان نسخہ بتا دیا کہنے لگے (کیا) کہنے لگا بسم اللہ پڑھ کر دریا پار کر لیتا ہوں مولوی صاحب کہنے لگے اچھا واقعی ایسا ہو جاتا ہے۔ غدار کیا جانے بہادری کیا ہوتی ہے۔ غدار کیا جانے اندھیروں میں راستے کیسے بنتے ہیں پابندیوں میں آنا کیسے ہوتا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب کہنے لگے مجھے بھی لے چلو۔ چلے گئے۔ پڑھو بسم اللہ پڑھ لی کہنے لگے رسے رُستے بن کتے ڈوب ہی نہ جاواں۔ یہ تو یقین ہے۔ خدا پہ بھروسہ کرو اللہ پر اعتماد کرو سب مشکلیں حل ہو جائیں گی۔ میں نے فون کیا یہاں سے کوئی چالیس پچاس کلومیٹر دور جب چلنے لگا فون تو

کرو۔ جلسہ بھی ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہنے لگے۔ جی جلسہ تو ہو رہا ہے۔ میں نے کہا پتہ تو کرو فون کیا کسی دوکان میں کیا جلسہ ہو رہا ہے۔ کہنے لگا جلسہ تو ہو رہا ہے۔ میں نے کہا کوئی رکاوٹ تو نہیں کہنے لگا کوئی رکاوٹ نہیں راستے میں پھر میں نے کہا پھر انشاء اللہ آئے کہنے لگا کون بول رہے ہو میں نے کہا طارق بول رہا ہوں کہنے لگا آگے پیچھے میں نے کہا آگے پیچھے وہاں آ کر بتاؤں گا۔ میں نے کہا میں نے تم سے اتنا پوچھنا تھا کہ جلسہ ہو رہا ہے یا نہیں۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کسی کی نصرت کیلئے چلے تو اللہ نے کافروں کے گھیرے سے نکالا پھر سیدنا صدیق اکبر کے دروازے پر آئے۔ آقا کو لیکر چل پڑے۔ راستے میں وہ لمحات بھی آئے عرض کیا آقا رات کی تاریکی ہو پاؤں میں جوتا بھی نہ ہو آپ کے نازک قدموں میں پتھر لگے۔ آپکے پاؤں مبارک زخمی ہو تو پھر ابو بکر کے ساتھ ہونے کا فائدہ کیا۔ ساتھ میرا یہ ہے۔ میرے کندھے پر سواری فرمایئے میں آپ کو غار تک لے چلتا ہوں آقا کندھے پر سوار سوار ہوئے یہ کون شخص ہے جو کندھوں پہ سوار ہوئے ہے۔ روایات میں آتا ہے جب رسول اللہ فاتح بن کر مکہ مکرمہ میں تشریف لائے۔ آپ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے کہ بتوں کو گرا دیں صحیح روایات کے مطابق آپ نے اپنے نواسے حضرت علی ابن ابو العاص جو زینب کے بیٹے تھے ان کو اپنے کندھے پر چڑھایا اور بت گرا دیئے اور بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت علی کو۔ حضرت علی کی بات آتی ہے تو عقل میں بھی بات آتی ہے آپ نے اپنے نواسے کو بچے کو کندھوں پر چڑھایا کہ اتار دو۔ لیکن بعض روایات میں آتا ہے۔ حضرت علی کو فرمایا کہ میرے کندھوں پر چڑھ کر بتوں کو اتار دو۔ کہا آقا کیوں نہیں۔ آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں۔ فرمایا علی۔ نبوت کا وزن نبوت کا بھار کوئی نہیں برداشت کر

سکتا۔(نعرۂ تکبیر اللہ اکبر مصطفیٰ کا ہم سفر ابو بکر ابو بکر) یہ ابو بکر ہی ہے جس نے نبوت کا بھار اٹھایا۔ نبوت اٹھا کر چل پڑا غار میں جا کر کس طرح صفائی کی۔ کس طرح سوراخ بند کیے۔ تین روز تک غار میں رسول اللہ کا غار میں اکیلا دیدار کرنے والا ابو بکر صدیق۔

(مصطفیٰ کا ہم سفر ابو بکر ابو بکر مصطفیٰ کا ہم سفر ابو بکر ابو بکر)

جیل میں گزشتہ سال رہا ہو کر آئے تو ساتھی کہنے لگے نرم لہجہ کر لیا ہے۔ میں نے کہا بھئی آپ کسے کہتے ہیں صدیق اکبر کا دشمن کافر ہے۔

نرم ہو گئے ہیں میں نے کہا کہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گیا ہوں کہنے لگے کیسے میں نے کہا پہلے تو کہتا تھا سیدنا صدیق اکبر کی عظمت کا دشمن کافر ہے۔ اب میں کہتا ہوں جو سیدنا صدیق اکبر کی جوتی کا منکر ہے وہ بھی کافر ہے۔ پہلے بات عظمت کی تھی لیکن اب میں کہتا ہوں صدیق اکبر کی جوتی کا منکر بھی کافر ہے۔ آپ کی جوتی کی شان کا منکر بھی کافر ہے۔ یہ بات کوئی خطیبانہ انداز نہیں یہ بات محض کسی مقرر کی بھڑک نہیں یہ بات اس لیے کہتا ہوں کہ اس کی جوتی کا مقام سمجھو بھئی بات نسبت کی ہوتی ہے۔ دیکھو میرا آنا ہی آپ کے لیے کافی ہے۔ میں مسلسل سفر کرتا رہا ہوں آج کے دن کی یہ تیسری تقریر ہے۔ سفر کا آپ اندازہ لگائیں کہاں چلاس ہے کہاں یہاں ہے پھر بلوچستان کا سفر کرنا ہے۔ پورا جسم ہلا ہوا ہے آپ کے لیے یہ ہی کافی ہے کہ میں یہاں آ گیا ہوں۔ دو چار باتیں سن لیں نسبت کی بات ہے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر سپاہ صحابہ زندہ باد۔

آپ نے تو اس لیے ساری رات بات سننی ہے کہ ساری رات سونا ہے میں نے

باقی رات بھی جاگنا ہے اور صبح جمعہ بھی پڑھنا ہے اور آگے بلوچستان بھی جانا ہے۔ ہم تو روزانہ ہی جاگتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں ہماری اس محنت کو قبول فرمائے۔ نسبت کی بات ہو رہی تھی ہم صحابہ کرامؓ کے سپاہی ہیں ہماری نسبت صحابہؓ کی طرف ہے اور صحابہؓ کی نسبت مصطفیٰؐ کی طرف ہے وہ آقاؐ کے صحابہ ہیں نسبت کی بات آئی تو مکہ کے موچی نے ایک جوتی سی دی مکہ کا موچی ایک جوتی سی رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ جوتی کہاں جائے گی یہ جوتی کہاں جائے گی۔ کہاں پہنچے گی وہ جوتی میرے آقاؐ کے قدموں میں آئی تو عرش معلیٰ پر پہنچی اور علماء نے لکھا ہے کہ عرش پر آقاؐ کی جوتی کا نشان آج بھی باقی ہے۔ کیسا نشان جب پڑ جائے جوتی کا پاؤں کا وہ مٹتا تب ہے۔ اگر ہوائیں چلیں وہ مٹتا تب ہے اگر بارش ہو وہ مٹتا تب ہے جب کوئی اور وہاں پر چلے نہ عرش پر ہوا چلے۔ اور نہ وہاں بارش برسے۔ اور نہ کوئی وہاں آقا کے بعد چل سکے۔ نہ وہ نشانی بنا سکے۔ جو جوتی آقا کے قدموں میں آئی ہے کہاں پہنچی عرش پر اب میں کہتا ہوں حضرت ابو بکر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقا کے قدموں میں آئے تو عرش سے بھی آگے پہنچے عرش سے بھی آگے پہنچے آپ کہیں گے کہ عرش سے آگے کیا ہوتا ہے۔ عرش سے آگے اس کا مقام ہے۔ سورۃ لوح قلم کرسی عرش سب آگے تو عرش ہے یہ عرش سے آگے کس طرح پہنچے اپنا عقیدہ پڑھو۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ نے **المحند علی والفند** میں علماء دیو بند کا یہ عقیدہ لکھا ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ آقا جس جگہ پر آرام کر لیں تو وہ جگہ عرش سے بھی اعلیٰ ہے جوتی آقا کے قدموں میں آئی عرش پر پہنچی ابو بکر عمر آقا کے قدموں میں آئے عرش سے بھی آگے پہنچے تو میں نے عرض کر دیا تھا ایک جوتی وہ ہے جو جناب صدیق اکبر کے قدموں میں آئی۔ سبحان اللہ سبحان کہیں آپ کہیں گے

اس کی قیمت کیا ہے۔ جانتے ہو اس جوتی کی قیمت کیا ہے۔ جوتی کی قیمت یہ ہے جب سیدنا صدیق اکبر کے پاؤں کو سانپ نے کاٹا پریشانی ہے آقا کی آنکھ کھلی ابو بکر کیا بات ہے رو رہے ہو عرض کیا آقا روتا نہیں بے اختیار آنسو نکل آئے۔ سانپ نے کاٹا ہے زہر اثر کر گیا۔ فرمایا پریشانی کیوں ہے۔ دوائی تیرے پاس ہے۔ ابو بکر ایڑی لاؤ۔ ابو بکر کی ایڑی پر رسول اللہ ﷺ نے لعاب لایا اپنا لعاب دہن لگایا بیماری ختم ہو گئی زہر ختم ہو گیا اوئے جس ایڑی پر رسول اللہ ﷺ کا لعاب لگا ہے اس ایڑھی نے ابو بکر کی جوتی کے بوسے لیے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ جس نے بنی یعنی پیغمبر کے لعاب کے بھوسے لیے ہیں وہ میرا ایمان ہے میرا عقید ہے جو شخص ایسی جوتی کا احترام نہیں کرتا۔ وہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔

سیدنا صدیق اکبر کی جوتی کا مقابلہ بھی کائنات میں نہیں اوئے لائے کوئی ایسی جوتی جس نے آقا کے لعاب دہن کے بوسے لیے ہوں۔ ایسے تو حضرت امام عبداللہ ابن مبارد کے استاد حدیث امام رفت امام بخاری کے استاد عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا تھا کسی نے پوچھا تھا امیر معاویہ کا درجہ بڑا تھا یہ عمر ابن عبدالعزیز کا فرمایا لاکھوں عمر ابن عبدالعزیز مل جائیں امیر معاویہ کے ناک میں جو میل ہے وہ لاکھوں مل کر اس میل کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے اس میل کا مقابلہ نہیں کر سکتے کسی نے کہا کہاں گھوڑے کی میل کہا عمر ابن عبدالعزیز آپ نے فرمایا سو پھر تفصیل اس کی یہ ہے اس گھوڑے کی بات کی ہے جس گھوڑے پہ سوار ہو کر امیر معاویہ نے رسول اللہ کی معیت میں سفر کیا تھا انہوں نے فرمایا ٹھیک ہے۔ جب آقا سفر کر رہے تھے تو فرمایا آقا اس فضا میں سانس لے رہے تھے یا نہیں لے رہے تھے فرمایا آپ کا سانس اس گرد و غبار میں رچ مچ گیا آپ کا سانس اس گرد و غبار میں غلط ملط ہو کر اور اس

گردوغبار کا کچھ حصہ اڑتا ہوا امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں چلا گیا جس ناک کے ذرے میں جس میل میں پیغمبر اسلام کے سانس کے کروڑوں حصہ کی آمیزش ہے۔ ہزاروں عمر ابن عبدالعزیز مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (سبحان اللہ سیاست امیر معاویہ زندہ باد، خلافت امیر معاویہ زندہ باد) اگر صحابہ کی بات کرتے ہو خدا کی قسم جب صحابہ کی بات آتی ہے تو پھر ہمارے سامنے دریچے کھل جاتے ہیں۔ ایسے دروازے کا کھل جانا ہے جو سامنے نظر آتے حالات صحابہ کونسی جماعت ہے۔ صحابہ وہ مقدس جماعت ہے ایک آدمی آیا کہا مولانا صاحب میں بہت خوش نصیب ہوں میں نے کہا کیا ہوا ہمارا پڑوسی حج کر کے آیا ہے اس نے مجھے خاص پانی زم زم دیا ہے میں نے جی بھر کر پیا ہے ہزاروں میل دور سے زم زم کا پانی آتا ہے تو پینے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تجھے زم زم پینے پر فخر ہے کسی کو حوض کوثر ملنے کا شوق ہے کسی نے کوئی پانی پیا کسی کے کوئی پانی پیا رسول اللہ کے صحابہ نے ایک ایسا پانی پیا جس کا مقابلہ نہ زم زم کر سکتا ہے اور نہ حوض کوثر کر سکتا ہے۔ ہزاروں میل دور سے زم زم کا پانی آتا ہے پینے کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے تو زم زم پینے پر فخر ہے کسی کو حوض کوثر پینے کا شوق ہے کسی نے کوئی پانی پیا کسی نے کوئی پانی پیا رسول اللہؐ کے صحابہ نے ایک ایسا پانی پیا ہے جس کا مقابلہ نہ حوض کوثر کر سکتا ہے نہ زم زم کر سکتا ہے وہ کون سا پانی ہے وہ پانی، وہ ہے جو میرے آقا کی انگلیوں سے جاری ہوا؟ حدیبیہ کے میدان میں پانی ختم ہوا صحابہؓ کہنے لگے اللہ کے رسولؐ پانی ختم ہو گیا؟ پیالہ لایا گیا تو آقا نے اپنا دست مبارک پیالے میں ڈال دیا۔ آقا کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے آقا کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے؟ مجھے ایمان سے بتاؤ اوئے جس پیٹ میں جس زبان سے جس ریشے میں جس وجود میں محمدؐ کی انگلیوں سے نکلنے والا پانی پہنچ

گیا وہ جہنم میں جا سکتا ہے؟ (نہیں نہیں) ان کا ایمان بدل سکتا ہے۔ وہ ہدایت کا راستہ چھوڑ سکتا ہے۔ اوئے کچھ سوچو تو صحیح میں دیکھتا ہوں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سنگیاں لگوائیں خون جمع ہوا ایک برتن میں ڈال کر ایک صحابی سے فرمایا دفن کر کے آؤ عاشق صادق تھا وجود اطہر سے نکلنے والا مقدس خون غیرت گوارہ نہیں کرتی محبت اجازت نہیں دیتی اس مقدس خون کو زمین کے سپرد کر دوں سوچ سوچ کر بیٹھا اور رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا خون نوش فرما لیا بارگاہ نبوت ﷺ میں آیا سوال فرمایا کہاں گیا خون عرض کیا ٹھکانے لگا دیا آپ سمجھ گئے فرمایا سچ بتلاؤ تو بول اٹھے آقا میں کیسے دفن کر سکتا میں نے اپنے سے زیادہ کسی کو مستحق نہیں جانا۔ فرمایا جاؤ تمہارے وجود پر جہنم کی آگ حرام ہو گئی۔ علماء نے لکھا جب تک زندہ رہے جسم کے بال سفید نہ ہوئے آج بھی ان کی اولاد جہاں کہیں موجود ہے ان کی نسل نوجوان کے وجود سے خوشبو آتی ہے۔

یہ صحابہ ہیں جنہوں نے آقا کی انگلیوں سے نکلنے والا پانی پیا ہے۔ اوئے صحابہؓ سبحان اللہ میری طبیعت ساتھ نہیں دے رہی لیکن آپ اسی پر گزارہ کریں بات تو کرتا رہتا ہوں کیا بات ہے صحابہؓ کی سبحان اللہ صحابہؓ تو وہ صحابہ جن کے گھوڑوں کی قسمیں بھی قرآن کھاتا ہے۔ وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا۔ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو بھاگتے بھاگتے ہانپنے لگتے ہیں۔ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا o قسم ہے ان گھوڑوں کی جو پتھریلی زمین پر ٹاپ مار کر کے فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا o قسم ہے ان گھوڑوں کی جو آرام کے وقت بیدار ہو کر دشمن پر حملہ کرتے ہیں۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا o قسم ہے ان گھوڑوں کی جو نیزوں کو دیکھ کر ان کے اندر گھس جاتے ہیں۔ توجہ ہے۔ جی توجہ ہے جی کیا فرمایا اللہ نے فرمایا گھوڑا ایک جانور ہے۔

میرے پیارے تیرے ساتھیوں کے قدم اس گھوڑے پر لگے تیرے ساتھیوں نے اس جانور پر سواری کی جانور کو عظمت کیا ملی بھاگتے بھاگتے ہانپنے لگے مگر پیچھے نہیں ہٹے صحابہؓ وہ صحابہؓ ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہدایت سے ہٹ گئے تھے۔ یہ چلتے چلتے رک گئے تھے یہ تھک کر کھڑے ہو گئے تھے۔ فرمایا ان گھوڑوں کی حالت یہ ہے۔ جن گھوڑوں پر صحابہؓ نے سواری کی ہے۔ یہ بھاگتے بھاگتے ہانپنے تو لگتے ہیں۔ لیکن منہ نہیں موڑتے وہ بھاگتے بھاگتے پتھریلی زمین پر دُم گھوسا دیتے ہیں۔ گرد و غبار اڑا دیتے ہیں آرام چین تباہ کر دیتے ہیں۔ اوے نیزوں کی ایڑیوں میں گھس جاتے ہیں مگر پیچھے نہیں ہٹتے اوے جن کی سواریاں اتنی بہادر تو ان کے سوار کتنے بہادر ہونگے جن کی سواریاں کبھی نہ روکیں ان کے سوار رک سکتے ہیں۔ کوئی روک سکا ہے کوئی روک سکا تو بتاؤ دنیا کی کوئی طاقت صحابہ کو رسول اللہ سے جدا کر سکتی ہے نہ کر سکی تختہ دار پر لٹکائے تو لٹک گئے لیکن رسول اللہ کا دامن نہیں چھوڑا نگاروں پر لٹ گئے جل گئے لیکن رسول اللہ کا دامن نہ چھوڑا مکہ کے چراہے میں ٹکڑے کر دیے ٹکڑے ہو گئے مگر رسول اللہ ﷺ کا دامن نہیں چھوڑا کس کس بات کو بیان کریں کس کس واقعہ کو بیان کریں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ذرا شعب ابی طالب پڑھو شعب ابی طالب میں تین سال قید کے صحابہ کرام نے کاٹے اور ان پر مشکلیں آئیں ایک ایک دن میں ایک کھجور پھر ایک دن میں کھجور کی گٹھلی پھر زمین کے پتے درختوں کا گھاس پھر یہ بھی ختم ہوا پھر جب بھوک لگتی ہے پھر درختوں کے نیچے سے سوکھے ہوئے پتے کھاتے تھے یہ سب کچھ ہوا لیکن رسول اللہ کا دامن نہیں چھوڑا؟

بڑوں نے تو یہ کر لیا مگر بچے کیا کریں جو تڑپ رہے تھے کہ دودھ چاہیے ان کا رونا

تو سنا جاتا تھا مگر ماں کی چھاتیوں میں ان بچوں کیلئے غذا نہ تھی سیرت کی کتابیں پڑھیں تو حیرت ہوئی ہے رات کو جب مسلمانوں کے بچے رویا کرتے تھے تو تین میل کے فاصلے پر مشرکین کی آنکھیں کھل جاتیں تھیں ابوسفیان ابوجہل عقبہ یہ بڑے بڑے مشرک جب باہر نکل کر ایک دوسرے سے پوچھتے کہ ابھی تک سوئے کیوں نہیں آرام کیوں نہیں کیا وہ کہتے مسلمانوں کے بچوں کے رونے کی آواز آرہی ہے۔ ہمیں نیند نہیں آتی اوئے پڑوسی کا بچہ بھی روتا ہو تو آدمی کی نیند ختم ہو جاتی ہے آدمی جا کر کہتا بھئی بچہ رو رہا ہے خاموش کیوں نہیں کراتے دوائی چاہیے دودھ چاہیے کیا چاہیے ہم کر دیتے ہیں بچہ تمہارا روتا ہے دل ہمارا تڑپتا ہے کافروں کے دل تڑپ رہے ہیں ماؤں پر کیا گزری ہوگی والدین پر کیا گزری ہوگی روتے روتے گلے بیٹھ گئے روتے بچوں کے لب سوکھ گئے اوئے کبھی کبھی معصوم نظروں سے باپ کی طرف دیکھ کر کہتے تو ہونگے اماں ہمارا جرم کیا ہے کس جرم میں ہمیں سزا دی جارہی ہے پوری کائنات میں دودھ کے چند قطرے ہمارے لیے نہیں ہتھیلیوں پہ بچے ہیں خدا کی قسم یہ اولاد چیز ہی ایسی ہے کہ بچہ رو رہا ہو ماں کبھی اس کا پیٹ ہلاتی ہے کبھی کان سے ہلاتی ہے کبھی سر دباتی ہے بچہ چپ کر جا چپ نہیں کرتا ماں بھی رونے لگتی ہے بیٹا بتا تو صحیح تو کیوں روتا ہے کیا بتلائے بے زبان اوئے یہاں تو ماں کہتی ہے شاید کان میں درد ہے شاید سر میں درد ہے شاید پیٹ میں درد ہے وہاں تو حال جانتی ہے نہ دکھ ہے نہ درد ہے نہ تکلیف ہے نہ بیماری ہے بچہ تو رو رو کے حلقان ہوا ہے تو اس کے پیٹ میں کئی دنوں سے کوئی چیز نہیں گئی نہیں اتری روتے رہے اور ماں یہ بھی جانتی ہے کہ ابھی لخت جگر کو اٹھاؤں اور پہاڑ پر کھڑے ہو کر کہوں او مکہ والو میرا بچہ بچالو میں رسول اللہ کا دامن چھوڑتی ہوں تو دودھ کے ڈرم آجائیں گے لوگ بھاگے آ

جائیں گے استقبال کریں گے گھر میں لے جائیں گے لیکن وہ کہتی ہے بیٹا قربان کر سکتی ہوں یہ رونا برداشت کر سکتی ہوں مگر دامن نبوت نہیں چھوڑ سکتی اوئے یہ صحابہ ہیں وہ لمحہ دیکھو جب روتے روتے بچے خاموش ہوئے ہچکی بند ہوگئی ہتھیلیوں پہ لگے ہوئے بچے ہچکیاں لے رہے تھے آخری ہچکی آئی گردن لٹک گئی روح پرواز کر گئی ماں کی ممتا نے ہتھیلیوں پر دم توڑتے ہوئے دو درجن سے زیادہ بچے قربان کر دیئے مگر رسول اللہ کا دامن نہیں چھوڑا۔

کوئی ایسی مثال لاؤ دودھ پیتے بچے قربان کیے کوئی مثال تو پیش کیجیے ذرا مثال دیکھو یہ جو عورت آج مکہ کے چراہے میں دو اونٹوں کے ساتھ باندھی پڑی ہے یہ بوڑھی عورت ہے خاوند اس کا پھانسی پر چڑھ گیا ہے یا سر بیٹا اس کا عمار ماریں کھا رہا ہے خاوند کا سایہ اٹھ گیا ہے کبھی اس بازار میں مار کھا رہی ہے کبھی اس بازار میں مار کھا رہی ہے بیٹا مار کھا رہا ہے اور خاوند پھانسی چڑھ گیا ہے اوئے بوڑھی جان اونٹوں کے ساتھ باندھی پڑی ہے ایک ٹانگ ایک اونٹ کے ساتھ دوسری دوسرے کے ساتھ ابو جہل کہتا سمیہ ابھی بھی وقت ہے دامن نبوت چھوڑ دے کہتی جان جا سکتی ہے خاوند چلا گیا میں بھی جا سکتی ہوں بچہ پیچھے چلا آئے گا سب کچھ گوارہ ہے مگر محبوب کا دامن چھوڑنا گوارہ نہیں۔ یہ کون ہیں یہ صحابہ ہیں عجیب بات آپ کو بتلاؤں کیا بات ہے یار جیسے میرا انداز ہے ویسے بات نہیں کر سکتا کیا انداز ہے مصائب صحابہ میں مولانا نور الحسن شاہ بخاری نے ایک واقعہ لکھا ہے۔

آپ نے کبھی سنا نہیں ہوگا ایک جنگ ہو رہی ہے جنگ کے سپاہ سالار سعد بن ابی وقاصؓ ہے کافروں سے جنگ ہوئی اور یہ مسلمان نہر کا کنارہ پار کرنا چاہتے تھے ہوا کیا کہ کافروں سے جنگ کرتے ہوئے سالار لشکر کے بھائی حضرت ہشام بن ابن وقاص شہید ہو گئے

شہید ہو کر گر پڑے نہر کے کنارے پر آپ کی لاش پڑی ہوئی ہے سارا لشکر رکا ہوا ہے سوار کھڑے ہوئے ہیں کہ کوئی آئے لاش اٹھائے لاش اٹھانے کی اگر کوشش کریں تو خطرہ اس بات کا ہے کہ دشمن چڑھ دوڑے گا سعد بن ابی وقاصؓ نے دیکھا کہ میرے بھائی کی لاش ہمارے راستے میں حائل ہو گئی فرمایا مسلمانوں میرے بھائی کی لاش کی پروا نہ کرو گھوڑے دوڑاؤ سب سے پہلے بھائی کی لاش پر گھوڑا میں دوڑاتا ہوں بھائی کی لاش پہ گھوڑا چڑھا دیا پھر گھوڑے دوڑائے لاش ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی وہ لاش قیمہ بن گئی اس کا حلیہ بدل گیا لیکن چند لمحوں کے بعد مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی کافر بھاگ گئے واپس بھائی کی لاش کے قریب آئے رومال بچھایا ایک ایک بوٹی کو جمع کر رہے ہیں ایک ایک ٹکڑے کو جمع کر رہے ہیں اور کہا او بھائی تو مجھے بہت پیارا ہے میرے بھائی کون ہے جو اپنے مردہ بھائی پہ گھوڑے دوڑائے مگر بھائی بات اسلام کی عزت کی تھی بھائی جان بات اللہ کے دین کی تھی میں نے گھوڑے دوڑا دیئے آج گھوڑے دوڑانے والے کو فخر ہے ندامت نہیں سوچ سکتے ہو ساری زندگی بھائی سے لڑائی ہو مرنے کے بعد بھائی سے لڑائی ختم ہو جاتی ہے مکھی نہیں بیٹھنے دیتے مردے پر کفن دے رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں مردے پر مٹی نہ آ جائے مردے پر کفن دے رہے ہوتے ہیں۔

دیکھو بھئی آدمی مر جاتا ہے تو کہتا بھائی تو مر گیا تو چلا گیا میرا قصور ہے کہ میں تجھ سے بولا نہیں مجھے معاف کر دے۔ اوئے مرنے کے بعد دکھ بھول جاتے ہیں دشمنی ختم ہو جاتی ہے یہاں عجیب بات ہے بھائی کی لاش پڑی ہوئی ہے بھائی کہتا ہے کہ لاش پر گھوڑے دوڑا دو دوڑا دیئے گھوڑے پھر واپس آئے بوٹیاں جمع کیں ٹکڑے جمع کیے رومال میں باندھے سر پہ رکھے چلے گئے کوئی مثال تو پیش کرے یہ پیغمبر کی جماعت ہے۔ یہ پیغمبر کے صحابہ ہیں

حکمرانوں تمہیں کہتا ہوں تم ہمیں ان صحابہ کا تذکرہ کرنے سے روکتے ہو ہمیں ان صحابہ کی شان بیان کرنے سے روکتے ہو اور ہمیں روکتے ہو کہ ہم ان صحابہ کا تذکرہ نہ کریں اور صحابہ کے دشمنوں کو لگام نہ دیں۔

اوئے جو قوم صحابہ پر تبرا کرے ہم ان کے منہ میں لوہے کی لگام چڑھائیں گے خدا کی قسم مرنا قبول ہے لیکن صحابہ کے دشمن کو معاف نہیں کیا جا سکتا کوئی ان کو گالیاں دے کوئی ان کے ایمان پر شک کرے اس عظیم جماعت کو کافر کہے پھر کیا زندگی ہے۔

ایسی بے غیرتی کی زندگی سے تو مرجانا بہتر ہے میں کیا کروں اس جملہ کا معنی نہیں ہے جو ایک عورت نے کہا۔

جو جملہ اس عورت نے احد کے میدان میں کہا کب کہا جب مدینہ سے یہ خبر سن کر چلی کہ آقا شہید ہو گئے راستے میں ہر ملنے والے سے پوچھتی کہ آقا کا کیا حال ہے جواب ملا کچھ پتہ نہیں تیرا باپ شہید ہو گیا آگے گئی پوچھا آقا کا کیا حال ہے جواب ملا کچھ پتہ نہیں تیرا خاوند شہید ہو گیا۔ آگے جواب ملا تیرا بھائی شہید ہو گیا آگے جواب ملا تیرا بیٹا شہید ہو گیا کہنے لگی کوئی پرواہ نہیں آگے بڑھتی چلی گئی یہاں تک کے آقا کے چہرے پر نظر پڑی۔

اس جملے کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔

کل مصیبۃ بعدک جللوا

آقا خاوند کا سایہ آٹھ گیا ہے کوئی پرواہ نہیں۔

بھائی کا ساتھ ختم ہو گیا کوئی پرواہ نہیں۔

باپ قربان ہو گیا ہے بیٹا دم توڑ گیا ہے آقا اگر آپ ہیں تو ساری کائنات ہے آقا

اگر آپ زندہ ہیں تو میری زندگی ہے آقا اگر آپ نہیں تو کچھ نہیں آقا تجھ پر سب کچھ قربان آقا آپ پر سب کچھ قربان آپ پر میرا خاوند قربان آپ پر میرا بھائی قربان آپ پر میرا بیٹا قربان آپ پر میری جان قربان۔

کل مصیبۃ بعدک جللوا

اگر آقا آپ ہیں تو ساری کائنات ہے کوئی کہہ سکتا ہے یہ الفاظ کائنا تمہیں کون سا رشتہ جو باقی رہا۔ اور یہ الفاظ کائنات میں عورت کی زبان سے نکلے جو معمولی زبان پر بے صبری کا اظہار کر دیتی ہے وہ چاروں رشتے ختم کر چکی ہے وہ کہتی ہے کہ میری کائنات باقی ہے میرا جہان آباد ہے میرے اندھیروں میں روشنی کا چراغ نکل آیا ہے یہ پیغمبر کے صحابہ ہیں میرے دوستو سپاہ صحابہ اسی مقدس جماعت کی عزت احترام کی جنگ لڑ رہی ہے۔ میں کہتا ہوں خدا کی قسم جنرل مشرف صحابہ کا تحفظ کرو خدا تمہارا تحفظ کرے گا اور ساتھ یہ بھی کہتا ہوں مانگو کیا مانگتے ہو صحابہ اکرام کے تحفظ کا بل بنانے کیلئے قیمت کیا مانگتے ہو اگر تمہیں سر چاہیے سروں کی قیمت لگاؤ۔ اگر صبح کو کہوں گے تو شام نہ ہونے دیں گے۔

خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں لگاؤ قیمت' لگاؤ قیمت لگاؤ قیمت ہمیں سر چاہیے پہلا سر میرا ہوگا۔ لگاؤ قیمت کیا کرنا ہے سروں کا۔

اس سر کا کرنا کیا ہے اول آخر تمنا ہے کہ یہ سر کام آ جائے ہمارا سر اتر جائے ان کا تحفظ ہو جائے ہم کسی عہدے اقتدار کیلئے نہیں لڑ رہے اقتدار عہدے کیلئے لڑنے والے راستے چھوڑ جاتے ہیں گولیوں سے وہ ہی گزرا کرتے ہیں بموں سے وہی گزرا کرتے ہیں جن کا عشق صادق ہوتا ہے۔

خدا کی قسم خدا نے چودہ سو سال بعد ایسی جماعت کھڑی کر دی بچوں کو دیکھو بوڑھوں کو دیکھو جوانوں کو دیکھو ہر ایک صحابہ کی عزت پر مرنے کیلئے تیار ہے۔ (تیار ہو یا نہیں بتائیں)۔

سب کو پتہ تھا جلسہ نہیں ہونے دیں گے گالیاں دی جا رہی تھیں اوئے تمہاری ماں تقریر کر رہی تھی ایسی باتیں کسی ایک عقلمند کو زیب نہیں دیتی حکومت مخالف ہے گرفتاریاں ہو سکتی تھی جیلوں میں جایا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ اتنا کثیر مجمع جیلوں سے ڈرایا جانے والا نہیں ہتھکڑیاں سے ڈرایا جانے والا نہیں میں کہتا ہوں ضلعی انتظامیہ آج مجھے بتا دے کل کو بتا دے۔ مجھے ٹیلی فون کر دے آپ نے جلسہ کیا ہے ہم کو ایک سو آدمی چاہتے ہیں ایک سو آدمی بھیج دونگا۔

کس سے ڈراتے ہو کوئی پریشانی نہیں صحابہ کی عزت کیلئے ہتھکڑی پہننا باعث سعادت سمجھتے ہیں عزت ذلت کا مالک میرا اللہ ہے حکومتیں دینے والا اور لینے والا میرا اللہ ہے اوئے یہ ہی اٹک کی جیل ہے اس میں میں نے تیرہ ماہ گزارے ہیں اکیلے نہیں جس کال کھوٹھڑی میں میں نے 13 ماہ گزارے آج وہ ہی ہیں جنہوں نے مجھے بھیجا تھا آج شہباز شریف وہیں ہیں آج نواز شریف سیف الرحمٰن یہ فیصلے انسانوں کے نہیں یہ فیصلے خالق کائنات کے ہیں میں یہ فیصلے کر سکتا ہوں نہیں نہیں، پرویز مشرف یہ فیصلے کر سکتا ہے نہیں نہیں، تم اس کوٹھڑی میں رہو جہاں اعظم طارق بند رہا تھا۔

قل اللّٰھم ملک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء (پارہ نمبر3)

کسی کو تخت سے اٹھا کر کال کوٹھڑی میں بیٹھا دے کسی کو کال کوٹھڑی سے اٹھا کر آپ کے سامنے کھڑا کر دے اس میں میرا کیا گناہ ہے پھر کسی سے ڈرنا کیا یہ لفظ یاد رکھو خدا کے سوا کسی اور سے ڈرنا ہی شرک ہے ہتھکڑیوں سے ڈرو کال کوٹھڑیوں سے ڈرو حکمرانوں سے ڈرو اگر انہی سے ڈرنے لگ گئے تو پھر خدا سے کیا ڈرنا یہ کوئی نفع نقصان کے مالک ہیں (نہیں) اگر ان سے ڈرنا کام آتا ہوتا تو پھر ہم باہر نہ ہوتے۔ وہ اندر نہ ہوتے۔ یہ کس کے فیصلے ہیں۔ (اللہ کے) پھر اللہ پہ بھروسہ رکھنے والے ناکام نہیں ہوا کرتے۔ میرا اور آپ کا یہاں پر آنے کو اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے۔ ایک وعدہ آپ اپنے گھروں میں امن کے ساتھ سکون کے ساتھ کوئی نعرے بازی نہیں ہوگی۔ اور پھر انشاء اللہ حضرو میں جلد ہی ملاقات ہوگی۔ تفصیلی خطاب وہاں ہوگا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں تھکا ہوا ہوں کہ سارا دن کس طرح میں نے سفر کیا ہے اور میں کس طرح یہاں آیا ہوں۔ یہ ایک الگ داستان ہے پیدل بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا ہوں۔ اللہ میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

عنوان	:	حضرت حسین رضی اللہ عنہ
بمقام	:	احرار پارک جھنگ
تاریخ	:	14 مارچ 2003ء

الحیدری میڈیا
سیل

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَات. بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ. وَقَالَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخر.

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا. بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُّ عن اقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اقْتل ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اقْتل ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اقْتل اَوْ کما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

درود شریف پڑھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

قابل صد احترام حضرات علماء کرام جھنگ کے غیور بہادر جرأت مند اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے مسلمانو اصحاب رسول سے محبت رکھنے والے سپاہیوں میری قابل قدر اسلامی ماؤں بہنوں بیٹیوں۔

آج یوم عاشورہ پر جمعہ کے دن احرار پارک میں 14 مارچ سن 2003ء کی تاریخ میں ہم سب ان لمحات ان گھڑیوں میں جمع ہیں جو گھڑیاں ہمیں وہ دردناک منظر دکھا رہی ہیں آج کا دن ہمیں کربلا کی یادوں کو کربلا کی تاریخ اور داستان کو بیان کر کر کے رو رہا ہے اور ان شاء اللہ العزیز میں بھی اپنے روایتی انداز سے ہٹ کر آج کربلا کے مظلوم کو خراج عقیدت کا سلام پیش کروں گا۔

دوستو آؤ کربلا میں چلتے ہیں کربلا کی وادی کے ان سنگریزوں سے تپتے ہوئے صحرا کے ان ذروں سے پوچھتے ہیں۔

کربلا کے ذرو ہمیں ذرا بتاؤ تو صحیح جب نواسۂ رسول پیغمبر اسلام کا پیارا حسین تمہاری اس سرزمین پہ آیا تھا۔ تم بتلاؤ حسین نے کس صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا تھا۔ تم بتلاؤ اے کربلا کی وادیوں ذرا وہ منظر کشی کر کے دکھاؤ کہ نواسہ رسول نے کس طرح کربلا کی وادیوں میں بے یاروں مددگار ہونے کی شکل میں اپنے دودھ پیتے بچوں کے نذرانے پیش کیے۔

کس طرح کربلا کی وادیوں میں خاندان نبوت کے خیمے لوٹے گئے کس طرح کربلا میں نواسہ رسول نے جان دے دی۔

دوستو شاعر کہتا ہے کہ میں آج امنڈ امنڈ کر آسمان پر آنے والے بادلوں سے پوچھتا ہوں اوئے کالے کالے بادلوں اپنے اندر ٹنوٹن پانی لے کر گھومنے والوں آسمان کے

بادلوں تم کہاں تھے اس دن جب نبوت کا خاندان پانی کی بوند بوند کو ترس رہا تھا۔

شاعر کربلا کی گرم ہواؤں سے سوال کرتا ہے او کربلا کی وادیوں میں گرم گرم چلنے والی ہواؤں۔

بتلاؤ تو صحیح تم نے اس روز ٹھنڈک کا کام کیوں نہیں دیا اپنی شدت اور گرمی میں کمی کیوں نہیں کر لی اوئے تمہیں ترس کیوں نہیں آیا حسین کے دودھ پیتے بچوں پر تمہیں ترس کیوں نہیں آیا پیغمبر کے نواسے پر کربلا کی وادیوں کے ذرے آج بھی رو رو کر بیان کر رہے ہیں۔ کربلا کی وادیوں میں پیغمبر کا نواسہ حسینؓ اس طرح تڑپتا رہا جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپا کرتی ہے۔ آج کربلا کی وادیوں میں کون آیا ہے۔

آج کربلا کی وادیوں میں وہ آیا ہے جس نے پیغمبر کی گود میں ہوش پایا تھا آج کربلا کی وادیوں میں کس کے ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی ہیں آج کس کے گلے اقدس میں پیاس کی وجہ سے کانٹے چب رہے ہیں وہ ہی دُھن مبارک ہے۔ جس دھن مبارک میں لسان نبوت آیا کرتی تھی۔ آج کربلا کی وادیوں میں کس کے گلے پہ چھری چل رہی ہے یہ وہ ہی مقدس گردن ہے جس گردن کے بوسے محمد مصطفیٰ لیا کرتے تھے۔ دوتوں جس کے برل ا کی وادیوں میں کیوں آیا ہے۔

اپنے 72 ساتھی لے کر حسین کربلا کی وادیوں میں آ کر قربانی کی داستان رقم کیوں کرتا ہے۔ آج کربلا سے واقعہ کا آغاز ہوتا ہے۔ لیکن اس کا پس منظر کوئی نہیں بتاتا۔

حسین کو بلانے والے کون تھے، حسین کو لانے والے کون تھے؟ اور پھر حسین کو گھیر کر اپنے نرغے میں لے کر حسین کے خونؓ سے پیاس بجھانے والے کون تھے؟ یہ مدینہ

چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے۔ یہ تو مدینۃ الرسول میں زندگی گزار رہے تھے آقا کے روضہ کے پاس زندگی گزار رہے ہیں چل کر لوگ رسول اللہ کے روضے پر آتے ہیں۔

بارگاہ نبوت میں سلام پیش کرنے کے بعد آستانہ نبوت پر جا کر سلامی دیا کرتے تھے۔ لیکن آج حسین روضے رسول کی ٹھنڈی چھاؤں کو چھوڑ کر۔

آج مدینہ نبی کو چھوڑ کر کربلا کی وادیوں میں آیا کس لیے ہے اسی داستان کو بیان کرنا ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ وہ حسین ہے کہ پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے خود نام رکھا ہے۔ پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے گھٹی خود دی ہے۔ پیدا ہوئے تو رسول اللہ نے اپنی گود میں لے کر بوسے خود لیے ہیں۔ عقیقہ فرمایا ہے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کسی نے میرے پھولوں کو دیکھنا ہو کسی نے میری نبوت والی خوشبو کو سونگھنا ہو۔ حسنؓ کو سونگھ لے حسینؓ کو سونگھ لے تم حسنؓ حسینؓ کو سونگھو گے تو تمہیں نبوت کی بو آئے گی۔

دوستو حضرت سیدنا امیر معاویہؓ سب کہہ دیجئے رضی اللہ عنہ۔

وہ امیر معاویہ جس کے بارے میں رات میں نے کہا تھا مظلوم محرم وہ امیر شام جن کو چودہ صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی دنیائے کفر بھولنے کے لیے تیار نہیں ہے اور کیسے بھول سکتی ہے۔ جس رافضی کی گردن پر تلوار معاویہؓ نے چلائی ہے خدا کی قسم قیامت آ جائے گی۔ لیکن رافضی امیر معاویہ کی کاٹ کو بھول نہیں سکتا رافضی امیر معاویہ کی مار کو نہیں بھول سکتا مظلوم محرم اور آج یہ پرچیاں مجھے مسلسل آ رہی ہیں کہ آج امیر معاویہ پر تبرا کیا گیا ہے۔

جھنگ کی انتظامیہ اور جھنگ کے پولیس افسران پاکستان کے حکمرانوں کان کھول کر سنو اگر شمر ذی الجوشن کے بازوں کو نہ پکڑا گیا ان کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا تو پھر یاد رکھو ہم جھنگ میں امن کی ضمانت دینے کے لیے تیار نہیں۔

ہم نے پہلے سے کہا تھا ان کی زبانوں کو لگام دینا مگر سنا گیا ہے۔ ان کے نام بھی آ رہے ہیں۔ میں نے ساتھیوں سے کہا ان کے نام جمع کرو اور گواہوں کو تیار کرو ان شاء اللہ ایسا پرچہ درج کرائیں گے ایف آئی آر درج ہوگی جب تک یہ کردار واقعی سزا نہیں پاتے ہم ان شاء اللہ چین سے بیٹھیں گے نہیں۔ (ان شاء اللہ) تمہیں تکلیف کیا ہے امیر معاویہؓ سے کہ انہوں نے منافقت کا بیج مسل ڈالا تھا۔

اگر خدا امیر معاویہ کو دس سال اور دے دیتا تو دنیا سے رافضیت کا نام و نشان ختم ہو جاتا۔ کہتے ہیں جناب امیر معاویہ تو بڑی دیر کے بعد اسلام لائے اوئے کوئی پہلے اسلام لائے یا دیر میں اسلام لائے ہمارا عقیدہ ہے کہ جس نے ایک ایمان بھری نظر سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرے کو دیکھ لیا تو دنیا کا کوئی غوث۔ قطب، ابدال اس کے پاؤں کی دھول کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا اور قرآن کیا کہتا ہے۔

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. (پ۳۰ سورۃ النصر)

اوئے دیکھو دیکھو میں سورت النصر کی تلاوت کر رہا ہوں۔ علماء سے پوچھو سب سے آخر میں قرآن کی یہ سورت نازل ہوئی ہے اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی قرآن کی آخری آیت کیا کہہ رہی ہے۔

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. (پ۳۰ سورۃ النصر)

تم دیکھ رہے ہو خدا کے دین میں لوگ داخل ہو رہے ہیں فوج در فوج خدا کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

قرآن آخری لمحوں میں بھی کہہ رہا ہے فوج در فوج آدمی آ رہے ہیں وہ بھی خدا کے دین کی حد میں آ رہے ہیں اوئے جو خدا کے دین کی حد میں آ گیا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کا دیدار پا گیا ہے صحابیت کا شرف اسے حاصل ہو گیا ہے۔ کوئی مائی کا لال بعد میں آنے والا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ امام بخاریؒ کے اُستاد ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کے شاگرد ہے۔ رئیس المحدثین والمفسرین ہیں۔ کسی نے ان سے سوال کیا تھا:

عمر بن عبدالعزیز کا درجہ زیادہ ہے یا امیر معاویہ کا درجہ زیادہ ہے حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے۔ فرمایا! ایک ذرے کو آفتاب سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

فرمایا تم نے عمر بن عبدالعزیز کا مقابلہ امیر معاویہ سے کر دیا ہے۔

سنو لاکھوں عمر بن عبدالعزیز مل جائیں تو وہ امیر معاویہ کے اس گھوڑے جس پر امیر معاویہ سوار ہو کر رسول اللہ کی معیت میں جہاد میں جا رہے ہیں گھوڑے کی ناک میں جو مٹی ہے۔ ناک کی میل یہ ناک کی میل ایسی چیز ہے کہ انسان کو اپنے ناک کی میل سے نفرت ہوتی ہے اور دوسرے کی ناک بہتی ہوئی دیکھ کر نفرت کرتا ہے انسان اپنے ناک کی میل سے نفرت کرتا ہے تو گھوڑے کے ناک کی میل سے کتنی نفرت ہوتی ہوگی اس کی کیا حیثیت ہے کتنی حقیر چیز ہے۔ فرمایا۔

فرمایا: ہزاروں لاکھوں عمر بن عبدالعزیز جمع ہو جائیں تو مل کر امیر معاویہ کے گھوڑے کے ناک کی جو میل ہے اس کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے پھر وجہ بتلائی کسی نے کہا حضرت اتنا بھی مبالغہ نہیں کرنا چاہیے کہا۔ کہاں گھوڑے کی ناک کی میل اور کہاں عمر بن عبدالعزیز کہ جس کا دور آتا ہے تو شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے ہیں۔

اتنے بڑے خلیفہ راشد کو آپ نے امیر معاویہ کے گھوڑے کے ناک کی میل سے بھی کم درجہ دے دیا وجہ کیا ہے فرمایا تم نہیں سمجھتے ہو میں نے کہا یہ تھا وہ گھوڑا جس پر امیر معاویہ سوار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ جنگ میں جا رہا ہے فرمایا جی ہاں جی ہاں وہ ہی گھوڑا فرمایا دیکھتے نہیں ہو جب رسول اللہ اس لشکر میں شریک ہیں۔ تو آقا سانس لے رہے ہیں تو آپ کے وجود سے منہ کے ذریعے سانس باہر آ رہا ہے آپ کے سانس مبارک کے حصے آپ کے سانس مبارک کے ذرات ہوا میں رچ مچ جاتے ہیں اس ہوا میں گھوڑوں کی دھول سے اُڑتی ہوئی مٹی بھی آتی ہے ایڑیوں سے لگنے والی دھول بھی آتی ہے رسول اللہ کے سانس مبارک کے حصے اس دھول میں مل جاتے ہیں وہ دھول وہ گردوغبار جہاں وہ اس گھوڑے پہ برستی ہے صحابہ کے وجود پر آتی ہے ان کے کپڑوں پر آتی ہے۔

تو مٹی کے وہ ہی ذرات گھوڑے کے ناک میں چلے جاتے ہیں گھوڑے کے ناک کی میل میں آمیزش رسول اللہ کے سانس کی ہے۔ کہ رسول اللہ کا سانس اس میں ملا ہوا ہے ادنے دنیا بھر کے ولی جمع ہو جائیں غوث قطب ابدال جمع ہو جائیں رسول اللہ کے سانس والی مٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتے کون صحابہ؟ قرآن صحابہ کے بارے میں کہتا ہے:

التائبون العابدون الحامدون الساحون الراکعون الی خرہ. (پ۱۱رکوع ۳)

فرمایا: یہ ہیں وہ لوگ جو خدا کے راستے میں توبہ کرنے والے۔

خدا کی تعریفیں بیان کرنے والے۔

اس جگہ پر ضیاالرحمٰن فاروقی شہیدؒ فرمایا کرتے تھے:

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے

خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے

اپنے پرچم کا رنگ بھلا مت دینا

سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے

تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو

بھیڑ میں اگر سست چلو گے تو کچل جاؤ گے

اپنی ہی مٹی پر چلنے کا سلیقہ سیکھو

سنگ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے

ہم سفر ڈھونڈوں نہ کسی کا سہارا چاہو

ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

دوستوں صحابہ اکرامؓ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعریف کرتا ہوا قرآن کہتا ہے:

التائبون العابدون الحامدون الساحون الراکعون الی خرہ. (پ۱۱رکوع ۳)

یہ وہ لوگ ہیں قرآن کہتا ہے:

الذین ھاجرو واخرجوا من دیارھم ۔(پ۴رکوع ۱۱)

وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی جب وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے۔

واوذوا فی سبیلی۔ میرے راستے میں ستائے گئے میرے راستے میں قربان ہو گئے میرے راستے میں تخت دار پہ چڑھائے گئے وقاتلو قتلوا پھر میرے راستے میں جہاد کی راہوں پہ چلتے گئے لایکفرن عنھم سیاتھم میں نے ان کے سب گناہوں کو معاف کر دیا۔

اب بتلاؤ امیر معاویہؓ نے رسول اللہ کی معیت میں جہاد کیا ہے یا نہیں (کیا ہے) آپ نے مکہ چھوڑ کر مدینہ کا رُخ کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔

پھر آپ نے بحری جنگیں لڑی تھیں یا نہیں لڑی تھیں۔ (لڑی تھیں) میں تو حیران رہ جاتا ہوں اس عظیم انسان پر ملک شام پر 20 سال تک گورنر بن کر رہے اور پھر سارے عالم اسلام پر 20 سال تک خلیفہ بن کے رہے۔

چالیس سالہ دور حکومت میں ایک پرندہ بھی نہیں ہے جس نے امیر معاویہ کے سامنے پر مارا ہو۔

حکومت کتنی بڑی چائنہ کی دیواروں سے لے کر پرتگال تک اگر کسی کی حکومت تھی 65 لاکھ 64 ہزار مربع میل پر پھر اتنی بڑی عالم اسلام میں کسی اور نے حکومت نہیں کی۔

جتنی بڑی حکومت کا تاجدار سیدنا امیر معاویہؓ تھے آپ کی حکومت میں نہ کسی نے بغاوت کو سوچا نہ آپ کی مخالفت کا سوچا آج کربلا کے واقع کو تو بیان کیا جاتا ہے سوال یہ ہے حضرت حسینؓ نے یزید کی بیعت کا انکار کیا آپؓ نے کوفہ کا سفر کیا کربلا میں پہنچے اگر حضرت حسینؓ کو حضرت امیر معاویہ سے اختلاف ہوتا تو پھر حضرت حسینؓ سکون سے مدینہ میں بیٹھتے (نہیں) خاموشی کے ساتھ مدینہ میں تشریف رکھتے (نہیں)

میرا ایمان ہے جو حسینؓ یزید کے ساتھ اختلاف کی وجہ سے مکہ مدینہ چھوڑ کر کے کوفہ

کی طرف جاتے ہوئے اپنا پورا خاندان، قربان کر دیتے ہیں اگر انھیں امیر معاویہؓ سے ذرا برابر بھی اختلاف ہوتا تو کبھی بھی مدینہ میں سکون کی زندگی گزارتے (نہیں)

حضرت حسینؓ کا کوفہ میں جانا اور پھر کربلا کے میدان میں یہ واقعہ پیش آنا اس بات کی دلیل ہے حضرت حسینؓ کو امیر معاویہؓ سے کوئی اختلاف نہیں تھا کوئی لاؤ روایت ایسی ورنہ یہ روایت تو موجود ہیں۔ جب سیدنا حسنؓ شہید ہو گئے تو کوفیوں نے خط لکھے حضرت حسینؓ کو حضرت والا بڑا قیمتی موقع ہے اب ہم سب آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں آپ امیر معاویہ کے خلاف بغاوت کریں فرمایا خبردار آئندہ تمہیں ایسی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے میرے بھائی نے بھی اپنی رضا اور رغبت کے ساتھ امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔

اور میں حسینؓ نے بھی سوچ سمجھ کر اوّل آخر دیکھ کر حسین سوچ سوچ کر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے ابھی امیر معاویہ سے کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی جو شریعت کے خلاف ہو جو میری بیعت کو توڑنے کی اجازت دے جب تک امیر معاویہؓ شریعت کی پاسداری کرتا رہے گا جب تک دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرتا رہے گا حسینؓ امیر معاویہ کے لشکر کا سپاہی رہے گا۔

پھر جب تک حضرت امیر معاویہ زندہ رہے حسینؓ نے کسی کوفہ اور کربلا کا سفر کیا۔ نہیں کیا اس سے بڑی کوئی دلیل ہو سکتی ہے امیر معاویہؓ کے خلیفہ راشد ہونے کی۔

کہ جن کی خلافت کو حضرت حسن نے بھی مانا حضرت حسینؓ نے بھی مانا اور پھر یہاں تک آج لوگ بہت کچھ کہتے ہیں۔ کہ اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ بنا دیا کہ امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے کے لیے بیعت کیوں لی۔

CamScanner

اس بات کو سمجھو یزید کی ذات سے اختلاف ہو سکتا ہے یزید کے فیصلوں سے اختلاف ہو سکتا ہے۔

یزید کے طریقے حکمرانی سے اختلاف ہو سکتا ہے۔

مگر امیر معاویہ کے فیصلے سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔

میں آرہا ہوں وہیں جہاں آج آپ لے جانے چاہتے ہیں۔

لیکن شروع کی باتیں واضح کرنا چاہتا ہوں۔

امیر معاویہ نے اتنا بڑا فیصلہ اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ حضرت امیر معاویہؓ دیکھ چکے تھے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کا شرازہ بکھر چکا تھا۔

مسلمانوںؓ کے گروہ آپس میں دست گریباں ہو گئے تھے۔

80 ہزار صحابہ کرام جنگ صفین جنگ جمل کا نشانہ بن چکے تھے اور خارجیوں کا فتنہ کھڑا ہو چکا تھا۔

حضرت علیؓ کو شہید کر دیا تھا حضرت امیر معاویہؓ نے ساری مملکتوں کے گورنروں کو لکھا اپنے اپنے علاقوں میں اپنے اپنے صوبوں میں لوگوں سے مشورہ لو لوگوں سے پوچھو عالم اسلام میں رہنے والے کروڑوں مسلمانوں امیر معاویہ تم سے مشورہ لیتا ہے بتاؤ وہ کون سا انداز ہے وہ کونسا طریقہ ہے کہ میرے فوت ہونے کے بعد عالم اسلام کا اتحاد باقی رہے مسلمانوں میں تقسیم نہ ہو مسلمانوں کی فوج کی قوت برقرار رہے اتحاد رہے۔

تم بتلاؤ مشورہ کیا ہے تمام صوبوں کے گورنروں نے اپنے اپنے شہروں کی جامع مسجد میں کھڑے ہو کر خطبے دیئے گورنروں نے جب گورنر تقریر کرتا ہو آپ خود انداز لگائیے۔

کتنے لوگ ہوں گے ایک شہر کی ایک ہی جامع مسجد میں گورنر تقریر کرتا ہے پورا شہر آتا ہے گورنر طریقہ پوچھتا ہے طریقہ بتلاؤ آگے سے لوگ کہتے ہیں ہمارے ذہنوں میں ایک بات آتی ہے۔ اگر امیر معاویہ اپنی زندگی میں اپنی جانشین نامزد کر کے اور پورے عالم اسلام سے اس کی بیعت لے لے۔ سارے بزرگوں سے بیعت لے لے۔ اگر امیر معاویہ اپنا جانشین مقرر کر کے عالم اسلام کے ملکوں سے بزرگوں سے منظوری لے لے۔

اسکا اعلان کر دے یہ ایک طریقہ ہے امیر معاویہ کے جانے کے بعد عالم اسلام کی قوت متفق رہے گی۔

خدا کی قسم بتلاؤ اس سے بڑی کوئی دانش مندی کی بات ہو سکتی ہے (نہیں) درد کیا ہے؟ تڑپ کیا ہے؟ کہ معاویہؓ کے جانے کے بعد مسلمانوں میں دھڑے بندی قائم نہ ہو مسلمانوں میں انتشار نہ ہو یہ ہر طرف سے صدا آئی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا خیال ہے اگر میں اپنے بعد حسینؓ کو اپنا نائب بنادوں اہل شام نے کہا ہم نہیں مانیں گے۔

کیوں نہیں مانو گے؟ انہوں نے کہا ہم نے حضرت حسن حضرت علیؓ کے دور میں ان کے ساتھ جنگیں کی ہیں۔

لہٰذا حضرت حسینؓ کے ساتھی وہ کوفہ والے وہ بصرہ والے وہ ہمیں معاف نہیں کریں گے۔ لڑائی شروع ہو جائے گی اور نام آئے یہاں تک کے لوگوں نے یزید کا نام آنا تھا ہر صوبے کے گورنر نے اپنے صوبے کے لوگوں کے سامنے جب کہا یزید کا نام آ رہا ہے تمہارا کیا خیال ہے آپ حیران ہوں گے عالم اسلام کے تین درجن سے زائد صوبے تھے ایک ایک صوبہ پاکستان سے بڑا تھا ہر صوبے نے کہا اگر امیر معاویہ یزید کو اپنا جانشین بنائیں ہم اس کو

قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔

یہ باتیں سنو آج امیر معاویہ پر اور کوئی غصہ نہیں آتا کہتے ہیں جی انہوں نے یزید کو خلیفہ بنا دیا یزید کو جانشین بنا دیا تم نہیں جانتے یہ رائے۔ امیر معاویہؓ کی نہیں تھی یہ رائے تو 65 لاکھ 64 ہزار مربع میل پر رہنے والے لوگوں کی تھی وہاں کے لوگوں کی رائے تھی جب یہ رائے کثرت سے آئی آپ نے بزرگوں کے پاس بھیجا۔ چند بزرگوں کے سوا سب نے ان کی تائید کی۔ تائید کرنے والے ابن عباس تھے تائید کرنے والوں میں بڑے بڑے لوگ تھے۔

تب امیر معاویہؓ نے اس کا اعلان کیا کہ میرے بعد میرا جانشین یزید ہوگا اور اس اعلان کے فوراً بعد اور اس اعلان کے فوراً بعد امیر معاویہ فوت نہیں ہوئے بلکہ اس اعلان کے پانچ سال بعد فوت ہوئے۔

اب بتلاؤ امیر معاویہؓ کی رائے سے کسی کو اگر اختلاف تھا تو اسے امیر معاویہؓ کے دور میں اُٹھ کھڑا ہونا نہیں چاہیے تھا آپ کی رائے کو کثرت سے مان لیا گیا۔

لیکن اس کے باوجود جب سیدنا امیر معاویہ کا انتقال ہونے لگا یزید شام میں نہیں تھا آپ نے یزید کو وصیت نامہ لکھا فرمایا تو یہاں نہیں ہے لیکن میں تمہیں وصیت کر رہا ہوں اگرچہ پورے عالم اسلام نے تیری بیعت پر مہر تصدیق لگا دی ہے مگر میرے بیٹے اس وقت تک خلافت کی کرسی پر نہ بیٹھنا جب تک رسول اللہ کا نواسہ حسینؓ بھی تجھے خلیفہ تسلیم کرے پہلے نبی کے نواسے حسینؓ کو راضی کرنا پہلے رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کو راضی کرنا یزید تیرے باپ سے حسین کا باپ اعلیٰ ہے۔

تیرے نانا سے حسینؓ کا نانا اعلیٰ ہے تیرا باپ حسینؓ کے نانا کا غلام ہے خبردار رسول

اللہ ﷻ کے نواسے حسینؓ کے ساتھ کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کرنا جس کی وجہ سے لعنت کا طوق تیرے گلے میں پڑ جائے اتنی زبردست نصیحت کرنے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں اب آپ بتلائیں امیر معاویہؓ کا کوئی قصور ہے امیر معاویہ کی اس میں کوئی غلطی نظر آتی ہے (نہیں)

سیدنا امیر معاویہؓ کے انتقال کے بعد اب کوفہ کے لوگ سلمان ابن سرد اس کے گھر میں جمع ہوئے جمع ہو کر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔

مشورہ کر کے کہا کہ امیر معاویہؓ فوت ہو گئے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ حسینؓ کو بلوائیں حسینؓ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ حسینؓ کو اپنا خلیفہ مانیں انہوں نے کہا طریقہ کیا ہے۔

وفد بھیجو خط لکھو پیغام بھیجو۔

ایک خط دو خط ایک وفد دو وفد

دس وفد خط لکھنے والوں نے بارہ ہزار خطوط

حسین کو لکھے بارہ ہزار خطوط

کیا کہہ رہے ہیں حضرت ہماری جانیں آپ کے لیے

ہمارے وجود آپ کے لیے ہمارے دل آپ کے لیے

ہمارے بچے آپ کے لیے ہماری عزتیں آپ کے لیے

آپ تشریف لائیں آپ ہماری قیادت کریں۔

ہم آپ کے دائیں لڑیں گے ہم آپ کے بائیں لڑیں گے

CamScanner

ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے

آئیں تشریف لائیں یزید کے مقابلے میں ہم آپ کا ساتھ دیں گے جب بارہ ہزار خطوط خدا کے نام رسول اللہ ﷺ کے نام خدا کی قسم دے کر حضرت حسینؓ کو لکھے تو نواسۂ رسول کو جوش آیا اور یہ فطرتی بات ہے کہ کوئی قوم خدا کا واسطہ دے کر نبی کا واسطہ دے بلا رہی ہو۔ اور بار بار خط لکھے آپ نے فیصلہ کر لیا کہ میں کوفہ جاؤں گا جب رسول اللہ ﷺ کے نواسے کوفہ جانے کے لیے تیار ہوئے۔ سب سے پہلے روکنے کے لیے حضرت حسینؓ کے سگے بھائی محمد بن علی سامنے آئے جنہیں محمد بن حنیفہ کہا جاتا ہے کہا: حسینؓ بھائی مدینہ نہ چھوڑو خدا کے لیے خدا کے لیے مدینہ نہ چھوڑو۔ میرے حسینؓ تو میرا بھائی ہے علی کا بیٹا ہے تو جانتا نہیں ہے جب تم بھی کوفہ میں تھے میرے باپ علی بھی کوفہ میں تھے اور میں بھی کوفہ میں تھا یہ لوگ کیا کرتے تھے۔

اس وقت کوفیوں کا انداز کیا ہوا کرتا تھا اس وقت علی ان کو بلایا کرتے تھے یہ ظالم آنے سے انکار کر دیتے تھے کہ ابو ان کو دعوت دیتے تھے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے تھے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے تھے میرے ابو ان کو جہاد کے لیے پکارا کرتے تھے۔

یہ ڈر کے مارے گھروں میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ حسینؓ آج وہی لوگ بے غیرت بزدل مکار، عیار آپ کو بلا رہے ہیں وہ آپ کو دھوکا دیں گے۔

جنہوں نے ابو کو دھوکا دیا بھائی کو دھوکا دیا۔

میں محمد میرے بھائی تیرے پاؤں پکڑ کر کہتا ہوں، کہ آپ کوفہ میں تشریف نہ لے جائیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس آ جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن جعفر آ جاتے ہیں۔ فرمایا

میرے بھائی جان آپ نہ جائیں۔ آپ نے کہا میں ارادہ کر چکا ہوں اتنے خط آئے ہیں اب میں اگر انکار کرتا ہوں۔ تو یہ بدبخت کوفی لوگ یہ کہا کریں گے ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے نواسے حسینؓ کو بلایا تھا وہ موت سے ڈر کر مدینہ میں بیٹھ گیا تھا لوگ مجھے طعنے دیں گے۔

حسینؓ موت سے ڈر گیا حسینؓ جان ہتھیلی پر رکھ کر جا رہا ہے فیصلہ خدا پر چھوڑتا ہوں آگے کیا ہوتا ہے۔

مگر میں تاریخ میں لکھوانا چاہتا ہوں جب رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو خدا کا واسطہ دے کر بلایا گیا۔

پھر نواسہ رسول جان ہتھیلی پر رکھ کر آیا ہے گھر میں چھپ کر نہیں بیٹھا یہ ہے وجہ دوستو پھر وہ لمحے بھی آئے پہلے آپ نے اپنے چچا زات بھائی مسلم بن عقیل کو بھیجا۔

جاؤ مسلم تم سیدھا کوفہ جاؤ میں مکہ سے ہو کر آتا ہوں اور جا کر مجھے بتانا کیا حال ہے کوفیوں کا بے وفا کوفی غدار کوفی منافق کوفی آج کوئی کوفیوں کا نام نہیں لیتا کیوں دنیا کا طریقہ واردات یہ ہے اپنے گھر میں کوئی نہیں دیکھتا دوسرے گھر کے کیڑے سب کو نظر آتے ہیں۔

غیر کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے تجھے
دیکھ اے غافل ذرا اپنی آنکھ کا تشہیر بھی

اپنی غلطی نہیں مانتے کہتے ہیں جی شامی آ گئے تھے کوئی حجازی آ گئے تھا اُٹھا مقتل حسینؓ نامی کتاب جو سب سے پہلے چھپی ہے جس نے واقعہ کربلا کو بیان کیا ہے اس کتاب کا مصنف شیعہ لوط بن یحییٰ ابو مخنف لکھتا ہے حسینؓ کے مقابلے میں پانی بند کرنے والے حسینؓ

کے خیمے کا گھراؤ کرنے والے۔ چھ لاکھ انسان نہ شامی تھے نہ حجازی تھے۔ بلکہ سارے کے سارے غدار کوفی تھے سارے کے سارے کون تھے؟ کوفی اور آج کل تو ماشاء اللہ کوفیوں کے بارے میں یہ اصطلاح مشہور ہو چکی ہے آپ کسی شہر میں جائیں کہتے ہیں جی یہ محلّہ کوفیوں کا ہے یہ گھرانہ کوفیوں کا ہے کوفی لایوفی۔ کہ کوفی وفا نہیں کر سکتا کوفیوں میں وفا نہیں ہے۔ کہاں گئے وہ بارہ ہزار خط لکھنے والے کتابوں کو اُٹھا حضرت حسینؓ کا سفر جاری ہے حضرت مسلم بن عقیل پہنچے۔ ایک دن میں اسی ہزار کوفیوں نے حضرت مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر بیعت کی۔ کہا کہ یہ آپ کے ہاتھ پر بیعت حضرت حسین کے لیے ہے کہ آپ حضرت حسین کو خط لکھیں آجائیں پورا کوفہ آپ کا منتظر ہے۔ مغرب کی نماز ہوئی حضرت مسلم بن عقیل نے سلام پھیرا ایک لاکھ افراد پیچھے نماز پڑھنے والے موجود تھے۔ جب کوفیوں کے نعرے دیکھے جب کوفیوں کے جذبات دیکھے جب کوفیوں کی محبت کے دعوے دیکھے۔

حضرت مسلم بن عقیل نے خط لکھا حضرت حسینؓ کے نام فرمایا، تشریف لے آیئے حالات خوشگوار ہیں۔ حالات بالکل بہتر ہے کوئی رُکاوٹ نہیں ہے۔ یہ لوگ ہمارے ساتھ ہے یہ ہی بات ملک شام میں (پہنچ) گئی شام سے زید نے عبداللہ ابن زیاد کو بھیجا۔ عبداللہ بن زیاد نے کہا یزید کو میں کوفہ جا رہا ہوں گورنر بن کر کوئی اور ہوتا وہ کہتا مجھے فوج دو فوج تا کہ کوفیوں کو سیدھا کر دوں تا کہ کوفیوں کو سیدھا کر دوں۔ مگر میں کوفیوں کی فطرت سے واقف ہوں۔ یزید مجھے فوج کی ضرورت نہیں بس صرف گورنری دے دے میں اکیلا کوفیوں کو سیدھا کرنے کے لیے کافی ہوں۔ پھر کیا ہوا ایک دن عصر کا وقت تھا کوفی لوگ شہر سے باہر نکل کر حضرت حسینؓ کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے دیکھا ایک نقاب پوش انسان گھوڑے پر دوڑتا ہوا آ رہا ہے جب

وہ قریب سے گزرا کوفیوں نے کہا کہ تو حسینؓ ہے وہ نہیں بولا وہ دوڑتا جا رہا ہے یہ سب اس کے پیچھے دوڑ پڑے سامعین محترم میں عرض کر رہا تھا حضرت مسلم بن عقیلؓ نے خط لکھا ہے اور ادھر سے ابن زیاد آیا ہے۔ اب یہ مسجد کوفہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہزاروں کوفی گھروں سے نکل کر اور یہ سوچ اور یہ ایک دوسرے سے کہتے جا رہے تھے حضرت حسینؓ آ گئے ہیں حضرت حسینؓ آ گئے ہیں پھر ابن زیاد نے مسجد کوفہ میں داخل ہو کر سیدھا مسجد کوفہ کے منبر پہ جا کر کھڑا ہو گیا اور ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ بیٹھ جاؤ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں کوفی بیٹھ گئے تو ابن زیاد نے اپنے چہرے سے نقاب اُٹھایا۔ جب ابن زیاد کا چہرہ کوفیوں نے دیکھا تو آنکھیں پتھرا گئیں منہ کھولے کے کھولے رہ گئے جرأت کی وجہ سے تو ایک دوسرے کو دیکھتے ہی گر گئے اور کہنے لگے یہ کیا ہوا ہم سمجھ رہے تھے کہ حسینؓ آ گئے ہیں۔

یہ تو ابن زیاد شام سے آ گئے ہیں ابن زیاد نے کہا خاموش ہو جاؤ اتنا کہنا تھا ان غداروں بزدل کوفیوں کا سانس سوکھ گیا۔ ابن زیاد نے کہا سنو یزید کے تیروں میں سے جو سب سے زیادہ زہریلا تیر تھا وہ تیر نکال کر اس نے تمہاری طرف پھینکا ہے میں ابن زیاد گورنر کوفہ بن کر آیا ہوں اور کوفہ کے لوگوں میں تمہاری فطرت سے واقف ہوں۔ تم حسین کو بلا رہے ہو تا کہ غداری کا ارتکاب کرو تا کہ فتنہ فساد کرو یاد رکھو تم سیدھے ہو جاؤ ورنہ مجھے تمہیں سیدھا کرنا آتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے جو یہ سب پہلے حسین کے نعرے لگا رہے تھے یا حسینؓ یا حسینؓ سلام علیک سلام علیک کی باتیں کر رہے تھے۔ زندہ باد زندہ باد کی باتیں کر رہے تھے ایک للکار تھی ابن زیاد کی خاموش ہو گئے اور منہ کھلا ہے تو بند کرنا بھول گئے اور اگر بند ہے تو کھولنا بھول گئے اس نے کہا میں زیادہ لمبی تقریر کرنے نہیں آیا میں دیکھ رہا ہوں کچھ سر ایسے

ہیں جو اپنے وجود پر بھاری ہو گئے ہیں اور عنقریب میں دیکھ رہا ہوں کچھ سر کٹنے والے ہیں اس نے کہا میں تمہارے سر کاٹ دوں گا۔

خدا کی قسم تاریخ کی کتابوں میں آتا ہے اس نے اتنا کہا میں کاٹ دوں گا کوفیوں کو ایسا لگا کہ ان کی گردنیں کٹ گئیں۔ کچھ دیر سہمے رہے پھر اپنے سروں کو ہلا کر دیکھنے لگے کہ واقعی ہی ہمارے سر کٹ گئے یا دھڑوں پر موجود ہے۔ یہ غدار قوم وفادار ہو سکتی ہے؟ ایسے بزدلوں سے وفا کی اُمید نہیں رکھی جا سکتی اس نے کہا دفعہ ہو جاؤ۔ خبردار اپنے اپنے سرداروں کو بھیجو ایک ابن زیاد اوئے جو سارے مل کر ایک ابن زیاد کا کچھ نہ بگاڑ سکے وہ حسینؓ کی حفاظت کر سکتے تھے؟ نہیں شام کا وقت ہوا ابن زیاد قلعہ میں گیا سارے سردار وہاں پہنچ گئے ہاتھ باندھ کے بے غیرت وہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ ان سرداروں میں کون کون ہے۔ ان سرداروں میں سلمان ابن سرد حفائی ملعون بھی ہے جس کے گھر میں جمع ہوئے تھے جس نے خط لکھے تھے ان میں سبق بن ابیعی بھی موجود تھا۔ ان میں وہ بڑے بڑے بے ایمان جنہوں نے حضرت حسینؓ کو خط لکھے سارے موجود ہیں جنہوں نے حضرت حسینؓ کو خط لکھے اس نے کہا او سلمان ابن سرد تیرے گھر میں میٹنگ ہوئی تھی حسینؓ کو بلاؤ کہنے لگا حضور مجھ کو معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی حسینؓ آ رہے ہیں اس کا راستہ روکنے کی ذمہ داری مجھے دو میں حسینؓ کو راستے میں واپس کر دوں گا یہ وہ قوم ہے اس نے کہا ٹھیک ہے جاؤ واپس چلے گئے شام کا وقت ہوتا ہے حضرت مسلم بن عقیلؓ مسجد میں آئے تو سناٹا تھا کوئی نہیں تھا تاریخ کی کتابیں کہتی ہیں مسلم بن عقیل نے اکیلے.....اذان دی۔

نماز کے لیے پانچ سات ہزار پھر جمع ہو گئے جب مغرب کی اذان کا وقت آیا مسلم

بن عقیل نماز پڑھانے لگے پیچھے دس ہزار کوفی موجود ہیں۔ آپ نے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھے آپ نے فاتحہ کی تلاوت شروع کی ایک شخص نے مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہا کہ کوفیو ابن زیاد آ گیا یہ کہنا تھا نماز پوری ہوئی مسلم بن عقیل نے سلام پھیرا پیچھے ایک بھی نہیں تھا پیچھے ایک بھی نہیں تھا آج یہ کوفیوں کی مالی ذریت یہ کوفیوں کی اولاد کبھی نہیں بتلائے گی حسینؓ کے خون کے ذمہ دار کون ہیں۔ تم نہیں بتلاتے مگر یاد رکھو کربلا کا بیمار عابد بیمار جسے دنیا زین العابدین کے نام سے جانتی ہے ذرا ان کی تقریریں پڑھو ان کے ارشادات پڑھو انہوں نے کوفیوں سے کیا کہا تھا کہ جب کربلا کے میدان میں معرکہ بڑھتا ہوا حضرت حسینؓ اور آپ کے بچے آپ کے بھائی آپ کے کڑیل جوان بیٹے کربلا کی وادیوں میں جب قربان ہو گئے صحراء کی تپتی ریت پر نبوت ﷺ کا خاندان جب خاک و خون میں تڑپ گیا۔

شام ہوئی باقی عورتوں اور بچوں کو لے کر یہ لوگ کوفہ میں آئے ان قیدیوں کو دیکھ کر کوفہ کی عورتیں رونے لگیں۔ کوفہ کے لوگ جمع ہو کر خاندان نبوت کو دیکھ کر قید کی حالت میں پلٹنے لگے رونے لگے ہائے ہائے کرنے لگے۔ تو بیمار کربلا نے کہا یہ شور کیسا ہے؟ عرض کیا کہ کوفی رو رہے ہیں عرض کیا مجھے سہارا دو سہارا آپ کو اُٹھایا گیا تکیہ لگا کر بٹھایا گیا۔ آپ نے کہا رو کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ جب کوفی خاموش ہو گئے فرمایا کوفی روتے کیوں ہو۔ کیوں رو رہے ہو یہ ہائے وائے کیسا ہے؟

یہ ماتم کیوں ہے انہوں نے کہا کہ آپ پر مصیبت ٹوٹ پڑی نبوت کا خاندان ذبح ہو گیا یہ صدمے کی بات ہے۔ فرمایا تم دلاسہ دینے آئے ہو تعزیت کرنے آئے ہو میرا دکھ بانٹنے آئے ہو میرے غم میں شریک ہونے آئے ہو او میرا دکھ بانٹنے والوں مجھے یہ بتلاؤ

ہمارے وجودوں پر تلواریں جن کی چل رہی تھی ان تلواروں کو پکڑنے والے کون تھے؟ کون تھے؟ فلاں تو بتلا کہ میدان کربلا میں تو میرے باپ پر تلوار نہیں چلا رہا تھا تو بتلا او نوجوان ٹھہر جا تو بتلا تیرے باپ نے میرے بھائی کے گلے پر تیر نہیں چلایا تھا اوئے بوڑھے تو کھڑا ہو تو اشارہ کر کے نہیں کہہ رہا تھا کہ حسینؓ کے بیٹے کو شہید کر دو۔ اوئے فلاں تو کھڑا ہو تو یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ عباس کے ہاتھ قلم کر دو اوئے تم میں سے ایک ایک ہمارا قاتل ہے اوئے قتل بھی کرتے ہو اور روتے بھی ہو۔

یہ بچہ میدان کربلا میں بول رہا تھا علیؓ کی بیٹی کو جوش آیا جناب زینب کھڑی ہوئی فرمایا بیٹا چپ ہو جاؤ تمہاری پھوپھی آج حقائق سے پردہ اُتارنے کے لیے تیار ہے۔ بیٹے چپ ہو جاؤ۔ حسینؓ کی بہن تاریخ کے اوراق پر حقیقت رقم کرنا چاہتی ہے بی بی زینب نے کہا سب سے پہلے میں خدا کی بارگاہ میں دعا کرنا چاہتی ہوں۔ او کائنات کے مالک آج جو لوگ روئے ہوئے آ رہے ہیں ماتم کرتے ہوئے آ رہے ہیں تیرے نبی ﷺ کی بیٹی کی بیٹی تیرے نبی ﷺ کی نواسی اپنا خون سے آلودہ دامن اُٹھا کر دعا کر رہی ہے خدایا میرے بھائی کے قاتلوں کو قیامت تک روتے رکھنا خدایا میرے بھائی حسینؓ کے گلوں پہ جنہوں نے تیر چلائے خنجر چلائے ان کے ہاتھوں کو شل کر دے جنہوں نے میرے بھائی کا سینہ زخمی کیا۔ ہر سال وہ دن آتا رہے یہ اپنے سینے زخمی کرتے رہیں یہ اپنی پیٹھ پر زنجیریں مارتے رہیں اُٹھاؤ ذمہ داری سے کہتا ہوں۔ اگر علیؓ کی بیٹی حسینؓ کی بہن نے یہ بددعا نہ دی ہو اور یہ بددعا ان کی کتابوں میں نہ ہو۔ میری سزا موت ہے یہ بددعا ہے یہ بددعا لگی ہے زینبؓ کی اسی زینبؓ نے کہا رو رہے ہو خدا قیامت تک تمہاری آنکھوں میں آنسو رکھے۔ تم روتے رہو تم پیٹتے رہو تا کہ

قیامت تک لوگوں کو پتہ چلتا رہے کون ہیں؟ جنہیں آج بھی اپنے گناہوں پر ندامت ہو رہی ہے لوگوں کو پتہ چلے اصول ہے اصول چور چوری کرتا ہے مالک کو پتہ نہیں چلتا کچھ دنوں بعد مالک مکان آتا ہے میری رپورٹ درج کر لیں۔

کیا ہوا میرے گھر کی چوری ہوئی کیا کہنا چاہتا ہے میرا چور فلاں ہے کیسے؟ کہتا ہے میرے گھر سے جو کپڑے چوری ہوئے تھے اس کے گھر سے برآمد ہو رہے ہیں میرے گھر سے جو جوتے چوری ہوئے تھے اس کے پاؤں میں موجود ہے میرے گھر سے جو گھڑی چوری ہوئی تھی اس کے بازو پر موجود ہے چوری کا مال جس کے گھر سے برآمد ہوتا ہے چور بھی وہ ہی ہوتا ہے چور بھی وہ ہی ہوتا ہے۔

مکہ اور مدینہ والے سنی تھے سنیوں نے دعویٰ کیا کوفیوں پر کہ کوفیوں مکہ اور مدینہ سے حسینؓ چلا تھا حسینؓ مکہ اور مدینہ سے اپنے چچوں کے ساتھ چلا تھا اپنے گھوڑے کے ساتھ چلا تھا اپنے دلدل کے ساتھ چلا تھا اپنی پگڑی کے ساتھ چلا تھا۔

دستار کے ساتھ چلا تھا بتلاؤ حسینؓ کہاں ہے کہنے لگے ہمیں کوئی معلوم نہیں حسین کہاں ہے دن چند گزرے کسی کے گھر سے حسینؓ کے بیٹے کا پنگھوڑا برآمد ہو رہا ہے۔ کسی کے گھر سے حسینؓ کے بیٹے قاسم کی مہندی آ رہی ہے کسی کے گھر سے حسینؓ کی پگڑی آ رہی ہے کسی کے گھر سے حسینؓ کی دلدل آ رہی ہے۔ بولو حسینؓ کہاں ہیں اوئے گھوڑا لاتے ہو پگڑی لاتے ہو دستار لاتے ہو۔ پنگھوڑا لاتے ہو۔ بتلاؤ حسینؓ کہاں ہے تم ہی قاتل ہو تم ہی غدار ہو تم ہی مکر فریب دغا دینے والے ہو۔ مکہ مدینہ سے حسینؓ گیا آج تک واپس نہیں آیا ہے گھوڑا آ رہا ہے پگڑی آ رہی ہے۔ تلوار آ رہی ہے جو بول بول کر کہہ رہی ہے قاتل یہ ہی

ہیں۔ اس لیے دوستو حضرت حسینؓ کربلا کی وادیوں میں خدا کی قسم واقعتاً یہ داستان اتنی المناک ہے۔ کوئی اسے بیان نہیں کرسکتا۔ آپ اندازہ لگائیں جب 55 سال کا نبی کا نواسہ۔ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے تڑپتے ہوئے جوانوں کے لاشے دیکھ رہا تھا تو اس کی کیا کیفیت تھی۔ جب وہ اپنی جھولی میں لے کر اپنی گود میں لے کر کوفیوں کے سامنے کہہ رہا تھا کوفیوں تم میرے ساتھ تو دشمنی کرتے ہو۔ بتلاؤ حسینؓ کے دودھ پیتے بچے کا کیا جرم ہے اس کا کیا قصور ہے تو ظالموں نے جواب دینے کے بجائے حسینؓ کی گود میں پڑے ہوئے بچے کے گلے میں تیر مار کر اس کو ذبح کر دیا گیا۔ تو اس وقت حسینؓ کے دل پر کیا بیت رہی ہوگی۔

اوئے جب حضرت حسین کے جوان بیٹے جوان بھائی عباسؓ کے بازو قلم ہوئے تھے حسینؓ نے کہا تھا حالان کثرت الظہری ہائے عباسؓ میری کمر ٹوٹ گئی۔

عباسؓ تیرے جانے کے بعد تیرا بھائی حسینؓ تنہا رہ گیا ہے۔ عباسؓ تیری شہادت کے بعد تیرا بھائی حسین اکیلا رہ گیا ہے جب علی اکبر شہید ہوئے حسینؓ ان کے لاشے اُٹھا کر جب خیمے میں آئے کہا زینب شاہد والوں دیکھو دیکھو۔ حسین کے کندھے پر سوار کو دیکھو ایک وقت تھا کہ حسینؓ نبی کے کندھوں پر سوار تھا اب وقت آیا ہے کہ حسینؓ کے بیٹے کا لاشہ حسینؓ کے کندھے پر سوار ہے۔

آج حسینؓ ایک ایک بیٹے کا لاشہ اُٹھا رہا ہے۔ ایک ایک بھائی کے لاشے کو اُٹھا کر خیموں میں لا رہا ہے اور آپ کی زبان پر ہے اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ (پ۴ رکوع ۱۱)

خیمے والیوں تمہاری آواز نہیں نکلنی چاہیے۔

زینب زینب زینب دیکھنا تمہاری زبان سے کوئی شکوے کے لفظ نہ نکلنے پائے

جواب میں حسینؓ کی بہن نے کہا حسینؓ کی بیٹی نے کہا بھائی جان ابا جان ہمیں زیادہ تلقین نہ کریں بہن کہنے لگی بھائی ہم نے بھی اسی فاطمہ کا دودھ پیا ہے جس فاطمہ کا دودھ تو نے پیا ہے۔ ایک ایک لاش پر کپڑے ڈال رہی ہے خیموں کے اندر ایک ایک لاش کو کفن دے رہی ہے۔ کسی بی بی کی زبان پر شکوے نہیں تھے آج مجھے حیرت ہوتی ہے وہ بیبیاں جن کے چہرے پر کبھی چاند کی نظر نہیں پڑی تھی جس چہرے پر کبھی سورج کی نظر نہ پڑی یہ بدمعاش یہ کمینہ انسان بیبیوں کو خیموں سے باہر نکال کر کربلا کے میدان میں لا کر کھڑا کرتے ہوئے کہتا ہے حسینؓ کی بہن زینب نے کپڑے پھاڑ دیئے بال بکھیر دیئے او یاد رکھ وہ حسینؓ کی بہن ہے۔ وہ علیؓ کی بیٹی ہے وہ کوئی بازاری عورت نہیں ہے۔ حسین کی بہن علی کی بیٹی فاطمہ کی لخت جگر جان تو دے سکتی ہے مگر غیروں کے سامنے بال نہیں کھول سکتی۔

آج کن کو برہنہ سر کر کے کربلا کے میدان میں لا رہے ہو ظالموں تم سے بڑا خاندان نبوت کا دشمن کوئی نہیں ہے گستاخ کوئی نہیں تم محبت کے نام پر وہ گستاخی کرتے ہو خدا کی قسم جو دشمن بھی نہیں کر سکتا۔

جھنگ کے لوگوں میں تمہیں ایک بات بتلاتا ہوں۔ اپنی بڑھائی نہیں 23 مارچ 1990 کو مولانا جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے ایک مہینے بعد میرے گھر میں آ کر میرے گولیاں ماری گئیں۔ گولیاں مارنے والے چلے میں گھر کی بیٹھک میں بے ہوش پڑا تھا۔ باہر سے لوگ آئے مجھے اُٹھا کر ہسپتال لے گئے۔

پھر محلے کی عورتیں آئیں میرے گھر میں آ کر میری بیوی سے کہا جب مولانا بے ہوش ہو کر بیٹھک میں پڑے تھے تو مولانا کے پاس نہیں گئی۔ اس نے کہا میں کیسے جا سکتی ہوں

وہاں غیر مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ غیر لوگ آئے ہوئے تھے کہنے لگیں جب کسی آدمی کی جان پر آجائے پردہ کی پرواہ نہیں کی جاتی وہ تو زندہ ہے اگر مر بھی جاتے تو تب میں غیروں کے سامنے نہ جاتی اوئے چودہ سو سال بعد ایمان والی عورت سارا خاندان قتل ہو جائے گھر سے باہر نہیں آتی۔ میں کیسے مانوں۔ جس زینب نے دودھ فاطمہ کا پیا ہو حسینؓ کا لاشہ دیکھ پردہ اُتار کر باہر آ سکتی ہے (نہیں نہیں) اس لیے دوستوں محبت کے رنگ میں نبی کی بیٹیوں کو تم گلی گلی پھیراتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی تم کہتے ہو شاہدا والوں نے یہ کیا اُٹھاؤ میں تاریخ کی کتابوں میں تمہارے حالات پڑھتا ہوں میں تو کیا زمین و آسمان شرما جاتے ہیں۔ ابو مخنف لوط یحییٰ بن لوط وہ اپنی کتاب مقتل حسینؓ میں لکھتا ہے۔ کہتا ہے وقت عجیب تھا۔ کہ شام کے وقت سارے میدان کربلا میں خاندان نبوت کے جوانوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اب ظالم کوفی آگے بڑھ کر خیموں کو آگ لگا رہے تھے۔ بیبیاں ایک خیمہ سے نکل کر دوسرے خیمے میں جاتی وہ دوسرے خیمے کو آگ لگاتے وہ تیسرے خیمے میں جاتی۔ تیسرے کو آگ لگتی۔ وہ چوتھے میں جاتیں وہ خیمے میں جا رہی تھیں وہ میدانمیں نہیں آ رہی تھی وہ پردے میں صبر کے ساتھ وقت گزار رہی تھی۔ ایک ظالم آگے بڑھا اس ظالم نے آگے بڑھ کر۔ بی بی سکینہ کا ہاتھ پکڑا ہاتھ پکڑ کر کانوں سے بالی نکالنے لگا۔ ہاتھ پکڑ کر پاؤں سے پازیب نکالنے لگا۔ ہاتھ پکڑ کر ہاتھوں سے انگوٹھی نکالنے لگا۔ وہ ظالم انگوٹھی بھی اُتار رہا تھا۔ پازیب اُتار رہا تھا ساتھ ساتھ روتا بھی جا رہا تھا۔

رو بھی رہا تھا مقتل حسینؓ کا شیعہ مصنف لکھتا ہے کہ حضرت بی بی سکینہ نے اسے کہا ظلم بھی کرتے ہو زیور بھی اُتارتے ہو بالیاں بھی اتارتے ہو روتے بھی جاتے ہو اتنا بتلا دو

روتے کیوں ہو؟ کہنے لگا میں رو اس لیے رہا ہوں کہ نبوت نے جن چہروں پر بوسے دیئے تھے آج وہ بے رو گورو کفن لاشے پڑے ہوئے ہیں۔ اوئے جنہیں نبوت نے اُٹھا اُٹھا کر آج کربلا کی زمین آواز دے رہی تھی۔ اے مدینہ والے آ کربلا کی وادی میں دیکھ۔ جو تیرے سامنے آتا ہوا ایک مرتبہ بچپن میں گر گیا تھا۔ آپ ﷺ منبر سے اُتر کر اُٹھا کر کندھے پہ لے گئے تھے۔ آج تیرا حسینؓ کربلا کی وادیوں میں بے رو گورو کفن تڑپ رہا ہے۔ آج کربلا کی وادی کا ذرہ ذرہ رو رہا تھا۔ خاندان نبوت کی مظلومیت پر تو اس کوفی نے کہا بی بی سکینہ میں اس ظلم کو دیکھ کر رو رہا ہوں۔ میں تڑپ رہا ہوں۔ میرا دل تمہارے ساتھ ہے۔ میں تم سے دل سے محبت کرتا ہوں۔ بی بی نے کہا محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو۔ زیور بھی اُتارتے ہو انگوٹھی بھی اُتارتے ہو اور رو بھی رہے ہو اور میرے پاؤں سے زبردستی پازیب بھی اُتارتے ہو اور دعویٰ محبت کا کرتے ہو ڈاکہ خاندان نبوت پر ڈالتے ہو۔ کہنے لگا رو تو اس لیے رہا ہوں کہ تمہارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے لوٹ اس لیے رہا ہوں کہ میں نے نہ لوٹا تو کوئی اور لوٹ لے گا میں نے نہ لوٹا تو کوئی اور لوٹ لے گا۔

یہ ہیں وہ بے ایمان جو روتے بھی ہیں اور لوٹتے بھی ہیں مارتے بھی ہیں۔ رونے بھی نہیں دیتے۔

دوستو یہ واقعہ کربلا ہے خدا کی قسم اتنا درد انگیز واقعہ ہے ذہن میں لے کر آیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں شہادت پڑھو۔ اللہ کے فضل سے اگر ہم سچے انداز میں صحیح روایات بھی بیان کر دیں تم روتے روتے تڑپ تڑپ کر مر جاؤ برداشت نہ کر پاؤ۔

یہ واقعہ کربلا ایسا واقعہ ہے کہ قرآن خدا نبی کا فرمان ہمیں ایسے ہی مواقع پر کہتا ہے

اگر تم پر کوئی ایسی مصیبت آ جائے تو پھر رونے کی اجازت نہیں ہے۔ تو سینہ کوبی کی اجازت نہیں ہے۔ پھر بال اُکھیڑنے کی اجازت نہیں ہے پیٹنے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ اس پر صبر کرو۔ کیا حکم دیا جاتا ہے۔ (صبر کرو)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ الی اخرہ

صبر کرنے والوں کے لیے بشارت ہے۔ (پ۲ رکوع ۳)

بخدا خاندان نبوت نے صبر استقامت کے ساتھ جو قربانیاں دیں بیبیوں نے جس صبر کا مظاہرہ کیا۔ خدا کی قسم اسی صبر کی وجہ ہے کہ اب تک حسینؓ کا کردار زندہ ہے اور قیامت تک رہے گا ان کی تاریخ زندہ ہے ان کی روایات زندہ ہیں۔

اللہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

عنوان	عظمت صحابہؓ
بمقام	پشاور
تاریخ	۲۰۰۳

الحیدری میڈیا
سیل

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اَجْمَعِیْن. اَمَّا بَعْد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْم بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ.

انتہائی قابل صد احترام حضرات علماء کرام معزز ومحترم بزرگو نوجوان ساتھیو، توحید و سنت کے علمبردار واصحاب رسول کے غیرت مند سپاہیو ملت اسلامیہ کے جانباز کارکنو اور پشاور کے غیور مسلمانوں سب سے پہلے میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ دن کے وقت اپنے کاروبار کو چھوڑ کر اپنی ضروری مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر آپ حضرات اتنی بڑی تعداد میں یہاں جمع ہیں اس کے بعد میں یہاں کی پولیس اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے تعاون سے آج الحمدللہ نہایت ہی پر امن انداز میں یہ اتنی بڑی نفاذ شریعت کانفرنس انعقاد پذیر ہے یہ تھوڑی سی بدمزگی جو آپ کے سامنے ہوئی اس کی وجہ تھی کہ ہمارے بعض مہربان یہ سمجھتے تھے کہ اب سپاہ صحابہ کے کارکن جو آج ملت اسلامیہ کا پرچم

اُٹھائے ہوئے ہیں شاید ان کی تعداد اب پشاور میں زیادہ نہیں رہی ان کا خیال تھا کہ یہ مسجد کی چار دیواری سے بھی کم ہو جائیں گے لیکن آج یقیناً ان کو بھی دیکھ کر خوشی ہو رہی ہوگی کہ صحابہ کے مستانوں دیوانوں پروانوں کی کثرت پہلے سے بھی زیادہ ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ یہ قافلہ چلتا رہے گا اس کے راستے میں رکاوٹیں آئیں اللہ نے دور فرما دیں ہتھکڑیوں مقدمات بیڑیوں سے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی گئی آج وہ ہتھکڑیاں لگانے والے خود ملک سے باہر ہیں اور گولیوں راکٹ لانچروں اور بموں سے اس آواز کو خاموش کرانے کی کوشش کی گئی الحمدللہ آج یہ آواز پوری دنیا میں بھی گونج رہی ہے اور قومی اسمبلی میں بھی گونج رہی ہے پشاور کے لوگو آپ جانتے ہیں کہ میں ایک عرصہ بعد جیلوں کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد پھر رہا ہوا۔ پھر میں نے یہاں آنا چاہا میرے پاس ناگزیر حالات کے باعث میں یہاں نہ پہنچ سکا اور ہمارے کارکنوں کو کن کن مراحل سے گزرنا پڑا یہ ایک لمبی داستان ہے تاہم ایک مرتبہ پھر یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ ہو یا ملت اسلامیہ ہو ہم اپنے پلیٹ فارم سے اپنے دین کے لیے اپنے مذہب کے لیے اللہ کی وحدانیت حضور ﷺ کی ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ کی عزت آبرو کے لیے اور اپنے ملک کے لیے نہ صرف مخلص ہیں بلکہ ہم اللہ کے دین کے لیے اور پاکستان کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے اور تمام مسلمان مجاہدین کے لیے ہر وقت ہمارا تعاون حاضر ہے اور ہر وقت ہماری جدوجہد اسلام کی سربلندی کے لیے جاری رہے گی آج کی اس کانفرنس کا عنوان نفاذ شریعت کانفرنس ہے آپ کو علم ہوگا کہ اُٹھارہ 18 اپریل اسی سال 2003ء میں آپ حضرات کی دعاؤں سے میں نے پاکستان کی قومی اسمبلی میں ملک عزیز کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے لیے پاکستان میں عملاً شریعت کی بالادستی کے لیے شریعت

بل پاکستان کی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے اور یہ پاکستان کی چھپن (56) سالہ تاریخ میں پہلا واقعہ ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں کسی نے شریعت بل پیش کیا ہو مجھے اس بات پر خوشی ہے میں مبارکباد بھی دوں گا اور ان ممبران صوبائی اسمبلی کو اور وزیر اعلیٰ کو جنہوں نے اسی شریعت بل جو آپ کے اس بھائی نے قومی اسمبلی میں پیش کیا اسی شریعت بل کی فوٹو کاپی لفظ بہ لفظ وہی بل یہاں صوبہ سرحد کی اسمبلی سے میرے شریعت بل پیش کرنے کے ڈیڑھ مہینہ بعد یہاں سے پاس کرا کر ہماری تائید کی اور ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان کے باقی تینوں صوبوں سے بھی شریعت بل پاس کرا کر یہ واضح کر دیا جائے کہ پاکستان کے ہر ہر صوبے کا ہر ہر ضلع کا ہر ہر شہر کا بچہ بچہ ایک ہی مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت کو بالادستی ہونی چاہیے پاکستان میں اسلام کے سوا ہم کوئی دوسرا نظام قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں دوستو آپ حضرات جانتے ہیں کہ شریعت مطہرہ کس چیز کا نام ہے میں کہا کرتا ہوں آج اختلاف ہے کہ فلاں اختیار صدر کی بجائے وزیر اعظم کو ملنا چاہیے فلاں اختیار پارلیمنٹ کو ملنا چاہیے اور ممبران اسمبلی کو فلاں اختیار ملنا چاہیے میں کہتا ہوں اگر ملک میں شریعت بل کو نافذ کر دیا جائے قرآن وسنت کی بالادستی کو یقینی بنا لیا جائے تو اختیارات کی جنگ ختم ہو جائے گی اس لیے انسانوں کا بنایا ہوا قانون اختیار صدر کو دیتا ہے وزیر اعظم کو دیتا ہے مگر خدا کا قانون اختیار یا اللہ کے پیغمبر کو دیتا ہے یا امام کو دیتا ہے اسلام وہ ضابطہ ہے یاد رہے جس میں ایک غریب انسان وقت کے حکمران کے سامنے کھڑا ہو کر یہ پوچھ سکتا ہے کہ بتلاؤ تمہارے تن پر جو کپڑا پہنا ہوا ہے یہ کپڑا کہاں سے لے کر آئے ہو اسلام میں حاکم کا معنی حکمرانی کا معنی عیاشی چلانے والا فراڈ کرنے والا بے لگام گھوڑا نہیں ہے بلکہ اسلام میں حاکم قوم کا خادم

ہوتا ہے اسلام میں خلیفہ وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کی بکریوں کا دودھ دوہتا ہے اور بیوہ عورت کے گھر میں جا کر جھاڑو دیتا ہے اسلام میں حاکم ایک مطلق عامر نہیں ہوتا اسلام میں حاکم کوئی ڈکٹیٹر نہیں ہوتا اسلام میں حاکم کوئی لٹیرا نہیں ہوتا اسلام میں حاکم وہ ہوتا ہے کہ جو کہتا ہے اگر فرات کے کنارے پر کوئی کتا بھی بھوکا مر جاتا ہے تو مجھے قیامت کے دن اس کا جواب دینا ہوگا ہم پاکستان میں اس شریعت کی بالادستی چاہتے ہیں جس شریعت مطہرہ کے آنے کے بعد وڈیروں سے لٹیروں سے ان کے پیٹ کاٹ کر ان سے دولت نکلوائی جائے آج ایک غریب آدمی چھوٹی سی چوری کرے کوئی چیز دکان سے اُٹھالے اس کے لیے جیل ہے اس کے لیے قانون ہے ایک کسان اگر حکومت سے قرضہ لے کر دس ہزار روپے اس قرضہ کی قسط ادا نہیں کرتا اس کے لیے جیل ہے اور جنہوں نے خزانہ لوٹا اربوں ڈالر لے کر ملک سے باہر نکل گئے وہ لیڈر بنے پھرتے ہیں وہ قوم کے ہیرو بنے پھرتے ہیں اسلام میں ایسے لیڈر ایسے ہیرو لیڈر نہیں بلکہ زیرو ہوتے ہیں اور ان کی جگہ لندن یا دوبئی نہیں ہوتی بلکہ ان کی جگہ اٹک کی جیل ہوتی ہے یا ان کی جگہ پشاور کی جیل ہوتی ہے دوستو آج وطن عزیز میں اسلام کے نام پر استحصار کرنے والے لوگ ہم ان کے بھی خلاف ہیں جو اپنے مفاد کے لیے اسلام کا نام تو استعمال کرتے ہیں مگر قوم جب ان پر اعتماد کرتی ہے تو پھر انہیں اسلام کے مطابق اپنی زندگی اسلام کے مطابق اپنا کردار پیش نہ کرنے کی وجہ سے لوگ اسلام سے متنفر ہوتے ہیں میں دنیا سے کہنا چاہتا ہوں میرے ایمان میں کمزوری ہوسکتی ہے کسی جماعت کے کردار میں کمزوری ہوسکتی ہے کسی لیڈر کے کردار میں کمزوری ہوسکتی ہے مگر یاد رکھو اسلام میں کوئی کمی نہیں ہے اسلام میں کوئی کمزوری نہیں ہوسکتی لہٰذا ہمیں ہر وقت اس بات کے لیے

کوشاں رہنا چاہیے ایک ایسی لیڈر شپ ایک ایسی قیادت جس کا دامن صاف ہو جو جرأت بہادری ہمت کے ساتھ امانت دیانتداری اور دردِ دل کے ساتھ قوم کی خدمت پر یقین رکھتی ہو خدا کرے ہمیں ایسی لیڈر شپ ایسی قیادت میسر آ جائے ان شاء اللہ العزیز جب ایسی قیادت میسر آئے گی اللہ کے فضل سے پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا میں اسلام کے غلبے کا آغاز ہو جائے گا اس کے ساتھ ساتھ میں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ طالبان نے دنیا کے سامنے وہ نظام عملاً پیش کیا آج بھی دنیا طالبان سے لاکھ اختلاف کے باوجود یہ تسلیم کرتی ہے کہ طالبان کا قائم کردہ نظام ایسا امن کا نظام تھا ایسا مضبوط نظام تھا کہ جہاں پر ہر شخص کی عزت بھی محفوظ تھی جان بھی محفوظ تھی مال بھی محفوظ تھا آج بدامنی کا عالم یہ کہ بھرے بازاروں میں لوگوں کو گولی ماردی جاتی ہے قتل کر دیئے جاتے ہیں کسی کی جان محفوظ نہیں کسی کا مال محفوظ نہیں کسی کی عزت محفوظ نہیں کسی کی آبرو محفوظ نہیں اسلام سب سے بڑھ کر انسان کی جان عزت و آبرو کی ضمانت دیتا ہے دوستو آپ جانتے ہیں ہمارا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جس جماعت کی قیادت نے مفادات کی سیاست نہیں کی جس جماعت کی قیادت نے پرمٹ اور پلاٹ کی سیاست نہیں کی جس جماعت کی قیادت نے اپنا اوڑھنا بچھونا اپنا اُٹھنا بیٹھنا اپنا سونا جاگنا قرآن وسنت کی بالادستی کے لیے اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو عام کرنے کے لیے اور صحابہ کرام کی ناموس کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھی اس راستے میں ہماری قیادت کے ساتھ کیا ہوا انہیں گولیاں ماردی گئیں اور لگاتار ایک ایک عالم دین دوسری جگہ آتا رہا گولیوں کا نشانہ بنتا رہا گولیاں بیڑیاں پہنتے رہے لیکن آج دنیا اس بات پر گواہ ہے سترہ سال گزرنے کے باوجود بھی حق نواز جھنگوی کا قافلہ رواں دواں ہے حق نواز جھنگوی کا موقف دنیا میں بیان ہو

رہا ہے حق نواز جھنگوی اور ضیاء الرحمٰن فاروقی کی فکر آج بھی پروان چڑھ رہی ہے (نعرہ تکبیر اللہ اکبر، کافر کافر شیعہ کافر) دوستو ایک بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں ہم پاکستان میں نظام اسلام کے نفاذ میں اس وقت کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم اپنی صفوں میں ہم اپنی صفوں سے ہم اپنے درمیان سے ان منافقوں کو نکال کر باہر نہیں کرتے جو منافق خلفائے راشدین کا نظام دنیا میں قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں جو طبقہ اور گروہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا فاروقؓ اعظم حضرت سیدنا عثمان غنیؓ اور میری اور آپ کی امی ساری کائنات کی ماں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مقدس نام بھی کتابوں میں برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں وہ طبقہ پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام نافذ ہونے نہیں دے سکتا نہیں دے سکتا دوستو یہ بات میں آج بھی کہنا چاہتا ہوں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں پاکستان میں تو کیا چودہ سو سال میں کبھی بھی کسی اسلام کے دشمن کو کسی خلفائے راشدین کے دشمن کو کسی ازواجِ مطہرات کے گستاخ کو چودہ سو سال میں اتنی جرأت نہیں ہوئی جتنی جرأت آج سے دو مہینہ پہلے ہوئی وہ کیا تھی کہ ساجد نقوی نے اپنی صدارت میں ایک اجلاس بلایا اس اجلاس میں اس نے ایک پینل بنایا اس پینل کے ذمے کام لگایا گیا کہ تم پاکستان کی نصاب کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے نام تلاش کرو کہاں کہاں ہیں چنانچہ انہوں نے نصاب کی کتابوں سے انگلش کی معاشرتی علوم کی کتابوں سے اسلامیات کی کتابوں سے اُردو کی کتابوں سے چن چن کر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم حضرت عائشہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ان کے نام نکالیں اور پھر انہوں نے ایک یادداشت مرتب کی وہ یادداشت لے کر وفاقی وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ پاکستان کے سکولوں میں پڑھائی جانے

والی ان کتابوں میں حضور ﷺ کے صحابہؓ کے نام ہیں ابوبکر صدیقؓ کا نام ہے عمر فاروقؓ کا نام عثمان غنیؓ کا نام ہے۔ عائشہ صدیقہؓ کا نام ہے ان کتابوں سے صحابہؓ کے نام نکالے جائیں میں آپ سے پوچھتا ہوں دوستو میں وہ فائل ..... شیعوں پہ لعنت بے شمار

.....

میں وہ فائل لے کر آیا ہوں میرے پاس وہ سارے اخبارات کی کٹنگ جس میں ساجد نقوی کی صدارت میں اجلاس ہوا پھر وہ ساری یادداشت جو اس وفد نے وزیر تعلیم کو پیش کی ساری یادداشت کی فوٹو کاپی ساری اخبارات کی کٹنگ ہمارے پاس ہے میں کہنا چاہتا ہوں اپنے علماء سے میں کہنا چاہتا ہوں مذہبی لیڈروں سے میں کہنا چاہتا ہوں مذہبی قیادت سے کہ جو شخص چودہ سو سال کے بعد صحابہؓ کے نام برداشت نہیں کر سکتا وہ پاکستان میں اسلام بھی نافذ نہیں کر سکتا وہ اسلام کے لیے مخلص نہیں ہے اور بدقسمتی دیکھیے اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کیا گیا حکومت نے اس کا نوٹس نہیں لیا حالانکہ یہ صحابہؓ کی گستاخی ہے یہ صحابہؓ کی توہین ہے اگر کوئی کہے آپ تھوڑا سا تصور تو کریں اگر آج کسی بے ایمان خارجی نے یہ مطالبہ کیا ہوتا کہ کتابوں سے حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کا نام نکالو اگر یہ مطالبہ کسی بے ایمان خارجی نے کیا ہوتا آج ساجد نقوی تو بولتا پوری ایم ایم اے بولتی سارے لیڈر بولتے ممبران اسمبلی بولتے یہ کیسا مطالبہ ہے لیکن مسلمانو پشاور کے لوگو! انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمانؓ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ حضرت عمرو ابن العاصؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت خالد بن ولیدؓ ان کے نام لکھ کر کہا یہ کتابوں سے نکالو کوئی نہیں بولا سب خاموش رہے اگر کوئی بولا ہے بتائے صرف بولا ہے تو اعظم طارق بولا ہے۔ اعظم تیری جرأت

کو سلام ہے سلام ہے۔

سنیوں کا وزیر اعظم اعظم طارق اعظم طارق

ملت کا مجاہد اعظم اعظم طارق اعظم طارق

میرا یہ سوال ہے مجھے صرف یہ بتائیں کیا صحابہؓ صرف میرے لیڈر ہیں کیا صحابہؓ کو یہ پیار کرنا صحابہؓ کا احترام کرنا صحابہ کی عزت کرنا یہ صرف میری ذمہ داری ہے کسی اور کی ذمہ داری نہیں ہے ویسے تو میں کہتا ہوں۔

رَضِیْنَا قِسْمَتُ الْجَبَّارِ فِیْنَا ہم خدا کی تقسیم پہ رضی ہیں کسی کو سیاست دی کسی کو دولت دی کسی کو کرسی دی کسی کو جماعت دی مجھے اور میری جماعت کو صحابہؓ کی محبت دی۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر سنیوں کا وزیر اعظم اعظم طارق اعظم طارق میں کہتا ہوں طارق اعظم قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ پشاور کے لوگو میں کہتا ہوں ہم پر تو الزام لگاتے ہو یہ نعرے لگاتے ہیں یہ تشدد پسند ہیں یہ نفرت پھیلاتے ہیں ہماری بات ہم پر الزام ہر لیڈر کو لگانا آتا ہے اور دنیا کے لیڈروں مذہبی رہنماؤں جماعتوں کے قائدوں علماء مفتیانِ کرام مشائخ عظام تم بتلاؤ ساری دنیا کے لیڈر مل کر ابوبکر صدیقؓ کی جوتی کا مقابلہ کر سکتے ہیں نہیں نعرہ تکبیر اللہ اکبر خدا کی قسم کہنا آسان ہے آج اگر میں کسی لیڈر کو نہیں مانتا میرے ایمان پر کوئی حرف نہیں آتا میں پاکستان کے کسی سیاسی کسی مذہبی کسی غیر مذہبی لیڈر کو اگر نہ مانوں تو میرے ایمان پہ کوئی حرف نہیں آتا میرے ایمان پہ حرف نہیں آتا۔ میرے کردار پہ حرف نہیں آتا لیکن اگر صدیق اکبر کی صداقت کو کوئی نہیں مانتا تو دنیا کے علماء سے پوچھو پھر وہ مومن کہلانے کا حقدار نہیں وہ مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں مسلمانوں سارا دین صحابہ کی وجہ سے ہے آپ

بتائیں تبلیغی جماعت کے دوست ہیں طلباء ہیں علماء ہیں آپ بتلاؤ کوئی حضور ﷺ کی سنت کوئی نماز کا فرض دین کا کوئی حکم قرآن کی کوئی آیات حدیث کا کوئی حصہ صحابہ کے بغیر کسی اور راستے سے مل سکتا ہے نہیں مل سکتا ہے نہیں صحابہ کے بغیر امت کو دین نہیں مل سکتا یہ قرآن مجید جو آپ کے گھر میں ہے ہمارے گھر میں ہے جو مسجد اور مدرسے میں ہے یہ قرآن حضور ﷺ کی زندگی میں اس کتاب کی شکل میں نہیں تھا کتاب کی شکل میں نہیں تھا اس کو کتاب کی شکل دینے والے صحابہ حدیث کی کتابیں جو مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں یہ حدیث کی کتابیں حضور ﷺ کے دور میں نہیں تھیں صحابہؓ نے حدیث کو سینے میں محفوظ کیا امت تک پہنچایا صحابہؓ کے صدقے ہمیں دین ملا صحابہؓ کے صدقے ہمیں قرآن ملا صحابہؓ کے صدقے، ہمیں حدیث ملی صحابہؓ کے صدقے ہمیں نماز ملی صحابہؓ کے صدقے ہمیں جہاد ملا صحابہؓ کے صدقے ہمیں دین کی تبلیغ ملی اور صحابہؓ کے صدقے ہمیں انداز سیاست ملا اگر صحابہؓ ہیں تو سب کچھ ہے صحابہؓ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

آپ حیران ہوں گے جب میں نے یہاں آنا تھا پہلے مجھے روکا گیا پھر اب پروگرام بنا کہنے لگے مولانا اعظم طارق فلاں لیڈر کے خلاف بولتے ہیں فلاں جماعت کے خلاف بولتے ہیں فلاں عالم کے خلاف بولتے ہیں لہٰذا ہم ان کو آنے نہیں دیں گے میں کہتا ہوں اگر میں کسی عالم کے خلاف بولتا ہوں تو مجھ پہ پابندی لگاؤ اگر میں کسی لیڈر کے خلاف بولتا ہوں تو پابندی لگاؤ اگر میں کسی جماعت کے خلاف بولوں تو پابندی لگاؤ لیکن جو صحابہؓ کے خلاف بولے اس پر بھی تو پابندی لگاؤ وہ لوگ تمہاری صفوں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ لوگ

تمہاری گود میں بیٹھے ہوئے ہیں یاد رکھو تیری جدی پسند میرا جدا پسند تیری خودی پسند میرا خدا پسند ان شاء اللہ اس لیے ہم ہر چیز برداشت کر سکتے ہیں لیکن جو انسان جو جماعت جو لیڈر صحابہؓ کا حیا نہیں کرے گی ہم اس کا حیا نہیں کریں گے ان شاء اللہ۔

آپ ساتھ بولیں میں بھی بولوں گا آپ بھی بولیے میں کہتا ہوں حیا کرو گے حیا کریں گے یعنی صحابہؓ کا حیا کرو گے حیا کریں گے صحابہؓ کا حیا کرو گے حیا کریں گے وفا کرو گے وفا کریں گے پیار کرو گے پیار کریں گے کرم کرو گے کرم کریں گے عشق کرو گے عشق کریں گے ظلم کرو گے ظلم کریں گے ستم کرو گے ستم کریں گے نفرت کرو گے نفرت کریں گے ستم کرو گے ستم کریں گے ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے شان صحابہؓ زندہ باد۔

اس لیے میری لڑائی کسی سے نہیں ہے ہر دینی شخصی جماعت ہر مذہبی جماعت ہر جہادی جماعت ہر دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والی جماعت میری جماعت ہے میں اس کا نوکر میں اس کا چاکر میں اس کا خادم لیکن جو جماعت جو قیادت نبی ﷺ کے صحابہؓ کو نہیں مانتی میں اس قیادت کو نہیں مانتا دوستو کافر کافر شیعہ کافر۔ کافر کافر شیعہ کافر۔

دوستو ہماری سیاست کافر کافر شیعہ کافر۔ کافر کافر شیعہ کافر۔

ٹھہرو ٹھہرو ہماری سیاست بڑی کھلی ہے ہم ملک میں وہ نظام لانا چاہتے ہیں جو نظام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تھا جو نظام اللہ کے رسول ﷺ کے بعد فاروق اعظمؓ نے نافذ کیا جو نظام حضرتِ عثمان غنیؓ حضرت علی المرتضیٰؓ حضرت حسنؓ مرتضی اور سیدنا حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں تھا ہم صحابہ والا نظام خلفائے راشدین والا نظام لانا چاہتے

ہیں ہم ایسا اسلام نہیں مانتے ہم ایسی شریعت نہیں مانتے جس نظام میں صحابہؓ کا نام نہ ہو ہم نظام خلافت راشدہ کے لیے سرگرم عمل ہیں اور ان شاء اللہ العزیز آپ کے صوبے میں یہ آج دوسرا پروگرام ہے کل اسی طرح انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ایبٹ آباد میں تھا آج یہاں ہے ان شاء اللہ العزیز تیسرا پروگرام بنوں میں ہے ہم پورے ملک میں شہر شہر جا کر عوام کو بیدار کر رہے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں اپنے ممبران اسمبلی سے پوچھو آپ بھی وعدہ کریں آپ اپنے ایم این اے (MNA) سے پوچھیں گے پوچھیں گے ہاتھ کھڑا کر کے آپ کو معلوم ہے کیا پوچھنا ہے آپ نے پوچھنا ہے کہ ہمیں بتاؤ کہ آپ کی قومی اسمبلی میں جو شریعت بل پیش کیا گیا ہے آپ بتاؤ اس سے اختلاف کیا ہے یا اس میں اختلاف بتلاؤ یا اس میں کمی بتاؤ یا اس میں خامی بتاؤ اگر اس میں اختلاف بھی نہیں کمزوری بھی نہیں خامی بھی نہیں پھر ہمیں بتاؤ کہ دس مہینے گزر چکے ہیں کہ آپ نے اس کی حمایت کیوں نہیں کی آپ پوچھیں گے اور میں آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ شریعت بل میں کوئی کمزوری کوئی خامی وہ ثابت نہیں کریں گے بلکہ جو صوبائی اسمبلی میں بل پیش کیا ہے یہ اسی بل کی فوٹو کاپی ہے جو بل ڈیڑھ مہینہ پہلے میں نے قومی اسمبلی میں پیش کیا ہے اختلاف کوئی نہیں تو پھر آپ نے اپنے ممبران اسمبلی کو مجبور کرنا ہے کہ وہ اس بل کی حمایت کریں وہ اس بل کا تعاون کریں اور ان شاء اللہ العزیز یہ بل پاس ہوگا.....

بولیں بولیں یہ بل پاس ہوگا اور میں آپ سے پوچھتا ہوں اگر اس بل کے راستے میں رکاوٹ ڈالی گئی چاہے حکومت کی طرف سے ہو چاہے اپوزیشن کی طرف سے ہو مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے یادداشت لکھی صحابہؓ کرام کے خلاف گیارہ (11) صفحات لکھے اور پھر

وفاقی وزیر کے پاس گئے یادداشت پیش کی ان کے خلاف دفعہ 295 بھی اور ان کے خلاف دفعہ 298 اور ان کے خلاف پاکستان سے غداری کا مقدمہ قائم کرنا چاہیے کیا جانا چاہیے یا نہ کیا جانا چاہیے کیا جانا چاہیے کیوں پاکستان اسلام کے نام پر لیا گیا ہے اور اسلام نظام مصطفیٰ ﷺ نظام خلافت راشدہ کا نام ہے جو شخص پاکستان میں صحابہؓ کو گالی دے صحابہؓ کی توہین کرے وہ اسلام کا دشمن ہے وہ پاکستان کا دشمن ہے ہم ایسے پاکستان عنصر دشمن کو پاکستان میں آزاد پھرنے کی اجازت نہیں دیتے اجازت نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ میں وفاقی وزیر تعلیم سے ملا شیر پاؤ سے ملا اور لوگوں سے ملا الحمدللہ آواز ایک تھی بولنے والا ایک تھا چنانچہ حکومت نے کہا انہوں نے کہا ہمیں کہہ دیا گیا ہے مولانا اعظم طارق کو بتلا دو صحابہؓ کے نام تو دور کی بات ہے ہم کسی صحابہؓ کے نام کی زیر زبر بھی تبدیل نہیں کر سکتے اور میں نے صاف کہا ہے میں نے کہا جو حکومت جو وزیر صحابہؓ کا نام نکالے گا ہم اسے اسمبلی سے باہر نکالیں گے ہم اسے قبیلے سے باہر نکالیں گے ہم اسے برداشت نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آپ حضرات کے لیے میں دعا کرتا ہوں خالق کائنات آپ کے کاروبار مال و جان میں برکت پیدا فرمائے آپ نے اتنی بڑی تعداد میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی شریعت بل کی حمایت میں آپ کا تشریف لانا پوری جماعت کے لیے حوصلہ کا باعث ہے اب میں آپ سے وعدہ لیتا ہوں ان شاء اللہ العزیز یکم شوال عید الفطر کے دن سے ملت اسلامیہ کی رکنیت سازی شروع ہوگی آپ اس کی رکنیت سازی کریں گے آپ اس کے رکن بنیں گے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

عنوان	:	شہدائے اسلام
بمقام	:	چیچہ وطنی
تاریخ	:	2003ء

الحیدری میڈیا
سیل

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَاهم اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ هُوَالَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ.

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعًا لِّمَا جئت بہ.

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اِذا ظَھَرتِ البدءُ اوالفتن وصبت اَصْحَابِی فلیُظْھِرِ الْعَالِمَ عِلْمًا وان لم یفعل ذلک فعلیہ لعنت اللّٰہ وملائکتہ والناس اجمعین.

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ولودت عن اقتل فی سبیل اللّٰہ ثم احیا ثم اقتل اوکما قال النبی صلی

اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وصدق رسول الکریم و نحن علی ذلک لمن الشھدین والشکرین والحمدللہ رب العالمین.

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے

اپنے پرچم کا رنگ بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے کھیلو گے تو جل جاؤ گے

تیز قدموں سے چلو تصادم سے بچو
بھیڑ میں سست چلو گے تو کچل جاؤ گے

ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

انتہائی قابل صد احترام صدر محفل ولی ابن ولی حضرت پیر جی عبدالجلیل صاحب مدظلہ العالی۔

معزز محترم علمائے کرام سامعین المکرم

بزرگوں نوجوان ساتھیو اصحاب رسول کے غیور علمبردار و شمع ختم نبوت کے پروانوں اللہ کی توحید کے علمبردارو اور جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے۔ سماعت فرمانے والی اسلامی ماؤں، بہنو، بیٹیو!

دوسری مرتبہ آپ کے اس گاؤں 168/9.L میں حاضری کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ پہلی اور اس دوسری حاضری کے درمیان ایک عرصہ ہوا ہے۔ جو سال و ایام گزرے

ہیں۔ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔ جن حالات میں ہم نے یہ وقت گزارا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے میں ذات رب العالمین کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ کہ گزشتہ سال انہیں دنوں میں جب ہم کال کوٹھڑیوں کے مہمان تھے۔ قید تنہائی کی اذیتوں میں مبتلا تھے۔ اس وقت ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ خالق کائنات ہم پر اپنے کرم اور فضل کی اس طرح بارش کرے گا کہ ہم کال کوٹھڑیوں سے نکل کر وقت کے ایوانوں میں پہنچ جائیں گے اور جس وقت جماعت کو پابندی کے ذریعے سے سبوتاژ کرنے اور ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ اک نئے نام سے پھر میدان میں کھڑی ہو جائے گی۔ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء بندوں کے بس میں ہو۔ انسانوں کا جینا حرام کر دیں کسی کے ہاتھ میں اگر ذلت اور عزت کے فیصلے ہوں۔ خدا کی قسم وہ ساری عزت اپنے گھرانے میں تقسیم کر دے اور ذلت اور رسوائی غیروں کا مقدر بنا دے۔ مگر خالق کائنات نے روزی بھی اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور عزت بھی اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ ساری دنیا نہ چاہے مگر وہ چاہے۔ جس کو چاہتا ہے۔ ذلیل کر کے ہی چھوڑتا ہے۔ ساری دنیا کسی کی عزت کی طلبگار اور متمنی ہو۔ وہ نہ چاہے تو عزت نصیب نہیں ہو سکتی۔ اپنی اولاد بھی دشمن بن جائے۔ اس کی نظر کرم ہو تو ساری دنیا اس سے عزت نہیں چھین سکتی ہم خالق کائنات کے فضل و احسان پر بار بار اور ہزار بار اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اللّٰھم لک الحمد ولک شکر علی ما انعمت علینا.

اور خدا کے شکر اور احسان کا آدمی کو ہر وقت بار بار اعتراف کرتے رہنا چاہیے اور اللہ کے شکر کا مطلب صرف شکر شکر کی تسبیح پڑھنا نہیں بلکہ علمائے کرام نے لکھا ہے۔ شکر کے

حقیقی معنی یہ ہیں کہ انسان خدا کی نافرمانی سے باز آ جائے میں اپنی تقریر کے آغاز ہی میں وہ پہلی بات جو کرنا چاہتا ہوں اپنے ہر اس نوجوان اپنے ساتھی دوست اور رفیق سے۔ سنو۔ جو الحمدللہ ہمارے ساتھ موجود ہے۔ جن کے چہرے گلاب کے پھول کی طرح چمک رہے ہیں آج وہ خوشی سے جگمگا رہے ہیں۔ میری آج ان سب سے اپیل ہوگی کہ صرف زبان سے اللہ کی اس نعمت کا شکر مت ادا کریں۔ شکر کے حقیقی معنی کو سمجھ کر اس کو اپنائیں اور آج کے بعد یہ وعدہ کریں کہ اللہ کی ناشکری سے باز آ جائیں۔ آج کے بعد ہم اللہ کی نافرمانی سے باز آ جائیں۔ بلند آواز سے کہیں ..... چاہے وہ نافرمانی فحاشی عریانی بے حیائی کی شکل میں ہو اسے چھوڑ دیں گے چاہے وہ نافرمانی دجل فریب جھوٹ مکاری عیاری بہتان تراشی کی شکل میں آئے۔ اس سے اپنے دامن کو بچائیں گے اپنی آنکھوں کو پاک کیجئے اپنے کانوں کو پاک رکھیے۔ اپنی زبان کو پاک کر لیجئے۔ جس قوم کی آنکھیں پاک ہو جائیں خدا اس کے دل اور سینہ کو بھی پاک کر دیتا ہے یاد رکھیے؟ ہم آنکھوں سے جو مناظر دیکھتے ہیں۔ ان کے اثرات دل پر مرتب ہوتے ہیں یہ مضمون خشک ضرور ہے۔ لیکن یقین جانیے اہل اللہ کی صحبت سے یہی چیزیں میسر آتی ہیں اور اہل اللہ کی صحبت سے وہ گوہر نصیب ہوتے ہیں۔

تمنا درد دل کی ہے تو خدمت کر فقیروں کی
ملتا نہیں ہے یہ گوہر شاہوں کے خزانوں میں

دوستو ان تمہیدی کلمات کے بعد میں اس کانفرنس کے عنوان پر اپنی معروضات آپ کے سامنے پیش کرنے کے بعد ملت اسلامیہ کے قیام اس کے اغراض و مقاصد پاکستان کی قومی اسمبلی میں شریعت بل کا جمع کرایا جانا اس عنوان پر بھی اپنی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے

اُمید ہے۔ کہ آپ توجہ کے ساتھ میری معروضات کو سماعت فرمائیں گے۔ جو شخص کہتے ہیں کہ ہم سو کر سنیں گے ہاتھ کھڑا فرمائیں۔

نعرۂ تکبیر (یہ حال ہے)

کہتے ہیں ان شاء اللہ ہم سو کر سنیں گے اور سارے ہی ہاتھ کھڑے کر رہے ہیں۔ جو کہتے ہیں جاگ کر سماعت کریں گے ہاتھ کھڑا کریں۔ ماشاء اللہ رات کو تو گزر ہی جانا ہے۔ مجھے بھی پتا ہے۔ جو حالات ہیں اس کے مطابق تو رات کوئی زیادہ نہیں رہ گئی۔ دوستو آج کی اس کانفرنس میں اس پروگرام کو ایک شہید کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔ شہید کون ہوتا ہے۔ جو اپنے نظریہ حق کے لیے اپنے عظیم مشن اور نصیب العین کے لیے اپنی سب سے زیادہ قیمتی چیز جان کو قربان کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے!

دنیا میں مختلف چیزیں قیمتی چیزیں ہیں اور آدمی ایک قیمتی چیز کو قربان کرتے وقت یہ سوچتا ہے کہ میں جس چیز کو قربان کر رہا ہوں۔ جس چیز پر قربان کر رہا ہوں۔ وہ چیز اس سے زیادہ ویلیو اور قیمت والی ہے مال و دولت قیمتی چیز ہے اولاد قیمتی چیز کا نام ہے انسان کی اپنی جان قیمتی چیز کا نام ہے۔ مال و دولت کے حصول کے لیے آدمی گھر بار چھوڑتا ہے۔ وطن چھوڑتا ہے۔ صوبہ چھوڑتا ہے۔ سمندر پار دور دراز بے وطنی کا سفر پرائے دیس اور پرائے لوگوں میں جا کر محنت مزدوری کے ساتھ مال و دولت کماتا ہے کہ اس کے نزدیک مال و دولت بڑی قیمتی چیز کا نام ہے۔ جب یہ شخص محنت کے ساتھ خون پسینے کی کمائی جمع کر کے دولت کے انبار لگا لیتا ہے۔ اسے خبر ہوتی ہے کہ اس کی اولاد کسی بیماری میں مبتلا ہو رہی ہے اس کے بیٹے اس کی بیٹی کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے۔ آپ نے کبھی ایسا شخص نہیں دیکھا ہوگا کہ جسکی اولاد پر

مصیبت آ جائے۔ دولت اور مال اس کے پاس ہو۔ وہ اس بیماری کا علاج کرانے کے لیے اس مصیبت اور پریشانی کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنا مال خرچ نہ کرے۔ بلکہ لوگ اولاد کی محبت میں قرض لے کر بھی اس کا علاج کرواتے ہیں بھیک مانگ کر بھی اس کا علاج کرواتے ہیں۔ وہ مال دولت جو خون پسینہ سے کمایا گیا تھا جسے قیمتی سمجھا جاتا تھا۔ آج جب اُس مال و دولت کا مقابلہ اولاد کے ساتھ ہوا ہے۔ تو پھر اس میں اولاد کو مال سے قربان نہیں کرتا۔ یہ نہیں کہا کہ اولاد مرتی ہے تو مر جائے مگر میں مال خرچ نہیں کرتا۔ بیٹا مرتا ہے تو مر جائے میں اس کا علاج نہیں کرواتا وہ اپنے مال کو اپنی اولاد پر خرچ کر دیتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ قیمتی چیز مال ہے لیکن یہ اتنی قیمتی نہیں جتنی اولاد ہے۔ اولاد زیادہ قیمتی ہے۔ لہٰذا اولاد کو بچانے کے لیے مال کو خرچ کیا۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ انسان کی اپنی جان پر کوئی مصیبت ٹوٹتی ہے۔ قیامت کی مانند کوئی حادثہ آتا ہے۔ انسان کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا۔ کسی گھر کو آگ لگ جائے زلزلہ آ جائے۔ یا آسمانی آفت ٹوٹ پڑے۔ لوگ بھاگتے ہیں اور اس انداز میں بھاگتے ہیں کہ مائیں دودھ پیتے بچوں کو چھوڑ کر جان بچانے کے لیے نکل آتیں ہیں۔ کہ جب جان اور اولاد کا مقابلہ ہوتا ہے۔ تو جان کو بچا لیا جاتا ہے اور اولاد کو قربان کر دیا جاتا ہے۔ تو سمجھ میں یہ بات آئی کہ مال قیمتی چیز ہے۔ مگر اولاد سے زیادہ نہیں اولاد قیمتی چیز ہے مگر جان سے زیادہ نہیں اولاد پر مصیبت آئی تو مال قربان۔ جان پر مصیبت آئی تو اولاد قربان۔ سوچئے اور بتلایئے وہ کونسی چیز ہے۔ جو جان سے زیادہ قیمتی ہے جان سے زیادہ ویلیو رکھتی ہے۔ وہ کونسی چیز ہے جس پر جان بھی قربان ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ جب یہ سوال کرتا ہوں تو ہر مسلمان کے ذہن میں اس کا جواب آتا ہے کہ ہاں ایک چیز ایسی

ہے۔ جس پر جان بھی قربان کی جاتی ہے اور وہ ہے ایمان اور وہ کیا ہے (ایمان) بولو بولو کیا ہے (ایمان) جب ایمان پر کوئی آنچ آئے۔ ایمان کی بات آئے۔ جب ایمان کا مقابلہ آئے۔ پھر آدمی نہ مال کی پرواہ کرتا ہے نہ وطن کی پرواہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے۔ وہ آنے والی نسلوں کو اپنی جان قربان کر کے ایک مثال پیش کرتا ہے۔ ایمان اتنی قیمتی چیز کا نام ہے۔ کہ ہم نے ایمان کے لیے مال بھی قربان کر دیا ہے۔ اولاد بھی قربان کر دی ہے۔ وطن بھی قربان کر دیا ہے۔ آخری لمحہ آیا ہے۔ تو جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ جو لوگ ایمان پر جان کو قربان کر دیا کرتے ہیں۔ یہیں لوگ شہید کہلاتے ہیں اور یاد رکھیے!

ایمان کی حفاظت کے لیے اسلام کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دینا اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ کے ہاں اس کا اتنا بڑا مقام ہے۔ کہ خالق کائنات خود فرماتا ہے۔ جو شخص جو انسان دین کی حفاظت کے لیے ایمان کے لیے جان قربان کر دیتا ہے۔ اے لوگو! آج کے بعد اس کو مردہ مت کہنا اس نے جان قربان کی ہے۔ زندگی قربان کی ہے۔ میں نے اس کو اعلیٰ زندگی عطا کی ہے۔ اس نے ایک زندگی قربان کی ہے۔ میں نے ہزاروں زندگیوں سے اعلیٰ زندگی اس کو عطا کی ہے۔ اس نے دنیا کی لذت کو زیب و زینت کو خیر آباد کہا ہے۔ اس نے دنیا کے اس دسترخوان کی چیزوں کو قربان کر دیا ہے۔ فرمایا یہ وہ شخص ہے جو چند لمحے پہلے دنیا کے دسترخواں سے کھا پی رہا تھا۔ جونہی جان قربان کی خدا کے دسترخوان پہ جا کر بیٹھ گیا۔

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ.

"وہ لوگ تو زندہ ہیں خدا کے دستر خواں پہ کھا پی رہے ہیں۔"

ایک آدمی کہے جناب والا فلاں شخص فوت ہو گیا مر گیا فلاں آدمی نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تھوڑی دیر بعد دوسرا شخص آتا ہے۔ جناب والا یہ خبر غلط تھی کیا ہوا وہ زندہ ہے۔ اب یہ دونوں جھگڑے میں لگ گئے۔ اس نے کہا وہ مر گیا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے۔ میں بعد میں آ رہا ہوں۔ وہ زندہ ہے۔ اس سے پوچھا تیری دلیل کیا ہے۔ اس نے کہا جب میں آیا تو دیکھا۔ وہ ایک بت کی طرح پڑا ہوا تھا وہ بے جان تھا۔ اس کی نبض نہیں چل رہی تھی۔ زبان خاموش تھی۔ آنکھیں بند تھی۔ جسم پتھر کی طرح تھا۔ اس کے دل کی دھڑکن بند ہو چکی تھی اس لیے وہ مردہ ہے۔ دوسرے سے پوچھا جاتا ہے۔ تو بتلایا جب میں آیا تھا۔ میں نے دیکھا وہ دستر خواں پر بیٹھا کھا رہا تھا۔ اب آدمی کہے گا جناب والا آپ کو شبہ ہو گیا ہوگا۔ آدمی کی نبض بند ہے۔ ہو سکتی ہے۔ سکتہ انسان پر طاری ہو سکتا ہے۔ آنکھیں بند ہیں نیند آ سکتی ہے۔ نیند کی وجہ سے بے ہوشی کی وجہ سے خاموش ہو سکتا ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ جو کھاتا پیتا دیکھ کر آیا ہے اس کی بات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ آدمی کہتا ہے میں دیکھ رہا ہوں نبض بند ہے خون بہہ رہا ہے جسم کے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ بولنے والی زبان خاموش ہے۔ آنکھیں پتھرائیں ہوئی ہیں۔ وہ مر گیا ہے خالق کائنات فرماتا ہے۔ یہ تمہاری بات ہے میں کہتا ہوں زندہ ہے اور زندہ بھی ایسا ہے کہ کھا پی رہا ہے بولو کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو دنیا کے دستر خوان سے کھاتے کھاتے خدا کے دستر خوان پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور خدا کی قسم یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے خون کی برکت سے آج اسلام زندہ ہے اور جس تحریک اور جماعت کو جس نظریہ اور مشن کو شہید کا خون مل جایا کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس نظریہ اور مشن کو دبا۔

اسے روک نہیں سکتی۔ اگر شہیدوں کی وراثت شہیدوں کا خون شہیدوں کی قربانیاں رائیگاں ہو جایا کرتی تو آج تیرہ سال کے بعد دنیا حق نواز کے نام سے آشنا نہ ہوتی اگر شہیدوں کا خون رائیگاں ہو گیا ہوتا۔ لوگ آج ایثار القاسمیؒ کو یاد نہ کرتے۔ شہادت اگر بے قدر چیز کا نام ہوتا۔ شہادت مٹ جانے کا نام ہوتا تو آج ضیاء الرحمٰن فاروقی کا نام ڈنکا کی طرح پوری دنیا میں نہ بج رہا ہوتا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ شہیدوں کے خون کی برکت سے اسلام میں بھی بہار ہے۔ گلستان اسلام آج پوری جوبن کے ساتھ پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا انسانیت کو دعوت دے رہا ہے اور شہیدوں کے خون کی برکت سے آج جھنگوی شہید فاروقی شہید کا مشن بھی زندہ ہے۔ کاز بھی زندہ ہے نظریہ بھی زندہ ہے۔

جھنگوی تیرا قافلہ رواں دواں رواں دواں

کوئی نہیں کوئی نہیں ان سے نعرے نہ لگاواؤ یہ سوئے ہوئے ہیں۔ زیادہ تکلیف نہ دو۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

کہ اب کوئی جماعت نہیں بنائی جا سکتی۔ ہمارے سامنے کئی راستے تھے۔ کچھ باتیں بغیر کسی اعتراض تعزیر کے بغیر کسی پرہٹ کیے اور بغیر کسی پر انگلی اُٹھائے آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کچھ لوگ نہ سمجھی کی وجہ سے کچھ لوگ جہالت کی بناء پر حقیقت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے اس عنوان کو تعجب کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ کچھ لوگ حسد کی وجہ سے جماعت کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو لوگ ناواقفیت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ میں ان کے لیے بھی بات کرنا چاہتا ہوں اور جو

لوگ حسد کی وجہ سے دیکھ رہے ہیں۔ نہایت ہی احترام کے ساتھ ان کے لیے بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سوچیں اور فیصلہ کریں کہ ہمیں جو یہ قدم اُٹھانا پڑا ہے۔ وجہ کیا ہے اور آیا جو ہم نے قدم اُٹھایا ہے غلط ہے یا صحیح ہے؟ جب وہ اس پر غور کریں گے ان شاء اللہ العزیز وہ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ جس نتیجے پر آج ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے سامنے تین راستے تھے۔ ایک راستہ یہ کہ جماعت پر پابندی لگ گئی ہم عدالتوں میں چلے گئے۔ اب ہم نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا سپریم کورٹ میں دو ہزار صفحات پر مبنی ہم نے یادداشت پیش کی حکومت کے الزامات کا جواب دیا۔ پھر ہم ہائیکورٹ میں گئے اور ہم نے ہائیکورٹ میں حکومتی الزامات کو چیلنج کیا۔ کوئی شخص جماعت پر پابندی لگائے یہ حق صرف سپریم کورٹ کو حاصل تھا۔ لہٰذا ہم پر پابندی لگانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ہمارے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔ ہائیکورٹ پنجاب میں گئے۔ سلسلہ چل رہا تھا۔ گزشتہ ایک سال سے ایک راستہ یہ تھا کہ ہم فیصلہ کا انتظار کریں۔ اور مزید کچھ دیر تک ہم جماعت کی شیرزہ بندی نہ کریں ایک راستہ یہ تھا کہ ہم مذہبی جماعت کا قیام امن میں لائیں لیکن اس کی ایک یہی شکل تھی۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ اگر آپ نئی مذہبی جماعت میدان میں لانا چاہتے ہیں۔ عوام منتظر ہے قیام ہونا چاہیے۔ لیکن قانونی طور پر اصولی طور پر پاکستان کے حالات کے پیش نظر ایک بات جس پر میں پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ مذہبی جماعت پاکستان میں بن سکتی ہے۔ لیکن اعظم طارق اس کا صدر نہیں بن سکتا۔ قانونی اعتبار سے میری صدارت میں کسی مذہبی جماعت کو برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ ایک جماعت پر پابندی لگائی جائے دوسری مذہبی جماعت اُٹھ کھڑی ہو جائے۔ یہ راستہ موجود ہے اگر آپ چاہتے کسی ایک ساتھی پر ذمہ داری کی پگڑی رکھ کر اعظم طارق ایک فرد کی طرح ساتھ دیتا۔

ایک تیسرا راستہ یہ تھا کہ ہم سپاہ صحابہؓ پر لگی ہوئی پابندی کو ختم کرانے کے لیے کوششیں تیز کرنے کے ساتھ ساتھ سیاسی میدان میں قدم رکھیں اور سیاسی میدان میں آ کر کام کریں۔ ان تینوں راستوں کا الگ الگ طور پر کئی کئی مہینوں تک جائزہ لیا جاتا رہا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہ غیر سیاسی جماعت تھی مذہبی جماعت تھی۔ آپ نے سیاسی جماعت میں کیوں قدم رکھا۔ میرا سوال ان سے یہ ہے کہ کیا سپاہِ صحابہؓ کے بانی مولانا حق نواز شہیدؒ نے الیکشن میں حصہ نہیں لیا تھا کیا وہ سیاست میں نہیں آتے تھے۔ کیا مولانا ایثار القاسمیؒ الیکشن میں نہیں جیتے تھے۔ کیا ہم نے مختلف مراحل پر مختلف اوقات میں سیاسی میدان میں کام نہیں کیا۔ جواب ہے ضرور کیا۔ لیکن دوسری سیاسی جماعتوں کے پلیٹ فارم سے کیا کام ضرور ہے۔ مگر سپاہ صحابہؓ کے پلیٹ فارم سے نہیں کیا تھا۔ دوسری سیاسی جماعتوں کے پلیٹ فارم سے کیا تھا۔ لہٰذا سیاست کا کام کیا جائے۔ دوسری سیاسی جماعتوں کے پلیٹ فارم موجود ہیں۔ اس پلیٹ فارم سے کام ہونا چاہیے۔ توجہ ہے توجہ ہے۔ (یہ ہمارے ذمہ دار ہیں۔ ان کو ساری باتوں کا پتہ ہے اس کو سونے دیں آپ سنیں ان کے عوض یہ تقریر آپ کے لیے ہے ان کے سامنے بیٹھے رہے ہیں۔ سارا دن آدمی آخر چلتا پھرتا ہے) تو میں عرض کر رہا ہوں۔ یہ ہے بڑا اہم نقطہ کیسٹ کی شکل میں یہ تقریر ان شاء اللہ نہ معلوم کہاں تک جائے گی۔ آپ ہزاروں سننے والے حضرات ہیں۔ آپ سے یہ سوالات ہوں گے اور بعض ذہنوں میں یہ سوال گونجتا ہے کہ اگر سیاست ہی کرنا تھی تو جمعیت ہی کے پلیٹ فارم سے کیوں نہ کر لی۔ اگر سیاست ہی کرنا تھی تو متحدہ مجلس عمل ہی کے پلیٹ فارم سے کیوں نہ کر لی۔ سیاست ہی کرنا تھی الیکشن ہی لڑنا تھا۔ آپ سے جمعیت کے پلیٹ فارم سے متحدہ دینی محاذ کے پلیٹ فارم سے آتی چلی آئی

مسلم اتحاد کے پلیٹ فارم سے سیاست کر چکے ہیں۔ تو آپ اسی پلیٹ فارم سے سیاست کیوں نہ کر لیتے۔ تو جواب سماعت فرمائیں جب اہل حق کے پلیٹ فارم مقدس تھے منظم تھے۔ پاک تھے۔ ہمیں پورا پورا اعتماد تھا۔ ہم اس پلیٹ فارم کو سلام بھی کرتے تھے۔ ہم اس پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے فخر بھی محسوس کرتے تھے۔ ہم اس پلیٹ فارم سے ٹکٹ لینا سعادت سمجھتے تھے۔ لیکن کاش آج ہمارے وہ پلیٹ فارم پاک رہتے۔ یہ بات محض حسد کی نظر کرنے کی نہیں۔ کل ہم جس پلیٹ فارم پر جاتے تھے اور وہاں ہمیں اس پلیٹ فارم سے سیاست کے سبق بھی ملتے تھے اور اس پلیٹ فارم سے علمائے کرام کے فتوے بھی نظر آتے تھے۔ اس پلیٹ فارم پر عملی شخصیات بھی موجود تھی۔ اس پلیٹ فارم ہمارے موقف کی تائید بھی ہوتی تھی۔ اس پلیٹ فارم سے ہمارے موقف کو برملا حق بھی کہا جاتا تھا۔ لیکن آج جس پلیٹ فارم پر جائیں جس پلیٹ فارم پر جاتے ہیں۔ وہاں اس پلیٹ فارم پر بیٹھا وہ شیطان نظر آتا ہے۔ جس پلیٹ فارم پر جاتے ہیں۔ وہاں بیٹھا ہوا وہ بدمعاش نظر آتا ہے جس پلیٹ فارم پر جاتے ہیں۔ وہاں بیٹھا ہوا وہ بدمعاش نظر آتا ہے۔ جس پلیٹ فارم پر بیٹھا وہ کافر نظر آتا ہے۔ جس کے کفر کے فتوے لکھنے والوں کے ابھی قلم بھی خشک نہیں ہوتے۔ جس کے کفر کے فتوے لکھنے والے ابھی زمین کی پشت پر چلتے ہیں جس کے کفر کے فتوے لکھنے والے ابھی درس گاہوں میں موجود ہیں اوئے جس کے کفر کے فتوے لکھنے والوں کا ڈنکا آج بھی بجتا ہے۔ ہمارا قصور یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے فتوے دیئے اپنے فتوؤں سے رجوع کر لیا۔ ہم کہتے ہیں ہمارے اکابر کی تاریخ یہ ہے داستان یہ ہے کہ جب وہ فتویٰ دیتے ہیں۔ پھر وہ گردن تو کٹوا لیا کرتے ہیں مگر فتویٰ واپس نہیں لیا کرتے اس لیے جب ہم نے دیکھا مقدس اسٹیج سے نہ صرف اکابر کے

فتوں کی تردید ہورہی ہے ان کے فتووں کو پاؤں کے نیچے روندا جارہا ہے بلکہ جن مراکز سے فتوے جاری ہوئے ان مراکز میں دشمن کو بغل میں ڈال کر ان کو مراکز میں لے جایا جارہا ہے ان مسجدوں میں لے جایا جارہا ہے ان مدرسوں میں لے جایا جارہا ہے ایک بات یہ تھی کہ ہم بھی خاموشی اختیار کرتے ایک بات یہ تھی کہ ہم ہوا کا رُخ دیکھ کر اس کے ساتھ چل پڑتے ایک انداز یہ تھا کہ ہم آنکھیں بند کر لیتے اور ایک انداز یہ تھا کہ ہم دینی غیرت کو قوم میں لاتے میں صاف طور پر کہتا ہوں شیعت سے نہ کل اتحاد ہوسکتا تھا نہ آج اتحاد ہوسکتا ہے جب تک رگوں میں خون ہے جسم جان کا رشتہ باقی ہے شعیت جس پلیٹ فارم پہ جائے گی شعیت جس جماعت میں شامل ہوگی حق نواز کے روحانی فرزند نہ اس جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں نہ اس پلیٹ فارم پہ کھڑے ہو سکتے ہیں۔

اس لیے فیصلہ کیا ہے اب کام بھی اپنا ہوگا نام بھی اپنا ہوگا۔

(قائد تیری جرأت کو سلام ہے سلام ہے۔) (اعظم تیری جرات کو سلام ہے سلام ہے)

اس لیے دوستوں ملت اسلامیہ کے عنوان سے جو فیصلہ کیا ہے یہ وہ کیا ہے جب کوئی اسٹیج ہمیں نظر نہیں آیا دیہاتی ساتھیوں 168 کے لوگوں تم بتلاؤ گاؤں میں دو دھڑے ہو جائیں ایک دھڑے میں آپ کے باپ کا قاتل بھی موجود ہو آپ کے بھائی کا قاتل بھی موجود ہو۔ آپ کی عزتوں پر ہاتھ ڈالنے والا بھی موجود ہو اور ساتھ ساتھ مسجد کا مولوی صاحب بھی موجود ہو کیا مسجد کے مولوی صاحب کی شرم کی وجہ سے آپ بھائی کے قاتل کے ساتھ بیٹھ جائیں گے (نہیں) باپ کے قاتل کے ساتھ بیٹھ جائیں گے (نہیں) اپنی عزتوں کو پامالکرنے والے کے ساتھ بیٹھ جائیں گے (نہیں) دیہاتی لوگ اسے بخوبی جانتے ہیں گزر

جاتی ہیں صدیاں سالہا سال گزر جاتے ہیں کہتے ہیں مولانا صاحب ممکن نہیں ہے یہ صلح نہیں ہو سکتی جب باپ کا قاتل سامنے آتا ہے تو میری رگوں میں خون جوش مارنے لگتا ہے جب بھائی کا قاتل سامنے آتا ہے میری غیرت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کو ختم کر دے تو پھر یاد رکھ جس صف میں صدیق کا دشمن موجود ہو جس صف میں فاروق اعظم کا دشمن موجود ہو چاہے وہ صف کتنی مقدس ہو چاہے وہ صف کتنی بلند و بالا ہو چاہے اس کی آواز ساری دنیا میں کیوں نہ جاتی ہو مگر میری مجبوری ہے ان کی مجبوری ہوگی اپنی مگر میری مجبوری ہے اگر مجھے میری غیرت اجازت نہیں دیتی تو شکوہ کیا۔

اگر مجھے میری غیرت اجازت نہیں دیتی تو کیا شکوہ ہے اور پھر یاد رکھو ہم مجبور ہیں ہمارا معدہ کمزور ہے۔ بھئی ہمارا معدہ مکھی نہیں نگلتا بکرے کا گوشت کلو کلو بھی کھا سکتا ہے اونٹ کا گوشت بھی کھائے گا مرغ کا بھی کھائے گا کوئی آدمی کہے۔ وہ بھی گوشت ہے مکھی تو چھوٹا سا گوشت ہے۔ مکھی بھی کھاو ہمارا معدہ مکھی قبول نہیں کرتا بھئی ہم کمزور معدے والے ہیں کسی کا معدہ ہوگا بڑا جابر پتھر بھی ہضم لکڑ بھی ہضم حلال بھی ہضم حرام بھی ہضم مگر ہم مجبور ہے کمزور ہیں نہیں ہمارا معدہ برداشت نہیں کرتا تمہیں کہہ رہا ہوں بھئی میں بیمار ہوں نہیں میرا معدہ برداشت کرتا تمہیں میں خود کہہ رہا ہوں بھئی میرا معدہ برداشت کرتا تم کہتے ہو مکھی کھالو میں جو کھا رہا ہوں تم بھی کھاؤ بھئی میں ایسے نہیں کر سکتا کہتے ہیں اسلام میں بڑی رواداری ہے۔

سنو اعظم طارق پوری جرأت سے چیلنج کرتا ہوا کہتا ہے کہ اسلام کا معدہ بھی اس مسئلے میں بڑا کمزور ہے۔ وہ اسلام اور کفر کو ملنے نہیں دیتا وہ کفر پر اسلام کا لبادہ اوڑھنے نہیں

دیتا وہ کفر سے دوستی کرنے نہیں دیتا۔

یا یھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَتَّخِذُوْا لِلْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

''اے ایمان والوں مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ۔''

ولو کانوا ابائھم چاہے وہ کافر تمہارے باپ کیوں نہ ہو اور ابنائھم چاہے تمہارے بیٹے کیوں نہ ہو او اخوانھم چاہے تمہارے بھائی کیوں نہ ہو عشیرتھم چاہے تمھارا قبیلہ کیوں نہ ہو ان تبحوا الکفر علی ایمان اگر تمہارا خاندان کنبہ قبیلہ کفر کو ایمان کے کے مقابلے میں ترجیح دیتا ہے پھر بھائی بیٹے خاندان سے تعلق رکھنے کی اجازت نہیں۔ تعلق رکھنے کی اجازت نہیں ہے یہ کس کی تعلیم ہے؟ قرآن کی تو اسلام کا معدہ تو کمزور ہے سگا بھائی اگر دین چھوڑ گیا ہے ان ستحبوالکفر علی ایمان اگر ایمان پر کفر کو ترجیح دے رہا ہے تو پھر سگا باپ بھی قبول نہیں قرآن کی آیتیں ہیں اگر سگا باپ بھی ایمان پر کفر کو ترجیح دے تو وہ بھی قبول نہیں سگا بیٹا بھی قبول نہیں خاندان بھی قبول نہیں اپنا بھائی بھی قبول نہیں تو ایرانی ترانی کہاں سے قبول ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی نیا رشتہ نکل آیا ہے جو بھائیوں سے زیادہ قریب ہے یا کوئی نیا رشتہ نکل آیا ہے جو باپ سے زیادہ قریب ہے جو خاندان سے زیادہ قریب ہے سنو سنو سنو۔ ہم اس قرآن کو ماننے والے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایمان کے مقابلے میں کفر کی راہ پر چلتا ہے چھوڑ دے چھوڑ دے چاہے سگا بھائی ہو چاہے سگا باپ چاہے سگا بیٹا ہو چاہے تیرا خاندان ہو یہ فیصلہ میرا نہیں یہ فیصلہ قرآن کا ہے تو اسے تنگ ظرفی کہے یہ تیری بات ہے تو اسے تعصب کہے یہ تیری بات ہے تو اسے ہٹ دھرمی کہے تیری بات

ہے میں تیری بات نہیں قرآن کی بات مانتا ہوں ہاں لاؤ نا ایک بھی آیت ایک ایسی آیت لاؤ جس میں کہا گیا ہو مسلمانوں جب مجبوری ہو تو کافروں کو مسلمان سمجھ کر ان کو بھی ساتھ ملا دو لاؤ ایک واقعہ کہتے ہیں جی صلح حدیبیہ حضور ﷺ نے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد یہودیوں سے معاہدہ کیا تھا کیا معاہدے میں یہ لکھا تھا آج کے بعد ہم یہودیوں کے پیچھے نماز پڑھیں گے بولو بولو بولتے نہیں (نہیں نہیں) کہ آج کے بعد یہودیوں کے پیچھے نماز پڑھیں گے آج کے بعد یہودیوں کو مسلمان سمجھیں گے آج کے بعد ہر مقابلہ میں ان سے مشورہ کریں گے (نہیں) آج کے بعد اسلام کی اشاعت کے بارے میں اسلامی فوج کو بڑھانے کے بارے میں ان کو ساتھ لے کر چلیں گے کیا مشرکین مکہ سے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ آج کے بعد تمہیں مسلمان سمجھیں گے تم شرک بھی کرتے رہو ہم تمہیں مواحد سمجھیں گے تم خرافات میں مبتلا بھی رہو ہم تمہیں اسلام کے سالار سمجھیں گے تمہارے پیچھے نمازیں پڑھیں گے اگر یہ معاہدہ ہے تو لاؤ لاؤ یہ معاہدہ، معاہدہ یہ نہیں تھا۔

معاہدہ یہ تھا کفر کفر رہے گا اسلام اسلام رہے گا۔

باہمی امن وامان کے ساتھ رہنے ایک دوسرے کے ساتھ دغا نہ کرنے اور اپنے ملک کی سلامتی یا دشمنوں کے بارے میں ایک رویہ اختیار کرنے کا تھا آئے کوئی مجھ سے یہ معاہدے لکھوانے کے لیے تو میں لکھنے کے لیے تیار ہوں شیعہ شیعہ رہے گا مسلمان مسلمان رہے گا لیکن جب ملک پر کوئی آنچ آئے گی تو ہم ایک ہیں ملک کی سلامتی کا کوئی مسئلہ ہوگا تو ہم ایک ہوں گے ملک کو کوئی خطرہ ہوگا تو ہم ایک ہوں گے جب کوئی بڑا شیطان آئے گا تو ہم ایک ہوں گے تم نے دیکھا نہیں 55 فیصد شیعہ آبادی والا ملک عراق ہے۔ جب شیعہ

آبادی والے زیادہ ملک پر جب امریکہ نے حملہ کیا تو ہم نے احتجاج کیا یا نہیں کیا (کیا ہے)

عراق پر امریکہ نے حملہ کیا تو ہم نے بھی احتجاج کیا یا نہیں کیا (کیا ہے) امن کا کوئی معاہدہ کرتا ہے تو ہم امن کی میٹنگوں میں چلیجاتے ہیں امن کے لیے معاہدہ ہوسکتا ہے لیکن کفر کو اسلام کا لبادہ نہیں اوڑھا سکتے۔ کہتے ہیں بھئی تھوڑے سے تو ہیں اس سے نقصان کیا ہوتا ہے جناب والا بالٹی بھری ہوئی دودھ کی ہو۔ پیشاب کے قطرے چند ڈال دو اوئے دودھ پی لو گے (نہیں) ایک کلو دودھ میں ایک تولہ پیشاب بولو بولو پی لو گے (نہیں) اوئے ایک کلو دودھ میں پیشاب پی لو گے (نہیں) تھوڑا سا تو ہے اور وہ بھی بے ضرر ہے حکیموں سے پوچھ لو داناؤں سے پوچھ لو طبیبوں سے پوچھ لو واجپائی سے پوچھ لو وہ تو کہتا ہے باعث صحت ہے وہ انڈیا کا ایک وزیر اعظم تھا مراجی ڈسائی وہ کہتا تھا میں صبح کو اُٹھ کر تازہ پیشاب پیتا ہوں شام کو بھی پیتا ہوں اس نے کہا میرے لیے بڑا ہاضمے دار ہے ایسا آدمی کہے بھی یہ تو صحت کے لیے اچھا ہے یہ تو ہمیں توانائی بخشتا ہے جس کو پیشاب کے بارے میں یہ خیال ہو مراجی ڈسائی کی طرح کہ یہ توانائی بخشتا ہے تو وہ پیشاب کو دودھ میں ملا کر پی لے مگر میں اس کو حرام بھی سمجھتا ہوں اور مسلمانوں کے معدے کے لیے زہر قاتل بھی سمجھتا ہوں کہ خدا نے حرام میں شفا نہیں رکھی۔ ہم کفر کو اسلام کا لبادہ اوڑھا نہیں سکتے اس کے پیچھے اللہ اکبر کہہ کر نماز پڑھ سکتے نہیں کوئی اسے تعصب کہے کوئی اسے تنگ ظرفی کہے تو میں صرف اسے ایک بات کہتا ہوں یارو ان سے تو اتحاد کر لیا ہے ذرا سی وسعت ظرفی اور پیدا کرو قادیانیوں سے بھی اتحاد کر لو قادیانیوں سے بھی اتحاد کر لو اور توانائی مل جائے گی اور قوت مل جائے گی یاد رکھو غلطی غلطی ہوتی ہے چاہے چھوٹا کرے چاہے بڑا کرے یہ نہیں چھوٹا غلطی کرے تو غلطی ہوتی ہے بڑا

غلطی کرے تو کمال ہوتا ہے یہ نہیں بارگاہ خداوندی میں بھی جانا ہے ایک دن قیامت کا بھی آنا ہے فیصلے یہاں نہیں فیصلے وہاں ہونے ہیں۔ فیصلے سیٹوں پر نہیں فیصلے نظریات پر ہونے ہیں نظریات پر فیصلوں نے ہونا ہے اس لیے جب ہم نے دیکھا اب کوئی اسٹیج ایسا نہیں رہا جہاں ہمارے قاتل موجود نہ ہوں اسلام کے دشمن موجود نہ ہوں ہم نے کہا پھر اپنا ہی آشیانہ سجاتے ہیں اپنا ہی اسٹیج سجاتے ہیں بتلاؤ کیسا اسٹیج ہے؟ سج رہا ہے یا نہیں سج رہا (سج رہا ہے) بنا ہوا ہے یا نہیں (بنا ہوا ہے)

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر.....اعظم طارق قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

اگر اللہ کی قسم اُٹھا کر بات کہوں تو حانث نہیں ہوں گا ہماری نظر میں سیٹیں وغیرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں زیادہ سیٹیں جیتے۔ ہماری نظر اپنی قبر پہ ہے ہماری نظر حشر پہ ہے (بے شک) جسے دنیا کی شاہی بھی مل گئی حکومت اقتدار بھی مل گیا مگر خدا کی ناراضگی سے ملا ہم ایسے اقتدار ایسی حکوت سے توبہ کرتے ہیں ہمیں خدا کی رضا چاہیے خدا کی مدد چاہیے خدا کی نصرت چاہیے۔

یاد رکھو خدا کی مدد نصرت اس کی نافرمانی کر کے نہیں مل سکتی ملت اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے ہم نے جو کام شروع کیا ہے کام سمجھو سپاہ صحابہ کے پلیٹ فارم سے ہمارا مرکزی نقطہ تھا کہ مدح صحابہ کو عام کریں گے اور ناموس صحابہ کا تحفظ کریں گے یہ ہمارا مرکزی نقطہ تھا کہ صحابہ کے ناموس پلیٹ فارم سے تحفظ کریں گے صحابہ کی مدح کو عام کریں گے اور ملت اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے ہمارا مرکزی نقطہ کیا ہے ملت اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے مرکزی نقطہ ہے کہ صحابہ کے مشن کو جاری رکھیں گے کہ صحابہ کی قربانیوں صحابہ اکرام کے پروگرام نصب العین کو اور آگے بڑھائیں گے وہ جھنڈا جسے مدینہ سے لے کر محمد الرسول اللہ کے جانثاروں

نے افریقہ کے جنگلوں سے لے کر چین کی دیواروں تک لہرایا اور جسے سمندر سے لے کر بلند و بالا فلک شگاف پہاڑوں تک لہرایا ہے۔ صحابہ کا مشن غلبۂ اسلام ہے صحابہ کے ناموں کا بھی تحفظ کریں گے اور صحابہ کے مشن کی بھی یادیں تازہ کریں گے۔ افکارِ صحابہ مشن اور ان شاء اللہ اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ نظام خلافت راشدہ کا احیاء ہو۔ جس طرح ابھی سورج طلوع نہیں ہوتا صبح صادق پیغام دیتی ہے کہ سورج طلوع ہونے والا ہے صبح صادق اور ٹھنڈی ہوائیں پیغام دیتی ہے بادل پیغام دیتا ہے کہ بارش برسنے والی ہے۔ ملت اسلامیہ بننے والی تھی ملت اسلامیہ کیا چاہتی ہے شریعت بل نے خود پیغام دے دیا کہ ملت اسلامیہ کیا ہے مجھے کہا گیا شریعت بل پیش کرنے کا یہ وقت نہیں تھا میں نے کہا سبحان اللہ شریعت کے لیے بھی وقت چاہیے شریعت کے لیے وقت چاہیے شریعت کے لیے بھی وقت کی پابندی ہے کہ ابھی وقت نہیں ہے کب وقت ہوگا قوم نے تو شریعت کے نام پر ووٹ دیئے ہیں۔ قوم نے شریعت کے نام پر انتخاب کیا ہے شریعت کے نام پر جیتنے والے پانچ مہینوں سے اسمبلیوں میں ہیں ابھی وقت نہیں آیا کل اگر اسمبلی ختم ہوگی خدا اور عوام کے سامنے کیا جواب دو گے۔

مشرف اگر اسمبلی توڑ دے واپس گھروں کو آ گئے لوگ پوچھیں گے پانچ مہینے اسمبلی میں رہے اسمبلی میں رہ کر کوئی شریعت کی بات بھی کی ہے؟ اسلام کی کوئی بات کی ہے اللہ کے ہاں بھی سوال ہوگا۔ کہ بھئی پانچ مہینوں میں اسلام کی بات نہیں کی کہے گا اللہ میاں ہم سے تو ایل ایف او کا مسئلہ ہی حل نہیں ہوا اسلام کی بات کیا کرتے۔ میں کہتا ہوں ایل ایف او کو بھی جاری رکھو۔ میں ایل ایف او کا حمایتی نہیں ہوں اور نہ میں ایل ایف او کے مسئلے پر کسی کی مخالف کر رہا ہوں ہاں مخالفت کس بات کی کر رہا ہوں طریقہ کار کی کس کی؟ طریقہ کار کی یہی

میں نے ٹی وی پر کہا تھا اور مجھے خوشی ہے ہمارے علماء نے مان لیا انہوں نے مجھے پوچھا:

جناب والا آپ اس انداز کو کیا دیکھتے ہیں میں نے کہا مجھے شرم آتی ہے جب علم و تقویٰ کے پہاڑ بڑے بڑے جید علماء کھڑے ہوتے ہیں۔ ننگے سر ناہید جیسی عورتیں کہتی ہیں گو مشرف گو گو مشرف گو اور علماء کرام بھی کہہ رہے ہوتے ہیں جب وہ کہتی ہیں گو مشرف گو یہ بھی کہہ رہے ہوتے ہیں گو مشرف گو عورتیں نعرے لگاتی ہیں اور علماء اکرام ان کے نعروں کا جواب دیتے ہیں۔ مجھے شرم آتی ہے یہ طریقہ اچھا نہیں ہے۔ بے شک آپ بتائیں یہ طریقہ اچھا ہے (نہیں) تہمینہ دولتانہ یہاں کی ہے اور ناحید خان وہاں کی ہے اور پتہ نہیں کون کون سی ہوتی ہیں وہ نعرے لگائیں یہاں تو چھوٹا بچہ نعرہ لگائے تو جواب نہیں دیتے کہتے ہیں ہماری شان کے خلاف ہے۔ بچے کے نعرے کا جواب دینا تو ننگے سر عورتوں کے نعرے کا جواب دینا علماء کی شان کے خلاف نہیں تھا میں نے کہا اور خدا کی قسم بہت سے علماء نے کہا آپ نے ہمارے دل کی بات کی ہے انہوں نے میٹنگ میں کہا اب ہم یہ نہیں کریں گے ہم اپنی جگہ کھڑے ہو کر احتجاج کریں گے۔

اب وہ کرسیوں پر کھڑے ہوتے ہیں ایک ٹھانپ بج رہی ہوتی ہے میں نے نہیں ایم کیو ایم کے ڈاکٹر عامر لیاقت نے کہا کہ میں ان علماء سے پوچھتا ہوں کہ قرآن کی تیرہ آیتوں میں آیا ہے اے ایمان والوں فحاشی سے گانے بجانے سے بے حیائی کی باتوں سے باز رہو یہ جب آپ ٹھانپ لگا کر مخصوص انداز میں ڈسکس بجاتے ہیں اور یہ ایک خاص ٹھانپ لگتی ہے اور اس کے اندر سے ایک آواز نکلتی ہے ایسے لگتا ہے جیسے بینڈ باجے بجانے والے خاص ٹھانپ لگاتے ہے اے علماء یہ بات آپکو زیب نہیں دیتی جب غیروں کو یہ بات سمجھ میں آ گئی

ہے تو اپنوں کو بھی یہ بات سمجھ آ جانی چاہیے میں صرف طریقے کار کے مخالف ہوں کس راہ پر یہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی والوں نے ڈال دیا۔احتجاج ہونا چاہیے لیکن احتجاج ایک وقار ہے ایک انداز ہے یہ نہیں کہ جس طرح غیر احتجاج کریں تو علماء بھی ویسے ہی احتجاج کریں ایل ایف او کے مسئلے پر شاید میں علماء سے بھی زیادہ سخت ہوں یہ کہتے ہیں وردی اتار دو میں کہتا ہوں ۔ میں کہتا ہوں بوٹ بھی ساتھ ہی اُتار دو اگر اکیلی وردی اُتارو گے تو بوٹ پھر مسل دیں گے اس مسئلے پر نہیں خدا کی قسم طریقہ کار پر اختلاف ہے اس لیے علما کو یہ طریقہ زیب نہیں دیتا اب کوئی کہے نہیں جناب ہمیں تو بہت اچھا لگتا ہے۔آپ کی مرضی ہے وہاں آ جائیں میں آپ کو اسمبلی پاس بنوا دوں گا ان شاء اللہ میرے پاس تو چالیس پاس ہوتے ہیں جبکہ ہر ایم این اے کے پاس دو پاس ہوتے ہیں آ جاؤ اسمبلی کا اجلاس دیکھا دوں گا اگر یہ احتجاج جاری رہا اپنی آنکھوں سے دیکھ لو اگر آپ کہیں احتجاج کرتے ہوئے ہمیں تو بہت اچھے لگے آپ کی بات سچی۔آپ کہیں شرم مجھے آ رہی تھی تو میری بات سچی۔تو میں عرض کر رہا تھا ملت اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے ہمارا مرکزی نقطہ کیا ہے اس مشن کے فروغ کے لیے اس مشن کی تکمیل کے لیے جس مشن کے لیے صحابہ نے قربانیاں دیں مدینہ چھوڑا مکہ چھوڑا وہ مشن جس مشن کے لیے آقا نے پتھر کھائے جس مشن کے لیے رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے جس مشن کے لیے وہ کیا مشن۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا.

مشن کیا ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور حق دے کر اس لیے بھیجا ہے تاکہ اسلام کو تمام باطل ادیان پر غالب کر دیا جائے۔ غلبۂ اسلام کے لیے پتھر کھائے کہیں تیر کھائے کہیں تلوار کے زخموں کے صدمے سہے کہیں چچا کے جسم کے ٹکڑے دیکھے کہیں شہیدوں کی لاشیں دیکھیں کہیں گھر سے بے گھر ہوئے۔ مکہ جیسا وطن چھوڑا ملت اسلامیہ کا مرکزی نقطہ کیا ہے غلبۂ اسلام ہے افکار صحابہ اور مشن صحابہ کو فروغ دینا ہے۔

اس لیے ہم مقام صحابیت پر بھی سودے بازی نہیں کرتے پیغام صحابہ پر بھی سودے بازی نہیں کریں گے کل مقام صحابہ کی بات کرتے تھے آج پیغام صحابہ کی بات کرتے ہیں مدح صحابیت پر بھی سودے بازی نہیں ہوگی پیغام صحابیت پر بھی سودے بازی نہیں ہوگی اس لیے میرے بازو کھلے ہوئے ہیں۔ یہ آنکھیں محبت کے پھول لئے ہوئے ہیں۔ میرا چہرا منتظر ہے اس شخص کا جس کے گلے میں صحابہ کی غلامی کا طوق ہے آئے جہاں سے آئے۔ میں سینے سے لگانے کے لیے تیار ہوں لیکن جس کی زبان آج بھی خنجر کی طرح تیز ہے جس کا منہ آج بھی کتے کی زبان رکھتا ہے جو صحابہ کے در سے نفرت کرتے ہوئے صحابہ کی عزتوں پر بھوکتا ہے اس کے لیے میرے پاس استقبال نہیں ہے میرے پاس اس کے لیے نرمی نہیں ہے جہاں سے بھی تو آئے گا میرے پاس تیرے لیے ڈنڈا ہے کل بھی ڈنڈا تھا مقام صحابہ کی بات بھی ہم کریں گے پیغام صحابہ بھی دنیا میں پہنچائیں گے اس لیے ملت اسلامیہ کے پروگرام کو سمجھئے ملت اسلامیہ کے نصب العین کو سمجھئے اگر آپ کی سمجھ میں آ جائے۔ ملت اسلامیہ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔ جو کہتے ہیں تیار ہیں وہ دونوں ہاتھ کھڑے کریں ان شاء اللہ اگلے مہینے میں باضابطہ رکن سازی شروع ہو جائے گی آپ میں سے کوئی ساتھی ایسا نہ ہو جو ملت اسلامیہ کی رکنیت

سازی نہ کرے سب رکنیت سازی کا فارم پر کریں گے مفت نہیں ہوں گے میں تو کہہ رہا تھا کہ سو روپے رکھو سو روپے۔ ساتھی کہنے لگے مولانا صاحب یہ تو بڑا مہنگا ہے۔ میں نے کہا نہیں ہم نے ایسے نہیں کرنا کاپیاں لے آئے گھر میں بیٹھ کر پر کر لی پوتے کی تائے کی چچا کی اور آ کر کہہ دیا یہ دیکھو جی ہزار ہوگئی ہزار رکن بن گئے لہٰذا اب ہمیں مرکزی مجلس عمومی میں ہمیں لے لو ایسا نہیں ہوگا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ملت اسلامیہ کی مقبولیت ہے کہ رات کے اڑھائی بج رہے ہے مگر آپ کے جذبوں میں کمی نہیں آئی۔ آپ کی آنکھوں میں نیند نہیں ہے آپ کے دلوں و دماغ ذہن میں کسی قسم کی کوئی تھکاوٹ نہیں آئی ان شاء اللہ العزیز جس طرح مذہبی میدان میں سپاہ صحابہ نے قربانیوں کے جھنڈے گاڑ کر ایک نیا رُخ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے خدا کے فضل سے ہم سیاست کے میدان میں بھی آپ کے سامنے ایک مثال پیش کریں گے۔ لٹیروں، جاگیرداروں، حرام خوروں خزانوں کے لیٹروں سنو ہم آ رہے ہیں۔ کیڑوں جاگیرداروں نوابوں سرمایہ داروں کے لیے پیغام موت بن کر آ رہے ہیں جنہوں نے 55 سال ملک کو لوٹا جو امریکہ کے یار جن کی پینگیں انڈیا ہر دور کے لیے حکمران کے لمبی ہوتی چلی گئی جنہوں نے ہر دور میں قومی خزانوں کو لوٹا جنہوں نے ہر دور میں عوام کی پشت پر ظلم کے مہنگائی کے کوڑے برسائے عوام کو بے روزگاری مہنگائی ظلم کی چکی میں پیسنے والو ہم آ رہے ہیں۔ خدا کی تلوار بن کر آ رہے ہیں۔ تمہارے گھر عیش و عشرت کی آماز گاہ بنے ہوئے ہیں۔ کوٹھیوں قلعوں میں اور بنگلوں میں بنے ہوتے ہیں ایک غریب کو جھونپڑی نصیب نہیں ہوتی تا کہ سکون کی نیند سو جائے تمہارے گھروں میں دن کو بھی ٹمٹے جلتے رہیں غریب کے گھر میں رات چراغ تک نہیں جلتا۔ تمہاری گاڑی بغیر نمبر کے تم بغیر نمبر کی گاڑیاں لے کر گھومتے

پھرو۔ تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں غریب کی گدھا گاڑی کا چالان ہوتا ہے غریب کی گدھا گاڑی کا چالان ہے غریب کا بچہ شام کو بھوکا سوتا ہے تمہارے کتے مکھن کھاتے ہیں تم حرام کے مال سے بلڈنگیں، کوٹھیاں بناتے ہو تمہارے کتے مکھن کھاتے ہیں۔ پاکستان کا غریب رات کو بھوکا سوتا ہے سنبھل جاؤ ہم تمہارے پیٹ چیرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ (اعظم صاحب قدم بڑھاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔) یاد رکھو کوئی وڈیرا کسی کا علاج نہیں کر سکتا یہ کون ہے یہ پارٹی کس کی ہے نوابوں کی۔ یہ پارٹی کس کی ہے؟ جاگیرداروں کی۔ یہ پارٹی کس کی ہے؟ سرمایہ داروں کی۔ یہ پارٹی کس کی ہے؟ چودھریوں کی۔ یہ پارٹی کس کی ہے؟ شریفوں کی۔ پیسے کتنے ہیں عربوں خربوں حساب کتاب آئیں کدھر سے ہیں بابا نے کمائے تھے قومی خزانوں کو لوٹا ہے یہ قومی خزانوں کو لوٹنے والے ڈکیتیاں مارنے والے چور عیار غنڈے بدمعاش نہ تیرے لیڈر ہو سکتے ہیں نہ میرے لیڈر ہو سکتے ہیں یہ ہو سکتے ہیں لیڈر؟ (نہیں) تیرے دکھ میں شریک وہ ہی ہو سکتا ہے جو جانتا ہے بھوک کس چیز کا نام ہے؟ جو جانتا ہے کہ دکھ کس چیز کا نام ہے؟ جو جانتا ہے کہ مصیبت کس چیز کا نام ہے؟ جو جانتا ہے کہ پانی کی لذت کس چیز کا نام ہے جو جانتا ہے کہ برف کی قیمت کیا ہے؟ جو جانتا ہے کہ آلو کی قیمت کیا ہے جو جانتا ہے کہ روٹی دال کا بھاؤ کیا ہے جس کے کتے کو بھی مکھن سرکاری خزانہ سے ملے وہ تیرا غم خوار نہیں ہو سکتا ہو سکتا ہے نہیں بہت آزمایا ان وڈیروں کو بہت آزمایا لیا ان لیٹروں کو اب ان کو آزمانے کی مزید ضرورت نہیں اس لیے ملت اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے ایک پیغام لے کر جاؤ میرے دکھ میں شریک میرے سکھ میں شریک میری بھوک میں شریک میری پیاس میں شریک اور میرے ساتھ رات کی تاریکیوں میں ہونے والی ناسلوکی میں

شریک اور میرے ساتھ عدالتوں میں زیادتی میں شریک میرے ساتھ ہونے والے ظلم میں شریک جو میرے دکھ میں ساتھی ہے میرے سفر میں میرا ساتھی ہے لیڈر بھی وہ ہی ہے میری جماعت بھی وہ ہی ہے میرے ووٹ کا حقدار بھی وہ ہی ہے اس لیے اب ان کے جھانسے میں آنا نہیں برادری کے بہانے آ جاتے ہیں اوجی ہم ارائیں آپ ارائیں ہم جٹ آپ جٹ ہم رانے آپ رانے لہٰذا آپ ووٹ ہمیں دیں اب جب بن گئے کبھی ارائیں چوہدری کبھی گجر کبھی جٹ کبھی غریب کے جھونپڑے میں آ کر کہا کہ تیرے بیٹے نے رات کو کھانا نہیں کھایا سارا دن ڈگریاں اُٹھا کر دفتر کے چکر لگا کر شام کو اُترے ہوئے منہ سے آ کر کہتا ہے امی سارا دن گھوم آیا ہوں کہیں مجھے مزدوری نہیں ملی کبھی اس ظالم نے آ کر تیرے در پہ کہا کہ میں تیری برادری کا ہوں اور برادری کے نام پر ووٹ لیا تھا اب میں برادری کے نام پر تجھے نوکری دینے آیا ہوں کبھی آیا ہے؟ (نہیں آیا)

اسے ووٹ لینے کے لیے برادری یاد آتی ہے اسے ووٹ لینے کے لیے قوم یاد آتی ہے لیکن جب کھانے کی باری آتی ہے تو اکیلا ہی کھاتا ہے تحصیل دار لگوائے گا اپنے بیٹے کو اے ایس آئی لگوائے گا اپنے بیٹے کو نوکریاں دے اپنوں کو ووٹ لے گا تجھ سے کہو جاؤ جسے نوکریاں دی ووٹ بھی اس سے لو آپ کہیں گے پھر آپ کیا کریں گے ہم کہتے ہیں ہم کیا کریں گے جا کر جھنگ والوں سے پوچھ لو۔ جھنگ والوں سے پوچھ لو۔ جب بھی ملازمتیں ملیں نوکریاں ملیں۔ لوٹا ملا میں نے رشتہ دار نہیں خونی رشتہ نہیں میرے بھتیجے ایف اے بھی ہیں بی اے بھی ہیں مجھے کہنے لگے چچا ہمارا خیال میں نے کہا بیٹا یہ حق جھنگ والوں کا ہے یہ حق جھنگ والوں کا ہے میرے جوتے لے لو میرے کپڑے لے لو لیکن چیز جھنگ والوں کی ہے۔

جنہوں نے ووٹ دیا ہے نوکریاں بھی ان ہی کا حق ہے جنہوں نے ووٹ دیا ہے سوئی گیس بھی ان ہی کا حق ہے جنہوں نے ووٹ دیا ہے سکول بھی ان ہی کا حق ہے اس لیے ملت اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے سچی سچی ہمدرد قوم کی خدمت گار قیادت کو آپ کے سامنے پیش کریں گے جو سچے لوگ ہوں گے جو بہادر لوگ ہوں گے جو وقت کے حکمرانوں کا گریبان پکڑنا جانتے ہوں گے اور جو حق بات کہنا اسمبلی میں جانتے ہوں کہتے ہیں جی اب آپ تو بولتے ہی نہیں آپ سنتے ہی ہیں۔ کیسٹس دو تین آ چکی ہیں ذرا سن کر دیکھیں اسمبلی کی تقریریں آ چکی ہیں بازار میں ذرا سن کر دیکھیں کہ وہی آواز ہے یا کوئی اور ہے۔ ان گونگوں نے کیا بولنا ہے وہاں ایسے ایسے بھی جاتے ہیں جو پانچ پانچ سال میں ایک مرتبہ نہیں بولتے کہتے ہیں کہ ہم نے ریکارڈ توڑ دیا۔ ہم نے ریکارڈ توڑ دیا ہے اسمبلی میں کس کسی چیز کا چپ رہنے کا ہر چڑھتے سورج کے پجاری ہر آنے والے حکمران کو جی سر۔ وائیں زندہ باد ایک ایم پی اے کہتا تھا وائیں میرا باپ وہ اسمبلیاں ٹوٹ گئیں منظور گیا ہے وٹو زندہ باد میں نے کہا اب باپ بدل گیا ہے۔ کل نواز شریف کو کہتے تھے ثانی قائداعظم اب اس کا کوئی نام ہی نہیں لیتا کل جی جی جی بنت اشیا بی بی کے بغیر سکون ہی نہیں آتا تھا۔ اب بی بی کا نام ہی نہیں لیتے وزارتیں نظر آئیں بی بی مردہ باد یہ اسی طرح ہوتا ہے جو اپنی قیادت سے اپنی جماعت سے اپنے لیڈر سے وفا نہیں کر سکتے وہ مجھ سے وفا کریں گے؟ (نہیں) اس لیے آنکھیں کھولو ہوش کے ناخن لو اور جذبات اور ولولوں سے لبریز ہو کر میدان میں آ جاؤ اور کہوں کہ اب میدان سیاست کا گند بھی صاف کریں گے کرو گے؟ ان شاء اللہ۔

ایک بات یاد رکھو! اپنے گھروں پر ملت اسلامیہ کے پرچم لہراؤ ملت اسلامیہ کی

رکنیت سازی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اپنے علاقوں میں یونٹ بناؤ پیغام پہنچاؤ اور یہ جو تقریریں ہو رہی ہیں۔ ان کی کیسٹس لوگوں کو سناؤ کہ ملت اسلامیہ کیا ہے اور کیا چاہتی ہے کیا نصب العین ہے کیا پروگرام ہے کہاں تک جانا چاہتی ہے خدا کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں ہم ملت اسلامیہ کے ساتھ پاکستان بریکٹ () میں لکھتے ہیں۔ ہم اسلام کا غلبہ پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ ابھی پاکستان میں ملت اسلامیہ کی باڈیاں نہیں بنی۔ کنونیئر بنے ہیں۔ باہر ملک میں تو باڈیاں بھی بن چکی ہیں۔ ملت اسلامیہ صرف پاکستان کے لوگوں کا نام نہیں ہے جہاں جہاں کوئی کلمہ گو ہے جہاں جہاں کوئی نبی کا نام لیوا ہے جہاں جہاں کوئی صحابہ کا پروانہ ہے جہاں جہاں کوئی خدا کی واحدانیت کا اعلان کرنے والا ہے وہاں ہماری جماعت ہے وہاں ہمارا مشن ہے پوری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ملت اسلامیہ کا نقطہ نظر مقصود مطلوب نصب العین اور منشور ہے۔ کہئے اس منشور اور نصب العین کے مطابق العین کے مطابق زندگی گزارنے کا فیصلہ کریں اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو اس مقصد کے لیے تیار کریں خرچ کرنے کے لیے۔ اور ساتھ یہ بھی کہتا ہوں جس دن سپاہ صحابہ بحال ہوئی کام یہی ہوگا مگر سپاہ صحابہ ہم سپاہ صحابہ کو سیاسی میدان میں لے آئیں۔ بس یاد رکھیں یہ نہیں کہ واپس پلٹیں گے مگر اس دائرے کار کو وسیع کر دیں گے اس لیے کہ اس نام سے اچھا نام تو ہے مگر جچتا کوئی نہیں اس لیے پرچم کی باری آئی میں نے کہا اس سے اچھا ہمیں کوئی پرچم لگتا ہی نہیں کہنے لگا کیا کریں میں نے کہا ایک سفید پٹی کا اضافہ کر لیں باقی پرچم وہ ہی رہے گا سپاہ صحابہ بحال ہوئی تو یہ کام اس پلیٹ فارم سے ہوگا۔ کام میں وسعت ہے افاقیت ہے اور کام میں بے پناہ اب اضافہ ہے لیکن آخری بات کہتا ہوں جب کام عالمی ہے وسعت پذیر ہے تو دشمن

بھی زیادہ ہوں گے نہیں سمجھے نہیں سمجھے؟ سنبھال تو ہم نے لے ہی لینے ہیں۔ یا وہ ہم کو سنبھال لیں گے یا ہم ان کو سنبھال لیں گے دشمن بھی زیادہ ہوں گے پہلے ایک دشمن تھا تو اب تیرہ تیرہ دشمن ہوں گے۔ لیکن ہمت نہیں ہارنی وہ جو پندرہ سولہ سال کا عرصہ گزرا ہے نا جیل میں۔ اس کو تربیت سمجھو جس طرح اللہ کے رسول نے تیرہ سال اپنے صحابہ کی تربیت کی پھر حضور مدینہ میں آئے بڑھو بھی آگے۔ شاید خالق کائنات نے تیرہ چودہ سال محنتیں کروائیں قربانیاں دلوائیں۔ امتحان سے گزرے اب خالق کائنات کی رحمت جوش میں ہو اور وہاں سے اشارہ ہو رہا ہو کہ بڑھ جاؤ کہ دنیا تمہارے قدموں کے نیچے ہے بڑھو آگے کہ انسانیت اسلام کے آفاقی پیغام کی منتظر اور طلب گار ہے پیاسی اور بھٹکی ہوئی انسانی جام اسلام پیش کرو اور اسے بھر بھر کے دین کے جام پلاؤ۔ اس کو راہ راست پہ لاؤ تا کہ خدا کی مخلوق کا رشتہ خدا سے قائم ہو جائے اللہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اللہ ہماری مدد فرمائے۔ اس محنت کو پھر سر سے قبولیت سے نوازے۔

وما علینا الا البالاغ المبین

❁.....❁.....❁

عنوان	شان صحابہؓ
بمقام	بنوں
تاریخ	آخری خطاب

الحیدری میڈیا
سیل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّابَعْدُ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَااِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌرَحِيْمٌ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرْ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرْ

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

اِذَا ظَهَرَةِ الْبَدَءُ اَوِ الْفِتَنُ وَ سُبَّتِ اَصْحَابِىْ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْماً وَاَلَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰكِرِيْنَ

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

انتہائی قابل صد احترام حضرات، علماء کرام، قراء حضرات، قابل قدر بزرگوں، نوجوان ساتھیو، عزیز طلباء آج کوٹ تائم بنوں میں پہلی مرتبہ آپ حضرات کے سامنے حاضر ہونے اور آپ سے ملنے اور آپ حضرات کی زیارت کرنے اور آپ سے مخاطب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ جامع خلفاء الراشدین اور جامع خدیجہ کا یہ دینی پروگرام ہے، جہاں طلباء کے سر پر دستار فضیلت سجایا جاتا ہے۔

یہ دینی مدرسے اسلام کے وہ مظبوط قلعے ہیں، جہاں سے ہر دور میں ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں اور لوگ باہر آتے ہیں۔ ایک ایک شخص اپنی ذات میں جماعت میں اور کفر کے لئے ایٹم بم کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آج دنیاء کفر مادی اعتبار سے سائنسی ترقی کے اعتبار سے میزائلوں، طیاروں اور بموں کے اعتبار سے ہم سے کئی گنا آگے ہے۔ اگر ہمارے پاس بیس ایٹم بم ہیں، تو امریکہ کے پاس کئی ہزار ایٹم بم ہیں۔ اگر ہمارے پاس چند میزائل ہیں۔ ان کے پاس جدید اور ہزاروں کی تعداد میں میزائل ہیں، ہم مادی اعتبار سے، ہم سائنسی اعتبار سے دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور دشمن کو بھی ہمارے بموں سے کوئی خطرہ نہیں۔ ہمارے ٹینکوں، ہمارے طیاروں، ہمارے میزائلوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ اسے اگر کوئی خطرہ ہے اسے اگر کوئی خوف ہے، دینی مدرسوں سے ہے۔ علماء حق سے ہے، اور ان طلباء سے ہے۔ جو ایک ایک اپنے سینے پر بم باندھ کر اللہ کے دین کیلئے اپنی جان دے سکتا ہے۔ مگر پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ دوستو! علماء حق نے ہر دور میں قربانیاں دے کر اس دین کی حفاظت کی۔ پاکستان بننے سے پہلے یہاں انگریز قابض تھے۔ اس کی پونے دو سو سالہ حکومت میں وہ علماء حق تھے جو تختہ دار پر چڑھ گئے۔ وہ علماء

ہی تھے جو کالے پانی کی جیلوں میں ساری زندگی گزارتے رہے۔ وہ علماء ہی تھے جو مالٹا کی جیل میں کئی کئی سال گزار آئے۔ اور وہ ایک عالم ہی تھا جو ایک مدرسہ سے کھڑا ہوا تھا۔ انگریز کی عدالت کے سامنے انگریز کو مخاطب ہو کر کہا تھا کہ میں نے کل بھی فتویٰ دیا تھا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے۔ اگر اس کی سزا سزائے موت ہے تو میں دیوبند سے کفن ساتھ لایا ہوں۔

دوستو! وہ علماء حق تھے جنہوں نے ہر فتنے کا مقابلہ کیا جس فتنے نے بھی اسلام کی دیوار میں سوراخ لگانے، نقب لگانے کی کوشش کی۔ چاہے وہ قادنیت کا فتنہ ہو، چاہے وہ انگریز کا فتنہ ہو، چاہے وہ خارجیت کا فتنہ ہو، چاہتے وہ بدعت کا فتنہ ہو۔ ایک ایک فتنے کے مقابلے میں کھڑے ہونے والے علماء حق تھے۔ آپ جانتے ہیں 1974ء سے قبل قادنیوں کو کافر کہنا ان کو غیر مسلم قرار دینا۔ ان کے کفر کا نعرہ لگانا یہ جرم تھا۔ ہمارے اکابر جرأت مندانہ انداز سے ختم نبوت کے عقیدے بیان کرتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ماننے والوں کو کافر کہتے تھے۔ انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے تھے۔ حق کہنے کے جرم میں انگریز اُٹھا کر جیلوں میں ڈال دیتا تھا حق کہنے کے جرم میں 1953ء کو لاہور کی سڑکوں پر دس ہزار (10,000) مسلمانوں کو گولیاں ماردی گئیں۔ دس ہزار انسان شہید ہوگئے۔ جیلیں آباد کردیں۔ ایک وقت آیا پاکستان کی قومی اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ حضرت مفتی محمود کی قیادت میں یہ جنگ لڑی جائے اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا کہ قادنیوں اور مرزائیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ دوستو! اس وقت مولانا حق نواز جھنگویؒ نے جس تحریک کا آغاز کیا ہے جو آواز بلند کی ہے جس جدوجہد کو شروع کیا ہے۔ وہ کیا ہے؟ یہ ہی بات ہے آپ کو بتلانا چاہتے ہیں۔

مولانا حق نواز شہید نہیں اس سے پہلے بھی جو علماء تھے حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے حضرت مولانا رشید احمد نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت مجدد الف ثانی نے حضرت امام ابن تیمیہ نے حضرت امام مالک نے امام احمد بن حنبل نے ملا علی قاری نے ہمارے تمام اکابر نے اپنے اپنے دور میں یہ فتوی دیا۔ اور اس حقیقت کو بیان کیا۔ اپنے اپنے دور میں لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جو شخص رسول اللہ کے صحابہ پیغمبرؐ کے جانثاروں کے ایمان کے بارے میں نظریہ کے بارے میں بات کے بارے میں جنتی ہونے کے بارے میں شک کرتا ہے جو شخص اپنی زبان سے پیغمبرؐ کے صحابہؓ کو گالیاں دیتا ہے اس شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں علماء اکرام تشریف فرما ہیں۔ آج سے 15 پندرہ سال پہلے ہندوستان کے عظیم عالم دین مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے ایک استفتاح مرتب کیا ایک سوال نامہ تیار کیا جس میں انہوں نے لکھا حضرات علماء اکرام مفتیان عظام خمینی نے اپنی کتابوں میں حضرت صدیقؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ خدا کے قرآن کا دشمن تھا خمینی نے اپنی کتاب میں حضرت عمر فاروقؓ کو کافر زندیق لکھا ملعون خمینی نے اپنی کتاب میں حضرت عثمانؓ کو گالیاں دیں حضرت ابو ہریرہؓ کو گالیاں دیں حضرت خالد بن ولیدؓ کو گالیاں دیں انہوں نے ایک استفتاح مرتب کیا کہا مجھے یہ بتلاؤ جو شخص حضورؐ کے صحابہؓ کو گالیاں دے حضورؐ کے صحابہؓ پر تبرا کرے حضورؐ کے صحابہؓ پر لعنت کرے علمائے اکرام بتائیں کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق ہے (نہیں) چنانچہ یہ سوال مرتب کر کے حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے دارلعلوم دیوبند بھیجا۔ دارلعلوم دیوبند کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود گنگوہیؒ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن نے اس کا جواب لکھا اور لکھا یہ سوال آپ نے آج کیا ہے یہی سوال آج سے 13 تیرہ سو سال پہلے مسجد نبوی میں اس وقت کے حکمران خلیفہ

ھارون رشید نے امام مالکؒ سے یہی سوال پوچھا تھا 13 تیرہ سو سال پہلے ھارون رشید مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ وہ عربی عبارت ہے۔

دخل ھارون الرشید فی المسجد نبوی ۔ہارون رشید مسجد نبوی میں داخل ہوا ۔فعلی رکعتین مات قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکے کے بعد ہو وہاں سے امام مالکؒ کی مجلس میں آیا۔ مجلس برخواست ہوئی تو ہارون رشید کھڑا ہو گیا۔ وقت کا حکمران ہے اتنی بڑی حکومت تھی ہارون رشید کی پُرتگال کے ساحل سے لے کر چین کی دیواروں تک تمام عرب و عجم تمام وسطی ایشیاء کابل اور ہندوستان کے آگے تک ہارون رشید کی حکومت تھی۔ ہارون رشید نے امام مالک سے سوال کیا۔ ھل لی من سنت اصحاب رسول اللّٰہ فی سَبِّ۔ مجھے بتلایا جائے جو شخص حضور ﷺ کے صحابہؓ کو گالی دیتا ہے سرکاری خزانہ میں بیت المال میں اس کا کوئی حق ہے۔ امام مالکؒ نے جواب دیا اس کیلئے کوئی حق نہیں، کوئی عزت نہیں، کوئی احترام نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کو گالیاں دیتا ہے۔ اگر وہ بھوکا ہو تو اس کو کھانا نہیں دیا جائے گا، اگر وہ ننگا ہے تو کپڑا نہیں دیا جائے گا اور بے روزگار ہو تو ملازمت نہیں دی جائے گی۔ اگر جگہ نہ ہو تو مکان نہیں دیا جائے گا۔ مر جائے تو جنازہ نہیں، کفن کیلئے کپڑا نہیں دفن کیلئے زمین نہیں۔ یہ فتویٰ امام مالکؒ نے دیا۔ ہارون رشید پریشان ہو گیا اس نے کہا ہماری مملکت میں جو ذِمی کافر ہیں ہم ان کو ملازمت دیتے ہیں ہم ان کی حفاظت کرتے ہیں، بھوکے ہوں تو کھانا دیتے ہیں، کیا یہ شخص ان سے بھی آگے بڑھتے ہیں۔ امام مالکؒ نے فرمایا یہ شخص ذِمی کافروں سے بھی آگے بڑھ گیا ہے ۔اب ہارون رشید نے کہا مجھے یہ بات بتلایئے آپ کے اس فتویٰ کی بنیاد کیا ہے؟ امام مالکؒ نے فرمایا میں نے فتوی اپنے اجتہاد سے نہیں یہ میں نے کسی صحابیؓ کے قول پر نہیں دیا، یہ فتوی میں نے

حضور ﷺ کی حدیث پر نہیں دیا بلکہ میرے اس فتوی کا ذکر خدا کے قرآن میں ہے۔ کس میں ہے قرآن میں۔ کس میں قرآن میں۔ ہارون رشید پریشان ہو گیا۔ اس نے کہا حضرت قرآن تو ہم بھی پڑھتے ہیں۔ ہمیں تو قرآن میں کہیں نظر نہیں آیا۔ تو امام مالکؒ نے فرمایا میں تمہیں قرآن پاک پڑھ کر سناتا ہوں۔ قرآن پاک کی سورت فتح کو تلاوت کرو۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحما بينهم

ترجمہ: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی جو ہیں آپس میں پیار کرتے ہیں اور دشمن کیلئے تلوار بنتے ہیں۔

آگے اللہ ان کی تعریف کرتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں۔

مثلهم فى التورة ومثلهم فى الانجيل ۔ (پ۲۶، ع۱۱)

صحابہؓ وہ ہیں جو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے ان کے تذکرے تورات میں بھی تھے انجیل میں بھی تھے۔ آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جیسے ایک کسان زمین پر ہل چلاتا ہے اس میں بیج ڈالتا ہے پھر زمین سے نرم و نازک انگوری باہر آتی ہے بڑھتے بڑھتے درخت بن جاتا ہے یہ صحابہؓ کی مثال ہے۔ یعجب الزراع۔ جب کسان کی کھیتی تیار ہو جاتی ہے فصل پک جاتی ہے، پھل لگ جاتا ہے، اپنی کھیتی کو دیکھ کر کسان خوش ہوتا ہے، اللہ کے پیغمبر ﷺ نے محنت کی اللہ کے پیغمبر ﷺ نے دلوں میں ایمان کا بیج ڈالا۔ صحابہؓ مضبوط ہو گئے خدا کی جماعت بن گئی (حزب اللہ) کے مصداق بن گئے۔ صحابہؓ کو دیکھ کر نبوت خوش ہے، صحابہؓ کو دیکھ کر میرے اور آپ کے رسول خوش ہیں۔ صحابہؓ کو دیکھ کر نبوت بھی خوش اور نبوت کی اقتدا میں

صحابہ کو دیکھ کر امت بھی خوش ہے۔ ہم خوش ہیں کہ نہیں۔ خوش ہیں جہاں صحابہؓ کا نام لکھا ہو خوشی ہوتی ہے۔ صحابہؓ کی عظمت کے ترانے لکھے ہوں، خوشی ہوتی ہے۔ صحابہؓ کے نام سے کوئی بستی ہو تو خوشی ہوتی ہے۔ ہم خوشی سے اپنے بچوں کے نام صحابہؓ کے نام پر رکھتے ہیں۔ نبی بھی خوش ہے، امت بھی خوش ہے لیکن ایک طبقہ ہے وہ خوش نہیں، وہ پریشان ہے وہ صحابہؓ کے نام سنتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔

میں یہاں ایک فائل لے کر آیا ہوں کہ ابھی ایک دو مہینے پہلے کی بات ہے۔ ساجد نقوی کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا اور اس نے شیعہ کا ایک وفد بلایا اور اس وفد نے وفاقی وزیر تعلیم کو ایک یادداشت پیش کی اور اس میں لکھا کہ پاکستان کے سکولوں، کالجوں میں جو کتابیں پڑھائیں جاتیں ہیں ان کتابوں میں ابوبکرؓ کا نام ہے، عمر فاروقؓ کا نام ہے، عثمانؓ کا نام ہے، خالد بن ولید کا نام ہے، عمرو بن العاصؓ کا نام ہے، معاویہؓ کا نام ہے، حضرت ابوہریرہؓ کا نام ہے، حضرت عائشہؓ کا نام ہے۔ اس نے لکھا یہ نام ہمیں برداشت نہیں، نام نکالیں جائیں۔ آپ بتلائیں جو صحابہؓ کا نام برداشت نہیں کرتا۔ آپ بتلائیں کہ وہ صحابہؓ سے خوش ہے، یا ناراض ہے، ناراض ہے۔ اس کو صحابہؓ کے نام سے دُکھ ہے۔

امام مالکؒ نے فرمایا، سنو یعجب الزراع صحابہؓ کو دیکھ کر حضور ﷺ خوش ہیں لیغیظ بھم الکفار کفار کافر کی جمع ہے فرمایا جس کے سینے میں صحابہؓ کا بغض ہے وہ سینے مسلمان کے نہیں کافر کے ہیں۔

کافر کافر شیعہ کافر، کافر کافر شیعہ کافر

جو نہ مانے وہ بھی کافر

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ مقدس جماعت ہے جس کے دشمن کو کافر کہا ہے اور یہ بات کس نے بتلائی امام مالکؒ نے۔ امام مالکؒ کی بات کا حوالہ قرآن نے دیا۔ دارالعلوم کے مفتی اعظم مفتی حبیب الرحمٰن اور مفتی گنگوہی نے اب دیوبند تو یہ کہتا ہے پھر وہ فتوی دیوبند میں آیا۔ پاکستان میں حضرت مفتی ولی حسن صاحب نے مفتی نظام الدین شامزئی نے حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے مفتی رشید احمد لدھیانوی نے انہوں نے اس فتوی پر مہر لگائی۔ ھذا الجواب صحیح۔ دیوبند نے جو فتوی دیا وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے بعد وہ فتوی چلا پاکستان کے تمام صوبوں میں ڈیرہ اسماعیل خان کے علماء نے مہر لگائی۔ بنوں کے علماء کی مہر ہے، پشاور کے علماء کی مہر ہے۔ حقانیہ کے علماء کی مہر ہے۔ اشرفیہ کے علماء کی مہر ہے، ہندوستان کے علماء کی مہر ہے۔ بنگلہ دیش کے علماء کی مہر ہے۔ عرب امارات کے علماء کی مہر ہے۔ برطانیہ کے علماء کی مہر ہے۔ دنیا کے تین ہزار مفتیوں نے فتوی دیا کہ یہ جواب صحیح ہے جو شخص صحابہ کا دشمن ہے جو شخص صحابہ کا گستاخ ہے اس کے دل میں ایمان نہیں۔

دوستو! ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم نے اسلام کیلئے کوشش کرنی ہے تو ہم مسلمانوں کو ایک فضا چاہیے، اپنی صفوں کو کافروں سے پاک رکھنا چاہیے، جس کو صحابہؓ کا نام برداشت نہیں وہ نظام خلافت راشدہ قبول کریگا بلکہ یہ دیکھو ہم کوئی بات بھی بغیر دلیل اور ثبوت کے نہیں کرتے۔

یہ ہے وہ خط جو وفاقی وزیر تعلیم کو شیعہ نے پیش کیا اور یہ تمام صفحات ہے۔ کہتے ہیں کہ اُردو جماعت کی چہارم کی کتاب کے صفحہ نمبر گیارہ پر صدیق کا لفظ حذف کیا جائے۔ اسلامیات جماعت پنجم میں صفحہ نمبر 33 لکھا ہوا ہے کہ عمر فاروقؓ نے اپنے کافر ماموں کو قتل کیا وہ بھی حذف کیا جائے اور اسی طرح لکھتے ہیں کہ اُردو جماعت پنجم کے صفحہ نمبر 14 پر عثمان غنیؓ کا لفظ ہے وہ بھی

خذف کیا جائے۔ کئی صفحات ہیں جہاں کتابوں کے نام لے لے کر اور ایک جگہ لکھا ہے کہ فلاں کتاب میں لکھا ہوا معاشرتی علوم جماعت ہفتم اس کے صفحہ نمبر 14,13,12 پر خلفاء راشدین، خلفاء اسلام کے لفظ ابوبکر، عمر، عثمان کے نام آئیں ہیں یہ بھی ہمیں برداشت نہیں انہیں بھی خذف کیا جائے۔ آپ مجھے بتلائیں جو خلفاء راشدین کے لفظ برداشت نہیں کرتے وہ خلفاء راشدین کے نظام کو برداشت کریں گے (نہیں)۔ برداشت کر سکتے ہیں؟ نہیں اور یہ وہ میرے پاس دلیل ہے کہ ساجد نقوی کی صدارت میں یہ اجلاس ہوئے۔ یہ ساجد نقوی کی صدارت میں ہوئے ۔دیکھو یہ اخبار ہے۔

ساجد نقوی کی صدارت میں نصاب کے بدلنے کا اجلاس، اجلاس میں آغا ضیاء الدین رضوی کی شرکت، آغا ضیاء الدین کا نام ہے جو جا کر وزیر سے ملا ہے جس نے جا کر مطالبہ کیا ہے کہ صحابہؓ کے نام نصاب سے نکالیں جائیں۔ میں کہتا ہوں جو یہ کہے کہ صحابہؓ کے نام کتابوں سے نکالو جو صحابہؓ کا نام کتاب سے نکلواتا ہے مسلمانو اس کا نام جماعت سے نکال دو۔ ہم اس کا نام مسلمانوں کی صفوں سے نکال دیں گے۔ ہم صحابہؓ کے دشمن کو مومن اور مسلمان تسلیم نہیں کرتے ۔آیئے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہاں بڑی تعداد علماء کی ہے اور کوئی اُردو سمجھے نہ سمجھے، علماء تو سمجھتے ہیں میں قرآن سے صحابہ کا تعارف کراتا ہوں۔

صحابہؓ کون ہیں۔ قرآن کہتا ہے **فان امنو ا بمثل ما اٰمنتم به فقداهتدو**

اگر تم صحابہؓ جیسا ایمان لاؤ گے تو ہدایت پاؤ گے، اگر تم صحابہؓ جیسا ایمان لاؤ گے تو ہدایت پاؤ گے۔ آگے فرمایا **والذین اتبعوهم باحسان ، والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار** ، سبقت کرنے والے مہاجر اور سبقت کرنے والے انصار اور جو ان

کے اخلاص کے ساتھ پیروکار ہیں خدا ان سے بھی راضی اور قرآن کہتا ہے اگر صحابہؓ کے پیچھے چلو گے صحابہؓ ہدایت یافتہ ہیں تم بھی ہدایت یافتہ بن جاؤ گے۔اور وان تولوا علماء جانتے ہیں تولوا کا معنی کیا ہے تولوا کا معنی ہے ''منہ پھیرنا'' اگر تم صحابہؓ سے منہ پھیرو گے۔فانما ھم فی شقاق۔صحابہ سے منہ پھیرنے والا ہدایت یافتہ نہیں ہوسکتا صحابہ سے منہ پھیرنے والا کامیاب نہیں وہ ذلت اور گمراہی کے گھڑوں میں گھر جائے گا۔صحابہ سے منہ پھیرو گے قرآن دوسری جگہ کہتا ہے۔وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى ..... الی آخرہ

جو صحابہ کا راستہ چھوڑے گا وہ جہنم کی طرف جائے گا۔صحابہ کون ہیں قرآن میں ساڑھے سات سو جگہ صحابہؓ کا ذکر ہے۔کتنی جگہ ساڑھے سات سو اگر وقت ہو خدا کی قسم قرآن کی 400 آیتیں بھی میں یہاں کھڑے کھڑے پڑھ سکتا ہوں۔صحابہؓ کون ہیں اللہ فرماتے ہیں۔

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ہم نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے۔نعرہ تکبیر،اللہ اکبر۔عظمتِ صحابہؓ زندہ باد،عظمتِ صحابہؓ زندہ باد۔سنیے قرآن میں ہے۔

لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر

دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جیسی صحابہؓ کی ہے جب انہوں نے خدا اور اس کے رسول سے دوستی کی تو اس راستے میں ان کی مخالفت میں ان کا باپ بھی آجائے۔

لو کانو ا ابائھم او ابنائھم او اخوانھم او عشیرتھم

باپ کو چھوڑ دیں گے،بیٹے کو چھوڑ دیں گے،بھائی کو چھوڑ دیں گے،رشتہ داروں کو چھوڑ دیں گے،قبیلے کو چھوڑ دیں گے مگر خدا اور اس کے رسول کو نہیں چھوڑیں گے۔

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان

صحابہؓ وہ جماعت ہے اللہ تعالیٰ نے جن کے دلوں پر ایمان لکھ دیا ہے۔ بتائیں جن کے دلوں پر ایمان اللہ لکھے کوئی مٹا سکتا ہے؟ (نہیں)۔ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان کے دلوں پر ایمان لکھا، کافر کہتا ہے نہیں ان کے دلوں میں ایمان نہیں نفاق تھا ان کے دلوں میں کفر تھا تو یہ قرآن کا انکار ہے یا نہیں؟ (ضرور انکار ہے) قرآن کہتا ہے۔

لکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم

اللہ نے ایمان کو صحابہؓ کا محبوب بنا دیا ہے ایمان کو صحابہ کا محبوب بنا دیا۔ ایمان کو اللہ نے سجا کر صحابہؓ کے دلوں میں اُتار دیا۔ توجہ رہے، حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ آپ نے ان کو دیکھا نہیں آپ ان کو دیکھتے تو چھوٹے سے انسان تھے۔ آپ ان کی کیسٹیں سنیں جنہوں نے اپنی جان قربان کر دی۔

خود بھی شہید ہو گئے بیٹا بھی شہید ہو گیا۔ پچھلے سال اُن کا بیٹا بھی شہید ہو گیا۔ وہ جھنگوی زبان میں اس آیت کا ترجمہ کیا کرتے تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے۔ ''کہ اللہ نے ایمان نوں گھانے پا کے (جھنگوی زبان میں گھانے کہتے ہیں زیورات، عورت کے سر پر ٹیکہ لگاتے ہیں، ناک میں نتھلی، اس کے کانوں میں کانٹے، ہاتھوں میں کنگن، پاؤں میں پازیب اس سارے زیور کو کہتے ہیں گھانے) فرمایا اللہ نے ایمان کو گھانے پا کے صحابہؓ دے وچ اتار چھڈیا۔

زندہ ہے جھنگوی، زندہ ہے گولیاں کھا کر بھی زندہ ہے۔

تیری آواز میری آواز حق نواز، حق نواز۔ تیری آواز میری آواز حق نواز، حق نواز

بنوں کے لوگوں میں اُردو میں ترجمہ یوں کیا کرتا ہوں۔

۔ ۔ اللہ نے ایمان کا میک اپ کر کے علماء کہیں گے یہ معنی کہاں سے آیا ہے، یہ معنی ہے

وزینہ کا اللہ نے یہ نہیں فرمایا وادخلہ فی قلوبکم الایمان۔ کہ میں نے ایمان کو تمہارے دلوں میں داخل کر دیا۔ وزینہ زینت دے کر، سجا کر، چمکا کر، اللہ نے ایمان کا میک اپ کر کے ،اللہ نے ایمان کو سجا کر، اللہ نے ایمان کو چمکا کر صحابہؓ کے دلوں میں اُتار دیا۔ توجہ رہے!

ایمان داخل ہوا تو پھر کیا ہوا، ایمان آیا و کرہ الیکم الکفر کفر بھاگ گیا۔ ایمان آیا تو کفر بھاگ گیا۔ روشنی آئی تو اندھیرا بھاگ گیا۔ حق آیا تو باطل بھاگ گیا۔ کفر بھاگ گیا ،جب بھاگ گیا تو والفسوق تو فسوق نے کہا کہ میں بھی جا رہا ہوں، فسق بھی بھاگ گیا۔

والعصیان فسق بھاگ گیا تو عصیان بھی بھاگ گیا۔ اب صحابہؓ کے دل میں کفر بھی نہیں، عصیان بھی نہیں اور فسق بھی نہیں۔ کون ہے؟

اولئک ھم الراشدون یہ رشد و ہدایت کے مینارے ہیں، یہ جنتی سارے ہیں، یہ کامل سارے ہیں یہ رشد و ہدایت کے مینارے ہیں۔

فقل من اللہ ونعمہ مسلمانوں اللہ کہتا ہے کفر بھاگ گیا، فسق بھاگ گیا، عصیان بھاگ گیا، اگر کوئی کہے نہیں صحابہؓ کے دلوں میں کفر تھا۔ اس نے کس کا انکار کیا؟ قرآن کا۔ کس کا انکار کیا؟ قرآن کا۔ اگر کوئی کہتا ہے نہیں صحابہؓ کے دلوں میں فسق تھا کس کا انکار کیا؟ قرآن کا۔ اگر کوئی کہتا ہے نہیں صحابہؓ کے دلوں میں ایمان نہیں تھا کس کا انکار کیا؟ قرآن کا۔

صحابہؓ کون؟ صحابہ۔ کون صحابہ؟ صحابہؓ اللہ کا قرآن فرماتا ہے

والزمھم کلۃ التقوی صحابہؓ وہ لوگ ہیں۔ خدا نے تقوی صحابہؓ سے لازم کر دیا۔ تقوی کو، پاکیزگی کو، طہارت کو، شرافت کو، صداقت کو، قیادت کو، عدالت کو صحابہؓ کے لیے لازم کر دیا۔ کسطرح لازم کر دیا جیسے سورج کے ساتھ روشنی کو لازم کر دیا، جیسے پھول کیساتھ

خوشبو کو لازم کیا، جیسے آگ کے ساتھ گرمی کو لازم کیا، جیسے برف کے ساتھ ٹھنڈک کو لازم کر دیا۔

اللہ نے صحابہؓ کے ساتھ تقوی کو لازم کیا، سورج سے روشنی کوئی جدا کر سکتا ہے؟ (نہیں) پھول سے خوشبو چھین سکتا ہے؟ (نہیں)۔ اگر سورج سے گرمی جدا نہیں ہو سکتی، اگر پھول سے خوشبو جدا نہیں ہو سکتی، رات سے تاریکی جدا نہیں ہو سکتی، برف سے ٹھنڈک جدا نہیں ہو سکتی، آگ سے گرمی جدا نہیں ہو سکتی۔ تو یاد رکھو صحابہؓ سے تقوی جدا نہیں ہو سکتا۔

اب کوئی آدمی یادداشت لکھے جناب پرویز مشرف صاحب، جناب بُش سورج سے روشنی جدا کر دو یہ کر سکتے ہیں (نہیں)۔ جس طرح یہ روشنی جدا نہیں کر سکتے، ابو بکرؓ سے صداقت جدا نہیں کر سکتے، عمرؓ سے عدالت جدا نہیں کر سکتے، عثمانؓ سے حیا جدا نہیں کر سکتے، علیؓ سے شجاعت جدا نہیں کر سکتے، معاویہؓ سے تدبر جدا نہیں کر سکتے، حضرت ابو ہریرہؓ سے فقاہت جدا نہیں کر سکتے۔

والزمهم كلمة التقوى خدا نے لازم کر دیا ہے اور آگے سنیے حادثاتی طور پر ایسے نہیں ہوا۔ اچانک کہ اللہ نے کہا کہ اس کو پکڑو صحابیؓ بنا دو۔ اللہ فرماتے ہیں۔

وكانو ا احق بها علماء بیٹھے ہیں احق کونسا صیغہ ہے اسم تفضیل کا کہ پوری کائنات میں تقوی کے سب سے زیادہ حق دار کون تھے؟ (صحابہؓ) سب سے زیادہ حقدار صحابہؓ تھے، کائنات میں سب سے زیادہ اہل صحابہؓ تھے۔ آگے سنو! قرآن

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربهم بالغَدٰوة والعشی یریدون وجهه.

میرے محبوب آپ اپنے آپ کو صحابہؓ کے لیے وقف کر دیں، صحابہؓ کیلئے وقف کر دیں، صحابہؓ کیلئے وقف کر دیں، صحابہؓ کیلئے وقف کر دیں، صحابہؓ کیلئے وقف کر دیں۔

توجہ رہے فرمایا لا تعد عینک عنھم توجہ ہے کیا معنی اس کا۔ اے میرے محبوب آپ نے اپنی نظر صحابہؓ سے ہٹانی نہیں۔ کیوں انسان کی عادت ہے۔ حسین کو دیکھا، پھر احسن کو دیکھتا ہے، جمیل کو دیکھے پھر اجمل کو دیکھتا ہے۔ ادنی کو دیکھے پھر اعلیٰ کو دیکھتا ہے۔ اس کی نظر ایک جگہ رکتی ہی نہیں۔ دیکھتا ہے کیا ہے بہت حسین کہا اس سے بھی زیادہ حسین وہ ادھر دیکھتا ہے اس سے بھی زیادہ حسین وہ ادھر دیکھتا ہے۔ نظر بدلتی رہتی ہے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف، حسین سے احسن کی طرف، جمیل سے اجمل کی طرف، شریف سے اشرف کی طرف، فضیلت سے افضل کی طرف۔ نظر جاتی ہے اللہ کیا فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب اب آپ نظر کو ادھر اُدھر لے جانا نہیں کیوں؟ وجہ کیا ہے؟

فرمایا! وکانو احق بھاواھلھا اب کائنات میں کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ کائنات میں آخری نبی ہیں اور باقی قیامت تک آنے والی نسل انسانیت میں صحابہؓ سب سے افضل ہیں۔ صحابہؓ سب سے افضل ہیں، صحابہؓ سب سے احسن ہیں، صحابہؓ سب سے اعلیٰ ہیں، صحابہؓ سب سے اجمل ہیں، صحابہؓ سب سے اشرف ہیں، جب ان سے زیادہ کوئی اجمل ہے کوئی نہیں، ان سے زیادہ اعلیٰ ہے کوئی نہیں، صحابہؓ سے زیادہ افضل ہے کوئی نہیں، پھر کسی دوسرے کی طرف دیکھنے کی ضرورت بھی نہیں۔ اگر ادنیٰ ہوتے تو اعلیٰ کی طرف دیکھا جاتا، اگر حسین ہوتے تو احسن کی طرف دیکھا جاتا، لاتعد عینک عنھم ان سے زیادہ اہل کوئی نہیں۔ لہذا کسی اور کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ قرآن میں ہے

فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم اے پیغمبر کے صحابہؓ جب تلوار لے کر تم میدان میں آتے ہو تم دشمنوں کے سر اُڑاتے ہیں تم نہیں اُڑاتے خدا اُڑاتا ہے۔ تم تلوار نہیں

چلاتے بلکہ کون تلوار چلاتا ہے اللہ۔

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اے میرے محبوب مٹی آپ پھینکتے ہیں ہاتھ خدا کا ہوتا ہے۔ نبی کے صحابہ تلوار چلاتے ہیں قدرت خدا کی ہوتی ہے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ

حدیبیہ کا میدان بیعت رضوان صحابہؓ نے حضورﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اللہ فرماتے ہیں کہ نہیں جنہوں نے نبی کے ہاتھ پر بیعت کی حقیقت میں انہوں نے خدا کے ہاتھ پر بیعت کی ۔یداللہ فوق ایدیھم کا ہاتھ ہے صحابہؓ کے ہاتھ کے اوپر، اب دیکھو نیچے ہاتھ کس کا حضورﷺ کا اوپر چودہ سو صحابہؓ کا نیچے، حضورﷺ کا اوپر چودہ سو صحابہؓ کا نیچے حضورﷺ کا ہاتھ اوپر چودہ سو صحابہؓ کا جبکہ یداللہ فوق ایدیھم اوپر خدا کا ہاتھ نیچے مصطفیٰﷺ کا ہاتھ درمیان میں صحابہؓ کا ہاتھ۔ اب میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک بچہ ضد کرتا ہے کہ امّاں جان میں نے جلسے میں جانا ہے ۔اماں کہتی ہے کہ تم چھوٹے ہو جلسے میں جاؤ گے تو گُم ہو جاؤ گے، اگر رات ہو جائے گی تو راستہ بھول جاؤ گے، کوئی تمہیں پکڑ کر لے جائے گا۔ کہنے لگا پھر ابا کو کہوں کہ میں آپ کی اُنگلی پکڑ کر ساتھ چلا جاؤں گا۔ ماں نے کہا کہ وہاں رش ہوگا، بھیڑ ہوگی جب لوگ گھروں کو جائیں گے تو انگلی چھوٹ جائے گی اس نے کہا کہ میں کمزور ہوں مجھ سے انگلی چھوٹ جائے گی پھر ابا کو کہوں گا کہ وہ میری انگلی پکڑے۔ کہا ٹھیک ہے بچہ آیا، جلسہ سنا، وہاں گیا واپس آیا رات ہوگئی۔ ماں نے پوچھا جلسہ ہوا، بہت لوگ آئے ہوئے تھے، بہت آئے ہوئے تھے۔ تم گُم نہیں ہوئے، تم راستہ نہیں بھولے۔ کہنے لگا میں کیسے گُم ہو سکتا تھا میرا ہاتھ باپ کے ہاتھ میں تھا۔

مسلمانوں لوگ کہتے ہیں صحابہؓ اسلام سے پھر گئے۔ صحابہؓ اسلام کیسے چھوڑ سکتے

ہیں ان کا ہاتھ مصطفیٰ کے ہاتھ میں اور خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس کا ہاتھ باپ کے ہاتھ میں ہو وہ گم نہیں ہوتا، وہ راستہ نہیں بھولتا۔ جس کا ہاتھ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھ میں ہو گم ہو سکتا ہی نہیں، وہ پھر سکتا ہی نہیں۔ قرآن صحابہؓ کے بارے میں

اولئک هم المفلحون اولئک هم الفائزون اولئک هم الراشدون اولئک هم المهتدون اولئک هم المتقون اولئک هم الصادقون اولئک هم المومنون اولئک حزب الله

صحابہؓ ہیں۔ قرآن صحابہؓ کے چرچے کرتا ہے۔ قرآن صحابہؓ کو بیان کرتا ہے۔ صحابہؓ کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے۔ اسلئے ہم کہتے ہیں کہ صحابہؓ کے دشمنوں کو اپنی صفوں سے باہر نکالو اور اگر کوئی مجبوری ہے تو پھر قادیانیوں کو بھی ساتھ ملالو، پھر قادیانیوں کو بھی ساتھ ملالو ورنہ جس طرح قادیانی برداشت نہیں، صحابہ کا دشمن بھی برداشت نہیں۔ صحابہ کا دشمن قرآن کے ساڑھے سات سو آیات کا منکر ہے۔

دوستو! آپ کی دعا سے میں نے طالبان کا ساتھ دیا ان کے حق میں تقریریں کیں۔ کوئی تین مہینے جیل میں گیا کوئی چار مہینے جیل میں گیا۔ مجھے تیرہ مہینے پرویز مشرف نے جیل میں رکھا۔ تیرہ مہینے اور جب الیکشن ہوا میں جیل میں تھا۔ اللہ نے صحابہ کے نام کی برکت سے مجھے جیل میں کامیاب کر دیا۔ اعظم طارق تیری جرأت کو سلام ہے، سلام ہے۔ اعظم طارق تیری عظمت کو سلام۔ میرے مقابلے میں طاہر القادری کو ایران نے پانچ کروڑ روپے دیے۔ پانچ کروڑ اور وہ بچیوں کو اور عورتوں کو بھی لایا۔ اپنے کالج، یونیورسٹی کی عورتیں لایا۔ ایسے پیسے دے رہا تھا دفتر کھولو ایک لاکھ روپیہ لے لو۔ اپنے گھر میں میلاد کرو، دس ہزار لیکر کہ کسی کی شادی ہے۔ تو پچاس ہزار

روپے لے لو کسی کا ولیمہ ہے ایک لاکھ روپے لے لو۔ پیسے بانٹ رہا تھا۔ ہم جیل میں تھے تو حکومت میرے خلاف عدالت میں تھی۔ عدالتوں سے کہتی تھی کہ اسے الیکشن نہ لڑنے دو لیکن جب الیکشن ہوا تو اللہ نے مجھے دس ہزار ووٹ کی لیڈ سے کامیاب کر دیا۔ میں نے جیل میں بیٹھ کر اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اللہ اگر میں کامیاب ہو گیا اگر میں جیت گیا میں سب سے پہلے اسمبلی میں جا کر نفاذِ شریعت کی بات کروں گا۔ سب سے پہلے تیرے دین کی بات کروں گا۔ سب سے پہلے تیرے نبی کی شریعت کی بات کروں گا۔

ہم کامیاب ہو کر اسمبلی میں پہنچے، میں نے لوگوں سے کہا کہ آؤ اسلام کی بات کریں ۔کسی نے کہا ہم فارغ نہیں ہیں، ہم احتجاج کر رہے ہیں۔ میں نے کہا ایل ایف او اپنی جگہ پر شریعت اپنی جگہ پر ہم نے خدا سے وعدہ کیا تھا ہم کو شریعت کی بات کرنی چاہیے۔ کسی نے ساتھ نہ دیا۔ میں نے اکیلے الحمد للہ اسمبلی میں شریعت بل پیش کر دیا۔ اور ڈیڑھ مہینہ بعد اسی اسمبلی میں شریعت بل کی کاپی لیکر سرحد اسمبلی سے پاس کرا دیا گیا۔ میں صوبہ سرحد کی اسمبلی کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس نے وہی بل پاس کرایا۔ جو قومی اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ کوشش ہے بلوچستان ،سندھ پنجاب کی اسمبلیوں سے بھی یہ بل پاس ہوں۔ سارے پاکستان میں یہ مطالبہ کرے کہ ہمیں پاکستان میں شریعت کے سوا کوئی دوسرا قانون نہیں چاہیے۔ کوئی دوسرا قانون نہیں۔ چاہیے آج یہ ہمارا تیسرا دن ہے۔ انشاء اللہ عید کے مہینے میں نو دن یہاں انشاء اللہ ایک کارواں ہوگا ایک شہر میں جا کر کہہ رہے ہیں کہ اپنے M.N.A. ممبران قومی اسمبلی سے مل کر کہو کہ شریعت بل کا ساتھ دو، شریعت بل پاس کرو ہم نے ووٹ شریعت بل کیلئے دیا ہے۔ آپ شریعت بل کا ساتھ دو کوئی کام ہو یا نہ ہو آپ بتائیں یا نہ بتائیں، آپ سڑکیں بنائیں یا نہ بنائیں۔ آپ ٹیوویل

لگوائیں یا نہ لگوائیں، سکول بنوائیں یا نہ بنوائیں۔ مگر شریعت بل کا نفاذ ہونا چاہیے۔ خدا کی قسم بجلی نہ ہوگی، اندھیرے میں گزارا ہوسکتا ہے، روٹی نہ ملے بھوک سے گزارا ہوسکتا ہے، پانی نہ ملے پیاس سے گزارا ہوسکتا ہے، مگر اسلام کے بغیر گزارا نہیں ہوسکتا ہے۔ اسلام کے بغیر ہماری نجات نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیاب کرے اور دوستو! سب سے پوچھو کہ مولانا اعظم طارق نے بتایا ہے کہ شیعہ نے وفاقی وزیر تعلیم کو یہ درخواست دی ہے کہ صحابہ کرامؓ کے نام نکالیں جائیں۔ بتاؤ آپ نے اس پر کوئی بیان دیا، آپ نے اس پر کوئی احتجاج کیا۔ تم نے ساجد نقوی کو ڈانٹا۔ خبردار اگر ہمارے ساتھ رہنا ہے تو ایسی بکواس بند کرو، آپ نے کوئی بات نہیں سنی کہ مولانا اعظم طارق نے بات کی۔

اور اعظم طارق وزیروں سے ملیں اب مجھے وزیروں نے کہا مجھے صدر نے کہا دیا ہے کہ اعظم طارق کو بتا دو کہ ہم کسی صحابیؓ کے نام سے زیر و زبر بھی نہیں نکالیں گے۔ یہ صحابہؓ صرف اعظم طارق کے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحابہؓ صرف ہمارے ہیں۔ صحابہؓ سب مسلمانوں کے ہیں، تبلیغ والو صحابہ نہ ہوں تو تبلیغ ثابت نہیں ہے، سیاست کرنے والو اگر صحابہؓ نہ ہوں تو نظام خلافت راشدہ ثابت نہیں۔ قرآن پڑھنے والو اگر صحابہ نہ ہوں تو قرآن ثابت نہیں۔ حضور ﷺ کے دور میں یہ قرآن نہیں تھا۔ قرآن کو جمع کرنے والے صحابہؓ، امت کو حدیثیں جمع کر کے دینے والے صحابہؓ، حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ کر امت کو دکھانے والے صحابہؓ، دور دراز ملکوں میں جا کر لوگوں کو اسلام سکھانے والے صحابہؓ، دریاؤں میں گھوڑے اُتار کر دین کی بات کرنے والے صحابہؓ، آگ میں جل کر حق کی بات کرنے والے صحابہؓ، تخت دار پر لٹک کر دین کی بات کرنے والے صحابہؓ۔

نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر

زندہ ہے جھنگوی، زندہ ہے جھنگوی، زندہ ہے جھنگوی۔

دین کا کوئی فرض۔ عظمت صحابہؓ زندہ باد، عظمت صحابہؓ زندہ باد

دین کی کوئی سنت، دین کا کوئی واجب، دین کا کوئی مستحب، صحابہؓ کے بغیر ثابت نہیں ۔آخری بات میں کہا کرتا ہوں۔ صحابہؓ وہ پل ہے جو امت کو نبوت کے دروازے تک پہنچاتا ہے، نبوت سے قرآن لے کر امت کو دینے والے، نبوت سے حدیث لے کر امت کو دینے، دین سیکھ کر امت کو دینے والے صحابہؓ اور آپ کو پتہ ہے جب جنگ ہوتی ہے پلوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ جنگ ہو رہی ہوگی لاہور بارڈر پر اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کے یہاں پلوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ یہاں پلوں پر بیٹھے ہیں، کہتے ہیں کہ پل کی حفاظت کرتے ہیں ۔ان کو کہیے دشمن تو یہاں سے سینکڑوں میل دور ہے وہ کہے گا نہیں ہم نے پل کی حفاظت کرنا ہے دشمن کا جہاز آئے گا وہ کوشش کرے گا کہ یہ پل توڑ دے۔

ہم پل کی حفاظت کیلئے بیٹھے ہیں کیوں، پل توڑ دیا جائے۔ دو شہروں کے، دو صوبوں کے تعلقات کو توڑ دیتے ہیں۔ دشمن چاہتا ہے کہ امت کو نبوت تک ملانے والا پل صحابہؓ ہیں اس پل کو ختم کر دیا جائے وہ صحابہؓ کے نام نکلوانا چاہتا ہے۔

ہم صحابہؓ کے پل پر پہرہ دیں گے۔ ہم صحابہؓ کے پل کی حفاظت کریں گے، ہم صحابہؓ کے ناموس کے لیے جانیں دیں گے۔ ہتھکڑیاں پہنیں گے، بیڑیاں پہنیں گے۔ جیلوں میں جائیں گے۔ صحابہؓ کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

لبیک لبیک اللھم لبیک اصحاب رسول زندہ باد

مولانا اعظم طارق زندہ باد

دوستو! آپ یہ بتلائیں کوئی شخص اپنی ماں کو گالی برداشت کرتا ہے، نہیں۔ اپنے باپ کو گالی برداشت کرتا ہے، نہیں۔ ہماری لاکھوں مائیں امی عائشہ کی جوتی پر قربان۔ امی عائشہ کون ہے، قرآن نے ہمیں بتلایا ہے

النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھتھم نبی کی بیویاں مومنین کی ماں ہیں۔

جو آج عائشہ صدیقہؓ کو گالی دے جو ہماری ماں کا گستاخ ہے، ہمیں برداشت نہیں ہے، ہمیں قبول نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مسلمانوں امی عائشہ کے دشمن کو صحابہؓ کے گستاخ کو اپنی صفوں سے نکالو۔ نکالنا چاہیے یا نہیں نکالنا چاہیے۔ نکالنا چاہیے، نکالنا چاہیے۔ اللہ آپ کا اور میرا حامی وناصر ہو۔ حضرت عبدالقیوم صاحب تشریف لائیں ہیں۔ دعا کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

عنوان	نفاذ شریعت
بمقام	واہ کینٹ
بتاریخ	۱۱ مئی ۲۰۰۳ء

الحیدری میڈیا

سیل

نفاذ شریعت اسلام

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَ نْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمْ مِنَ الْکَفِرِیْنَ الرَّافِضِیْنَ الْمُنٰفِقِیْنَ اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْ فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا من مِمَّا اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَوْضِعٍ اٰخر یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفُو نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ. قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَوْضِعٍ اٰخرُ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عن الْمُؤْمِنِیْن اذ یُبَایِعُوْنُ الٰی اٰخِرِہٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکم حَتّٰی یَکُوْنَ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَصَدَقَ اللّٰہ مَوْلنا الْعَظِیْم و صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم۔

تمام حضرت ذوق شوق کے ساتھ بلند آواز سے درود شریف پڑھ لیں۔

درود شریف

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے

خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے

اپنے پرچم کا رنگ بھلا مت دینا

سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے

تیز قدموں سے چلو تصادم سے بچو

بھیڑ میں اگر سست چلو گے تو کچل جاؤ گے

ہم سفر ڈھونڈوں نہ کسی کا سہارا چاہو

ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

میرے انتہائی قابل صد احترام حضرات علماء کرام، معزز محترم بزرگو، دوستو، نوجوان ساتھیو، اصحاب رسول کے غیور کارکنو، سرزمین واہ کینٹ کے بیدار مسلمانو ملت اسلامیہ کے غیور جانثارو!

● آج ۱۱ مئی سن ۲۰۰۳ کی تاریخ میں نفاذ شریعت اسلام کے عنوان سے اس عظیم الشان کانفرنس میں آپ حضرات سے مخاطب اور آپ کی زیارت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

اسٹیج پر جلوہ افروز علماء کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہوئے عزیزیم حافظ عبدالحکیم اور ان کے ساتھیوں کو شاباش دینا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے میری توقع کے بالکل برعکس دن کے وقت نہ صرف تمام رکاوٹوں کے باوجود آج کا یہ پروگرام کامیاب طریقے سے منعقد کیا ہے بالکل آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہیں ہیں کہ انتظامات ناکافی ہو گئے ہیں اور اتنی بڑی تعداد میں گرمی کے شدید موسم میں آپ حضرات یہاں جمع ہیں۔ مجھے افسوس بھی ہے یہاں میری آمد پر رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ عین کانفرنس کے انعقاد سے 12 گھنٹے

قبل اجازت نامہ منسوخ ہو گیا۔ حافظ عبدالحکیم کو نظر بند کرانے کے آرڈر کیے جا رہے تھے کہ اسے نظر بند کر دیں یہ فسادی ہے لیکن میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں جنہوں نے تمام رکاوٹیں دور کرانے میں ہمارے ساتھیوں کا ساتھ دیا، تعاون کیا۔ یہاں کے ممبر قومی اسمبلی جناب سرور خان صاحب اور تحصیل ناظم محمد صدیق صاحب مصلحت کمیٹی کے ڈاکٹر محمد اسلم صاحب اور دیگر حضرات جنہوں نے تعاون کیا۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ حضرات ان کا دل کی گہرائیوں سے ممنوع ہوں گے اور میں بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر یہاں کی انتظامیہ اسٹیشن کمانڈر اور یہاں کے پولیس افسران کے بھی ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے دشمنوں کے تمام تر پروپیگنڈے ان کے چیخنے چلانے اور شور برپا کرنے کے باوجود ہمیں موقع دیا کہ ہم یہاں آئیں اور اللہ کے دین کی بات کریں آج کی کانفرنس کا عنوان ہی نفاذ شریعت کانفرنس ہے تو میں نہیں سمجھتا شریعت مطہرہ کے نفاذ کا جو عمل ہے اور یہ جو نصب العین ہے اور اس سے کسی آدمی کو اختلاف ہے۔

حافظ عبدالحکیم صاحب نے جو وضاحت فرما دی ہے وہ اس سلسلہ میں کافی ہے کہ شریعت کا مخالف یا کافر ہو سکتا ہے یا منافق ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا کوئی طبقہ یا کوئی گروہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا مخالف یا دشمن نہیں ہو سکتا اور یہ اللہ کا فضل و احسان ہے خدا کا کرم ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ کہ اللہ جسے چاہتا ہے کہ اپنے خاص فضل وکرم کے ساتھ کوئی سعادت نصیب کر دیتا ہے آپ کی جماعت کو یہ سعادت حاصل ہے کہ الحمدللہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں باضابطہ شریعت بل جمع کرا دیا گیا ہے اور قومی اسمبلی کے پرائی ڈے کے موقع پر ہفتہ میں شریعت بل شائع ہو کر ممبر اسمبلی کے ٹیبل پر موجود ہوتا ہے۔

میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہتا کہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا وقت تھا یا نہیں تھا۔ آپ کی اپنی سوچ ہے بھئی میں خدا کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں۔ ممبر اسمبلی کا حلف اُٹھانے کے بعد جتنے دن ہم نے اسمبلی میں گزارے اور اسمبلی میں شریعت کی بات نہیں کی اور اسمبلی میں باضابطہ شریعت بل پیش نہیں کیا میں تو ان دنوں پر بھی بارگاہ خداوندی میں استغفار کرتا ہوں اس لیے کہ میں جیل میں تھا کہ جھنگ کی عوام نے جو ووٹ دیا ہے نہ تو اس لیے دیا ہے کہ میں وہاں ان کے لیے ائرپورٹ تعمیر کرواؤں۔ ان کے گھروں کے اندر سوئی گیس کے کنکشن دوں نہ اس لیے ووٹ دے کر کامیاب کرایا ہے کہ میں ان کے لیے سڑکیں بنواؤں ان کے لیے نالیاں اور سولنگ بنواؤں میں جیل میں تھا تو جھنگ کی عوام نے ووٹ دیا تھا کہ جیل میں بیٹھنے والے شخص کو ووٹ دو اگر وہ کامیاب ہو گیا تو شریعت کی بات کرے گا اور یہ بات بھی سنو جو کہتے ہیں صحابہ کی بات نہیں کرتے ناموس صحابہ کی بات نہیں کرتے۔ آپ کو جان لینا چاہیے سپاہ صحابہ کے پلیٹ فارم سے ہمارا مرکزی نقطہ مدح صحابہ کو عام کرنا تھا اور دشمن صحابہ کا احتساب اور دشمن صحابہ کا تعاقب کرنا تھا اب ہم نے ایک قدم اور بڑھایا ہے۔

ہم مدح صحابہؓ کو عام کرتے تھے اور اصحاب رسولؐ کے تقدس کی حفاظت کرتے تھے اب ہم نے ایک قدم بڑھایا کہ وہ نظریہ وہ مشن وہ پروگرام کہ جس کے لیے صحابہ نے جانیں قربان کیں۔ جس مقصد کے لیے پیغمبر کی جماعت نے مکہ مدینہ چھوڑا جس مقصد کے لیے پیغمبر کے ساتھی تپتے انگاروں پہ لیٹ گئے جس مشن کے لیے صحابہ نے بچے قربان کیے جس مقصد کے لیے صحابہ کے سر نیزوں کی زد میں آ گئے وہ مشن غلبۂ اسلام تھا پوری دنیا میں شریعت کی بالادستی تھی کل ہم مدح صحابہ کا کام کرتے تھے آج ہم مشن صحابہؓ کا کام کرتے ہیں۔

(نعرہ تکبیر اللہ اکبر سپاہ صحابہ زندہ باد ملت اسلامیہ زندہ باد)

یہ ایک قدم آگے بڑھا ہے پیچھے ہٹا نہیں کل مدح صحابہ کرتے تھے۔ آج مدح صحابہ کے ساتھ ساتھ مشن صحابہ کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے کہ اُن مقدس شخصیات نے جن کی تعریف خدا کا قرآن کرتا ہے جن کی محبت ایمان کا حصہ ہے جن سے بغض رکھنا کائنات کا سب سے بڑا کفر ہے جن کو میلی آنکھ سے دیکھنا کفر کے سوا کچھ نہیں ہے جن کے گن قرآن گاتا ہے۔ جن کو آسمانوں سے خدا کے سلام آتے ہیں ان مقدس شخصیات نے جس مقصد کے لیے جانیں قربان کی۔ جس مقصد کے لیے وطن چھوڑے جس مقصد کے لیے اباؤ اجداد کو چھوڑا جس مقصد کے لیے پیغمبر کے در پر آ کر بیٹھ گئے ہیں اس مقصد کی تکمیل ملت اسلامیہ کا منشور ہے۔

(ملت اسلامیہ زندہ باد)

یہ ادھر ادھر کی باتیں ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں ہے دکھ تو یہ ہے کہ یہ پھر آ گئے ہم نے تو بڑی دعائیں کی تھی کہ جان چھوٹ گئی، جیلوں میں گئے (دو تین سال بس ختم ہو گئی گل) یہ پھر آ گئے تکلیف تو یہ ہے خدا کی قسم اور کوئی تکلیف نہیں ہے۔

حسد حسد لولا الحسد فی العلماء لا تار فی السماء

اگر اس طبقے میں حسد نہ ہوتا تو یہ طبقے آسمانوں میں ہوتے غیروں سے محبت غیروں سے پیار غیروں کے لیے رحماء بینھم اپنوں سے نفرت۔ خدمت گار ہیں جو دین کے دشمن ہیں اور جو جان ہتھیلی پہ لیے ہوئے پھر رہے ہیں۔ جن کی زندگی جیلوں میں گزر گئی ان کی نفرت لیکن یاد رکھو۔

مااَسئَلکه اَجرًا اِنُ اَجرِی اِلاَّ عَلٰی رَبِّ العٰلَمِیُنَ.

ہم کسی سے تعریف کے ضمنی نہیں ہیں ہم جو کر رہے ہیں خدا کی رضا کے لیے کر رہے ہیں میں نے اسمبلی میں شریعت بل نہ لیڈری کے لیے پیش کیا۔ خدا لعنت کرے مجھ پر اگر اسمبلی میں شریعت بل پیش کرنے کا مقصد کوئی شرارت ہو اپنی زبانیں روکو جو شریعت بل کو شرارت بل کہتے ہیں ورنہ مجھے تمہاری زبانیں کاٹنا بھی آتی ہیں۔

پڑھ کے دیکھو شریعت بل کو شریعت بل میں ہے کیا.....؟

(سبھوں کا وزیر اعظم طارق اعظم طارق اعظم)

نظریہ ہے وردی وردی یہ میرا مسئلہ نہیں

اور میں کہتا ہوں ایل ایف او قوم کا مسئلہ نہیں

کوئی قوم کا مسئلہ نہیں تم اختیارات کی بات کرتے ہو

میں کہتا ہوں شریعت بل پڑھو شریعت بل میں صدر کے اختیار بھی موجود ہے وزیر اعظم کے اختیارات کا بھی ذکر ہے۔

اور امیر کے اختیار کا ذکر بھی ہے اور غریب کے اختیار کا ذکر بھی ہے سارے مسئلے حل ہوتے ہیں۔ شریعت بل میں اس میں یہ شق ہے اگر صدر وزیر اعظم چیف جسٹس یا کوئی بڑے سے بڑا کوئی ایسا حکم دیتا ہے حکم محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے خلاف ہے اس کے اس آڈر کو آرڈیننس کو اسمبلی کے اس قانون کو اُٹھا کر گندی نالی میں پھینک دیں گے۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کا حکم بالا ہوگا اس پر آؤ۔

اعظم تیری جرأت کو سلام ہے سلام ہے۔

سنیے ویسے بھی میں کہتا ہوں کہتے ہیں جی اب ناموس صحابہ کا بل یاد نہیں شریعت میں ناموس صحابہ کا مسئلہ موجود ہے تم شریعت بل پیش ہونے دو پھر کوئی بھونک کر دیکھے پھر ہم بتائیں گے شریعت کیا کہتی ہے۔

جو صحابہ کی گستاخی کرتا ہے شریعت بل کیا فتویٰ لگاتی ہے۔ قرآن کا حکم بھی موجود ہیں۔ حضور کا ارشاد بھی موجود ہے امت مسلمہ کے مفتیوں کے فتوے بھی موجود ہیں میرے پاس چودہ سو سال کا ریکارڈ موجود ہے شریعت آنے دو پھر کوئی صحابہ کے خلاف بھونک کر زندہ نہیں بچے گا شریعت کا نفاذ ہونے دو ان شاء اللہ العزیز میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں اگر یہ اسمبلی ٹوٹ گئی تو کیا آ کر ہم عوام سے کہیں گے لوگو ہم پر بڑا ظلم ہوا ہے ہم نے ایل ایف او کی بات کی تھی انہوں نے اسمبلی توڑ دی لہٰذا اہل ایف او کہتے ہیں ہمارا ساتھ دو۔ کتنے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایل ایف او کے لیے جانیں دیں گے (کوئی نہیں) کتنے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایل ایف او کے لیے جیلیں بھریں گے (کوئی نہیں) اچھا کتنے لوگ ہیں جو کہیں کہ ہم ایل ایف او کے لیے بھوک ہڑتال کریں گے (کوئی نہیں) اچھا کتنے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر شریعت بل پاس نہ ہوا مسترد کر دیا گیا یا انکار کر دیا گیا یا اسمبلی توڑ دی گئی ہم شریعت کے لیے جانیں دیں گے۔ کلمہ پڑھ کر ہاتھ کھڑا کرو۔

لَبَّیْک لَبَّیْک اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک .لَبَّیْک لَبَّیْک اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک

اعظم تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے۔

لَبَّیْک لَبَّیْک اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک.

اسی لیے میرے راستے روکتے ہیں میرے راستے اس لیے روکتے ہیں جناب یہ اگر

آ گیا تو فضا ہی بدل جائے گی اسی لیے صوبے بندیاں ہیں۔

میں نے ہری پور والوں سے کہا کہ میں آپ کے جذبات کا قدر دان ہوں میں نے کہا تھا کہ خدا کی قسم میں آئندہ ہفتہ ہری پور ہزارہ میں آؤں گا میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں میرے دوست میرے ساتھیوں اور میرے بزرگوں نے کہا اگر تو پابندیاں توڑ کر صوبہ سرحد میں جائے گا تلخی بڑھ جائے گی دین دار لوگ بدنام ہوں گے وہ آپ کو ہاتھ ڈالیں گے اور زیادہ تلخی ہو جائے گی تم صبر کرو صوبہ سرحد میں نہ جاؤ ورنہ پابندیاں توڑنا آتا ہے کوئی بات نہیں ہمارے لیے اگر ہم بے نظیر، نواز شریف، شہباز شریف جیسے بدمعاشوں کی پابندیاں نہیں جانتے کچھ نہیں سمجھتے تمہاری پابندیوں کو بھی میں کچھ نہیں سمجھتا میرے بزرگوں نے کہا میں نے کہا کہ میں صبر سے کام لیتا ہوں۔

سوچو تو صحیح جانے کیوں نہیں دیتے آنے کیوں نہیں دیتے۔

انہیں پتہ ہے کہ یہ منافق نہیں ہے یہ کھلی کھلی باتیں کرتا ہے۔

اور مجھے پتہ ہے کہ آپ کوئی مجھے سننے نہیں آئے۔

آپ کو پتہ ہے چلو یار اس کو دیکھو پھر پتہ نہیں نظر آنا ہے یا نہیں۔ ہوتا ایسے ہی ہے آج میں جہاں جلسے سے پہلے دعوت تھی کافی دور میں نے کہا یار کہاں لے کر جاؤ گے کہنے لگے جناب آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کا نکاح پڑھواؤں گا۔ میں نے کہا پھر کہنے لگے پھر آپ جیل میں چلے گئے میری پہلی بچی ہوئی پانچ سال کی ہوگی۔ پھر بیٹا ہوا وعدہ تھا نکاح کا آج عقیقہ ہے ہمیں تو یہ پتہ نہیں ہوتا صبح سے شام بھی ہونی ہے کہ نہیں یہ لوگ اس لیے آتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے خدا کی قسم اللہ نے دین کی نسبت سے عزت دی ہے جھوٹ

بول کر اپنی عاقبت خراب کیوں کریں۔

یار پرویز مشرف نے میری قبر میں کام نہیں آنا۔ جمالی نے میرے ساتھ حشر میں کھڑا نہیں ہونا اوئے شریعت بل کا مسئلہ ہے علماء کرام میرا ساتھ دو میں دیکھتا ہوں کہ رکاوٹ کون بنتا ہے جو رکاوٹ پائے گا تم گھر میں بیٹھنا مجھے لڑتا ہوا دیکھنا تم تھوڑی سی سرپرستی تو کرو میں دیکھتا ہوں کہ کون رکاوٹ بنتا ہے پھر دیکھتا ہوں افسوس ہے کہ غیر غیر یہاں سرور خان ہوتے وہ آپ کو بتلاتے کہ حکومتی پارٹی کے اندر پالٹی میٹنگ میں فیصلہ ہوا چوہدری شجاعت نے کہا مولانا اعظم طارق صاحب آپ کا کیا پروگرام ہے میں نے کہا میں شریعت بل لا چکا ہوں اسمبلی میں آپ بتلائیں انہوں نے پوچھا پارٹی سے ہاں بھئی بتلاؤ مولانا عظم طارق صاحب شریعت بل لائے ہیں تمہارا کیا موقف ہے۔سب نے کہا آپ بتلائیں چوہدری شجاعت نے کہا ہم مولانا اعظم طارق کی مخالفت نہیں کریں گے ہم مولانا اعظم طارق کی مخالفت نہیں کریں گے یہ تو ہیں پرویز مشرف کے ٹاوٹ اور مشرف ہے امریکہ کا ٹاوٹ لہٰذا اعظم طارق غلط جو کہے کہ ہم شریعت بل کی مخالفت نہیں کریں گے کیسے منطقی انداز ہیں فلاں فلاں کی لونڈی فلاں فلاں کا ایجنٹ صغریٰ کبریٰ ملا کر نتیجہ نکال لیا تمہیں صغری کبری نکالنے آتے ہیں۔ میں تم سے زیادہ منطق پڑھا ہوا ہوں ہاں مجھے بھی صغری کبریٰ نکالنے آتے ہیں۔

عجیب بات ہے اوئے یہ جھگڑا تو ہوا ہے بلوچستان پر۔ بلوچستان کی وزارت عالیہ پر جھگڑا ہوا ہے کہ یہ ہمیں دے دو۔ انہوں نے کہا ہم نہیں دیں گے ورنہ اگر وزارت عالیہ ایم ایم اے کو ایم ایم اے ممی اگر ممی کو وزارت عالیہ مل جاتی بلوچستان کی تو کیا ہوتا چوہدری شجاعت یا ظفر اللہ جمالی وزیر اعظم حضرت مولانا فضل الرحمٰن ڈپٹی وزیر اعظم لیاقت بلوچ سپیکر

کا بیٹہ آدھی آدھی پھر یہ ہونا تھا اخباروں میں آپ پڑھ کے دیکھیں کہ مسلم لیگ مشرف کی لونڈی نہیں نہیں پھر مسلمان ہوگئی تھی پھر کلمہ پڑھ لیا تھا کوئی ان کو شریک اقتدار کرے تو وہ مسلمان جو ان کے ساتھ مذاکرات مکمل نہ کر سکے وہ لونڈی اوئے بات تو صرف اتنی سی ہے تمہارے مذاکرات ناکام ہو گئے اور میرے مذاکرات کامیاب ہو گئے اس میں کفر اسلام کی جنگ کہاں سے آ گئی۔ اس میں حق باطل کی جنگ کہاں سے آ گئی اور پہنچایا اس کو کہاں سے کہاں ایک ووٹ دیا ہے آسمان سر پہ اُٹھا لیا ہے۔

مجھے تم بتلاؤ کے سینٹ میں کتنے ووٹ دیئے ہیں۔ دوسو دو ووٹ گنا کر سینٹ میں مسلم لیگ کو دیئے ہیں مشاہد حسین کو ستر ووٹ سینٹ کے دیئے ہیں۔ وسیم سجاد کو ستر ووٹ پوری ممی نے دیئے ہیں طاہر لطیف کو ستر ووٹ پوری ممی نے دیئے ہیں کوئی کہے کہ میں نے نہیں دیا تم دوسو دس ووٹ دے کر ان کے تین سنیٹر منتخب کراؤ جائز ہے اعظم طارق نے ایک ووٹ دے دیا کفر ہو گیا اوئے تکلیف تو یہ ہے کہ یہ دوبارہ آ کیوں گئے یہ باہر اچھے نہیں لگتے نا۔

جیلوں میں اچھے لگتے ہیں اوئے یاد رکھو نہ پہلے ڈرتے تھے نہ اب ڈرتے ہیں پرویز مشرف سے بھی نہیں ڈرتا۔ جمالی سے بھی نہیں ڈرتا کسی حکمران تھانیدار سے بھی نہیں ڈرتا جو بات حق کہتا ہوں ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں گستاخ صحابہ سے گستاخ رسالت سے شریعت کے دشمن سے ہم کل بھی ننگی تلوار تھے ہم آج بھی ننگی تلوار ہیں۔ مدح صحابہ بھی عام کریں گے مشن صحابہ کی تکمیل بھی کریں گے۔ پیغمبر کی شریعت کے لیے جانیں دیں گے یا نہیں دیں گے (دیں گے) اور میں ابھی سے کہتا ہوں اگر ضرورت پڑی تو شریعت بل کے لیے جیلیں بھریں

گے کال دیں گے کال۔

(لَبَّیک لَبَّیک اَللّٰھُمَّ لَبَّیک . لَبَّیک لَبَّیک اَللّٰھُمَّ لَبَّیک)

پہلے پڑھو کلمہ اب ٹھنڈے دل سے اگر کال آئے تو لوگو شریعت بل پاس ہونے کے لیے تمہاری قربانی مانگتا ہے ہر شہر سے احتجاجی گرفتاریاں دو جو کہتے ہیں دیں گے وہ ہی ہاتھ کھڑا کریں بھروگے جیلیں ان شاء اللہ آباد کرو گے کال کوٹھریاں ان شاء اللہ۔

پھر یاد رکھو ان شاء اللہ العزیز پاکستان کا روشن مستقبل شریعت بل ہے۔

پاکستان کی ترقی خوشحالی اور سلامتی کا ضامن ہے نظریہ پاکستان کی تکمیل شریعت بل ہے پاکستان کی فلاح و بہبود کا نام شریعت بل ہے تیری نجات میری نجات کا مدار شریعت بل ہے دنیا میں پاکستان کی بقاء اور سلامتی کا ضامن شریعت بل ہے اس لیے پوری قوم اس کے لیے ایک ہے ان شاء اللہ۔

ایک اور بات ہے دیکھو ایک آدمی گاڑی چلا رہا ہے موٹر ڈرائیور ڈرائیوری کر رہا ہے سواریاں آرام سے پیچھے بیٹھی ہوئی ہیں۔ یا سو رہی ہیں روڈ صاف تھا کشادہ تھا سو کلومیٹر ایک سو میل کی رفتار پہ جا رہے ہیں پھر دھند آ گئی موسم خراب ہو جاتا ہے یا چڑھائی آ جاتی ہے یا گڑھے آ جاتے ہیں۔ رفتار سست ہو جاتی ہیں نا (جی) لیکن گاڑی چلتی رہتی ہے اب یہ جو پیچھے لیٹا ہوا ہے یہ آوازیں دیتا ہے رفتار تیز کرو تو آرام کے ساتھ سو جس کے سامنے منظر ہے وہ دیکھ رہا ہے اگر ڈرائیور پر اعتماد ہے تو بھروسہ رکھو ہم دیکھ رہے ہیں کبھی دھند ہوتی ہے کبھی رکاوٹیں ہوتی ہیں۔ کبھی موسم خراب ہوتا ہے رفتار کم ہوتی ہے مگر گاڑی چلتی رہتی ہے گاڑی چلتی رہتی ہے۔ اور اگر پیچھے والے کی بات مانو رفتار تیز رکھو جی پھر ایکسیڈنٹ بھی ہو

سکتا ہے گاڑی گرفتار بھی ہو سکتی ہے خراب بھی ہو سکتی ہے پھر ڈرائیور بھی کچھ نہ کر سکے گا اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے او جی نام کیوں بدل لیا ہے اوئے بعض دفعہ آپ سڑک پر جا رہے ہیں آگے روڈ بند ہے خراب ہو گیا ہے یا کوئی چٹان پڑی ہے۔ دانائی یہ نہیں کہ پیچھے گاڑی موڑو پھر چٹان میں مارو یہ دانائی نہیں تھوڑا کچے پہ اُتار لو راستہ بدل کر منزل کی طرف چل پڑو راستے بدلو منزل کی طرف چل بڑھ ہم چلے جا رہے تھے ہم الحمدللہ راستے میں پابندی کی چٹان آ گئی۔ ایک طریقہ تھا کہ ٹکراؤ ایک طریقہ تھا کہ گاڑی کو چٹان سے ٹکرائیں نہیں نہیں۔ اس میں ہم نے دیکھا گاڑی تباہ ہو گی ہم نے نام بدل دیا اوئے پرچم لہرا رہے ہیں یا نہیں لہرا رہے۔ لہرا رہیں ہیں آوازیں سن رہے ہو یا نہیں سن رہے۔ یہ چہرے نظر آ رہے ہیں یا نہیں کیا ہوا راستہ ہی بدلا منزل تو نہیں بدلی۔

خدا کی قسم ترس گئے تھے ہم پرچم کو آنکھیں دیکھتی تھی اوئے سب کے پرچم لہراتے ہیں ہمارے پرچم نہیں ہیں پھر پرچم ہیں پھر بہار کے فضا کو کوچ کر گئی ہے ملت اسلامیہ اب اس نام پر بڑے اعتراض ہیں اس نام پر بڑا اعتراض تو یہ ہے کہ اب ہمیں کوئی قائد ملت اسلامیہ نہیں کہہ سکے گا جب وہ ان کے لیے کہے گا قائد ملت اسلامیہ وہ کہے گا اوئے چپ کرو قائد ملت اسلامیہ تو اُن کے لیے ہے وہ تو قائدان کو مانتے ہی نہیں۔ ملت اسلامیہ پوری ملت کے حقوق کے نگہبان پوری ملت کے آواز ان کے ترجمان پوری ملت کے جذبات کے ترجمان کہتے ہیں یہ اتنا بڑا نام رکھ لیا ہاں ان شاء اللہ نام بھی بڑا ہے تو کام بھی بڑا ہے۔ آج کی تقریر کسی کے خلاف نہیں ہے۔

یہ طلباء کرام بیٹھے ہیں وہ جو آپ تیسیر المبتدی پڑھاتے ہوئے وہ جو آپ کو قطبی

پڑھاتے ہوئے وہ جو آپ کو شرح جامی پڑھاتے ہوئے۔ کبھی کبھی کنزالدقائق بخاری کے سبقوں میں پریشان کرنے کے لیے وہ جو کبریٰ صغریٰ ملائے جاتے ہیں اس کا جواب دے رہا ہوں ان شاء اللہ سارے ختم ہو جائیں گے اب بھی ان کو مذہبی میدان میں رہنا چاہیے تھا اب یہ سیاست میں کیوں آ گئے مولانا حق نواز نے تو سیاست کی فلاں پلیٹ فارم سے فلاں نے سیاست کی فلاں پلیٹ فارم سے تو آج تک سپاہ صحابہ مذہبی جماعت تھی۔ انہوں نے سیاسی کیوں بنالی سنوں ہم واپس اس دائرے میں آنے کے لیے تیار ہیں لیکن حالات ویسے پیدا کرو کیا مطلب جب تک سیاسی پلیٹ فارم سیاسی اسٹیج اپنا تقدس برقرار رکھے ہوئے تھے۔

ہمارے سیاسی اسٹیج کفر سے منافقت سے غلاظت سے پاک تھے ہم کام مذہبی میدان میں کرتے تھے سیاست کے لیے ہم وہاں جاتے تھے۔ سیاست کے لیے وہاں جاتے تھے اب نظر اُٹھا کر مجھے بتاؤ تو صحیح میں کس اسٹیج پر جاؤں جہاں کفر ہے۔ میں اسٹیج پر جاؤں.....

میں اس اسٹیج پر کیسے جاؤں جس اسٹیج پر میری قیادت کے قاتل ہیں میں اس اسٹیج پر کیسے جاؤں تم اسٹیج صاف کرو میں تمہارے اسٹیج پر آنے کے لیے تیار ہوں لیکن آپ کی اپنی عظمت ہے سیاست ہے آپ کریں آپ کو جچتی ہے میں اگر اس اسٹیج پر چلا جاؤں تو آج میرا گریبان زندان کے ہاتھ میں ہوگا تو قیامت میں شہیدوں کے ہاتھ میں ہوگا وہ کہیں گے تم کہوں گے اوئے جنہیں 18 سال کافر کہا جنہیں 18 سال مرتد کہا اوئے جن کے منہ جن کے ہاتھوں اور مونہوں پر تمہاری قیادت کا خون ہے آج ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہو ان کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر بھائی بھائی کے نعرے لگا رہے ہو بتلاؤ 18 سال جھوٹ بولا تھا 18

سال کے فتوے غلط تھے؟ تمہاری صحبت غلط تھی تمہیں مبارک ہو تم کرو۔

اعظم طارق اور اس کی جماعت کے لیے مجبوری ہے اور مجبوری انسانوں کی نہیں ایمان کی ہے کسی انسان کی مجبوری نہیں ہے خدا کی قسم نہ دولت کی مجبوری ہے نہ کسی انسان کی مجبوری ہے اعظم طارق اور ملت اسلامیہ کو اگر مجبوری ہے تو ان کے ایمان کی مجبوری ہے ہم ایمان کا سودہ نہیں کر سکتے ہم اپنے نظریات پر سودہ بازی نہیں کر سکتے دوستو ملت اسلامیہ اللہ کے فضل و کرم سے جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہر طرف اُجالا ہوتا ہے بارش کے نزول سے پہلے خوشگوار ہوائیں چلتی ہیں اور بادل نمودار ہوتے ہیں اور 19 تاریخ کو ملت اسلامیہ کی بنیاد پڑتی ہے اور 18 اپریل کو ایک دن پہلے پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہو جاتا ہے۔

اور آج آپ سے کہتا ہوں ایک آواز میں نے لگائی ہے۔

اس کی حمایت میں کچھ آوازیں آپ نے بھی لگانی ہیں۔

خود کھڑے ہو اپنی موجودگی میں چوکوں پر چراہوں پر۔

گلیوں میں کوچوں میں بازاروں میں دن کے وقت کھڑے ہو کر جا کر کہوں کہ شریعت بل منظور کرو۔

پاکستان کا روشن مستقبل شریعت بل

پاکستان کی ترقی خوشحالی کا ضامن شریعت بل منظور کرو۔

یہ چاکنگ جتنی ہوئی ہے نا۔ جو چاہو تو پوچھو۔ نجومیوں کی

مٹا دو اس بات کو اس چاکنگ کو مٹانا بھی عبادت ہے۔

شریعت کے مطالبے پر چاکنگ کرنا بھی عبادت ہے۔

کوئی مخالفت نہیں ہوگی چاکنگ کرو بینر لگاؤ۔

اور اپنے اپنے گھروں پر پرچم لہراؤ بغیر ڈر کے لہراؤ بغیر خوف کے لہراؤ۔ دنیا کو پتہ چل جائے صحابہ کے نام لیوا نبی کی شریعت کے علمبردار پھر آ گئے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے یہ کام کرو گے ان شاء اللہ

یہ کام ہوگا ان شاء اللہ دوستو ربیع الاول کا مہینہ ہے ہر طرف سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر خطاب ہوتا ہے میں بھی چاہتا ہوں کہ سیرت کے کچھ گوشے آپ کے گوش گزار کروں آپ کو سیرت منانے کی چیز نہیں ہے سیرت منانے کی چیز نہیں ہے بلکہ اپنانے کی چیز ہے منانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ اپنانے سے فائدہ ہوگا افسوس ہم صرف منانے کے پیچھے پڑ گئے۔ اپنانا بھول گئے ہم منانے پر زور دیتے ہیں یہ تو کسی اور کا نظریہ ہے سارا سال بدمعاشی کرو سارا سال حرام کھاؤ سارا سال بدکاری کرو سال میں دس دن محرم کے روپیٹ لو سب صفائی کام ختم اوئے یہ عقیدہ کب سے بن گیا ہے کہ جناب بارہ دن منالو باقی سارا سال چھٹی اور مناؤ بھی کیسے نام نبی کا لو حرام کا پیسہ سود کا خرچ کرو نام نبی کا لو جو چیزیں حضور ﷺ ہٹانے کے لیے آئے، انھیں چیزوں کو حضور ﷺ کے نام پر شروع کر دو۔

میں حدیث پڑھتا ہوں:

بفشنی ربی بمتحق المعانة والمذرقین.

میرے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے تاکہ میں ہاتھ سے بجائے جانے والے باجے موسیقی اور منہ سے بجائے جانے والے باجے ختم کر دوں۔

حضور ﷺ موسیقی کے خاتمے کے لیے ہم نبی سے عشق کا دعویٰ کر کے نبی کے نام پر موسیقی کو عام کریں یہ محبت ہے۔ نہیں خدا کی قسم اس لیے کہ پیغمبر کا نام آئے پھر اپنی جان جان نہ رہے قرآن کہتا ہے:

لا یجدو قوم یومنون باللہ والیوم الاخر الی اخرہ .

فرمایا: ''محبت کس کا نام ہے کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول کا دشمن ہے کہ سگا بھائی بھی ہو تو چھوڑ دو۔''

سگا باپ بھی ہو تو چھوڑ دو، سگی برادری بھی ہو تو چھوڑ دو سیرت کا پیغام یہ ہے کہ فیصلہ کر دو عدہ کرو آج کے بعد زندگی کا ایک ایک لمحہ حضور ﷺ کی سنتوں کے مطابق ہوگا آج کے بعد حرام کے کاروبار سے برات کا اعلان ہوگا۔ اور سنو بیگانوں کے خلاف تقریریں کرنا آسان ہے اپنوں کے خلاف تقریر کرنا مشکل ہے۔

آپ کہیں گے کیسے؟ بیگانے تو ہوتے نہیں میں ہوتا تھا چھوٹا کتابیں پڑھتا تھا گاؤں میں جمعہ پڑھتا تھا۔ ہمارے گاؤں کا نمبردار میرے خلاف تھا کہتا ہر آدمی تقریر کرے یہ آدمی تقریر نہ کرے لوگوں نے کہا کیوں کہتا یہ میری دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتا ہے کیا ہے جی دکھتی رگ کہ وہ اپنی بیٹیوں کو ان کا حق نہیں دیتا تھا۔ کہتا وراثت بیٹوں کے لیے ہوتی تھی میں نمبردار ہوں میرا باپ نمبردار تھا لہٰذا میری زمین میں میری بیٹیوں کا حصہ نہیں۔

میرا کام ہوتا تھا ہر جمعہ سارا عنوان بیان کرنے کے بعد آخر میں کہتا تھا لوگو حضور ﷺ کی شریعت میں بیٹیوں کا حق ہے۔

وہ بڑا پریشان ہو جاتا تھا آج مولوی ساری باتیں کرے گا یہ نہیں کہے گا کہ لوگو سود

حرام ہے لوگو سود حرام ہے۔ پرچی سسٹم حرام ہے بانڈ حرام ہے۔ قرعہ اندازی حرام ہے۔ حرام ہے حرام۔ چاہے حکومت کے منصوبے میں ہو چاہے کسی اور انداز میں ہو حرام ہے سیرت کا مہینہ تجھے یہ سبق دیتا ہے وعدہ کرو آج کے بعد سود جیسی شکل میں آئے ہم سود سے توبہ کرتے ہیں ہم سود سے توبہ کرتے ہیں آج کے بعد قرعہ اندازی کاروبار بند پرائز بانڈ کا کاروبار سسٹم بند انعامی سکیمی بند حرام ہے حرام۔ یہ باتیں مولوی نہیں کرتے اور چکروں میں پڑے رہتے ہیں یہ کوئی نہیں بتائے گا کہ سود کے پیسہ سے جلسہ کرنا حرام ہے سود کا پیسہ مسجد میں لگانا حرام ہے سود کا پیسہ بیوہ کو دینا ناجائز ہے۔ سود کے پیسہ سے مدرسہ بنانا حرام ہے۔

کوئی نہیں بتاتا کیوں اپنی جیب خالی ہو جائے گی لوگ کہیں گے۔

پھر لوگ کہیں گے ٹھیک ہے جی ہمارا پیسہ حرام کا ہے اور تم چندہ مانگتے ہو جاؤ ہمارے پاس چندہ نہیں ہے پھر مولوی صاحب کہاں جائیں گے تاویلیں دیکھو تاویلیں مولوی صاحب ہمارے پاس سود کا پیسہ ہے کیا کریں بجائے اس کے کہے کہ حرام کا پیسہ ہے ناپاک ہے غلیظ ہے کہتا ہے دے دو دے دو مولوی صاحب آپ کیا کریں گے کہتا ہے میں بیت الخلا بنا دوں گا وہ ہمارے ایک مولوی صاحب ہیں وہ بڑے زبردست ہیں یہ فلمی ہیرو وہاں دیتے ہیں لاہور میں وہاں ہی ان کی مسجد ہے ایک اچھا خاصہ فلمی اداکار تھا کوئی مجھے بتائے اس کا نام۔ آج سے دس سال پہلے وہ ایک لاکھ روپے دے گیا دوسرے دن مولوی صاحب نے لاکھ روپے کی کار لے لی۔ جب اس فلمی اداکار نے دیکھا اس نے کہا مولوی صاحب میں نے ایک لاکھ روپے دیا تھا آپ نے اس کا کیا کیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے میں نے اس کی کار لے لی وہ کہنے لگا۔ آپ کو شرم نہیں آتی کہ آپ نے لاکھ روپے کی کار خرید لی۔ مولوی

صاحب نے کہا کیا میں آپ کا لاکھ روپے مسجد میں لگاتا؟ جیسا منہ ویسا تھپڑ جیسی روح ویسے فرشتے تمہارا پیسہ حرام کا تھا میں نے کہا اور نہیں کا رہی چلاؤ۔

نام عشق مصطفیٰ ﷺ کا روزی حرام کی نام عشق مصطفیٰ ﷺ کا موسیقی عام کر دی نام عشق مصطفیٰ ﷺ کا عورتوں کو بازار میں لے آؤ نام عشق مصطفیٰ ﷺ کا بے پردگی کو عام کر دو نام عشق مصطفیٰ ﷺ کا دین کی خلاف ورزی کرتے رہو۔

اوئے دیکھو یہ عشق مصطفیٰ ﷺ نہیں یہ پیغمبر سے مذاق ہے۔

خدا کی قسم یہ مذاق ہے مذاق عشق کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے کملیؐ والے کی ایک ایک ادا کو اپناؤ ایک ایک ادا کو اپناؤ آج کبھی کبھی سوچ کر میں اس پیغمبر کا ماننے والا ہوں اوئے جنہوں نے دو دو پتھر بھی پیٹ پر باندھے تم ہم اُس پیغمبر کے امتی ہیں جس کے گھروں مہینوں مہینوں آگ نہیں جلتی تھی کہ اس پیغمبر کے امتی کہ جو دنیا سے تشریف لے کر جا رہے تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آمنہ کے لال نے جو آخری رات میرے گھر میں گزاری ہے اس رات میں میرے گھر جو دیا جلا ہے میں اس دیا کا تیل بھی پڑوسن سے مانگ کر لائی تھی آؤ ہم اس پیغمبر کے ماننے والے ہیں۔ اس پیغمبر کے امتی ہیں جس پیغمبر کے گھر کوئی بیڈ نہیں تھا۔ اوئے جن کے مدینہ میں کوئی محلات نہیں تھے کوئی کوٹھیاں نہیں تھی۔

عشق کا تقاضا یہ ہے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے قربان کر دے کائنات میں سب سے بڑا عاشق ہے دنیا اس کو ابوبکر کے نام سے یاد کرتی ہے۔

اگر تو عاشق ہے تو صدیق کا پلہ تھام اگر عاشق ہے تو وہ ہی انداز اپنا جو انداز صدیق نے اپنایا۔ کسی نے پوچھا ابوبکر تیری خواہش کیا ہے۔ کیا پوچھا عاشق رسول سے پوچھا آج کے

عاشق رسول سے پوچھو جو بہت بڑا عاشق رسول ہو تیرے دل کی خواہش کیا ہے۔

وہ کہتا ہے جھولی میری ہو حضور ﷺ کے نام پر چندہ لوگوں کا ہو تیرے دل کی خواہش کیا ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ ہو دو تین گھوڑے ہوں بیٹھا میں اکیلا ہی ہوں تیرے دل کی خواہش کیا ہے لمبا چوڑا جلسہ ہو میری پُر اثر تقریر ہو ہر طرف سے واہ واہ کے نعرے بلند ہو رہے ہوں۔ میری خواہش ہے۔ آ کائنات میں جو سب سے بڑا آمنہ کے لال کا عاشق ہے سن کہ اس کی خواہش کیا ہے اس عاشق رسول کی خواہش کیا ہے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے عاشق نہیں بن گئے اندازہ تو لگاؤ محبوب گود میں سو رہا ہے صدیق اکبر کی آنکھیں محبوب کا دیدار کر رہی ہیں اور پاؤں سوراخ پر رکھا ہوا ہے اور سانپ بار بار آ کر ڈنگ مار رہا ہے بار بار آ کر زہر اُتارتا ہے بار بار آ کر ایڑی کو کاٹتا ہے آواز آئی ابوبکر پاؤں ہٹا ابوبکر صدیق کہتے ہیں اگر کوئی اور ہوتا تو ہٹا لیتا۔ اوئے میں ابوبکر نبی کا عاشق ہوں میں مرتا مر جاؤں گا محبوب کی نیند میں خلل نہیں آنے دوں گا۔ (نعرہ تکبیر اللہ اکبر مصطفیٰ کے ہمسفر ابوبکر ابوبکر)

یہ ہے عشق یہ ہے عشق کہ نبی کے آرام میں خلل نہ آئے محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے یہاں تک کہ زیر اثر کرتا کرتا زہر صدیق کی آنکھوں میں پہنچا۔ بے اختیار آنسو گرے رسول اللہ کے چہرے پر آئے۔ سبحان اللہ ابوبکر ابوبکر تیرے کیا کہنے کسی کے آنسوں زمین پر گرے کسی کے آنسوں دامن پر گرے تیرے آنسو بھی کتنے قیمتی جو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر گرے نبوت بیدار ہوئی ابوبکر کیا ہوا؟ آقا کسی چیز نے کاٹ لیا ہے۔ مجھے بتایا کیوں نہیں؟ آقا میری غیرت نے گوارہ نہیں کیا آقا میرے عشق نے برداشت نہیں کیا۔ آقا آپ آرام کر رہے ہوں میں یہ بتلاؤں کہ مجھے یہ تکلیف ہو رہی ہے یہ ہے عشق نام عشق مصطفیٰ ﷺ کا کون

ہیں جی ہم ہم غلامانِ مصطفیٰ ﷺ ہیں کون ہیں جی آپ ہم عاشقان رسول ہیں جی۔

اچھا آپ عاشقانِ رسول ہیں عشق کی کوئی بات تو بتاؤ نماز۔ کہتا ہے نہ نہ نہ نہ کیتی آقا نے تو فرمایا تھا:

قرة عینی فی الصلوة.

''نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

یہ کیسا عاشق ہے جو نماز ہی نہیں پڑھتا سودی کاروبار میں مصروف ہے۔ سنو سنو سود یو سنو سود خورو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: سود خوری اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس گناہ کو ستر حصوں میں تقسیم کرو وہ جو ستر واں حصہ ہے وہ کیا رہے؟ وہ جو ستر واں حصہ ہے گناہ کا وہ کیا ہے وہ اتنا بڑا گناہ ہے جیسے کوئی اپنی سگی ماں سے منہ کالا کرنا چاہے۔

جو لقمہ حرام کھاتا ہے جو سود کا کاروبار کرتا ہے وہ ایسا ہے جو ستر مرتبہ اپنی ماں سے زنا کرتا ہے۔ یہ عاشق رسول مگر سودی کاروبار چھوڑنے کے لیے تیار نہیں گھر میں پرائز بانڈ لا کر رکھ دیتے ہیں کہ جناب کبھی نمبر لگ ہی جائے گا جناب مولوی صاحب دعا کرو۔

اب نئی بات سنو! میرے پاس آئے مولوی صاحب۔ نمبر دے دو۔ میں نے کہا بھئی یہ کیا چکر ہے، کہنے لگے ماشاء اللہ آپ نیک آدمی ہیں نا۔ میں نے کہا اچھا جی اللہ تعالیٰ نیک بنا دے کہنے لگا نمبر دے دو۔ میں نے کہا نمبر کیا ہوتا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ نمبر کا کیا چکر ہوتا ہے بعد میں کسی نے بتایا کہ جی وہ پرائز بانڈ ہوتے ہیں۔ یہ وہ آپ سے نمبر مانگ رہے ہیں اگر اس کا وہ نمبر نکل آیا تو لاکھ ڈیڑھ لاکھ اس کا سود مل جائے گا میں نے کہا او پاگل آدمی مجھ سے نمبر مانگنے آیا ہے یہاں پر نمبر شمبر کوئی نہیں ملتے۔ ہے عاشق رسول نبی دا

ناں آیا ہاتھ آنکھاں تے لایا میں قربان جانی آں قربانی دا ویلا آیا تے میں ہن ملتان جانی آں۔

میری طبیعت ٹھیک ہے آپ ذرا چلے جائیں جناب والا پیغمبر ﷺ کی شریعت کا مذاق اُڑایا جارہا ہے حضور ﷺ کی سنتیں ذبح ہورہی ہیں۔ پیغمبر کے دین کو لوگ خانہ بدوشی پہ مجبوری کررہے ہیں۔ اوئے دیگر ازما کی بات ہوتی ہے لوگ پیغمبر کے دین کی بات سننا گوارہ نہیں کرتے ہیں۔ گوشۂ آفریت سے باہر آ فحاشی عریانی کا مقابلہ کر۔

یہ کام مشکل ہے آپ جیلوں میں چلے جاتے ہیں ہم سے جیلیں کاٹی نہیں جاتی ہم کوئی جن ہیں آپ جیسے آدمی ہیں بڑا مشکل کام ہے۔ کہنا آسان ہے تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ سن 77 میں چلی تھی۔ کہ نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے تحریک چلی لوگوں نے پھر بڑی قربانیاں دیں۔ گرفتاریاں دیں کمالیہ کا ضلع اس وقت لائلپور تھا۔ لوگوں نے کہا مولوی اب تو قربانیاں دے دے کر نمازی بھی ختم ہو گئے۔ آپ مہربانی کریں آپ بھی گرفتاری دے دیں۔ آپ بھی نظام مصطفیٰ ﷺ کے لیے گرفتاری دے دیں۔ کئی دن تو سوچتے رہے پھر کہنے لگے چلو اچھا چلے جاتے ہیں۔ لائل پور چلے گئے نعرے شعرے لگائے گئے۔ گلے میں ہار ڈالے جیسے قربانی کے بکرے کے گلے میں ڈالتے ہیں یاد آ گئے میں جیل میں تھا۔ مولانا ضیا القاسمی سب کہہ دو رحمہ اللہ علیہ۔ نواز شریف سے ملاقات کرنے گئے۔ نواز شریف، شہباز شریف کے باپ شریف آئے تو وہ قربانی کا تیسرا دن تھا۔ عیدالاضحیٰ کا گلے میں ہار ڈالے مولانا نے وقت پر جملہ چست کیا۔ فرمایا: شریف صاحبان چار دن پہلے جو بکروں کے گلوں میں ہار ڈالے تھے ان پر تو چھری چل گئی اب آپ نے ہمارے گلے میں ہار ڈالے ہیں میں

اب آپ نے ہم پر چھری کب چلانی ہے۔ بڑے شرمندہ ہوئے بہر حال مولوی صاحب کو پکڑ دھکیرہ پہنائے اور نعرے وغیرہ لگا کر گرفتار کروا دیا لوگ شام کو واپس آ گئے مغرب کی نماز کے لیے جب جامع مسجد میں گئے تو لوگ آنکھیں کھول کھول کے دیکھ رہے ہیں یہ مصلے پر کون بیٹھا ہے۔ یار یہ تو مولوی صاحب ہے مگر مولانا کو تو ہم جیل میں ڈلوا آئے تھے یہ کون آ گیا ہے ان کا کوئی ہم شکل تو نہیں ہے۔

مولوی صاحب آپ ہی ہیں مولوی صاحب کہنے لگے ہاں میں ہی ہوں آ جاؤ آ جاؤ میں آپ کا مولوی ہوں مولانا صاحب آپ کو تو ہم جیل میں گرفتار کروا کر آئے تھے آپ ہم سے بھی پہلے پہنچ گئے۔ کہنے لگے بیٹھو قصہ سناتا ہوں میں جب جیل میں گیا تو کہنے لگے۔ ہاں بھئی کچھ کھانے پینے کے لیے ہے انہوں نے کہا آ جاؤ آ جاؤ۔ پکڑو جھاڑو اور صفائی کرو میں نے کہا کھانا۔ کہنے لگے کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں ہے شام کا وقت ہوگا ایک سوکھی روٹی ملے گی ایک پانی کا گلاس ہے۔ اچھا میں نے کہا رہنے کے لیے کوئی اچھی سی جگہ تو انہوں نے کہا وہ کوٹھڑی ہے دیکھ لو اندر گیا تو کہتا ہے کالی کوٹھڑی تھی کالی کوٹھری سوکھی روٹی پانی کا ایک گلاس تھا بڑا پریشان ہو گیا میں نے کہا پنکھا وہ کہنے لگے پنکھے تو ہوتے ہی نہیں۔ میں بڑا پریشان میں نے کہا میری جان چھوٹ سکتی ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کیسے؟ انہوں نے کہا دوڑی میں جاؤ معافی نامہ پر دستخط کر آؤ میں دوڑی نامہ پر دستخط کر آیا انہوں نے مجھے جیل سے باہر نکال دیا۔ میں نے کہا لعنت ہو تجھ پر میں جیل پہ لعنت ڈال کر آ گیا ہوں۔ کہنے لگے جیل بھی کوئی رہنے کی جگہ ہے میں اس پر لعنت ڈال کر آ گیا ہوں۔ یہ لعنتیں ڈال کر آ جاتے ہیں عاشقو عاشق لعنتیں نہیں ڈالا کرتے جیل جیل ہوتی ہے دوستو جنہوں نے گزاری

ہے ان کو پتہ ہے جیل جیل ہوتی ہے۔ او کوئی بات نہی یہ تو آتے جاتے رہتے ہیں۔

(اوئے کوئی خالہ جی دا واڑا اے) آپ بھی ذرا ہو کر آئیں نہ جیل سے لگ پتہ جائے گا باہر بیٹھ کر بڑا تبصرہ کریں گے بھوک ہڑتال جائز ہے نا جائز ہے۔ یہ باہر فتوے لگائے ہوتے ہیں جس سے اندر بیت رہی ہو اس سے پوچھو تو کہاں ہے زندہ انسان نظر نہیں آتے اللہ کی قدرت پر کبھی کبھی حیران رہ جاتا ہوں۔ خدایا کبھی لاکھوں انسان ہوتے ہیں ہزاروں کا مجمع ہوتا ہے ہم کھڑے ہوتے ہیں لوگ انتظار کرتے ہیں اور کبھی ایسی جگہ لے جاتا ہے انسان کی صورت دیکھنے کو آنکھ ترستی ہے مگر انسان نظر نہیں آتا دنوں پہ دن گزر جاتے ہیں مہینوں پہ مہینوں گزر جاتے ہیں۔ بچوں سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

ایسے دن بھی آتے ہیں کہ پہرہ دینے والے لوگ ہمیں دیکھ کر رونے لگ جاتے ہیں آپ پر ہوتا ہوا ظلم دیکھ کر برداشت نہیں ہوتا کہتے ہیں کہ آپ نہیں روتے میں نے کہا ہم نہیں روتے ہمیں رونا آتا ہی نہیں وہاں نہیں روتے باہر آ کر ہم روتے ہیں آپ بڑے حیران ہوں گے کہ کل میں بڑا رویا میں گھر سے باہر نکلا مجھے جلدی جانا تھا فیصل آباد ایک دو جگہ پروگرام تھے ان میں شرکت کرنا تھی۔

لوگوں نے گھیر لیا بھئی آج ہمارے ایک دو کام کرنے ہیں میں نے کہا بھئی آج میں نے جانا ہے۔ مجھے ایک دن کی اجازت دے دیں ایک ہمارے مولوی صاحب تھے وہ مجھ سے لڑ پڑے ہم نے آپ کے لیے رات دن ایک کیا آپ اب بھاگ رہے ہو بڑے لیڈر بن گئے۔ اب ہمیں پوچھتے ہی نہیں ہو میں آپ کی انتظار کر رہا ہوں آپ کو نہیں جانا ہوگا میں نے کہا جاؤ یار اب مجھے پریشان نہ کرو اس نے کہا اچھا میں جا رہا ہوں آج کے بعد کبھی

نہیں آؤں گا۔ ہم آپ کے لیے ووٹ مانگتے پھرتے ہیں میں اب لوگوں کو بتاؤں گا یہ ہم سے دور ہو گیا ہے اب میں بڑا پریشان تھوڑی دیر گاڑی میں بیٹھا ڈرائیور نے کہا چلیں میں نے کہا نہیں ٹھہرو میں نے اس کو کہا ادھر آؤ یار مجھے معاف کر دینا میں چلا گیا کل میں اتنا رویا بہت رویا میں نے کہا یار ادھر بھی نہیں چھوڑتے ادھر بھی نہیں چھوڑتے ساری رات گزر جاتی ہے نہیں سوتے اس سے پچھلی رات ساری سفر میں گزری ہے اس پہلے والا ہفتہ ساری نیند گاڑی میں کی ہے۔

سفر سفر نہ آپ چھوڑتے ہیں نہ وہ چھوڑتے ہیں۔

جیل میں نہ رویا پھر مجھے ہنسی آ گئی نہ رویا تو جیل میں نہ رویا جب رویا تو MNA بن کر رو پڑا اس طرح تو رو کتے ہیں۔ جیل میں نہیں رویا اللہ کے فضل سے ہاں خوف خدا سے رونا فکر آخرت اپنے گناہوں پر ندامت کی وجہ سے رونا اور ہے۔ مگر ظالموں کے ظلم سے ڈر کر نہیں روتے جیل جیل ہوتی ہے یہ کبھی ہو آئیں تو بن ٹھیک جائیں گے۔ دعا کرو انانوں جیل دی چاہ چڑھ جاوے بہر حال یہ وردی کی بات کرتے ہیں میں وردی کا کوئی حامی شامی نہیں ہوں کہتے ہیں وردی اترنی چاہیے میں کہتا ہوں بوٹ بھی اترنے چاہیے یہ تو صرف وردی کی بات کرتے ہیں میں تو بوٹ کی بھی بات کرتا ہوں لیکن یہ مسئلہ نہیں ہے وہ ہیں ہمارے بڑے لیکن ادب سے کہتا ہوں یہ جو سلسلہ چلا اپنی اپنی کرسیوں سے اُٹھ جایا کرتے تھے۔

سپیکر کے ڈسکس کے سامنے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ناحید خان کو آپ جانتے ہیں (نہیں) یہ بے نظر کا شوہر ہے۔ تحمید دولتانہ ناحید اختر وہ کھڑی ہوئی ہیں سر ننگے میں نعرے لگا رہی ہیں۔ علما جواب دے رہے ہیں تو میں نے کہا یہ انداز علما کو زیب نہیں دیتا یہ علماء کی

شان کے خلاف ہے لوگ کہنے لگے ہاں ہاں علماء نے یہ کیوں کہا بھئی جہالت کی وجہ سے کہا ہے یہ لگے سر نعرے لگوائیں علماء جواب دیں یہ علماء کی شان کے خلاف ہے تیسرا دن جواب نے کہا مولانا اعظم طارق ٹھیک کہتے ہیں اب ہم وہاں نہیں جائیں گے۔ اب اپنی اپنی کرسیوں پر احتجاج کرتے ہیں یہ الگ بات ہے وہ کیسے ہے لیکن جو بات کہی تھی اگر وہ غلط ہوتی تو کیوں مان لیا جاتا۔ بہر حال یہ الگ مسئلہ ہے نہ ہم کسی کے حامی ہیں نہ ہم کسی کے دشمن ہیں سب سے زیادہ حامی اگر ہم ہیں تو ان کے ہیں آپ کی ساری زندگی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزرے۔

یاد رکھو میرے نزدیک کوئی بڑے سے بڑا عہدے منصب اقتدار والا شخص ایک شیخ الحدیث کی جوتی کے خاک کے برابر بھی نہیں۔ اپنا اپنا مقام اپنی اپنی عظمت جو عظمت جو مقام علماء کا ہے جو مقام مفتیان کا ہے دنیادار دنیا کے کتے کا وہ مقام نہیں ہو سکتا۔

اس لیے عظمت اپنی جگہ پر ہے اختلاف رائے اپنی جگہ پر ہے۔

رائے کا اختلاف ہو سکتا ہے اب دیکھئے میں آپ کے سامنے ایک واقع ذکر کرتا ہوں نبی اکرم کی بیوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی تھی آپ نے اس کو آزاد کر دیا جب اس کو آزاد کر دیا اس کا خاوند بھی ایک غلام تھا۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو حق ہے کہ وہ اپنے غلام خاوند سے نکاح باقی رکھ سکتی ہے تو رکھ لے ورنہ ختم کر دے تو اس لونڈی کا نام یاد ہے۔ تو حضرت عائشہ کی لونڈیوں کا نام یاد رکھا کرو اس لونڈی کا نام حضرت بریرہ تھا۔ حضرت بریرہ اور جس کے ساتھ نکاح ہوا تھا اسکا نام حضرت مغیث حضرت بریرہ آزاد ہوئیں تو اعلان کر دیا کہ میں حضرت مغیث کو چھوڑتی ہوں۔ حضرت مغیث روتے

روتے پیچھے پھرتے تھے۔ بریرہ مان جاؤ بریرہ مان جاؤ مجھے نہ چھوڑو روتے روتے پھرتے تھے نبی پاک ﷺ گھر میں تشریف لائے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تو نے مغیث کو نہیں دیکھا تو نے مغیث کی بات نہیں سنی فرمایا آقا کیا کہتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ بریرہ بریرہ کرتا پھرتا ہے بریرہ بات ہی نہیں سنتی بریرہ تو آزاد ہوگئی ہے اسی حال میں بریرہ آ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا بریرہ بیٹی ادھر آؤ یہ خادمہ آ گئی قربان تیرے بریرہ تیری قسمت پہ قربان دنیا تجھے لونڈی اور غلام کہتی ہے خدا کی قسم تیرے پاؤں کی جوتی ہماری آنکھوں کا سرما ہے۔ تیری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اوئے تو نے امی عائشہ کے گھر کا پانی بھرا تو تو ساری کائنات کی عورتوں کی سردار ہے۔ کون تجھے لونڈی کہتا ہے بریرہ آؤ جی رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں۔ بریرہ وہ مغیث تمہارے پیچھے پیچھے پھرتا ہے روتا پھرتا ہے بے چارہ اس کے بارے میں کچھ اچھا سوچو حضرت بریرہ نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ یہ آپ کا حکم ہے ارشاد فرمایا نہیں حکم نہیں عرض کیا اگر حکم ہے سر آنکھوں پر فرمایا اگر حکم نہیں میری تجویز ہے میری رائے ہے۔ عرض کی اللہ کے رسول ﷺ اگر آپ کی رائے ہے تو مجھے مغیث اچھا نہیں لگتا فرمایا بریرہ پھر تیری مرضی ہے جو چاہے کر پھر تیرے اوپر کوئی زور نہیں تیرے اوپر زور نہیں تو رائے کا اختلاف ہو سکتا ہے۔ یا نہیں ہو سکتا (ہو سکتا ہے) ایک ادنیٰ سی لونڈی ہے اس نے کہا اگر حکم ہے تو مانتی ہوں اگر رائے ہے تو پسند نہیں کرتی پھر چھوڑ دیا مغیث کو اب آپ بریرہ کو گستاخ کہہ دیں گے (نہیں) رسول اللہ ﷺ کی رائے سے اختلاف کیا ہے پھر بھی گستاخی کا دھبہ نہیں ہے یار پھر عجیب بات ہے رائے کا اختلاف ہے کبھی گستاخوں کی صف میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اوجی علماء کا گستاخ ہے۔

کیا بات کرتے ہو سیاسی اختلاف ہے اپنی اپنی سیاسی سوچ ہے ممکن ہے میری رائے غلط ہو میں نے ایک ووٹ دیا اپنے جھنڈے کی حفاظت کی ہے میں نے ایک ووٹ دیا ہے اپنے ساتھیوں کی حفاظت کی ہے۔ میں نے ایک ووٹ دیا ہے پھر ایک کارواں بنا لیا ہے میں نے ایک ووٹ دیا ہے پھر جماعت کو کھڑا کر لیا ہے۔ میں نے ایک ووٹ دیا ہے۔

جیلوں سے ساتھی باہر لایا ہوں اور میں آج بھی کہتا ہوں جو میں نے ووٹ دیا ہے مجھے آج بھی اس پر شرمندگی نہیں کہ میری رائے تھی۔ میرے ساتھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ ہم نے کبھی آپ کی رائے سے اختلاف کیا ہے؟ (نہیں) آپ جو چاہیں، فیصلہ کریں۔ ہم نے کبھی کہا ہے کیوں فیصلہ کیا تو نے، ہر آدمی اپنے سیاسی فیصلے میں آزاد ہے لیکن یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ وسعت ظرفی نہیں رہی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ خالق کائنات اہل حق کو ایک فرمائیں پھر بتلاؤ شریعت بل کے لیے کوشش کرو گے۔ اپنے گھروں پر پرچم لہراؤ گے بینر لگاؤ گے اپنے علاقوں میں کام کریں گے۔ چاکنگ کرو گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی ناصر ہو۔

وآخر دعونا الحمد اللہ رب العالمین.

جرنیل سپاہ صحابہ للکار جھنگویؒ

حضرت مولانا علامہ

محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

تقریر بتاریخ	1993
فیصل آباد	دھوبی گھاٹ
موضوع	باہوران امام

الحیدری میڈیا
سیل

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن. اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. قَالَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخَرْ.

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. سَیَکُوْنَ بَعْدِیْ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابُوْنَ وَفِیْ وَایَۃٍ دَجَّالُوْنَ. کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہ. وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ. قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْ مَقَامٍ اٰخَرْ. اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ. صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لِمَنِ الشّٰھِدِیْنَ وَالشّٰکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا

ٹوٹے جو ستارہ تو زمین پر نہیں گرتا

بڑے شوق سے گرتے ہیں سمندر میں دریا

مگر کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

قابل قدر معزز علمائے کرام۔ حاضرین مکرم نوجوان ساتھیو سپاہ صحابہ فیصل آباد کے غیور کارکنو اور دور دراز کے علاقوں سے تشریف لائے ہوئے مسلمانو!

آج اس تاریخ میں مظلوم مدینہ کے عنوان سے عظیم الشان کانفرنس الحمدللہ پروقار اور نہایت احترام کے ساتھ اپنے مقررہ جگہ پر مقرر وقت پہ منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس کا اس جگہ پر انعقاد سپاہ صحابہ کی بہت بڑی کامیابی کی علامت ہے آپ حضرات جانتے ہیں اس بات کو پچھلے سال اسی کانفرنس کو صب و تاز کرنے کے لیے کن حالات سے آپ حضرات کو دو چار ہونا پڑا لیکن آپ کی قربانیوں اور جماعت کے ساتھیوں کی مخلصانہ کاوش اور ان کا اپنے موقف پہ ڈٹ جانا آج کامیابی کی ضمانت بن کر آپ کے سامنے ہے اور پھر آج کی کانفرنس اس لحاظ سے بھی اہمیت حاصل کر گئی کہ اس کانفرنس میں مجھے آپ حضرات کے سامنے حاضر ہونا تھا خوش قسمتی سے آج سے قریباً پونے دو ماہ قبل میں نے ملک کے طول و عرض میں اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ رب پہ بھروسہ کرتے ہوئے بمشکل نو دس ایسی تقریریں کیں کہ جن تقاریر نے شیعت کے ایوانوں میں وہ لرزہ پیدا کیا کہ آج پاکستان ہی کی نہیں بلکہ لبنان شام اور ایران سے لے کر لکھنؤ تک دنیائے شیعت ماتم کنا اور پیٹتی نظر آ رہی ہے اور جب دلائل کے ساتھ میری اس تقریر کا کوئی جواب دنیائے شیعت سے نہ بن پڑا اور میرا آج بھی یہ چیلنج

ہے کہ قیامت کی صبح تک شیعت میری اس تقریر کا کوئی جواب کبھی بھی چاہے وہ دوبارہ اس دنیا میں جنم لے کر آ جائے نہیں دے سکتی تو شیعت نے فوری طور پر اپنا تاریخی رول ادا کرتے ہوئے میری تقریر کو یکسد مختلف انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کر کے عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی لیکن جب بات اس انداز سے بھی اسے بنتی نظر نہ آئی اس نے گولی بوزدھا ھندلی چیلنج قتل و غارت گری کے منصوبے مختلف انداز اور مختلف شہروں میں عوام کے سامنے اس انداز کے ساتھ پیش کیے کہ ہائے امام مہدی کی توہین ہوگئی امام مہدی کی گستاخی ہوگئی آل رسول کے ساتھ ظلم ہوا ہے پیغمبر کی آل کی توہین کی گئی ہے ہم اس گستاخی کو برداشت نہیں کریں گے ہم سے یہ توہین برداشت نہیں ہوسکتی ہمارے مہدی کو گالی دی گئی امام زمانہ کی گستاخی ہوگئی قائد ہمارے محمد کو گالیاں دی گئیں اور یہاں تک کہ قرآن مجید پر میری معلومات کے مطابق کم وبیش ایک ہزار کے لگ بھگ حلف دیئے نوجوانوں نے علم پر علم پہ ہاتھ رکھ کے کہا ہم امام کے گستاخ کو قتل کریں گے ہم اپنے ہاتھ سے انتقام لیں گے تو میں آج فیصل آباد کی سرزمین سے دنیائے شیعت کو ایک مرتبہ پھر چیلنج کرتا ہوں اگر تم میں کوئی جرأت کوئی علمی سکت کوئی دلائل کی قوت موجود ہے تو میری اس تقریر کو عوام الناس میں صحافیوں کے طبقہ میں ملک کی کسی عدالت میں ہائیکورٹ سپریم کورٹ میں سینٹ اور قومی اسمبلی میں چیلنج کرو اگر میں اپنا موقف عدالت میں صحافی برادری میں عدل و انصاف مہیا کرنے والی پاکستان کی عدالتوں میں اور پاکستان کی قومی اسمبلی میں اپنا موقف واضح نہ کرسکوں اسی تقریر کے حوالے سے کائنات کا بدترین کافر قرار نہ دے سکوں قومی اسمبلی کے سپیکر کی رولنگ ہائی کورٹ سپریم کورٹ سے ججوں کے فیصلے عوام کی طرف سے متفقہ طور پر فیصلہ تمہارے خلاف سرزد نہ ہو

جائے میں لکھ کر دیتا ہوں مجھے گولی ماردی جائے۔

(حضرت مولانا اعظم طارق زندہ باد للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے۔)

اور آج فیصل آباد کی سرزمین پر بہت سے تشریف لائے ہوئے لوگ اس خیال اس گمان اور اس وہم کے ساتھ تشریف لائے ہیں کہ ہم سنیں تو صحیح کہ امام کے بارے میں کیا کہا ہے میں آج پوری وضاحت کے ساتھ ایک مرتبہ پھر اپنا موقف فیصل آباد کی سرزمین میں آپ کی طرف پہنچانا چاہتا ہوں۔ سپاہ صحابہ کے رضا کار ہونے کے ناطے سے ہم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ ہم اصحاب رسول کی عزت و ناموس کے لیے اصحاب رسول کی شرافت عظمت تقدس اور طہارت کے تحفظ کے لیے ہر اس کنارے پر سرحد کے اس حصے پر جہاں سے دشمن ہمیں مداخلت کرتا ہوا نظر آئے جہاں سے ڈاکو چور لٹیرا پیغمبرؐ کی مقدس جماعت کی طرف ناپاک ہاتھ بڑھتا ہوا نظر آئے ہم سرحد پہ کھڑے ہوئے ہیں ہم ایسا ہر اُٹھنے والا ہاتھ توڑ کے چھوڑیں گے اور ایسا ہر ابھرنے والا قدم روک کے چھوڑیں گے دوستو جب اس اصول کے پیش نظر میں نے گہرائی کے ساتھ اس بات کا جائزہ لیا کہاں کہاں سے اصحاب رسول کی عزت و آبرو کے خلاف اُٹھنے والے ہاتھ آگے بڑھے مجھے ایک ایسا ہاتھ جو تقدس معاطب لبادے میں لپٹا ہوا تھا ایک ایسا ڈاکو جس نے شرافت و عظمت کا لبادہ اوڑھا ہوا تھا ایک ایسا چور جس نے ایک شریف آدمی کا روح دھارا ہوا تھا مجھے اصحاب رسول کے تقدس کی سرحد کی طرف بڑتا ہوا نظر آیا میں نے جب اس کے لبادے کو دیکھا اس کے ظاہری میک اپ اس کی ظاہری وضع قطع کو دیکھا تو ایسے محسوس ہوا کہ اس سے زیادہ تقدس مآب اس کائنات میں کوئی نہیں ایسے محسوس ہوا کہ اس سے زیادہ شریف النسب اس سے زیادہ عزت و عظمت کا حامل شاہد آج اللہ کی زمین پر

کوئی دوسرا موجود نہیں لیکن جب میں نے اس کے چہرے سے نقاب اُٹھایا تو مجھے اس بات کا شدت کے ساتھ احساس ہوا کہ یہ شخص جو شرافت و تقدس کا لبادہ اوڑھ کر آگے بڑھتا چلا آ رہا ہے یا اسے آگے بڑھایا جا رہا ہے اس کا شرافت سے اس کا تقدس سے اس کا عظمت سے کوئی دوسرا واسطہ نہیں ہے تو میں نے یہ جرم کیا کہ ڈاکو چور اور لٹیرے کے چہرے سے تقدس کا پردہ اُٹھایا دوستو بات آپ تک صرف اسی انداز میں ابھی تک پہنچی ہے کہ مولانا اعظم طارق نے امام مہدی کی توہین کی یہ بات آپ کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اس دنیا میں مہدی تشریف نہیں لے آتے اور حضرت مہدی قیامت کے آنے سے قبل پیدا ہوں گے آپ کی عمر مبارک تیس 30 سال سے جب تجاوز کر جائے گی حالات عالم اسلام پر ایسے برپا ہوں گے عیسائیت اور یہودیت مسلمانوں پر غلبہ پاتی چلی جائے گی یہاں تک کہ خیبر تک عیسائیت بڑھتی چلی جائے گی شام مصر کی حکومتیں عیسائیت کے قبضہ اقتدار میں چلی جائیں گی اسلام سکڑتا ہوا مکہ اور مدینہ کی طرف سمٹتا چلا آ رہا ہوگا مسلمان پر دنیائے کفر نے عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہوگا ایسے حالات میں امت مسلمہ کو انتظار ہوگی اُس مہدی مکرم کی جس مہدی کی پیشگوئی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمائی اور یہ مہدی تیس سال کی عمر سے کچھ زائدہ عمر اس وقت رکھتے ہوں گے اور مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے انہیں اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ لوگ میری تلاش میں ہیں امت کا بوجھ اپنے کندھوں پہ اُٹھانے سے کتراتے ہوئے مدینہ سے مکہ معظمہ کی طرف تشریف لے جائیں گے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کے پاس امام مہدی کا گزر ہوگا تو وقت کے ولی غوث قطب ابدال حضرت مہدی کی علامات اور ان کی

نشانیوں کو دیکھ کر فوراً پکار اُٹھیں گے اے اہل اسلام اے مسلمانو تم جس مہدی کو تلاش کر رہے ہو وہ مہدی تمہارے سامنے ہے۔

چنانچہ طواف کرتے ہوئے لوگ فوراً ان کی طرف دوڑ پڑیں گے حضرت مہدی کو مجبور کیا جائے گا کہ آپ مسلمانوں کی بیعت لے کر کفر کے خلاف میدان میں تشریف لے آئیں اور اس طرح ان کے ہاتھوں پر لاکھوں آدمی بیعت کرتے چلے جائیں گے مدینہ کے لوگوں کو خبر ہوگی وہ بھی حضرت مہدی کے ہاتھ پہ بیعت کرتے چلے جائیں گے مدینہ کے لوگوں کو خبر ہوگی وہ بھی حضرت مہدی کے ہاتھ پہ بیعت کرنے کے لیے تیار ہوں گے چنانچہ لاکھوں کا یہ لشکر لے کر حضرت مہدی پھر دشمنانِ اسلام کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے جب مکہ سے باہر نکلیں گے اللہ کی فتح اور نصرت اور اللہ کی طرف سے تائید کے طور پر اس قدر انہیں احسان اور غلبہ سے تائید کے طور پر اس قدر انہیں احسان اور غلبہ حاصل ہوگا کہ وہ بڑھتے چلے جائیں گے اور دشمن کی کمر توڑتے چلے جائیں گے اسی عالم میں جب دمشق کے شہر سے ان کا گزر ہو رہا ہوگا عصر کی نماز جامع مسجد دمشق میں پڑھانے کا موقع آئے گا اذان ہو چکی ہوگی نماز کے لیے صفیں بن رہی ہوں گی اچانک نظر آئے گا حضرت عیسیٰؑ دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر تشریف لے آئے فرشتوں کے کندھوں پہ ہاتھ رکھے ہوئے مینار پر تشریف فرما ہوں گے سیڑھی لگا کر عیسیٰ کو نیچے اُتارا جائے گا اور اس طرح امت محمد ﷺ اس عیسیٰ علیہ السلام کے دیدار سے مشرف ہوگی جو اللہ کے نبیؑ اللہ کے رسول ہونے کے ناطے اس کائنات میں تشریف لائے پھر آسمانوں پر اُٹھا لئے گئے اور پھر حضرت مہدی کی تائید کے لیے دوبارہ زمین کی طرف تشریف لا چکے ہوں گے اب حضرت مہدی علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ

آگے بڑھیے اور نماز کی امامت کروایئے عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے یہ حق بھی آپ کو حاصل ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں امت کا امام بنایا آپ آگے بڑھیں میں بے شک اللہ کا رسول ہوں اور آج بھی اللہ کا نبی ہوں لیکن اب میں جو آیا ہوں میں اطاعت پیغمبر اسلام کی شریعت کرنے کے لیے آیا ہوں پھر حضرت عیسیٰ حضرت مہدی کے ہم رکاب ہوں گے اسی اثناء میں اس دجال کا ظہور ہو چکا ہوگا جس کے ساتھ باغات ہوں گے سونے چاندی کے خزانے ہوں گے جنات اس کے ساتھ ہوں گے بادل اس کے ساتھ ہوں گے وہ لوگوں سے کہتا پھرے گا کہ مجھے رب مانو جو کہیں گے کیسے رب مانیں وہ کہے گا اگر یہ قبر والا اُٹھ کر کہے کہ میں تمہارا رب ہوں پھر بھی مجھے رب نہیں مانو گے لوگ کہیں گے یہ کیسے ممکن ہے اچانک جنات شیاطین قبر میں سے اس سونے والے شخص کا روپ دھار کر باہر نظر آئیں گے اور قبر سے اُٹھ کر کہیں گے یہ تمہارا رب ہے اسے رب مان لو تو مومن لوگ کہیں گے اس کی آنکھ کانی ہے اس کے ماتھے پہ ک ف ر لکھا ہوا ہے اس شخص کو ایک لمحے کے لیے خدا تو بڑی دور کی بات ہے ہم اسے مسلمان ماننے کے لیے بھی تیار نہیں یہ ایک طویل حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے جو میں نے آپ حضرات کے سامنے عرض کیا ہے یہ ہیں وہ حضرت مہدی جو دجال کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نوعیت میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہو کر پھر جب نکلیں گے تو لدھ کے مقام پر اور لدھ کا مقام وہ مقام ہے جہاں آج اسرائیل کا ائرپورٹ ہے۔ وہاں پر اللہ کے نبی کے فرمان کے مطابق حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی دجال کو قتل کر دیں گے اس کے بعد جو دور شروع ہوگا وہ امن وعیش کا دور ہوگا وہ اسلام کی سربلندی کا دور ہوگا پوری کرۂ ارض پر سوائے اللہ کے دین کے اور کوئی دین نہیں ہوگا اللہ کی رحمت کا سایہ ہوگا عدل

وانصاف کی فراوانی ہوگی اللہ کی دھرتی پر ہر آدمی اللہ کا نام لینے والا ہوگا کفر کی کمر ٹوٹ جائے گی پوری دنیا میں اسلام کی روشنی پھیل جائے گی تو یہ ہیں وہ حضرت مہدی جن پر میرا ایمان ہے آپ کا ایمان ہے جس پر چودہ سو سال کی امت کا ایمان ہے اور جس پر اس وقت تک امت کا ایمان رہے گا جب تک امام مہدی نہیں آتے لیکن ایک بات اور حضرت مہدی پیدا ہوں گے والدہ کا نام آمنہ ہوگا والد کا نام عبداللہ ہوگا حضرت مہدی کا نام پیغمبر اسلام کے نام پر محمد ہوگا اور پیدا ہونے کے بعد جوان ہوں گے یہ وہ تصور ہے۔ جو مسلمانوں کا ہے یہ وہ عقیدہ ہے جو سپاہ صحابہ کا ہے یہ وہ عقیدہ ہے جو آل اسلام کا ہے اس عقیدے کا انکار آج تک کسی مسلمان نے نہیں کیا اس عقیدے کا انکار شاید قیامت تک کوئی مسلمان نہ کرے لیکن ایک مہدی جیسے اس کائنات میں پیغمبر اسلام کے آنے کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوا اور قیامت تک جھوٹے نبیوں کی پیداواریں کبھی پیغمبر اسلام کے زمانے میں اسود نے دعویٰ کیا مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا سجا نامی عورت نے دعویٰ نبوت کیا ابن مقنع خراسانی نے دعویٰ نبوت کیا اس طرح کئی بڑے بڑے شاعروں نے نبوت کے دعوے کیے اس قریبی دور میں غلام احمد قادیانی نے نبوت کے جھوٹے دعوے کیے چودہ سو سال کی تاریخ میں پچاس بڑے بڑے بدبخت پیدا ہوئے جنہوں نے مہدی ہونے کے دعوے کیے اور آج لوگ ان کے ماننے والے موجود ہیں۔

بہاؤ لاکھ آج بھائی فرقہ کراچی میں موجود ہے وہ اس کو مہدی مانتا ہے زکری فرقہ موجود ہے وہ مہدی مانتا ہے خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ایسے بے شمار جھوٹے مہدی پیدا ہوتے رہے پیدا ہوتے رہیں گے لیکن جھوٹے مہدی کی مہدیت کو

للکارنا جھوٹے مہدی کے چہرے سے پردے ہٹانا جھوٹے مہدی کی حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کرنا جھوٹے مہدی کے عزائم سے لوگوں کو آگاہ کرنا جھوٹے مہدی کا اپریشن کر کے اس کی حقیقت لوگوں کے سامنے پیش کرنا اولیات سے رہا ہے اولیات سے موجود ہے قیامت کی صبح تک یہ کام ہم کرتے رہیں گے میرا بھی یہی جرم ہے میرا بھی یہی قصور ہے کہ میں نے ایک جھوٹے مہدی کے چہرے سے نقاب اُٹھایا ہے۔ (زندہ ہے جھنگوی زندہ ہے)

میں نے اس جھوٹے مہدی کے چہرے سے نقاب اُٹھایا میں نے اس جھوٹے مہدی کو چوکوں چوراہوں میں لوگوں کے سامنے برانام دیا ہے میں نے یہ جھوٹے مہدے سے لوگوں کو دیئے آؤ میں چیلنج کرتا ہوں تم اس مہدی کے تقدس کی قسمیں تم کیا کھاؤ گے تم اس مہدی کے عظمت کے ترانے کیا گاؤ گے دنیائے شیعت میں اگر جرأت ہے تو وہ اپنے مہدی کا پیدا ہونا ثابت کرے۔

لیکن جہاں تک شیعت کا عقیدہ.....

شیعت کے بقول ہمارے گیارہویں امام میں تین روایتیں ہیں پہلی روایت کتاب شیعہ کی دوسری روایت کتاب وہ بھی شیعہ کی تیسری روایت کتاب وہ بھی شیعہ کی تینوں روایت شیعہ کی تینوں کتابیں شیعہ کی ایک روایت کہتی ہے کہ گیارہویں امام نے جننی عورت سے شادی کرائی ایک روایت یہ کہتی ہے گیارہویں امام نے ملائکہ نامی عورت سے شادی کرائی ایک روایت یہ کہتی ہے حضرت گیارہویں امامؑ نے نرگس نامی عورت سے شادی کرائی تین عورتوں کی روایتیں ہیں تین عورتوں کی شادیاں نتیجہ ایک بچہ ایک بچہ پیدا ہوا ہے جسے شیعت بارہویں امام کے نام سے یاد کرتی ہے لیکن شیعت کے پاس کوئی ثبوت نہیں کوئی پروف نہیں

کہ اس بارہویں بچے کی پیدائش کب ہوئی کس نے دیکھا کس نے پالا کس کی گود میں پرورش کی بلکہ شیعہ کی مستند کتابوں میں یہ حوالہ موجود ہے کہ حضرت حسن عسکری کی وفات کے بعد وقت کے قاضی نے دو سال تک انتظار کی جب دو سال حضرت عسکری کی بیوہ کے گھر میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا تو انہوں نے حضرت حسن کا جتنی وراثت کا مال تھا وہ ان کی بیوہ کے درمیان ان کے بھائی کے درمیان ان کے والدہ کے درمیان تقسیم کر دیا اگر یہ روایت شیعہ کی کتاب میں نہ ہو کہ حضرت حسن عسکری کی والدہ ان کے بھائی ان کی بیوہ کے درمیان دو سال کے بعد مال تقسیم ہو گیا وراثت تقسیم ہو گئی میں مجرم ہوں جس چوک میں چاہو انتقام لے سکتے ہو لیکن اگر دو سال گزر گئے حضرت حسن عسکری کی وفات کو وقت کے قاضی نے تمام تحقیقات کی کہ حضرت کی کوئی اولاد تو نہیں جواب آیا کوئی اولاد نہیں دادی سے پوچھا جواب ملا نہیں حضرت حسن کے بھائی سے پوچھا کوئی اولاد ہے جواب آیا نہیں۔

آپ کی بیوہ سے پوچھا کوئی اولاد ہے جواب ملا نہیں تو مال تقسیم ہو گیا شیعو مجھے بتلاؤ جب تمہارے بارہویں امام کے چچا کا بیان ہے میرا بھتیجا پیدا نہیں ہوا دادی کا بیان ہے پوتا پیدا نہیں ہوا ماں کا بیان ہے بیٹا پیدا نہیں ہوا تو اپنا بارہواں امام لائے کہاں سے ہو۔ کہاں سے لائے ہو سنتے چلیے ہمیں یہاں پر بھی کوئی نہیں اختلاف تھا ہماری طرف سے آسمانوں سے لائے زمین سے لائے جنت سے لائے کہیں سے لائے ہمیں اس بات سے کیا اختلاف ہم کون ہوتے ہیں پوچھنے والے کیوں کہ شیعہ تو مذہب ہی وہ ہے کہ جادو کی پوٹلی ہے جب ہاتھ ڈالیں گے کوئی نئی چیز نکلے گی ہمیں ضرورت پوچھنے کی نہیں لیکن ضرورت اس لیے پیش آئی کہ ابھی چند سال بطور شیعہ کے اس امام کو صاحبزادہ کو اس گیارہویں امام کے جانشین کو اس دنیا

کے کسی آدمی نے دیکھا نہیں چار سال گزر گئے چار سال کے بعد شور ہوا بقول ان کے شور ہوا ہائے مر گئے ہائے لٹ گئے تباہ ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا تو روتے ہوئے پکارنے لگے کہ بارہویں امام غائب ہو گئے سوال ہوا کتنی عمر جواب آیا چار سال بھئی چار سال کے بچے کہاں غائب ہو گئے کہنے لگے اس شہر کا نام ہے صرہ من را اس پہاڑ کی جو فلاں غار اس پہاڑ کے اندر امام تشریف لے گئے بھئی چار سال کے بچے کو غار میں جانے کی ضرورت کیوں پیش آئی چار سال کا بچہ پہاڑ پہ کیوں چڑھ گیا چار سال کا بچہ غار میں کیوں گیا کہنے لگے کہ سنی انہیں قتل کرنا چاہتا تھا ہم نے کہا جناب کہ اس چار سال کے بچے سے سنی کی کیا دشمنی ہے چار سال کے بچے سے سنی کو کیا اختلاف ہے آپ بتائیں کہ آپ کو چار سال کے بچے سے کوئی اختلاف ہے نہیں میں آج کہتا ہوں کہ اگر حضرت حسن عسکری کا کوئی بیٹا واقعی پیدا ہوا وہ تو اس لائق تھا اسے چوما جائے وہ تو اس لائق تھا اسے اُٹھایا جائے وہ تو اس لائق تھا اس کا احترام کیا جائے اور جب سنیوں نے تمہارے گیارہ اماموں کو قتل نہ کیا تو بارہویں امام بچے کو کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن کہنے لگے کہ بس قتل کرنا چاہتے تھے سوال یہ ہوا کہ نظر نہیں آتے تھے کہنے لگے نظر نہیں آتے تھے چار سال کا بچہ نظر نہیں آیا چار سال کے بچے نے ملاقات کسی سے نہیں کی چار سال کے بچے نے کسی سنی سے بات چیت نہیں کی نظر بھی نہیں آتا ملاقات بھی نہیں کرنا بات چیت بھی کسی سے نہیں کرتا لیکن پھر بھی کہتے ہیں سنی قتل کرنا چاہتا تھا چلو اس بات سے بھی ہمیں اختلاف نہیں پھر کہنے لگے کہ آپ کے گیارہویں امام کے فرزندِ ارجمند ان کے جانشین حضرت بارہویں امام چار سال کے بچے جورات کے پچھلے پہر غار کے اندر تشریف لے گئے ہیں یہ بتاء غار میں اکیلے ہی چلے گئے ہیں یا کچھ اور بھی ساتھ لے گئے ہیں کہنے لگے

کیا بتلائیں ستر گز کا قرآن بھی لے گئے ..... وہ جفر بھی لے گئے مصحف فاطمہ بھی لے گئے تابوتِ سکینہ بھی لے گئے عینی وہ صندوق جس میں قوم بنی اسرائیل کے تبرکات رکھے گئے موسیٰ علیہ السلام کا عصا بھی لے گئے یہاں پر میں نے اپنی تقریروں میں کہا کہ شیعو تمہیں غیرت نہیں آتی تمہیں شرم نہیں آتی تم نے چار سال کے بچے کو حسن عسکری کے فرزند کو تم امام سمجھتے ہو یا لاہور اسٹیشن کا کلی سمجھتے ہو جو اپنا سامان اُٹھا کے لے گیا تو کہنے لگے جی توہین کر دی میں نے توہین کی میں تو کہتا ہوں کہ چار سال کا صاحبزادہ ہے حسن عسکری کا فرزند ارجمند ہے چار سال کا بچہ ہے ظالموں تمہیں ترس کھانا چاہیے تھا تم عرض کرتے حضور اگر آپ نے غار میں جانا ہی ہے قرآن ہم اُٹھا لیتے تم نے غار میں جانا ہی ہے ہم گاڑی کا بندوبست کرتے ہیں اگر آپ نے جانا ہی ہے صندوق ہم اُٹھا لیتے کہنے لگے ہم کیسے اُٹھاتے ان کو پتا تھا یہ پرانے چور ہیں یہ پرانے چور ہیں۔ کربلا میں جس کو بلایا واپس نہیں کیا یہ سارا کچھ بھی لے کر امام غار میں چلا گیا یہاں تک بھی ہمیں اختلاف نہیں ہے بھئی ! ہماری طرف سے غار میں جائیں ہماری طرف سے آسمانوں میں جائیں ہماری طرف سے جنت میں جائیں ہماری طرف سے گیارہویں امام کے فرزند ارجمند جہاں تشریف لے جائیں ہمیں کیا درد آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہے لیکن اب کیا ہوا کچھ دن گزر گئے شیعت کا کھانا پینا بند ہو گیا روزی کا کاروبار ٹھپ ہو گیا کچھ دنوں کے بعد کہنے لگے خوشخبری اعلان عام خوشخبری خوشخبری لوگوں نے کہا کیا خوشخبری کہنے لگے امام نے ذرا نوازی فرمائی ہے ہم میں چند آدمیوں کو اپنا دیدار کرانا شروع کروا دیا سب کو نہیں کتنے آدمیوں کو بعض میں چار کو اور بعض میں پانچ کو کہ امام صاحب نے کہا ہے کہ یہ میرے سفیر ہیں ان کو دیا کرو ان کے پاس کچھ بھیجا کرو یہ میرے سفیر ہیں۔ جس

دور میں امام صاحب کی ملاقات ان افراد سے ہوا کرتی تھی اس دور میں محمد بن یعقوب کلینی شخص پیدا ہوا کیا نام ہے محمد بن یعقوب کلینی اس نے ایک کتاب لکھی اس نے کتاب میں کیا لکھا؟ من گھڑت روایت شیعہ کے بقول اماموں کی روایتیں اماموں کے سوال جمع کیے ایک دو جلد تیار کی وہ کتاب تیار کر کے محمد بن یعقوب کلینی نے ان سفیروں کو دی جو اماموں کے پاس آتے جاتے تھے کہ یہ لے لیجئے کتاب امام کو دکھایئے کہ میں نے آپ کے آباؤ اجداد کے اقوال جمع کیے ہیں میں نے بتلایا ہے کہ وہ کیا فرماتے تھے میں نے لکھا ہے آپ کیا کریں گے میں ان کے فضائل و مناقب اور مناسب جمع فرمائیں آپ ارشاد فرمائیں تصدیق کر دیں اگر غلط ہیں تو صحیح کر دیں یہ لوگ کتاب لے گئے نذرانے بھی لے گئے لیکن کیا ہوا چند دنوں کے بعد آئے آ کر کتاب واپس کر دی تو محمد بن یعقوب کلینی نے پوچھا امام صاحب نے کتاب پڑھی کہنے لگے حرفاً حرفاً پڑھی صفحہ صفحہ پڑھا تو پھر امام صاحب نے کیا فرمایا امام صاحب نے فرمایا:

هٰذَا كَافٍ لِشِيْعَتِنَا. یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لیے کافی ہے۔

یہ کتاب شیعوں کے لیے کافی ہے اور آج وہ کتاب دنیا میں اصولِ کافی کے نام سے موجود ہے یہ کتاب بتاتی ہے کہ میں وہ کتاب ہوں جو اس زمانے میں لکھی گئی ہوں جس زمانے میں امام کی چار پانچ آدمیوں سے ملاقات ہوئی ..... ملاقات ہوا کرتی تھی لوگوں نے کہا اچھا آپ امام صاحب کے پاس جاتے ہیں یہ نذرانہ لے جائیں یہ کپڑے لے جائیں یہ چڑھاوا لے جائیں یہ ہماری چیزیں لے جائیں امام صاحب کو دنیا خوش ہوں گے آلِ رسول ہیں دعا کریں گے چند دن تو یہ کاروبار چلتا رہا کہ جو کپڑے سفیروں کو دیتے ہیں جو

کپڑے نمائندوں کو دیتے ہیں جو کپڑے امام کے دیدار کا دعویٰ لے آدمیوں کو دیتے ہیں جب چند روز گزرتے ہیں تو وہی کپڑے ان سفیروں کے بچوں کے پجامے بنے ہوئے ہیں تو لوگوں نے دیکھا یہ کپڑے امام صاحب کے پاس نہیں جاتے یہ سامان امام صاحب کے پاس نہیں جاتا یہ دولت امام صاحب کے پاس نہیں جاتی بلکہ ان کے گھروں میں جمع ہو رہی ہے تو وہ سمجھ گئے کہ یہ فراڈ ہے یہ دھوکا ہے انہوں نے کہا ہمیں بھی دکھاؤ امام صاحب انہوں نے کہا آپ کو تو نظر نہیں آ سکتے انہوں نے کہا آپ کو کیسے آ سکتے ہیں کہنے لگے بس ہمیں آتے ہیں انہوں نے کہا پھر ہمیں بھی دکھاؤ جب لوگوں نے اصرار کیا کہ امام صاحب ہمیں بھی دکھاؤ تو اتنی گرفت کی کہ ایک دن رونے لگ گئے پیٹنے لگ گئے کہنے لگے سنیو تمہارا برا ہو تم نے ہمارا بیڑا غرق کر دیا پھر کیا ہوا کہنے لگے اب امام ہمیں بھی نظر نہیں آتا اب امام زمانہ ہمیں بھی نظر نہیں آتا حوالہ غلط ہو کتاب غلط ہو یہ بات شیعہ کی کتاب میں موجود نہ ہو جس چوک میں چاہو گولی مار دو.....

زندہ ہے جھنگوی زندہ.....

ٹھہریے سنیوں کا وزیر اعظم طارق اعظم طارق اعظم

ٹھہریے ابھی آپ صبر کریں ابھی تو آپ کو تعارف کروا رہا ہوں ابھی میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا لیکن میں نے وہی کچھ کہنا ہے جس کے کہنے سے شیعت کو تکلیف ہوئی ابھی تو میں نے کہنا ہے یہاں تک تو کوئی اختلاف نہیں اب کہتے ہیں امام کسی کو بھی نظر نہیں آتے جب نظر آتے تھے اس کو کہتے غائبت صغریٰ اب جب نظر نہیں آتے اس کو کہتے ہیں غائبت کبریٰ ..... آپ لوگوں کی توجہ ہے آپ لوگ اپریشن کے عادی ہیں اپریشن سے پہلے

کوئی مزہ نہیں آتا میں ابھی تعارف کرا رہا ہوں۔ ہمیں اس سے بھی کوئی اختلاف نہیں تھا۔ اختلاف ہوسکتا تھا اختلاف ہے کہ اصلی قرآن اگر مہدی لے گیا تو یہ امت کیا ہے ہم اور آپ کیا ہوئے اگر میرے اور آپ کے پاس اصلی قرآن نہیں ہے ہمارے آباؤ اجداد نے اصلی قرآن نہیں دیکھا اور اصلی قرآن امام صاحب لے کر چلے گئے تو پوری امت کو قرآن سے محروم کرنے کا ذمہ دار کون ہوا۔ امام ہی ہوا نا لیکن ہم اس بحث میں بھی نہیں پڑتے آؤ اب وہ بات جس کو پا کر میں نے ضروری سمجھا امام کے بارے میں لوگوں کو بتلایا جائے اب جناب شیعت بارہ سو سال گزر گئے ہیں وہ جو حضرت حسن عسکری کے فرضی صاحبزادے چار سال کے بچے پہاڑ میں بٹھائے ہوئے ہیں شیعت ان کا انتظار کر رہی ہے.....

اب جناب ان کے بڑوں نے ان کے بڑے گرو گنڈا نے ملا باقر مجلسی نے جس کو خمینی نے کہا یہ ہمارا بہت بڑا مذہبی پیشوا ہے جس کی درجنوں کتابیں ہیں اس نے جب امام کے بارے میں اپنی کتابوں میں لکھا اور اس نے کہا کہ امام صاحب جلدی آئیں گے امام صاحب دنیا میں واپس آئیں گے.....تو وہ لکھتا ہے امام صاحب اس غار سے ظاہر ہوں گے۔ تو سب سے پہلے کیا کریں گے تو کہتا ہے پیش از کفار سنیاں را قتل خواہد کرد کہ جب ہمارے مہدی غار سے ظاہر ہوں گے تو سب سے پہلے ہم سے پہلے سنیوں کو قتل کریں گے کافروں سے پہلے سنیوں کو قتل کریں گے اچھا اب آپ یہ بتلایئے کہ جو آدمی یہ کہے کہ ہمارا امام غار میں موجود ہے جب آئے گا کافروں سے پہلے سنیوں کو قتل کرے گا تو جو امام سنیوں کو قتل کرنے کے لیے غار میں چھپا ہوا ہے ہم اس کا انتظار کریں اور ہاتھوں میں لے کر پھولوں کے ہار کھڑے ہو جائیں امام صاحب باہر آؤ اور ہماری گردنیں بھی اڑاؤ پھولوں کے ہار بھی

پہنو۔

شیعو جس امام کے ذریعے ہمیں قتل کرانا چاہتے ہو ہم سے اس امام کی عزت نہیں ہوتی۔ (شیعوں پہ لعنت بے شمار) اب کیا لکھتا ہے کہنے لگے صرف سنیوں کو قتل نہیں کرنا پیش از کفار سنیاں را قتل خواہد کرد حوالہ حق الیقین کا ہے حوالے میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی ہو جو سزا دیں قبول کرنے کو تیار ہیں کہتے ہیں وابتداء علمائے بعشاء کرد سنیوں کو قتل کرنے سے پہلے ان کے مولویوں کو قتل کریں گے اب امام صاحب غار میں تشریف فرما ہیں اور باہر آنا چاہتے ہیں۔ باہر آتے ہی آپ کے علماء کو قتل کریں گے باہر آتے ہی آپ کے اماموں کو قتل کریں گے ایک امام ہے جو میرے علماء کو میرے خطیبوں کو میرے مشائخ کو میرے استادوں کو قتل کرنا چاہتا ہے اور میں کہوں امام صاحب تشریف لائیے خوش آمدید اہلاً سہلاً اور تم جس امام سے ہمارے علماء کو قتل کرانا چاہتے ہو ہم سے اس امام کی عزت نہیں ہوتی حق نواز کا دوسرا نام ضیاء الرحمٰن ضیاء الرحمٰن

تیری شان میری شان ضیاء الرحمٰن

قائد ہمارا نوجوان ضیاء الرحمٰن

تیری شان میری آن ضیاء الرحمٰن

ضیاء الرحمٰن

تشریف رکھیں بھئی بیٹھ جائیں فوری طور پر بیٹھ جائیں حضرت قائد محرم تشریف لا چکے ہیں میں اپنی بات کو سمیٹتا ہوں نہیں نہیں لوگوں کا شور.....

مولانا= نہیں نہیں اپنی بات پوری کر جاؤں گا ابھی تو میں تعارف کرا رہا ہوں ابھی

میں نے اپریشن نہیں کیا میری اس بات سے تو میں عرض کر رہا تھا کہ چلو غار تک امام کو چھپانے سے غار سے باہر نکالنے سے ہمیں سو 100 اختلاف ہوسکتا ہے مگر ہم اپنے اختلاف کا تذکرہ نہ کرتے ہم احتجاج نہ کرتے لیکن جب شیعت نے کہا کہ جب امام باہر آئیں گے سب سے پہلے سنی مولویوں کو قتل کریں گے پھر کافروں سے پہلے سنی عوام کو قتل کریں گے اب یہ بتلاؤ کہ جو کہے میرا امام مولویوں کو قتل کرے گا میرا امام خطیبوں کو قتل کرے گا میرا امام سنیوں کو قتل کرے گا تو اعظم طارق او سپاہ صحابہ سے یہ توقع مت رکھو کہ ہم تمہارے اس امام کے گلے میں ہار ڈالے وہ قاتل بن کے آئے وہ تلوار لے کر آئے اور ہم سے توقع رکھتے ہو کہ اس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالیں میں نہیں مانتا کہ جو شخص آلِ رسول سے آل رسول سے تعلق رکھنے والا ہو اور جو شخص پیغمبر کے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ہو پیغمبر کے اہل بیت نے کبھی مسلمانوں کا قتل عام نہیں کیا پیغمبر کے اہل بیت نے جان تو دے دی ہے مسلمان کا تحفظ کیا ہے جو مسلمان کو قتل کرتا ہے پیغمبر کے اہل بیت سے تعلق نہیں رکھتا۔ بے شک کافر کافر شیعہ کافر لیکن اسی پر بس نہیں کافر کافر شیعہ کافر ٹھہرو ٹھہرو، ٹھہریے آج نہ بھی برداشت کر۔ لوگ کہتے ہیں نا برداشت کرو ہمارے افسران کہتے ہیں برداشت کرلو اچھا بھئی جس نے قتل ہونا ہے امام کے ہاتھوں وہ برداشت کرے۔ لیکن ہم نے تو امام کے ہاتھوں قتل نہیں ہونا بس میں اتنا کہتا ہوں اگر کوئی ایسا نکلا تو وہ بعد میں کرے گا ہم پہلے کر دیں گے ان شاء اللہ بلکہ ہم نے تو کیا کرنا ہے مولانا عبداللہ جو اسلام آباد کی لال مسجد کے خطیب ہیں وہ فرماتے ہیں میں عراق گیا میں آج بھی اس جگہ پر اس کو کہتے ہیں سامرہ۔ میں وہاں گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک غار موجود ہے اور غار کے اوپر ایک پہرے دار ہے میں نے کہا یہاں کیوں ہو اس نے کہا

یہاں امام زمانہ غائب ہے تو میں نے اس کو کہا کہ اگر یہ امام ابھی نکل آئے تو میں دست بستہ عرض کروں گا کہ آپ اصلی قرآن آج لا رہے ہیں ہمارے آباؤ اجداد کا کیا بنا کہ جو اصلی قرآن کو دیکھے بغیر مر گئے تو مولانا فرماتے ہیں کہ اس نے کہا یا شیخ لاتفکر اے شیخ فکر نہ کر یہ نہیں آئے گا میں نے کہا کیوں اس نے کہا آنا ہوتا تو بارہ سو سال میں نہ آجاتا اور پھر اگلی بات اس نے عجیب کہی کہ اگر آ بھی گیا تو ہم قتل کر کے واپس بھیج دیں گے میں نے کہا ظالم تو یہاں امام کے دروازے پہ کھڑا ہو کر یہ کہہ رہا ہے کہ ہم قتل کر کے واپس بھیج دیں گے یہ کیا کہہ رہا ہے اس نے کہا اگر امام صاحب نکل کر باہر چلے گئے ہمارا پیٹ کہاں سے بھرے گا۔ ہمیں نذرانے ملتے ہیں بچوں کا پیٹ پلتا اس لیے کہ یہ اندر ہے اگر یہ باہر چلا گیا تو ہمارا کاروبار بند ہو جائے گا پھر فرماتے ہیں جی ہمارے امام کی توہین ہوگئی امام کی توہین تو شیعت کو یاد رہی امام کی توہین تو شیعت کے لیے الفاظ پریشان بنی ہوئی ہے لیکن شیعت نے اپنی کتاب حق الیقین کے صفحہ تین سو ساٹھ پر لکھا۔

جب ہمارا امام باہر آئے گا تو وہ مادر زاد ننگا ہوگا اول کسیکہ کہ باید تو کند سب سے پہلے جو ننگے شخص کی بیعت کرے گا وہ محمد رسول اللہ.....

مجھے آپ بتلائیں اب جہاں تک میری نظر پہنچے جو آدمی میری آواز سن رہا ہے وہ مجھے بتلائے جو مہدی ننگا ہوگا شیعت یہ کہتی ہے کہ ننگے مہدی کے ہاتھ پر میرے اور آپ کے آقا بیعت کریں گے گویا کہ آقا ہمارے مرید اور وہ ہمارے نبی کے پیر ننگے مہدی کے ہاتھ پر جو قوم رسول اللہ کی بیعت کرائے اس مہدی کو آپ ماننے کے لیے تیار ہیں۔نہیں۔ یہ مہدی ہے تو میں نے یہ کہا ہمارے آقا سب کے پیر ہمارے آقا سب کے پیر ساری دنیا میرے آقا

کے مرید میرے آقا، آقا کسی کے مرید نہیں..... اور اگر کوئی کہے کہ ننگا دھڑنگا مہدی امام یا ننگا ڈھرنگا کوئی ملنگ وہ نبی سے بیعت لے گا ایسے ملنگ کے جوتے ہم ماریں گے ان شاء اللہ ایسا اگر کوئی کہے بھئی کہ میں وہ آ گیا ہوں کہ میں ننگا بھی ہوں اور نبی میرے ہاتھ پہ بیعت کرے جو ایسی بات زبان سے نکالے گا اس کی زبان ہم کاٹیں گے ان شاء اللہ کاٹیں گے یا نہیں کاٹیں گے؟ اچھا ایسے آدمی کو مہدی مان لیں ہم نہیں مانتے اب آگے بڑھیں کہنے لگے امام صاحب باہر آئیں گے کیا کیا کریں گے یہ مسجدیں توڑ دیں گے یہ مسجدیں توڑ دیں گے یہاں تک کہ رسول اللہ کا روضہ توڑ دیں گے اب مجھے بتلاؤ جو قوم یہ کہے کہ ہمارا مہدی رسول اللہ کا روضہ توڑ دے گا اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں اس کی ٹانگیں توڑوں گا تو زیادتی ہے کوئی میں نے یہ کہا تھا کہ اس مہدی کو باہر نکالو اعظم طارق اس کی ٹانگیں توڑ دے گا تو کہنے لگے بڑی توہین کی۔ بڑی بے عزتی ہوئی تمہیں یہ توہین تو نظر نہ آئی تمہیں یہ نظر نہ آیا تمہارے بڑوں نے لکھا ہے وہ رسول اللہ کا روضہ توڑ دے گا پھر اسی پر بس نہیں پھر لکھا ہے کہ روضہ رسول اللہ کو توڑ کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو باہر نکالے گا دو صفحات پر یہ روایت لکھی ہے حق الیقین نے اور پھر لکھا ہے ان دونوں شخصیتوں کے گلے میں رسے ڈال کر حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کو وہ شیعوں کا مہدی درخت پر لٹکا دے گا۔ نعرے کافر کافر شیعہ کافر دوستو کافر کافر شیعہ کافر کافر کافر شیعہ کافر۔

ٹھہریے یہ کہے مہدی یہ ہے شیعوں کا مہدی کافر کافر اوٹھہرو دوستو یہ ہے شیعوں کا مہدی اور جو قوم یہ کہے کہ ہمارے مہدی نبی کا روضہ گرائے گا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو درخت پہ لٹکائے گا اگر میں نے کہا کہ میں اس مہدی کو بالس پہ لٹکا دوں گا تو کوئی زیادتی

ہوگئی اور اس پر بس نہیں اور آگے اسی حق الیقین کے صفحہ تین سو ساٹھ پہ لکھا ہے کہ جب ہمارا مہدی ظاہر ہوگا حضرت عائشہؓ کو قبر سے نکالے گا۔ کافر کافر شیعہ کافر زور سے زور سے کافر کافر شیعہ کافر۔

اب بیٹھ جایئے اب آگے یہ لکھا ہے کہ بیٹھو آگے یہ لکھا ہے..... کہ حضرت عائشہؓ کو معاذ اللہ نقل کفر کفر نا باشد آگے یہ بکواس کی ہے کہ ام المومنین کو قبر سے نکال کر وہ مہدی کوڑے مارے گا کافر کافر شیعہ سنیے سنیے میں نے جواب میں میں نے جواب میں کہا تھا کہتا ہوں اور جب تک میری جان میں جان ہے میں یہ کہتا رہوں گا کہ جو شخص ام المومنین پر کوڑے مارنے کا عقیدہ رکھے میری زندگی میں آیا تو میں اسے جوتے ماروں گا کافر کافر شیعہ کافر کافر کافر شیعہ کافر ماریں گے یا نہیں ماریں گے ..... ماریں گے یا نہیں ماریں گے ..... آگے تشریف رکھیے کافر کافر شیعہ کافر ..... بیٹھیں بیٹھیں تشریف رکھیں ..... بیٹھیں تو سنو ..... اب جناب یہ ہے وہ شیعہ کا مہدی یہ ہے شیعہ کا فرضی امام یہ ہے شیعہ کی اچھی شخصیت جو باہر آ کر نبی کا روضہ گرانا چاہتی ہے جو باہر آ کر نبی سے بیعت لینا چاہتی ہے جو باہر آ کر سنیوں کو قتل کرنا چاہتی ہے جو باہر آ کر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تختہ دار پر لٹکانا چاہتی ہے جو باہر آ کر امی عائشہؓ کے وجود پر کوڑے مارنا چاہتی ہے سنو ہم ایسی شخصیت کو نہیں مانتے کافر کافر شیعہ کافر ہم ایسی شخصیت کو نہیں مانتے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

عنوان قاتلانہ حملے

بمقام جامع مسجد حق نواز
جمعۃ المبارک جھنگ

بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۹۴

الحیدری میڈیا
سیل

الحمدُ اللّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَا وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اَجمَعِیْن ولعنۃ اللّٰہ علی اعداھم الی یوم الدین.

اَمَّا بَعْد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

واذ یمکربک الذین کفرو لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک و یمکرون ویمکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین وقال اللّٰہ تبارک و تعالی فی مقام آخر رجال صدقوا ماعھد اللّٰہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ، ومنھم من ینتظر واللہ لودت عن اقتل فی سبیل اللّٰہ ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل او کما قال النبی الجنۃ تحتضلا لیھود.

اَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم وَنَحْنُ عَلٰی ذٰالِکَ لَمِنَ الشَّاکِرِیْن واشْھدِین وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

درود شریف۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کُلّھِم

قابل قدر حاضرین مکرم بزرگوں نوجوانوں سپاہ صحابہ کے غیور کارکنوں جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے سماعت فرمانے والی اسلامی ماؤں بہنوں بیٹیوں آج 26 اگست 1994ء میں جمعہ کے موقع پر آپ حضرات کی مختلف دور دراز کے شہروں کی اتنی بڑی تعداد میں جھنگ آمد اس وجہ سے ہے۔ کہ 22 اگست کو آپ کی جماعت کے ساتھ بزدل دشمن کی طرف سے جس کارروائی کا جس بزدلانہ حملے کا اور جس شرم ناک جسارت کا ارتقاب ہوا ہے آج پوری ہی قوم اس پر دل گرفتہ ہے۔

اس سانحہ پر ہر مسلمان ایک طرف خون کے آنسو رویا ہے سراپا احتجاج بنا ہوا ہے دکھ درد سے اسکا سینہ لبریز ہے تو دوسری طرف انہیں مسرت خوشی اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر بار بار اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کی ناپاک کوشش کو محض اپنے فضل وکرم سے خاک میں ملا دیا۔ گرامی قدر سامعین میری عادت نہیں ہے جب کوئی واقعہ میرے ساتھ پیش آئے جب کوئی تکلیف مجھ کو پہنچے جب کسی مشکل کا سامنا میری ذات کو کرنا پڑے تو مجھ سے اس پر احتجاج نہیں ہوتا میں بار بار اس واقعہ کی تفصیل بیان کرنے سے قاصر رہتا ہوں اس لیے مجھے اس واقعہ پر ایک بال کے برار بھی غم نہ ہوتا اگر میں زخموں سے چور ہو جاتا لیکن میرے ساتھیوں کو کچھ نہ ہوتا اس سے پہلے بھی میرے ساتھ اس طرح کے واقعہ پیش آئے۔

مجھے اللہ کی ذات پر اتنی امید ہے اور اسی ذات وحدہ لاشریک نے الہامی طور پر بچپن ہی سے اشارات بشارات کے ذریعہ جو چیزیں محسوس کروائیں ہیں ان کی بنیاد پر کہ میں اپنی جماعت سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں آپ کی وساطت اور شیعہ کو ایک مرتبہ پھر چیلنج دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی وساطت سے کہ پہلے تو میرے پاس اسلحہ ہوتا تھا باڈی گاڈ ہوتے

تھے اب میں ایک ایک گاؤں ایک ایک بستی قریہ قریہ شہر شہر تنے تنہا بغیر کسی اسلحہ کے بغیر کسی گن مین کے پورے ملک میں جانا چاہتا ہوں اور مجھے اللہ سے امید ہے کہ اگر تم مل کر بھی میرے سینے پر کلاشنکوف رکھ کر چلانا چاہو تو نہیں چلا سکتے۔

قائد تیری جرات کو سلام ہے سلام ہے
اعظم تیری جرات کو سلام ہے سلام ہے

اور بعض باتیں میں نہیں کہنا چاہتا اور بزرگوں نے منع بھی کیا ہے لیکن بار بار ان حملوں سے رب العالمین کا اپنی رحمت سے حفاظت کرنا بہر حال واضح اس بات کی طرف دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اصحاب رسول کی عزت اور ناموس کا کوئی کام لینا چاہتا ہے آپ حضرات نے یہ بات سنی ہوگی۔ اس میں کسی قسم کی کوئی بناوٹ نہیں کوئی غلط بیانی نہیں کہ ہماری گاڑی پر حملہ ہوا گاڑی کو آگ لگ گئی پوری گاڑی جل گئی اس کے ٹائر جل گئے اس کی سیٹیں جل گئیں یہاں تک کے جو ہمارا نوجوان ساتھی شاہد جاوید گاڑی ہی کے اندر بم لگنے سے گر گیا اور گاڑی ہی کے اندر جل گیا سب کچھ جل گیا لیکن اس گاڑی میں انہیں سیٹوں کے نیچے اسی ڈالے اسی بریکر کے پاس اسی شہید شاہد کے پاس اسی گاڑی کے اندر وہ پانچ سو اشتہار جو ناموس صحابہ و اہل بیت کے نام شائع کیے گئے ہیں جن پر ناموس صحابہ کا نام تھا اس کے پروگراموں کی تفصیل تھی اصحاب رسول کی ناموس اور عزت کے لیے اسمبلی میں پیش کیے جانے والے بل کے عنوان پر کانفرنسوں کے پروگرام ترتیب دیئے ہوئے تھے وہ کاغذ جب کہ آپ دیکھتے ہیں آگ اور کاغذ کا اتنا قرب ہے کہ لوگ لکڑی کو آگ لگانے سے پہلے کاغذ کو آگ لگتے ہیں لوگ چولہے کو جلانے سے پہلے کاغذ کو آگ لگتے ہیں ہر چیز جل گئی مگر جس کاغذ پر پیغمبر اور

صحابہ کا نام تھا وہ کاغذ نہیں جلے (عظمت صحابہ زندہ باد عظمت صحابہ زندہ باد۔)

میں اس بات سے یقیناً لاشک شبہ اللہ کی رحمت سے میں یہ امید رکھتا ہوں اور میں ایک سکون لیتا ہوں..... کہ دنیا کی کوئی طاقت ناموس صحابہ بل کے راستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی اگر ہم پر حملہ کیا گیا سوال یہ کہ میرا اور حملہ آور کا آپس میں مخالفت تنازع آپس میں دشمنی کی وجہ اسباب اور سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ میں اصحاب رسول کی عزت کو اور تحفظ کیلئے اسی کارروان کو لیکر آگے بڑھ رہا ہوں جو حق نواز شہیدؒ نے چلایا تھا میں اسی تحریک کا ایک حصہ ہوں جسے مولانا حق نواز شہیدؒ نے اٹھایا تھا میں اس افسانے کا اینڈ ہوں میں اسی داستان کا ایک حرف آخر ہوں میں اسی جدوجہد کی منزل تک پہنچنے والا ایک حصہ ہوں میں ساری قربانیوں کو منزل تک لے جانے والی اس راہ پر چل رہا ہوں میں تمام شہداء کے خون کو ساتھ لیکر اپنی منزل کے آخری حصے تک پہنچ رہا ہوں۔ جہاں مجھے میری منزل اس شکل میں نظر آتی ہے کہ اصحاب رسول کا تحفظ ان کی عزت اور آبرو کی پاسبانی اس دور میں کرتی رہے گی پیغمبر کے صحابہ کی عزت اور آبرو کا بل اسمبلی میں پیش ہوگا۔ قیامت کی صبح تک قانون کی پیشانی پر جگمگاتا رہے گا للکار ہے (للکار ہے شیر کی للکار ہے کافر کافر شیعہ کافر۔)

یہ بات ناموس صحابہ بل اسمبلی کا مقدر بن چکا ہے میں نے اس سے پہلے عالمی جلسوں میں کانفرنسوں میں اسی مجمع پر آپ کو عرض کیا تھا کہ

ناموس صحابہ بل ہماری زندگی موت کا مسئلہ بن چکا ہے

ناموس صحابہ بل ہماری بقا فنا کا مسئلہ بن چکا ہے

ناموس صحابہ بل ہماری کامیابی ناکامی کا مسئلہ بن چکا ہے

ناموس صحابہ کے بل کی خاطر اب ہم جان دیں دے گے اور لوٹا دیں گے ۔جوانی برباد کر چھوڑیں گے بچے اگر یتیم ہوتے ہیں تو ہو جائیں گھر اگر ویران ہوتا ہے تو ویران کر دیا جائے۔ صحابہؓ کی عزت و آبرو کے بل پر نہ سودے بازی کی جاسکتی ہے نہ اٹھائے قدم واپس کیے جا سکتے ہیں۔ اور نہ ہم اس بل کے عنوان پر کسی قسم کی کوئی بات سننے پر رواں دار ہیں (نعرہ تکبیر اللہ اکبر اعظم تیری جرات کو سلام ہے سلام ہے۔)

پہلے میں نے کہا تھا کہ اگر بل پاس نہ ہوا تو اسمبلی سے میری لاش آئے گی اب میں کہتا ہوں کہ اگر اس بل کے ساتھ زیادتی ہوئی پھر میری لاش نہیں کئی اوروں کی لاشیں بھی آئیں گی۔

سپاہ صحابہ زندہ باد للکار رہے للکار ہے شیر کی للکار ہے

ہمیں رب نے بچا اس لیے رکھا ہے کہ ہم نے ایک جنگ اسمبلی کے ہال میں لڑنی ہے۔ شاید رب نے زندگی کے کچھ اور دن اس لیے دے چھوڑے ہیں کہ جا اپنی زندگی کو لے اب جتنی گھڑیں صحابہ کرام کی امانت ہے اس بل کے تحفظ کیلئے وقف ہے جو صلاحیتیں ہیں جو رب کی دی ہوئی توانا ہیں ہیں اس بل کیلئے وقف ہیں۔ زندہ ہیں تو بل کی بات کریں گے کٹ جائیں گے بل کی بات کریں جئیں گے تو بل کی بات کریں گے مریں گے تو بل کی بات کریں گے بل پاس کرا کے دم لیں گے یہ خاک و خون میں نہا کر دم لیں گے۔

کھچ کے رکھ تان کے رکھ ایرانی کتے باندھ کے رکھ

سوائے اس کے اور کوئی وجہ مخاصمت نہیں اس لیے میں آپ سے کہہ رہا ہوں کوئی دل گرفتہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

اس واقعہ نے ہمارے حوصلوں میں جلا بخشی ہے اس واقعہ نے ہماری قوت میں اضافہ کیا ہے اس واقعہ نے ہمارے اس اعتماد کو بڑھایا ہے اس سانحہ نے ہمارے دلوں کی دھڑکن کو تیز کیا ہے۔

اس واقعہ نے اس دشمنی کی بزدلانہ حرکت نے ہمارے اندر پہلے سے زیادہ جرات پیدا کی ہے بیداری پیدا کی ہے آج لوگ اس حملے کی وجہ سے ہڑتال کر رہیں کہ آج پوری دنیا اس حملے کی وجہ سے سر اٹھائے احتجاج ہے۔

یہ ایک ٹرینگ ہے یہ ہڑتالیں ٹرینگ ہے یہ مظاہرے ڈیکشن ہے۔یہ ایک ٹرینگ کی جارہی ہے ناموس صحابہ بل کیلئے اگر بل پاس نہ کیا گیا پورا ملک بند کر دیا جائے گا بل پاس نہ کیا گیا پہیہ جام ہڑتال ہوگی۔

اگر بل پاس نہ کیا گیا احتجاج سے سڑکیں بھر دی جائیں گی۔

اگر بل پاس نہ کیا گیا تو جیلیں بھر دی جایں گی۔۔

اگر بل پاس نہ کیا گیا ایک جان تو کیا ہزاروں جانیں قربان کر دی جائیں گی۔زندہ ہے جھنگوی زندہ ہے کافر کافر شیعہ ہے۔

اس بل کی کامیابی کیلئے ملکی طور پر عوام کو تیار کرنے کی ضرورت تھی۔

سنی قوم کے دلوں کی دھڑکنوں کو تیز کرنے کی ضرورت تھی۔

مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدا کرنے کی ضرورت تھی۔

میں یہ سوچ رہا تھا شاید میں چلا چلا کر ایک ایک شہر میں واویلا کر کے ایک ایک شہر کے اندر کھڑے ہو کر آنسو بہا بہا کر قوم کی دلوں کی دھڑکن تیز کر سکوں گا۔اور اس قوم کو خواب

غفلت سے بیدار کر سکوں گا۔ اتنے فضائے آسمانی میں ہاتھ بلند کر دوں گا کہ ہچکیاں ختم ہو جائیں گی احتجاج کی تحریک کیلئے کال دیتے ہیں اسلام آباد میں اتنے لوگ جمع کر چھوڑوں گا لیکن شاید خدا تعالیٰ کی قدرت کو یہ منظور نہیں ہے جلسوں کی ضرورت نہیں ہے کانفرنسوں کی ضرورت نہیں ہے وہ ذات اپنی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ دکھانا چاہتی ہے وہ امتیاز کے شہید ہونے کی برکت کی وجہ سے امتیاز شہید کے خون کی برکت کی وجہ سے جو فاصلہ ہم سالوں میں طے نہ کر سکتے وہ فاصلہ شہیدوں کے خون کی برکت سے منٹوں سکنڈوں میں طے ہو کر رہے گا۔ یہ بل قانون کا حصہ بن کے رہے گا۔

(کافر کافر شیعہ کافر اب ہمارا ایک کام انتقام انتقام) اور میں دشمن سے کہنا چاہتا ہوں اوئے بے غیرت دشمن کہاں ہے ہم تو کھڑے ہوئے ہیں میدان میں ہم میدان میں کھڑے ہیں زخم کھا کر بھی تیرے کفر کا پرچار کر رہے ہیں۔ مصیبت اٹھا کر بھی تجھے للکار رہے ہیں بزدل دشمن کہاں ہے بول کہاں ہے جرات ہے سامنے آ تو نے تو یہ تقریریں کی تھی کہ اعظم طارق آج نہیں تو کل قتل ہو جائے گا۔ اوئے تو نے تو یہ کہا تھا کہ جو اعظم طارق کا سر کاٹ کر لائے گا اسے انعام دیں گے پھر اس انعام کو لینے کیلئے کوئی آگے نہ بڑھا اور پھر اس انعام کو لینے کیلئے خود گاڑی میں سوار ہو کر پیچھے چلا آیا۔ اوئے مجھے بتا سر کاٹنا تو بہت دور کی بات ہے تم تو پھر بال بھی ٹیڑا نہ کر سکے۔

تو میرے قریب بھی نہ آسکا۔ تجھ میں جرات ہوتی تو کھڑا رہتا تجھ میں جرات ہوتی تو تعاقب کرتا تو بتلا کر تیرے پاس ہر طرح کی خبر تھی جدید اسلحہ تھا ہتھیار سے تو مسلح تھا اوئے ان نہتے آدمیوں سے واسطہ پڑا ہے ہاتھوں میں ہاتھ آیا ہے تو دم دبا کر بھاگا کیوں ہے میدان

چھوڑنے پر مجبور کیوں ہوا ہے (یہ شیعے سارے بے غیرت)

(یہ شیعے سارے بے غیرت۔)

(شیعوں پہ لعنت بے شمار۔)

اگر تو کسی سوراخ میں بند ہے اب سوراخوں میں بند ہوئے بیٹھے ہو اب غار کے اس تمغانہ میں چلا جا جہاں تیرا بارھواں امام بیٹھا ہے۔ نکل باہر باہر آ باہر آ تو کامیاب نہ ہو سکے گا اب اپنے چھپے ہوئے اس امام کو نکال جو چودہ سالوں سے چھپا ہوا ہے تو تو نہیں باہر آ سکا اس کو باہر نکال کر لا لیکر آ اس کو جس طرح میدان تو نے چھوڑا ہے جس طرح میں نے کہا تھا ہم زندہ رہیں صدیق کا دشمن کوئی آئے گا ہم زندہ رہے نبی کا روضہ توڑنے والا کوئی آئے گا ہم اس کے ہاتھ توڑ دیں گے پاؤں کاٹ دیں گے۔ تیرے ہاتھ بھی توڑیں ہیں تیری گردن میں بھی گولیاں ماری ہیں تیرے پاؤں میں گولیاں ماری ہیں لیکر آ اپنے تو بارواں امام کو اس کا بھی وہی حشر ہوگا تو جو حشر تمہارا کیا ہے۔

سپاہ صحابہ زندہ باد سپاہ صحابہ زندہ باد۔

جھنگوی تیرا قافلہ رواں دواں رواں دواں

جھنگوی قافلہ رواں دواں رواں دواں

پوچھ تاریخ سے فاتح کون ہے فیصلہ کروالو فاتح کون ہے کامیاب کون ہے میدان کس کا ہے؟ کون بھاگا کون کھڑا میدان میں برقعہ کس نے چھوڑے

عورت نذات ایرانی قیادت کے پیچھے چلنے والا قافلہ

تم عورتوں جیسے سر پر برقع لیکر آئے تھے تم نے عورتوں کا کردار دیکھا نہیں ہے برقع

تم چھوڑ گئے ٹوپیاں تم چھوڑ گئے ۔ گھر تم چھوڑ گئے جوتے تم چھوڑ گئے گاڑی تم چھوڑ گئے ہم میدان میں ہیں تم کہاں ہو سامنے آؤ۔

(کافر کافر شیعہ کافر خمینی پہ لعنت بے شمار خمینی کتے پہ لعنت بے شمار) کہاں ہو اب کہتے ہو ہم بے گناہ ہیں اب کہتے ہو ڈرامہ ہے۔ ہمارا کوئی تعلق نہیں تم تو کہتے تھے ہم یہ کام کریں گے ثواب سمجھ کر کریں گے ۔ ایمان سمجھ کر کریں گے عبادت سمجھ کر کریں گے اگر عبادت کرنی ہے تو روکتے ہو کیوں ثواب سمجھا تو پھر ڈرتے کیوں ہو پھر اپنے آپ کو پیش کرو نہ قانون کے سامنے۔ پھر آؤ کہوں ہم ہیں تا کہ کوئی تاریخ انسانیت میں تمہاری جرات کا تذکرہ کر سکیں تا کہ یہ کہہ سکیں چلو یار اس نے پتھر مارا تھا سامنے آ کر مارا ہے۔ میں کتنی مرتبہ اپنی تقریروں میں کہا کہ پیچھے سے حملہ مت کرنا۔

رات کی تاریکی میں حملہ مت کرنا میدان میں آنا دو دو ہاتھ کر کے دیکھنا میدان میں مقابلہ کرنا یہ الگ بات ہے تم اپنے اباؤاجداد کی تاریخ کو دوہراتے ہوئے پیچھے سے آئے یہ الگ بات ہے ہمیں اترنے کا موقع بھی نہ ملا یہ الگ بات ہے ہم ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے ۔ یہ الگ بات ہے ابھی تم نے ہمیں تعارف بھی نہیں کرایا تھا۔ چاہیے یہ تھا ہم بھی اترتے تم بھی اترتے تم کہتے لو ہم آ گئے ہیں ہم کہتے کہ ٹھیک ہے تم آ گئے ہو۔

پھر تم ہمارے ساتھ لڑتے پھر مزا آتا تم پیچھے سے آئے اچانک آئے جدید اسلحہ لے کر آئے پھر بتلا دم دبا کر بھاگا کون۔

(شیعوں پہ لعنت بے شمار کافر کافر شیعہ کافر۔)

(آج بھی کافر کل بھی شیعہ۔ کافر شیعہ کافر)

مجھے خوشی ہے تم نے ایک مرتبہ پھر وہی کام کیا جس سے تمہارے اباؤاجداد کی تاریخ زندہ ہوگئی ہم نے ایک مرتبہ پھر وہ کام کیا جس سے ہمارے اسلاف کی تاریخ زندہ ہوگئی کڑی سے کڑی جوڑتی آئی ہم معافی مانگ لیتے ہم وہاں میدان خالی کر دیتے تم وہاں نعرہ لگاتے تم فاتح بنتے پھر علاقہ ایسا انتخاب کیا گیا ساہوال انتظار اس لیے کی گئی کہ اس سے آگے جو علاقہ شروع ہوتا ہے اس علاقہ میں بمشکل 5 فیصد سنی ہے ساہیوال سے لے کر شاہکوٹ تک یہ پوری جو پٹی ہے شیعت کا گڑھ ہے اوئے اپنے بل میں تو چوہا بھی شیر ہوتا ہے اپنی بل میں تو چوہا بھی شیر ہوتا ہے۔ اپنے گھر میں تو گیدڑ بھی شیر بنتا ہے اپنے گھر کے دروازے بند کر کے کمینہ بھی بول پڑتا ہے تجھ میں جرات ہوتی تو کسی ایسے میدان کا انتخاب کرتا جہاں سنی شیعہ برابر ہوں ۔کوئی نہ ہوتا اور تم نے اس راستے کا انتخاب کیا اور ساہیوال اس وقت تک کھڑے رہے جب تک ہم اس علاقہ میں داخل نہ ہو گئے۔ دو چار کلومیٹر آگے نہ چلے گئے اس وقت پیچھا کیا پہلے پیچھا اس لیے نہیں کیا کہیں ہم سرگودھا روڈ پر نہ چلے جائیں کیونکہ وہاں شیعہ سنی برابر کے ہیں یہ تمہاری سوچ ہے یہ تمہاری گھٹیا فکر ہے تمہاری پست ذہنیت ہے یہ تمہاری بزدلی کی ایک دلیل ہے اوئے اگر تم نے علاقہ بھی منتخب کیا اپنا گھر منتخب کیا میدان نہیں کیا (کافر کافر شیعہ کافر کافر کافر شیعہ کافر۔)

کیوں نہ کرتے ایسے کہ تمہارے اباؤاجداد عبداللہ ابن ابیٔ وہ بھی ایسے ہی کیا کرتا تھا عبداللہ ابن ابی اسے کہا کرتا تھا تم وہ ہی کچھ کرو گے جو تمہارے اباؤاجداد منافقین کیا کرتے تھے تم وہی کچھ کرو گے جو تمہارے بڑے کیا کرتے تھے۔ کبھی بھی تم نے تاریخ اسلام میں بے نقاب ہو کر سامنے سے آنے کی کوشش نہیں کی۔

چلو کسی نہ کسی موقع پر معافی دے دیا کریں گے اتنی وسعتِ ظرفی ضرور رکھتے ہیں اپنے ساتھیوں سے کہیں گے شیعہ نے معافی مانگ لی ہے اور اگر برقعے پہنے ہیں تو برقعے پہن کر آؤ تم اسلحہ لیکر آؤ برقعہ پہن کر آؤ لیکن بتلا دو کہ ہم برقعہ پہن کر لڑیں گے برقعہ اتار کر نہیں۔

تم اسلحہ چلاتے رہنا ہم جواب بھی نہیں دیں گے کہ ہم عورتوں سے نہیں لڑا کرتے۔

(قائد تیرے حکم پر جان قربان ہے قائد تیرے حکم پر جان بھی قربان ہے)

ہم عورتوں سے نہیں لڑتے ہم خواتین سے نہیں لڑتے ہم سے لڑنا ہے تو مرد میدان بن کر آئے ہم سے لڑنا ہے تو ہم سا ہم تو سامنے آئے ہم سے لڑنا ہے تو ڈنکے کی چوٹ پر آئے ہم سے لڑنا ہے تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آئے ہم سے لڑنا ہے وقت کا تعین کر کے آئے ہم سے لڑنا ہے وہ ہتھیار اٹھا کر آئے ہم خالی ہاتھ آئیں گے ہم سے لڑنا ہے وہ سو لیکر آئے ہم دس لیکر آئیں گے ہم سے لڑنا ہے تو ایٹم بم لیکر آؤ ہم کچھ بھی نہیں لیکر آئیں گے۔ پتہ تب چلے گا طاقت ربانی کیا ہے قوت شیطانی کیا ہے (سنیوں کا وزیر اعظم طارق اعظم سنیوں کا وزیر اعظم طارق اعظم طارق اعظم) صرف تین جوانوں تم نے دیکھا کے پھر ہم نے اپنی تاریخ کو کیسے دہرایا۔

جنگ احد کو یاد کریں اور اس جنگ کو یاد کریں ہم امتی ہیں ہمارا اور ان کا کوئی مقابلہ نہیں لیکن راستہ وہ ہی ہے مشابہت دیکھنی ہے مشابہت وہاں بھی دشمن پیچھے سے آیا یہاں بھی دشمن پیچھے سے آیا وہاں بھی حمزہؓ کی زبان کٹی یہاں بھی امتیاز کی زبان کٹی وہاں بھی حمزہ کے

ہونٹ کٹے یہاں بھی امتیاز کے ہونٹ کٹے وہاں بھی نبوت ایک طرف پہاڑ کی گھاٹی میں چلی گئی۔ یہاں بھی جماعت کی قیادت ایک طرف چلی گئی وہاں بھی میدان مسلمانوں کے پاس رہا یہاں بھی میدان مسلمانوں کے پاس رہا۔ وہاں بھی شہید مسلمانوں کے ہوئے یہاں بھی شہید راہ حق کے ہوئے۔ وہاں بھی دشمن بھاگا یہاں بھی دشمن بھاگا۔

(امتیاز شہید زندہ باد امتیاز شہید زندہ باد۔)

مشابہت دیکھئے تم بھی تو کوئی ایسی جنگ دکھاؤ زمانہ نبوت یا دور خلافت راشدہ کی جس میں پیچھے سے آکر مسلمانوں نے کافروں کو مارا ہو اور پھر بھاگ گئے ہوں کوئی ایسی جنگ یہ تو بچپانہ ہوتا ہے کہ جب بچے بچے لڑتے ہیں تو ایک چھپ کر کھڑا ہو جاتا ہے جب دوسرا آتا ہے تو مکا مار کر بھاگ جاتا ہے۔

اوئے جیسے مکا لگتا ہے تو پھر وہ کیا کہتا ہے (اوئے پیو دا اے تے کھڑا رہ وہیں) تم اپنے باپ کے ہوتے تو کھڑے رہتے اب کہتا ہوں شیعوں اگر تم اپنے باپ کے ہو حلالی نطفے ہو تو آئندہ بھی کھڑا رہنا۔ اگر حلالی نطفے ہو تو میدان میں آؤ لیکن تکیہ کی نسل موطا کی نسل حرامی نطفے نطفۂ بلا تحقیق میدان میں کھڑا نہیں کرتا بلکہ بھاگ جاتا ہے۔

(للکارہے للکارہے شیر کی للکارہے شیر کی للکارہے۔)

فسوف تری اذ نقشفت الضباراغت .....

تو دیکھ تو صبح جب گرد و غبار چھٹے گا پھر دیکھنا گھوڑے پر سوار کون ہے گدھے پر سوار کون ہے پھر دیکھو جب گرد و غبار چھٹا ہوا کیا ہم ساہوال سے جب گزرے تو ایک کہنے لگا وہ مولوی گیا ہمارے ساتھی نے جب یہ بات سنی اس نے کلاشن لہرا کر کہا تمہاری ایسی تیسی ادھر آؤ

تو صحیح جب تک ہم نظروں سے اوجھل نہیں ہوئے وہ ہماری طرف نہیں موڑے۔

خدا کی قسم انہیں چاہیے تھا وہ کہتے کہ ہم آ رہے ہیں فوراً گاڑی گھماتے لیکن دشمن بزدل تھا اس نے کہا اگر ان کے سامنے میں نے گاڑی گھما دی تو مقابلہ یہیں ہو جائے گا۔ اور ساہیوال کا میدان شیعہ سنی کیلئے برابر ہے دونوں قوتیں طاقتیں برابر ہے۔

اسے یہ برداشت نہیں تھا جب اسے پتہ چلا کہ ہم خالصہ شیعہ آبادی میں چلے گئے ہیں پھر انہوں نے پیچھے کیا۔ پیچھے آیا جب دور سے پیچھے والے ساتھیوں کو ڈالہ نظر آیا انہوں نے ہمیں اندر کہا کہ پیچھے ڈالہ آ رہا ہے ہمیں اندر یہ بات محسوس ہوئی طبیعت میں خوف نہیں تھا ہمیں یہ بات محسوس ہوئی جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ پیچھے جیپ آ رہی ہے حملہ آور ہونے کے لیے تو میں ہنس رہا تھا میں نے کہا حاجی امتیاز کبھی جیپوں نے بھی ڈالوں کا مقابلہ کیا۔

کبھی عورتیں بھی مردوں کے مقابلے میں آئیں کبھی بزدل بھی غیر تمندوں کے مقابلے میں جیتے نہیں کبھی حرامیوں نے بھی حلالیوں کے مقابلے کیے نہیں۔

اس نے کہا جی کبھی نہیں میں نے کہا جیپ لیکر آ رہے ہیں کچھ ہی دیر کے بعد میں نے شیشے میں دیکھا میں نے کہا جیپ نہیں ڈالہ ہے وہ بھی تیزی سے آ رہا ہے ہم بھی تیزی سے جا رہے تھے میں بالکل اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں راستے میں چکڑالہ ایک اڈا آتا ہے۔ یہ ساہیوال سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے میرا جی چاہا کہ یہاں گاڑی روکو یہاں گھر بھی ہے بازار بھی ہے اڈے پر لوگ بھی کھڑے ہوئے ہیں۔

یہاں مقابلہ کیا جائے لیکن میرے دل میں فوراً یہ بات آئی کہ یہاں بہت سارے مسافر بے گناہ مارے جائیں گے یہ بہت سارے بے گناہ مسافر جن کا کوئی گناہ نہیں وہ

گولیوں کی زد میں آ جائیں گے آگے چلتے ہیں ہم آگے چلے اب اسکا اور ہمارا فاصلہ کم ہوتا ہے آگے موضع وادی کو گزر کر نواں لوگ گاؤں ہے پورا شیعہ کا پورا یہ ایک عارضی سا پل ہے میں نے اپنے ڈرائیور سے کہا کہ جیسے ہی پل کراس کرو پل کے اوپر ہی گاڑی روک لو تا کہ دشمن نہ آگے جا سکے نہ پیچھے ہٹ سکے اور ہم اسے چیک کرتے ہیں ہم نے گاڑی صرف چیک کرنے کیلئے روکی جوں ہی گاڑی روکی ابھی ہم اترنے نہ پائے مشکل ایک ایک قدم نیچے آیا پیچھے دیکھا بھی نہیں اگر بہادر دشمن ہوتا غیرت مند دشمن ہوتا کہتا ہم آگئے ہیں چلو تم بھی گاڑی سے نکلو ہم بھی گاڑی سے نکلتے ہیں یہ بات ہوتی لیکن ابھی ہم نکلنے بھی نہ پائے۔ اترنے بھی نہ پائے سنبھلنے بھی نہ پائے فوری طور پر انہوں نے بم باری شروع کر دی ہم حیران تھے جہاں تک کلاشنکوفوں بندوق کی آواز ہے یہ ہمارے لیے حیثیت نہیں رکھتی لیکن جب میں نے دیکھا کہ ہم بم نما کوئی چیز ہمارے سروں سے گزرتی ہوئی ۔ 4 یا 5 فٹ کے فاصلہ پر زمین پر گری اور زمین پر ایک گڑھا پڑ گیا اور اس طرح گرد و غبار اٹھا اور اس طرح آوزیں آئیں جیسے توپیں چل رہی ہیں میں نے کہا دشمن بڑا اسلحہ لیکر آیا ہے فوراً ساتھیوں سے کہا کہ پوزیشن لو پوزیشن لو اپنی اپنی جگہ پر لیٹ جاؤ ساتھی فوراً پوزیشن لینے لگ گئے میں دیکھ رہا کچھ ہمارے ساتھی برسٹ نکال رہے تھے اور اسی حالت میں ۔ میں نے انہیں کہا برسٹ نہ نکالو ایک ایک گولی چلاؤ ایک ایک گولی چلاؤ ۔ ممکن ہے مقابلہ لمبا ہو جائے ممکن ہے ہمیں شام تک گولی چلانا پڑے اور گولی ضائع بھی نہیں کرنی میں نے پہلے بھی کہا تھا ہماری گولی ضائع نہیں ہوتی ہمارا نشانہ خطا نہیں جاتا جتنی ہماری میگزینوں سے گولی نکلی گولیاں گن لو اور ڈالے پر لگے ہوئے نشان بھی گن لو۔ حق والوں کے نشانے خطا نہیں جایا کرتے اور ان کی حالت کیا تھی میں بھی

خالی ہاتھ اور عبدالرحمٰن بٹ بھی خالی ہاتھ ہمارے ڈرائیور بھی خالی ہاتھ۔

پانچ ہمارے مسلح ساتھی تھے ایک ابھی گاڑی سے نکلنے نہ پایا تھا کہ اسے گرنیڈ لگا گاڑی کے اندر گر گیا وہیں شہید ہو گیا بعد میں اور گرنیڈوں سے گاڑی کو آگ لگی وہ بھی شہید ہو گیا لیکن ہم جو خالی ہاتھ تھے باقی ساتھیوں کو پوزیشن دے کر میں نے ایک ساتھی کو ساتھ لیا پیچھے ہٹنے لگا اور ساتھ ساتھ فائرنگ بھی کرتے رہے اخباروں میں بعض لوگوں نے بیان دیا کماد میں چلے گئے کماد کوئی سڑک کے کنارے پر نہیں تھا۔ چھلانگ لگا کر کماد میں چلے گئے کماد میری گاڑی سے کم از کم دو کلے کے فاصلے پر ہے سولہ کنال کا فاصلہ ہے یہ سب میدان ہے چٹیل میدان دشمن نے بھی پوری قوت پوری کی پوری توجہ اسی طرف ڈال دی جہاں ہم تھے ایک بم دوسرا گرنیڈ تیسرا گرنیڈ خدائی قدرت تھی کوئی گرنیڈ 20 فٹ پیچھے کوئی 40 فٹ دائیں کوئی 30 فٹ بائیں ہم چلے جا رہے ہیں گرنیڈوں کی بارش ہو رہی ہے گولیوں کے برسٹ چل رہے ہیں لیکن ایسے لگتا ہے جیسے فرشتے اٹھا اٹھا کر ایک طرف رکھ رہے ہیں لیکن خدا کی قسم آپ جائیں وہاں جا کر منظر دیکھیں۔

وہاں کھڑے ہو کر دیکھنا کماد کتنی دور ہے پھر ایک وہاں سیم نالہ کھلا ہوا ہے اچھی بڑی نہر کی طرح سوکھا ہے ہم اس میں داخل ہو گئے ارادہ تھا کہ پوزیشن یہاں سے لیں لیکن وہاں بھی دھماکے شروع ہو گئے۔ وہاں بھی گرنیڈ دوسرے کنارے پر گئے وہاں بھی گرنیڈ کماد کی اوہٹ لی وہاں بھی گرنیڈ یہاں تک کہ ہم اتنا آگے چلے گئے کہ ہم ان کی دہلیز سے باہر چلے گئے اور وہاں جا کر اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ شاید دشمن اب اتر کر آئے گا اتر کر آ کر یہاں مقابلہ کرے گا اب میدان میں مقابلہ ہو گا اب زمین اس کیلئے اور ہمارے برابر ہو گی اب یہ

بھی خیال آ رہا تھا کہ شاید علاقہ کے سارے شیعے جمع ہو کر اس کماد کو آگ لگائیں اس کے اندر میں تلاش کریں گے ہم بھی سوچ رہے تھے مقابلہ کیسے ہوگا لیکن مجھے کیا پتہ کہ سب کچھ نہیں ہو سکتا کہ ایک شیر وہاں ڈٹا ہوا ہے۔ میں نے کل بھی کہا کہ کماد کو آگ بھی لگتی دشمن بھنگڑا بھی ڈالتا ہماری گاڑی پر آ کر پیشاب بھی کرتا دشمن وہاں ناچتا خوشیاں مناتا دشمن وہاں تبرا کرتا دشمن گالیاں دیتا دشمن وہاں کے شیعوں کو لیکر کماد کو آگ بھی لگاتا۔ ہمیں تلاش بھی کرتا یہ سب کچھ ہوتا اگر حاجی امتیاز نہ ہوتا۔ یہ سب کچھ ہونا شاہد شہید نہ ہوتا یہ سب کچھ ہوتا عبدالرشید نہ ہوتا یہ سب کچھ ہونا سرفراز نہ ہونا ہوتا یہ سب کچھ اگر صحابہ کے سپاہی نہ ہوتے صحابہ کے سپاہی نہ ہوتے میرے پاس تو چیز کوئی نہ تھی ہم خالی ہاتھ میدان میں کیا کرتے بھئی اب میں کہوں کہ میں خالی ہاتھ انگلیوں سے نشانہ لگاتا رہتا۔ خالی میں دم کرتا ہاں خالی ہاتھ تھے لیکن کافر کافر ضرور کہہ رہے تھے میرے پاس سب سے بڑا نعرہ یہ ہے کہ ہر مرض کا علاج ہر درد کا علاج ہر مشکل کا علاج ہر بیماری کا علاج اگر کسی کو یقین آ جائے اعتماد آ جائے سر میں درد ہو پاؤں میں درد ہو داڑھ میں درد ہو کان میں درد ہو آنکھ میں درد ہو کوئی مشکل آ پڑے کوئی مقدمہ آ پڑے تو صبح شام سو سو مرتبہ کافر کافر شیعہ کافر کی تسبیح کر لیں خمینی پہ لعنت کی تسبیح کر لیں شیعوں پہ لعنت کی تسبیح آپ کر لیں درد دور ہو گا مقدمہ میں کامیابی ہو گی یہ میرا آزمایہ نسخہ ہے بالکل میں تو یہاں تک کہتا ہوں شیعو وقت متعین کر لو وقت میدان متعین کر لو۔ تم گولیاں لیکر آؤ ہم غلیں لیکر آئیں گے آپ یہ کہنا یار بازوں امام ہم کہیں گے حق صدیق ؓ تیرا دشمن کافر کافر اور پھر اگلا کافر کافر عمرؓ تیری عظمت کو سلام آگے کہیں گے تیرے دشمنوں پہ لعنت تو پھر ہم غلیوں کے ساتھ تمہارے منہ نہ موڑ دیں ہمیں سپاہ صحابہؓ نہ کہنا جیسے کے موڑ دیئے گئے حق سر مست نہ کہنا

حزب اللہ کے لشکر سے تعلق رکھنے والا نہ کہنا المدد المدد یا خدایا خدا۔

زندہ ہے جھنگوی زندہ ہے اعظم کی صورت میں زندہ ہے۔

آج کے جمعہ میں آج کے جمعہ سے میرا شعیت کے نام پیغام ہے۔کوئی ہے تم میں سے مائی کا لال جو ہمیں چیلنج کرے کوئی ہے تم میں غیرت مند۔

(للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے)

کوئی نطفے حلالی کوئی مرد میداں کوئی غیرت کا پتلہ

کوئی عورتوں کی صحت تے تعلق نہ رکھنے والا۔

کوئی ہے تو اعلان کرے کسی جگہ کا اعلان کرے وہ ہزار لائے میں دس لاتا ہوں۔

وہ گولی لائے میں غلیں لاتا ہوں پھر مقابلہ کر کے دیکھو یہ نہیں ایک اور چیلنج ساجد نقوی ایک موسی دوا ایران کا۔فامناحی تین زحسن جانی چار اور جو سپیکر ایران سے آیا تھا۔.....

تم پانچ آدمیوں میں سے کوئی ایک میرے ساتھ مباہلہ کر لے مباہلہ مباہلہ کیا ہوتا ہے۔گیا منظروں کا دور گیا بحثوں کا دور گئی دلیلوں کی باتیں تم میرے ساتھ مباہلہ کرو مباہلہ کیا ہوتا ہے۔ہم ایک میدان میں آ کر اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

ثم نبتهل منجعل لعنه اللّٰه على الكذبين اور پھر میں تمہیں اسی طرح کہتا ہوں جاؤ ادعوا باء کم ابناء کم

تم بھی اپنے بابا کو لاؤ تم بھی اپنے بچوں کو لاؤ تم بھی اپنے حمایتوں کو لاؤ میں بھی اپنے حماتیوں کو لاتا ہوں میں بھی اپنے بچوں کو لاتا ہوں۔رب کی بارگاہ میں گڑگڑا کر کہتے ہیں یا اللہ جو ہم میں سے حق پر ہے اسے کامیابی دے جو باطل پر ہے اسے ذلت کی موت مار

دے اسے رسوائی کی موت مار دے۔ ہے کوئی دنیائے شعیت میں میرے مقابلے میں کھڑے ہو کر بدعا تم کرو اگر تم میدان سے واپس چلے گئے مجھے تم گولی مار دینا۔

(سنیوں کا وزیراعظم طارق اعظم طارق اعظم)

رب کی رحمت پر بھروسہ کر کے دعوت مباہلہ دیتا ہوں کافر کو موت آئے گی مومن دھن سنتا رہے گا۔ آئے کوئی مقابلے میں اور تمہارے چوچے موچے کہیں ہم نے مباہلہ کرنا ہے تمہاری حیثیت کیا ہے کہ تم کتنے پانی میں ہو تم اعظم طارق کی طرح ایم این اے ہو تم اعظم طارق کی طرح لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے دلوں میں بسنے والے ہو تم اعظم طارق کی طرح اتنی بڑی جماعت کے جرنیل ہو۔

تم اعظم طارق کی طرح اپنی حیثیت رکھتے ہو۔

کیا ہے تمہاری ویلیو میں نے پانچ آدمی تمہارے اندر سے گن دیئے ہیں جبکہ میں اپنے نزدیک تمہاری ویلیو اللہ کے فضل و کرم سے اتنی بھی نہیں سمجھتا جتنی گٹر سے نکلنے والے گندے کیڑے کی ہوتی ہے۔

شیعوں کو کتا کہنا کتے کی توہین ہے شیعوں کو کتا کہنا کتے کی توہین ہے لیکن اہتمام حجت کیلئے احقاق حق کیلئے حق و باطل کے درمیان فیصلے کیلئے پانچ آدمی جس نے اور گن دیئے ہیں جب چاہو جس جگہ چاہو میرے ساتھ مباہلہ کر لو تمہیں پتہ چل جائے گا یہ پانچوں آدمی مباہلہ نہ کر سکیں تو اگلی دعوت دیتا ہوں جہاں چاہو مجھے بھی ان کو بھی کسی کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے جو مر جائے جو مر جائے وہ باطل پر ہے جو مر دے وہ حق پر ہے (سپاہ صحابہ زندہ باد سپاہ صحابہ زندہ باد۔)

یہ باتیں قبول نہیں تو مقابلے کے لحاظ سے دنیا میں جو بھی مقابلے کی بات ہے جو بھی مقابلہ ہے کسی چیز میں جس جگہ اور یہ بھی چیلنج اگر پاکستان کی جگہ اچھی نہ لگے تو ایران کی جگہ متعین کرلو میں ایران میں بھی آجاؤں گا میں ایران میں آؤں گا اور جس ایران کو فاروق اعظم نے فتح کیا۔تا کہ اس ایران کے درودیوار اس ایران کے محل اس ایران کی زمین کہہ سکے فاروق کا بیٹا کون ہے اور کسری ایران کی نسل کون ہے۔

(شان فاروق اعظم زندہ باد نعرہ نعرہ سنی جیوے جیوے سنی)

آخر میں حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کو مستبد کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اس قتل میں جو لوگ بطور اعلی شریک ہوئے ہیں میں اصلی انہیں نہیں مانتا ان کی حیثیت یہی ہے جیسے قاتل کے ہاتھ میں بندوق اور خنجر کی ہو یہ کرائے کے ٹٹرو ہیں۔

علامہ رضا نقوی نجفی میرے نزدیک ان کی کوئی ویلیو نہیں سوائے کرائے کے گدھوں کی جو گدھا کرائے کے پھٹے کھا کر کرائے کا چارا کھا کر دلتیاں چھاڑتا ہو ان کی شان بھی ایسی ہے کہ انہوں نے اپنی ایک پوجا کا بہانا بنایا۔

یہ بھوکے ننگے لوگ یہ ٹکے ٹکے کے لوگ جنہیں جھنگ میں پوچھتا کوئی نہیں تھا انہوں نے سپاہ محمد بنائی پھر کسی نے نہ پوچھا تو پھر انہوں نے میری ایک تقریر کو بات کو بگاڑ کر شیعوں کے پاس گئے۔ ہائے اعظم طارق نے امام مہندی کی توہین کر دی۔ ہائے ساڈھے بارہواں امام نوں گالیاں کڈیاں۔

ہم نے اس کو قتل کرنا ہے ہمیں پیسے دو تم نے مجھے قتل نہیں کرنا تم نے اپنا پیٹ پالنا ہے پیٹ کے پوجاریو تمہاری کوئی ویلیو نہیں تمہارے نام تو آ ہی چکے ہیں میں جاننا چاہتا ہوں

اس قتل کے پیچھے اصل ہاتھ کس کا ہے اصل وہ ہاتھ ہے جو ناموس صحابہ بل کو روکنے والا ہے ناموس صحابہ کے بل کے راستے میں رکاوٹ بننے والا ہاتھ وزیر کا ہو مشیر کا ہو وزیراعظم کے شوہر کا ہو اس کا اپنا ہو کسی لاہوری کا ہو پشاوری کا ہو کسی کا ہو ہم اس ہاتھ کو دیکھنا چاہتے ہیں اور اس وقت تک چین نہیں بیٹھیں گے جب تک بل پاس کرا کے اس ہاتھ کو کٹوا نہیں دیتے۔

اور اس کا مقصد ایک اور بھی ہے تھا کہ ناموس صحابہ بل کی جو جدوجہد ہے وہ ختم ہو جائے ظاہر بات ہے خدانخواستہ خدانخواستہ یہ تو میں آپ کے جذبات کے مطابق کہتا ہوں ورنہ میں چاہتا ہوں خدا کرتا میں شہید ہوتا خدا کرتا میں شہید ہوتا خدا کرنا کہ میں شہید ہوتا۔

یہ میرے اپنے جذبات ہے لیکن میں کہتا ہوں ایسا ہو جاتا

ظاہر یہ تحریک رک جاتی بظاہر عوام میں گونجنے والی آواز خاموش ہو جاتی بظاہر عوام میں لڑی جانے والی جنگ ختم ہو جاتی۔ بظاہر ایک عرصہ دراز تک سنیت میں اٹھنے والی آواز خاموش ہو جاتی اعوان میں کوئی نہ ان کا گریبان پکڑتا لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں اس بل کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا ہے مقصد یہ تھا کہ بل کی آواز خاموش ہو جائے اور اب یہ مقصد ہے کہ اب ہم احتجاج کریں مظاہرے کریں۔ احتجاج ہوگا مظاہرے ہونگے ہڑتالیں ہونگی میری ذات کیلئے نہیں صحابہؓ کیلئے ناموس صحابہؓ بل کیلئے جتنے جلوس نکالیں جائیں مظاہرے کیے جائیں میرے نعرے کم لگاؤ صحابہؓ کے نعرے زیادہ لگاؤ یہ کہے۔

ہمارا ٹارگٹ ہم رہیں یا نہ رہیں ان کی عزت کا تحفظ ہونا چاہیے ان کی عزت عظمت کا تحفظ ہونا چاہیے۔

ہمارے خون سے ہوتا ہے تو ہمیں مبارک ہے۔ ہماری قربانی سے ہوتا ہے ہمیں

مبارک ہے۔ میں اس موقع پر اپنے دو شہیدوں کی شہادت کو سلام پیش کرتا ہوں اور ان کی عظمت اور آپ کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ پولیس کے اندر جو بھی بڑا سے بڑا نشان جرات ہے حاجی امتیاز کو دینا چاہیے اس کے ورثا کو حاجی امتیاز کی کارکردگی کی بنا پر اتنا کچھ دیا جانا چاہیے کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی ان پر رشک کر سکیں اور اس کی جگہ پر اس کے ورثا میں سے کسی ایک کو حوالدار یہ کانسٹیبل بلکہ میرا مطالبہ ہے کہ اے ایس آئی بھرتی کیا جانا چاہیے اور دیگر ساتھیوں کو بھی انعامات دینا چاہیے تا کہ دنیا کو پتہ چلے مرد میدان کون ہوتے ہیں۔ حاجی امتیاز اس کی جرات بہادری نے پولیس کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔ اس نے داستان جرات میں ایک کردار ادا کر کے پولیس کی پیشانی کو مضبوط بن کے چمکایا ہے اس نے پولیس کے کردار میں ایک روشن باب تحریر کیا ہے اس کی جرات اور بہادری سے پولیس کا سر فخر سے بلند ہو رہا ہے۔

(امتیاز تیری عظمت کو سلام ہے۔)

آخر میں جتنے ساتھی یہاں کھڑے ہیں وہ عہد کریں کہ جتنے ساتھی یہاں کھڑے ہیں وہ عہد کریں کہ ناموس صحابہؓ بل کی تحریک کیلئے آپ کو کال دی جانے والی ہے۔

احتجاجی تحریک چلانے کیلئے احتجاجی گرفتاریاں پیش کرنے کیلئے لسٹیں بن رہی ہیں کون کون ہے جو گرفتاری دینا چاہتا ہے اپنے نام پتے ایڈریس دفتر میں پہنچائے اور اسکے ساتھ ساتھ آج کے بعد ہر شخص اپنے گھر پر سپاہ صحابہ کا جھنڈا جس پر پیغمبر کا نام اصحاب رسول کا نام لکھے ہوئے ہوں اپنے گھروں کے لہرانے کا میرے ساتھ وعدہ کریں اپنے گھروں پر جھنڈے لہرائیں گے اپنے گھروں پر صحابہ کے نام کے جھنڈوں کی چھاؤں کر دیں جس گھر

پر صحابہ کے نام کے جھنڈے کا سایہ ہوتا رہے گا اس گھر پر اللہ کی رحمت بارش کی طرح برستی رہے گی۔ اور پھر آپ کو ایک کارواں کیلئے ڈے مارچ کی شکل میں ہوگا اس کے لیے آپ کو بلایا جائے گا کیا خیال ہے آپ آئیں گے ضرور ضرور انشاء اللہ اسمبلی کے گھیراؤں کیلئے بلایا جائے گا آپ آئیں گے ضرور ضرور انشاء اللہ آئیں گے تیاری کریں انشاء اللہ ابھی جلوس ہوگا اس جلوس میں شرکت بھی کریں اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

شکریہ

وآخر دعونا الحمد الله رب العالمين.

عنوان: غازی حق نوازؒ کو پھانسی کیوں

بمقام : احرار پارک جھنگ

تاریخ : 22 فروری 2001ء

الحیدری میڈیا سیل

خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِھِم اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن اَمَّا بَعْدُ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ، نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ○

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ. اِذَا ظَھَرَتِ الْبِدَاُ اَوِالْفِتَنُ.

خوف و اندیشہ و تعزیر و صدا رہنے دے
میرے ہونٹوں پہ سدا حق کی صدا رہنے دے

میں قاصد حق نواز ہوں شیعہ کافر ہے پیغام میرا
حاکم وقت خفا ہے تو خفا رہنے دے

دوستو!

سامعین محترم بزرگو نوجوانوں ساتھیوں سپاہ صحابہ کے غیور کارکنوں میری قابل صد احترام اسلامی ماؤں بہنوں بیٹیوں آج 22 فروری وہ دن ہے جس دن علم و عمل کا وہ آفتاب کامل جس دن جرأت اور جسارت کا عظیم شاہکار جس دن سنیت کا وہ عظیم سالار اپنے نظریے اور موقف کے لیے جان کی بازی لگا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید بن گیا 22 فروری کا یہ عظیم اجتماع ہر سال احرار پارک میں جمع ہو کر اپنے قائد شہید کے اس گھر کے پاس اس مقام کے پاس بیٹھ کر یہ عہد کرتا ہے قائد شہیدؒ جس زمین پر تو نے خون کے قطرے بہائے تھے آج اسی سرزمین پہ بیٹھ کر تیری روح کے ساتھ یہ عہد یہ وعدہ کرتے ہیں تیرے مشن کا علم ہاتھوں میں لے کر دنیا میں بڑھتے چلے جائیں گے کفر و شرک کا راستے میں جو پہاڑ (آئے گا) پاؤں کی ٹھوکر سے اُڑائیں گے ہم تیرے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے اور آج گیارہ سال کا عرصہ ہو رہا ہے تجھے دنیا سے گئے ہوئے ذرا پلٹ کے دیکھ ذرا پلٹ کے دیکھ تیرے پیچھے رہ جانے والوں نے تیری آواز کو دل کے کانوں سے سن کر پھر تیری آواز پر لبیک کہہ کر اس طرح قربانیوں کی لائن لگا دی۔ کس طرح تیرے کارواں کی رفتار وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی آذر طرح تیری آواز دنیا میں گونجتی چلی جا رہی ہے کس پلٹ کے دیکھ جس دشمن نے تیرے سینے میں گولیاں اُتار دی تھیں آج وہ دشمن نے تیرے سینے میں گولیاں اُتاری تھیں آج وہ دشمن اپنا سینہ پیٹنے میں مصروف ہے۔ آ پلٹ کے دیکھ تیرے پیچھے رہ جانے والوں نے تیرے عنوان تیرے موقف پر نہ کبھی سودے بازی کی

نہ تیرے پیچھے رہ جانے والوں نے تیرے کام کو ہدلہ ہے۔ آج وہ وقت آ رہا ہے کہ حکمران پھندے لٹکائے کھڑے ہیں۔ آج دار و رسن کی یادیں پھر سے تازہ ہونے والی ہے مگر تیرے دیوانوں کے حوصلے اور عزم میں کوئی کمی نہیں ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے لوگ مصیبت کے چند لمحوں میں آ کر راستہ بدل لیتے ہیں۔ نظریہ بیچ دیتے ہیں۔ موقف بدل جاتے ہیں پلٹ کے دیکھو کال کوٹھریوں میں لمبی قطاریں ہیں۔ پلٹ کے دیکھو پاکستان کی جیلیں بھری پڑی ہیں پلٹ کے دیکھو مصائب و آلام کی آندھیاں چل رہی ہیں۔ مگر یہ کیسے لوگ ہیں؟ جو کال کوٹھریوں میں بیٹھ کر وہی کچھ کہتے ہیں جو کچھ تو انہیں سکھا کر گیا تھا کال کوٹھریوں میں بھی بیٹھ کر تیرے پیغام کو بھولے نہیں دوستو کہنا آسان ہے کہنا آسان ہے۔ جہاں پر میں بیٹھا ہوں اس جگہ پر بیٹھ کر دیکھو گاڑیوں پر بیٹھے ہوئے تو تمہیں نظر آتے ہیں۔ تمہیں اقتدار کے بالا خانوں میں داخل ہوئے تو نظر آتے ہیں کیسے کوئی بتائے دکھوں کی مالا کتنی طویل دکھوں کی مالا کتنی طویل ہو رہی ہے کیسے کوئی بتلائے مصائب و آلام کا تاج کتنا دکھ دے رہا ہے مگر اس کے باوجود یہ تیری شہادت کی کرامت ہے یہ تیرے خلوص کا نتیجہ ہے یہ تیرے خون کی برکت ہے کہ ایک ایک کارکن جان ہتھیلی پہ لیے ہوئے ہے اور اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار ہے مگر تیرے مشن کو اور موقف کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہیں رات ہم ایک جگہ پر گئے قائد محترم کو میں خصوصیت سے لے کر گیا وہاں بہت جلدی آپ کی زبانوں پر شکوے شکایت شروع ہو جاتے ہیں۔ بہت جلدی کہنے لگ جاتے ہو اب تو لہجہ ہی نرم ہو گیا تبلیغی جماعت والے بن گئے ہیں۔ ہاں آپ ہی لوگ ہوں گے خدا نہ کرے خدا نہ کرے آپ ہی لوگ ہوں گے خدا نہ کرے کوئی لاش آ گئی آپ ہی لوگ ہوں گے کہیں گے کیا کیا کیا کیا کیا

کیا آپ ہی لوگ ہیں چند دن گزرتے ہیں طعن و تشنیع کے نشتر چلنا شروع ہو جاتے ہیں او میں نے دیکھا اپنے قائد کو ایک قتل کا مقدمہ تھا شیخ حاکم علی طارق افضال جیل میں تھے پورے ملک میں مارا مارا پھرتا تھا کیا ان کی داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے تھے ایک مقدمہ، قتل پر داڑھی سفید ہو گئی اور یہاں ڈیڑھ ہزار قتل کا مقدمہ ہے کراچی سے لے کر پشاور تک جیلیں بھر گئیں ہیں۔ کراچی سے لے کر پشاور تک کال کوٹھڑیاں آباد ہو گئیں ہیں لیکن پھر بھی نہ مشن چھوڑا ہے نہ لہجہ بدلا ہے نہ ساتھیوں کی سرپرستی چھوڑی ہے۔

(سنیوں کا وزیر اعظم طارق اعظم طارق اعظم)

آپ تو مجھے کہہ دیں گے لیکن سپریم کورٹ ہائیکورٹ والے مجھے وزیر اعظم مان کر مقدموں کے فیصلے نہیں کریں گے وہ تو اس طرح نہیں کریں گے چلو چھوڑ دو ان کے ساتھی کہ ان کے لیڈر کو دنیا وزیر اعظم کہتی ہے ان شاء اللہ مانیں گے وقت آئے گا۔ ان شاء اللہ ان شاء اللہ جو میں نے اس روز کہا میں آج بھی اسی پر قائم ہوں میں نے مسجد میں تقریر کی مجھے کہا گیا۔ بہت اعتراض ہوئے بہت سخت تقریر کی آپ نے میں آج بھی وہی کہتا ہوں غازی حق نواز سے لے کر ایک چھوٹے سے کارکن تک جو اس مشن اور موقف کے لیے جیل میں گیا ہے ہم ان کے وارث ہیں یہ لاوارث لوگ نہیں یہ بات بھول جاؤ کہ میرا کوئی کارکن بھی پھانسی کے پھندے پہ جھولے میں آج اعلان کرتا ہوں پہلے خون ہمارا گرے گا پہلے جیلیں ہم بھر دیں گے جب تک ہم زندہ ہم آزاد ہمارا کارکن پھانسی نہیں چڑھے گا ان شاء اللہ۔

جس روز جب 22 جنوری کو پھانسی 22 جنوری کو جب پھانسی ٹلنے کا فیصلہ ہوا 23 جنوری کو میں کوٹ لکھپت جیل میں پیشی بھگتنے گیا وہاں ہمارے اسیر بھی تھے۔ مجھے چومنے لگ

گئے رونے لگ گئے میں نے کہا کیا بات ہے کہنے لگے۔ آج کے اخبار پڑھے ہم سمجھ گئے کہ ہم لاوارث نہیں ہیں۔ میں نے کہا پاگلوں تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم لاوارث ہو تم نے یہ سوچا کب غازی حق نواز کی طرف سے ایک خط لکھا گیا ہے اخباروں میں شائع ہو چکا ہے ایرانی گورنمنٹ کے نام کہ تم خود اور ہماری حکومت صادق گنجی کے قتل کے کیس کی پیروی کر رہی ہے اس کی بیوی یہاں نہیں ہے لہٰذا دیت کی بات کرو دیت کی۔ ایک جگہبات ہوئی انہوں نے کہا کہ دیت دے دو گے میں نے کہا مانگو کیا مانگتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم پچاس کروڑ مانگ لیں میں نے کہا خدا کی قسم دے دیں گے دے دیں گے اس کی دیت مانگو تم کیا سمجھتے ہو میرا کارکن پچاس کروڑ سے سستا ہے مانگو پچاس کروڑ مگر لکھ کر دو اپنے لیٹر پیڈ پر میں ادا کر دوں گا جماعت اسی کا نام ہے یہ ہی وہ حوالے ہیں جو مولانا حق نواز جھنگوی کی تقریروں سے ہمیں جملے نوٹ کر کر کے سمجھایا کرتے ہیں اور پرچیوں کے ذریعے پڑھایا کرتے ہیں۔ یہ جماعت ہے اللہ کے فضل سے یہ جماعت تھی کہ جھنگ سٹی کا وہ نوجوان عبداللطیف عرف خان کا دعی اگر آیا ہے تو ہاتھ کھڑا کرے سب سے زیادہ جیل سپاہ صحابہ کی تاریخ میں اگر کسی نے کاٹی ہے تو اس نوجوان نے کاٹی ہے میں فیصل آباد میں حضرت فاروقی کے ساتھ جب ملاقات پہ گیا تو مجھے الفاظ یاد ہے ہائیکورٹ سے سزائے موت بحال تھی اس نوجوان نے کہا تھا کہ مولانا یہ میری آخری کوٹھڑی ہے مجھ میں اور پھانسی کے پھندے میں اتنا ہی فرق ہے جتنا آپ کو نظر آ رہا ہے میں نے کہا کیوں گھبراتے ہو مت گھبراؤ پھانسی کے پھندے ٹوٹ جائیں گے تم باہر آؤ گے ان شاء اللہ العزیز ہم نے بات کی معذرت خوانہ انداز میں نہیں۔

رات یہ ہی بات ہوتی رہی بڑے بڑے پاکستان کے مقتدر لیڈر جو ہمیں کہتے تھے کہ ادھر سے کہاں جا رہا ہے موقف بدلو ہمیں مسلمان مانو ہمیں اسلامی طبقہ مانو ہمیں اپنا بھائی مانو پھر ہم غور کریں گے میں جواب دے آیا تھا اس موقف کے لیے ایک حق نواز نہیں سب سے پہلے میں تیار ہوں۔ موقف نہیں بدلا کرتے اگر یہ موقف (بدلتا) ہوتا تو میرا قائد جیلوں میں جا کر بدل دیتا آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ بات کرو ہم تمہیں کب کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کو مانو ہم یہ نہیں کہتے یہ بات ذہن میں رکھو ہم شیعوں سے مطالبہ نہیں کرتے کہ صحابہؓ کو مانو یہ مطالبہ نہیں مطالبہ ہے زبان درازی بند کرو (بے شک) میں نہیں منواتا تم نہ مانو وہ تب بھی مسلمان ہیں تم نہ مانو انہیں تو قرآن نے مانا ہے تم نہ مانو وہ تو انتخاب خدا ہیں کہ تم نہ مانو وہ تو پیغمبر کی چاہت کا نام ہے مجھ سے یہ پوچھو کہ یہ بتلاؤ کہ اس آقا کی جس کی تعریف مہر ریاض نے کی ہے یہ بتلا کہ اس کی تیس سالہ زندگی کا محنت کا خون پسینے کا محنت کا نتیجہ کیا فائدہ کیا میرا ایک جواب میرے پیغمبر کی تیس سالہ محنت کا تیس سالہ زندگی کا فائدہ صحابہ ہیں وہ پیغمبر وہ رسول جسے قرآن مزمل کہتا ہے مدثر کہتا ہے، طٰہٰ کہتا ہے، یٰسین کہتا ہے آفتاب نبوت بجتا ہے جن ستاروں میں ان ستاروں کا نام صحابہ ہے یہ پھول مہک رہا ہے جس گلشن میں اس گلشن کا نام صحابہ ہے یہ نگینہ جس انگوٹھی میں چمک رہا ہے اس انگوٹھی کا نام اس حلقے کا نام صحابہ ہے صحابہ میرا ایمان ہے صحابہ میرا دین صحابہ میرا ایمان صحابہ میری جان میری جان صحابہ میرا دین صحابہ میرا سرمایہ صحابہ میری دولت صحابہ میری زندگی نعرۂ تکبیر اللہ اکبر شانِ صحابہ زندہ باد۔ کوئی گروہ کوئی طبقہ شاید میں آج اس طرح تڑپتے ہوئے دل کے ساتھ یہ گفتگو نہ کرتا لیکن جھنگ کی ضلعی انتظامیہ کو کہوں گے مجھے بتلاؤ کل شور کوٹ کی سڑکوں پر وہ پرچم جس پر آمنہ کے لال دُرِّ یتیم کا

نام محمد رسول اللہ لکھا تھا جس پرچم پر پیغمبر کے صحابہ کے نام خلفائے راشدین کے نام لکھے تھے جن لوگوں نے وہ پرچم اُتار کر جلایا ہے تم نے ان کا کیا نوٹس لیا ہے یادرکھوان کا قتل ہونا یہ الگ بات ہے میں اس قتل کی مذمت کرتا ہوں میں قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرتا ہوں لیکن جو نام صحابہ کا جو نام میرے پیغمبر کا پرچم والا نام جلایا گیا ہے میں اس کو معاف کرنے کے لیے تیار نہیں جس نے نبی کا نام جلایا جس نے صحابہ کا نام جلایا کائنات میں ایسا ماں نے کافر جنا کوئی نہیں انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے مجھے گالیاں دیں مجھے کوئی پروانہیں کوئی پروانہیں۔ انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے آدمی کھڑے کیے کون بدلہ لے گا یعنی اعظم طارق کو کون مارے گا کوئی پروانہیں میرے لبوں پہ آخری وقت بھی یہ ہوگا۔

ولیست ابالی حین اقتل مسلما. علی ای شق کان فی اللّٰہ مصرعی

کوئی پروانہیں میں اپنی موت سے نہیں ڈرتا مجھے دیں گالیاں مجھے کوئی پروانہیں میں اپنی موت سے نہیں ڈرتا مجھے دی گئیں گالیاں مجھے کوئی پروانہیں میری جماعت کے خلاف نعرے مجھے برداشت گولی برداشت بم دھماکے برداشت راکٹ لنچر برداشت اپنی ذات کے لیے سب کچھ برداشت لیکن صحابہ کے بارے میں کوئی بکواس کرو گے میں اعظم طارق اس کی زبان گدی سے کھینچ لوں گا مجھ سے نہیں برداشت مجھ پہ لگاؤ مجھ پہ لگاؤ مجھ پہ جو چاہو دفعہ لگاؤ قبول ہے قبول ہے قبول ہے لیکن جس نے پیغمبر کا نام جلایا پیغمبر کا نام جلایا صحابہ کا نام جلایا وہ پاکستان کی سرزمین پر پاکستان کے قانون کے مطابق زندہ رہنے کا حق دار نہیں کوئی مائی کا لال نہ اسے مومن کہتا ہے نہ اسے زندہ رہنے کا حقدار کہہ سکتا ہے کیوں اسلحہ لہراتے پھرتے ہیں دھمکیاں دیتے پھرتے ہیں اور کوئی ضرورت سے زیادہ ہی ہماری انتظامیہ ان سے مرغوب

ہوگئی درجنوں آدمی گرفتار کر لئے۔ سمجھتے ہوئے کہ یہ بے گناہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ جن آدمیوں کو یہ نامزد کر رہے ہیں وہ امن کے علمبردار ہیں شورکوٹ میں امن کے قیام کے لیے ان کا ایک کردار رہا ہے جب سارے افسران یہ مانتے ہیں پھر نام کیوں لکھے گئے پاکستان میں موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد یہ پہلی ریت ہے اس سے پہلے اس حکومت میں نہیں تھی غلط نام اور میں کہتا ہوں کہ اپنی تفتیش کر لیجئے تحقیقات کر لیجئے جو نام انہوں نے لکھوائے ہیں حاجی نذیر اخلاق خالد غنی صاحب تحقیقات کر لو مجھے نہیں ضرورت وہ قرآن پر حلف دے دیں کہ یہ گناہ گار ہیں ویسے انہوں نے بھی کہا کہ انہوں نے مارا نہیں انہوں نے اشارہ کیا ہے۔ علاقہ کے معزز لوگ اشارہ کرتے ہیں کہ اسے مار دو میں کہتا ہوں اگر اشارہ ثابت ہو جائے اشارہ ثابت ہو جائے تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے ہاتھوں میں بھی دوں گا اور معافی کی اپیل بھی نہیں کروں گا اپیل بھی نہیں کروں گا میں نے امن کے لیے اور آپ ہمارے ضلع کے نئے ذمے داران ہیں میں نے اپنی طرف سے آپ کو تحفہ دیا ہے اپنی قیادت کی موجودگی کے باوجود میں نے آپ کو تحفہ دیتے ہوئے میں نے کہا آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ضدی ہیں لیکن یہ بات برداشت نہیں قتل غلط ہے غلط ہے غلط ہے قابل مذمت باعث نفرت بے زاری کا اعلان کرتا ہوں میری جماعت کی پالیسی نہیں؟ قتل و غارت گری ہم تو دلائل کی بات کرتے ہیں میرے ہاتھ میں تلوار لوہے کی نہیں جو ایک ایک کا سر اڑائے میرے ہاتھ میں تلوار دلیل کی ہے جو باطل کی گردن پر ایک ہی مرتبہ چلتی ہے تو باطل کا صفایا کر دیتی ہے۔ دلیل کی تلوار ہے لوہے کی تلوار پر ہم یقین نہیں رکھتے ہم نہیں چلاتے گولیاں اور نہ ہم گولیاں چلانے والوں کو ملک کا قوم کا خیر خواہ سمجھتے ہیں اور سنو بات کسی کو دکھ ہو یا تکلیف ہو میں

ریاض بسرا کی پالیسی سے متفق ہوں اور نہ ہی سپاہ صحابہ ریاض بسرا کی پالیسی سے متفق نہیں ہے کسی کو تکلیف ہے میری جماعت سے نکل جائے کوئی قتل و غارت گری میری جماعت کی پالیسی نہیں یہ حق نواز کی پالیسی نہیں یہ میرے ضیاء الرحمٰن کی پالیسی نہیں اگر ہوتی تو مجھے بتلاؤ جھنگ والو مولانا حق نواز نے اپنی زندگی میں کتنے قتل کروائے بتلاؤ جھنگ والو کتنے قتل کروائے کوئی شیعہ قتل کروایا یا کسی شیعے کا گھر لٹوایا کسی شیعے کے گھر ڈاکہ ڈلوایا (نہیں) پھر میں کہتا ہوں کہ یہ میرے قائد کی پالیسی نہیں لشکر جھنگوی کی پالیسی سپاہ صحابہ کی پالیسی نہیں اور جو تم نہیں کہہ سکتے میں کہتا ہوں آپ کو پتا ہے یہی تھے بہت سارے لوگ کلاشنکوف اُٹھائے پھرتے تھے لوگ ان سے ڈرتے تھے اعظم طارق تھا جو ان کے منہ پہ تھپڑ مارا کرتا تھا کیوں ڈروں میں کسی سے نہ میں کسی اپنے سے ڈرتا ہوں اور نہ کسی بیگانے سے میں ایک خدا سے ڈرتا ہوں جو حق ہے مجھے سمجھاؤ میں ڈنکے کی چوٹ پہ کہوں گا جو غلط ہے وہ بھی ڈنکے کی چوٹ پہ کہوں گا اس لیے میں سرعام کہتا ہوں کہ قتل و غارت گری کے ہم قائل نہیں اور یاد رکھو یہ لفظی نہیں حکمرانوں لفظی بات نہیں چھنی میں چھانا ہے نواز شریف نے شہباز شریف نے جس کو پکڑا جہاں سے کہا کہ اعظم طارق کا نام لو اعظم طارق کا نام لو لٹکا لٹکا کے لڑکے بے ہوش کر دیئے جب نہ منوا سکے نام تو گولیاں مار کر شہید کر دیئے ایک مطالبہ ہوتا تھا پہلا کہ ہمیں اعظم طارق نے کہا تھا کہ شیعہ کو مارو وہ کہتے کہ ہم کیسے کہہ دیں وہ روکنے والا تو ہے مگر حکم دینے والا نہیں اور میں کہتا ہوں یہ میری پالیسی نہیں اگر بالفرض والمحال میں نے یہ پالیسی اپنالی تو میں ڈنکے کی چوٹ پہ کہوں گا پھر ایک نہیں ایک دن میں ہزار ہزار مریں گے۔

لبیک لبیک اللّٰھم لبیک

میں نے نہ کسی کی قبر میں جانا اور نہ کسی نے میری قبر میں آنا جو دین کے مطابق سمجھتا ہوں جو شریعت کے مطابق سمجھتا ہوں جس میں اپنی اور آپ کی نجات سمجھتا ہوں۔ وہ کہتا ہوں آپ کیا جانیں یہ کوئی معمولی بات نہیں ایسے ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ ایک فون کر دیں۔ پچاس لاکھ لے لیں کروڑ لے لیں میں نے کہا ایسا نہیں ہوگا مجھے کروڑوں کی ضرورت نہیں ہے۔ میں عرض کر رہا تھا لاکھوں روپے ایک فون پہ میں نے کہا ایسا کبھی نہیں ہوگا ہم کسی کو کوڑا دھمکا کر چاہے کروڑ ہو چاہے پتھر کا ایک روڑا ہو حرام سمجھتے ہیں حرام سمجھتے ہیں حرام سمجھتے ہیں۔

بعض دفعہ تین تین مہینوں کا آج میں نے پوچھا ہے ایک دو دنوں میں دو مہینوں کا ایڈوانس بھیج رہے ہیں عید الاضحیٰ آ رہی ہے ایڈوانس بھیج رہے ہیں کسی کے بکرے قربانی کو دیکھ کر دل چھوٹا نہ کرنا ان تین مہینوں کا ایڈوانس بھیج رہے ہیں تم بھی بکرا لے کر ذبح کروا اپنے بابا کے نام پر دوستو جماعت ہے آپ حیران ہوں گے گذشتہ ایک سال کا خرچا اخراجات ہوتے ہیں وہ زیادہ ہوتے ہیں یہ زکوٰۃ صدقات کے پیسے خرچ ہوتے ہیں ان کا وہ وہ وچر لگ بنتا ہے وہ ویلفیئر ٹرسٹ ہے وہ رقم بھی اس کی لاہور کے اکاؤنٹ میں نہیں جو جماعت کی رقم ہے وہ جھنگ کے اکاؤنٹ میں اور جماعت کا اکاؤنٹ الگ ویلفیئر ٹرسٹ کا اکاؤنٹ الگ رسیدیں الگ وچر الگ ایک کروڑ دس لاکھ روپے ایک سال میں سپاہ صحابہ نے خرچ کیے ایک کروڑ دس لاکھ؟ آؤ بھری پڑی ہیں کتابیں کتابیں رسیدیں رجسٹرڈ کوئی پڑھنا چاہے پڑھ کر دیکھ لیں رسیدیں دیکھ لیں کسی نے کوئی پیسہ دیا ہے نام دیکھے کوئی نام نہیں بتلانا چاہتا نمبر بتلائے رسید کا اسے پتا چل جائے گا اسے پتہ چل جائے گا ایک کروڑ دس لاکھ بھی ایک کروڑ

دس لاکھ روپے کہنا آسان ہے کوئی درختوں کو نہیں لگے جو اُتار اُتار کر لوٹا رہے ہیں آپ ہی لوگ ہیں آپ ہی ساتھی ہیں جماعت ہے جماعت آپ یہاں پریشان ہیں لوگ آپ کے لیے باہر پریشان ہو جاتے ہیں اس لیے یہ وقت تھوڑا ہے آپ سے یہ بات کرنی ہے کہ عیدالاضحیٰ آ رہی ہے عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ نے قربانی کرنی ہے اور قربانی کی کھالیں اپنے شہیدوں کے ورثاء کے لیے اپنے اسیروں کے لیے بھرپور انداز میں جمع کرنی ہیں بتاؤ جمع کرو گے یا نہیں کرو گے ان شاء اللہ صحابہ کے لیے کس کے لیے؟ صحابہ کے لیے جو دیں گے وہ ہاتھ کھڑا کریں بچے نہ کریں ہاتھ کھڑا قربانی کی کھالوں سے بھرپور تعاون کریں یونٹ سازی کریں عہدِ دار بنیں اس عنوان پر میری بڑی تقریریں ہوئیں آپ کو کیا بتلایئے 87 شہروں میں ہم گئے۔ تیس 30 دنوں میں 87 شہر ایک ایک دن میں دس دس تقریریں ہوئیں ایک جگہ تقریر کی میں نے کہا کہ بعض لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہ کام بہت اچھا کر رہی ہے کام بہت اچھا کر رہی ہے ہم آپ کا ساتھ تو دیں گے مگر پیچھے رہ کر ہمیں سامنے نہ لے کر آؤ کیوں کہتے ہیں ہم نظروں میں آ جائیں گے کس کی دشمن کی کس کی نظر میں دشمن کی نظر میں حکومت کی نظر میں میرا سوال ہے یہ کیا دشمن کے ہاتھ میں موت و حیات ہے کہ نہیں جب یہ جواب دیتے ہو سامنے نہ لاؤ دشمن کی نظر میں آئیں گے ہم حکومت کی نظر میں آئیں گے بات میری سن میں کہتا ہوں میدان میں آ کر کام کر جہاں تم حکومت کی نظر میں آؤ گے جہاں تم دشمن کی نظر میں آؤ گے وہاں تم خدا کی نظر میں بھی آؤ گے اللہ کی نظر میں بھی آؤ گے تین قوتیں ہو گئی دشمن حکومت اللہ تیسری قوت اللہ طاقتور کون اللہ عزت و ذلت کا مالک کون اللہ۔ موت و

حیات کا مالک کون اللہ۔ اگر دشمن کے ہاتھ میں موت ہوتی 22 فروری 2001ء کی تاریخ میں تیرے سامنے بولنے والا یہ شخص آج سے ساڑھے تیرہ سال قبل 19 اگست 1987 کو جب یہ اغوا ہو کر دشمن کا ہاتھ میں جکڑا ہوا تھا وہ اس کی تیز دھار چھری کے ہاتھوں ذبح ہو گیا ہوتا اگر موت دشمن کے ہاتھ میں ہوتی 23 مارچ 1990ء کو یہ آواز خاموش ہو چکی ہوتی اگر موت دشمن کے ہاتھ میں ہوتی تو 22 اگست 1994ء کو یہ مٹی کی چادر اوڑھ کر لیٹ چکا ہوتا اگر موت دشمن کے ہاتھ میں ہوتی تو 18 جنوری 1997 میں جب قیادت بھی ہاتھوں سے ہاتھ چھوڑ کر چلی گئی جو محافظ بن آئے تھے وہ خود غیر محافظ بن کر موت کا لقمہ بن گئے ایک ڈیڑھ لاشوں کا جن سے اعظم طارق کھڑا ہو رہا تھا ثابت ہوا موت دشمن کے ہاتھ میں نہیں موت گولی بم دھماکے میں نہیں راکٹ لنچروں میں نہیں کس کے ہاتھ میں ہے اللہ کے ہاتھ میں ہے جب کہتا ہے مجھے دشمن دیکھ لے گا تو یہ کیوں نہیں سوچتا کہ اللہ بھی دیکھ لے گا کیا تو اللہ کی نظروں میں اوجھل رہے گا کہتا ہے حکومت ذلیل کر دے گی کون ہے ذلیل کرنے والا کون ہوتا ہے ذلیل کرنے والا کوئی نہیں کر سکتا نہ نواز شریف ذلیل کر سکتا ہے نہ بے نظیر ذلیل کر سکی نہ پرویز مشرف ذلیل کر سکتا ہے کر سکتا ہے ذلیل؟ کوئی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا تھا کہ سپاہ صحابہ کا نام مٹا دیں گے جو وہ کہتے تھے ہم میں سے ہے جان جہاں ذرا دیکھے آج وہ ہیں کہاں ذرا دیکھئے آج وہ ہیں کہاں خدا نے اُٹھا کر پاکستان کی دھرتی سے باہر پھینک دیا اب کہتے ہیں واشنگٹن سے خط لکھا ایک شخص نے جنگ اخبار میں انہوں نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ وہ بے نظیر جو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتی تھی وہ بس سٹاپ پر اکیلی کھڑی ہوتی ہے ہاں

ہاں امریکہ میں اکیلی کھڑی ہوتی ہے اور ایک ایسے گھر میں جا کر رات گزارتی ہے جہاں دو چار چار پائیاں ہوتی ہیں کوئی پناہ دینے والا نہیں کوئی ساتھ چلنے والا نہیں اور جب یہ گنجے گئے تو کیا کہنے لگے لوگ مکہ مدینہ چلے گئے میں نے ان کو مکے میں بھی دیکھا مدینے میں بھی دیکھا جو لوگ حج کر کے آئے ہیں وہ بھی جانتے ہیں کہ ایک طواف کے کتنے چکر ہوتے ہیں سات۔ ان کو ایک چکر لگوا کر کہتے چلو ایک چکر ٹوٹل میں نے ان کو مسجد نبوی میں دیکھا جب میں وہاں اعتکاف بیٹھا تھا ایک طرف ہم غریب لوگ چاہیں ریاض الجنۃ میں بیٹھیں چاہیں تو استوارِ عائشہؓ کے پاس نماز پڑھیں چاہئیں تو روضۂ رسول کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھیں۔ روضہ رسول کے سامنے کھڑا ہو کر سلام پڑھیں چاہیں تو بابا جبرائیل کے پاس پہنچیں اور ہم نے ان کو دیکھا پہلے جنگلہ بنتا جب جنگلہ بنتا تو قیدیوں کو لا بٹھا دیا جاتا نہ کسی سے سلام نہ کسی سے کلام میں کہتا تھا دیکھو دیکھو یہ وہ مجرم ہیں وہ مجرم ہیں جن کو بارگاہِ نبوت سے بھی معافی نہیں ملی یہ وہ مجرم ہیں جو وہاں بھی قیدی یہاں بھی قیدی اور اب آپ نے سنا ہوگا گزشتہ ہفتے شہباز شریف نے آنا ہے پاکستان۔ کیوں مکہ مدینہ دل نہیں لگتا اب مکہ مدینہ اچھا نہیں لگتا جب یہ بیان چھپا سعودی عرب کی حکومت نے کہا لاؤ پاسپورٹ خبردار باہر جانے کی بات کرتے ہو پانچ دن پہلے اخبار میں بیان چھپا کہ نواز شریف نے خط لکھا شاہ فیصل صاحب سلام کے بعد گزارش ہے پانچ ہفتے کے لیے اجازت دو میں نے لندن جانا ہے میرے ابا بیمار ہیں علاج کروانا ہے جواب ملا ابا جائے تو یہیں ٹھہرا جائے تو یہیں ٹھہرا اخبار میں آیا ہے اب مکہ مدینہ اچھا نہیں لگتا لندن جانا ہے لندن چاہے اب لندن کی پڑی ہوئی ہے اب مدینے کی ٹھنڈی

ہوائیں کہاں گئیں تمہیں مکہ مدینہ نہیں تھا تم سمجھتے تھے کہ ہم باہر جائیں گے لیڈر بن کر واپس آئیں گے 1936 ان کے عہدے دار ہیں پنجاب کے 796 ساتھ چھوڑ گئے وہ چلے گئے۔ پرویز الٰہی کے پیچھے یہ دیکھو مکے مدینے چلے گئے تو مکے مدینے والوں کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں بولو یہ لوگ عزت ذلت کے مالک ہیں نہیں عزت ذلت کا مالک پرویز مشرف نہیں یہ کوئی اور نہیں کون ہے اللہ کون ہے اللہ۔ نہ وہ عزت ذلت کے مالک تھے نہ ہیں نہ ہوں گے اللہ ہے اور اللہ ہی رہے گا جب موت وحیات اس کے ہاتھ میں جب عزت ذلت اس کے ہاتھ میں پھر ڈرتا کس سے ہے کیوں؟ چھپ کر کرنا کام کرتا ہے چھپ کر کرنا ہے تو گناہ چھپ کر کر کوئی بے حیائی ہو چھپ کر کر..... گناہوں کی معافی مانگنی ہو کر چھپ کر مانگ دین کا کام چھپ کر یہ کہاں سے منطق سیکھی ہے آپ نے کوئی جواز نہیں چھپ کر کرنے کا ہاں ہمارے ساتھ وہ آئے بولو بولو جو سر اُٹھا کے چلے وہ گھر ہی بیٹھا رہے جو سر جھکا کے چلے اس شخص کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے یہ جانبازوں کا یہ پروانوں کا یہ دیوانوں کا یہ جان پہ کھیلنے والے لوگوں کا لشکر ہے جماعت ہے تنظیم ہے اگلی بات کیوں نہ ہو سپاہ صحابہ کا معنی صحابہ کے چوکیدار سپاہِ صحابہ کا معنی صحابہ کے سپاہی۔

صحابہ جانثاران مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں صحابہ کی بات کرتے ہو آقا کی نہیں دو تین جملے کہو کہ آقا ہمیں جان سے زیادہ عزیز ہیں آقا جان سے زیادہ عزیز ہیں بولو بولو آقا جان سے زیادہ عزیز ہیں۔

آقا ﷺ سارے جہان سے زیادہ عزیز آقا ﷺ جماعت سے زیادہ عزیز آقا ﷺ

ماں باپ سے زیادہ عزیز اولاد سے زیادہ عزیز آقا آقا آقا میرے آقا ﷺ۔

پیارے آقا ﷺ سے محبت ہے عشق ہے عقیدت ہے جی پھر جو کہتا ہے مجھے جان سے پیارے مجھے سارے جہان سے پیارے ماں باپ سے پیارے اولاد سے پیارے پیارے آقا جان سے پیارے وہ کھڑا ہو کر کہے کہ آج کے بعد میرا چہرا آقا جیسا ہوگا نعرۂ تکبیر آج کے بعد چہرہ آقا جیسا خاموش خاموش وعدہ کرو آج کے بعد آنکھوں میں حیا کا کاجل ڈالیں گے آنکھوں میں حیا کا کاجل ڈالیں گے حلال کی روزی کھائیں گے حیاء کا کاجل ڈالو نمازوں کی پابندی کرو؟

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

عنوان	امریکہ کا اپریشن
بمقام	خانپور
بتاریخ	۱۷ اکتوبر ۲۰۰۱

الحیدری میڈیا
سیل

خطبہ

الحمد رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین صلی اللّٰہ
تعالٰی علیہ وعلیٰ اٰلِہٖ وصحبہٖ وَمنْ تَبِعھُمْ اجمعین ولعنۃ اللّٰہ
علیٰ اعدء ھم الی یوم الدین
اما بعد
اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
اِنَّ اللّٰہ اشتریٰ من المومنین
انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ
یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون
ویقتلون
وقال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ فی مقام آخر واعدولھم
مااستعطم من قوۃ آلاخر
وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلْجَنَّۃُ تحت ظلال السیوف
او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام
صدق اللہ وصدق رسولہ الکریم ونحن علی ذلک لمن الشھدین
والشکرین والحمد للہ رب العالمین

نہایت ذوق وشوق اور محبت کے ساتھ درود پاک پڑھ لیں

اللھم صلی علی وسیدنا ومولٰنا محمد وعلی ال سیدنا

ومولٰنا وبارک وسلم

یا رب صل وسلم دائما ابدا' علی حبیک خیر الخلق کلھم رب الشرح

لی صدری ویسرلی ..... النصر

انتہائی قابل صد احترام جانشین شیخ التفسیر شیخ الحدیث

حضرت شفیق الرحمٰن درخواستی ؒ صاحب

انتہائی قابل صد احترام علمائے کرام معزز ومحترم بزرگو نوجوانو ساتھیو خانپور اور اس کے اردگرد سے تشریف لائے ہوئے مسلمان ساتھیو جامعہ عبداللہ بن مسعود کا یہ سالانہ اصلاحی اسلامی جلسہ ہے۔ تین روزہ اجتماع کی آخری نشست ہے۔ میرے بعد انشاء اللہ العزیز قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری کا آخری خطاب ہونے والا ہے۔ آپ کے سامنے جہادی نظمیں اور ترانے پیش کیے قائد جمیعت مولانا سمیع الحق کا حالات حاضرہ کے بارے میں خطاب ہوا۔ اور یہ بات بھی آپ کے سامنے آچکی ہے کہ بالآخر کائنات کے سب سے بڑے دہشت گرد شیطان کے ایجنٹ امریکہ اور اس کے حواریوں نے طالبان پر حملہ کر دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب اس کے بعد تقریروں کی کوئی صورت باقی رہ گئی ہو۔ اب قطعی طور پر زبانی موافقت اور محض الفاظی طور پر لمبی چوڑی تقاریر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب سے آپ نے ہوش سنبھالا بڑی تقریریں سن چکے ہیں۔ آپ اب رات دن آخری لمحہ پر جو قبولیت پر دعا گزارنا تھی گزر چکی۔ زندگی کے باقی ایام اب گھر پر گزارنا نہیں ہیں۔ اگر میرے اور آپ کے دل

میں واقعتاً اسلام کی محبت ہے۔ اگر ہم نے کلمہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھ رکھا ہے۔تو پھر آج جہاد کا علم اٹھا کر اللہ کی کبرائی کے نعرے لگاتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آیئے۔ ضرورت پڑی تو انشاء اللہ افغانستان چلیں گے اور اگر نہ پڑی تو ان شاء اللہ پاکستان میں ہی جہاد شروع کر دیں گے میں خود کئی روز سے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا۔ دعا کرو کہ یہ بدبخت حملہ کر دے آغاز ہو جائے۔ یہ اس کی خوش قسمتی ہے اور خوش قسمتی ہے ہمارے حکمرانوں کی کہ اس نے آغاز پاکستان سے نہیں کیا۔ اس نے اور ملک سے حملہ کیا ہے۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اگر یہ حملہ پاکستان کی سرزمین سے ہوتا۔ یہاں امریکہ کے فوجی اتر گئے ہوتے تو اب تقریر کی مزید ضرورت نہ ہوتی۔ تو میں یہ کہتا کہ اٹھو پاکستان کے ائرپورٹوں پر قبضہ کر لو اٹھو پاکستان کی فوجی چھاؤنیوں پر دھوا بول دو۔ اٹھو نظام مملکت کو اپنے ہاتھ میں لیکر امریکیوں پر امریکہ کے حامیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دو۔ ابھی میں نے قائد جمیعت سے پوچھا ہے۔ کیا پروگرام ہے۔ انہوں نے صاف فرمایا کہ صبح کو مشورہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ صبح کو مشورہ یا پرسوں مشورہ ہو جائے گا اس لیے آپ تک اطلاع پہنچ جائے گی۔ کاں ہمہ وقت متوجہ رکھیے۔ اپنی قیادت کی آواز کی طرف تیاری رکھیے۔ اسلحہ نہیں تو کوئی بات نہیں بم نہیں تو کوئی بات نہیں۔ کافر ہے تو کرتا ہے تلوار پہ بھروسہ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتے ہے۔ زبانی پوچھتے ہیں ہم سے تم امریکیوں کا مقابلہ کیسے کرو گے۔ میں نے کہا تمہاری حیثیت ہی کیا ہے۔ تم بتلاؤ جنہوں نے صفحہ ہستی سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر نیست و نابود کیا تھا ان کے پاس کونسا اسلحہ تھا۔ اب کہہ رہے ہیں ہمارے آٹھ جہاز چاقوں کی نوک پر اغوا کر لیے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم تمام تر ساز و سامان کے باوجود چھوٹے چھوٹے چاقوں کی مار ہو۔ بڑا میڈیا

آیا ہوا تھا اسلام آباد وارے نیارے ہو گئے ہماری حکمرانوں کے سیکشن ہنسٹری ہے۔ پابندیاں اتر رہی ہیں۔ میں نے کہا شکر یہ ادا کرو ہمارا ہم نے پوری دنیا کفر کو ہنڈاپ کرا رکھا ہے۔ تم جیبیں خالی کرو۔ ہینڈاپ کرا کر ہاتھ کھڑے کر دو۔ انہوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ پوری دنیا کفر ہاتھ کھڑی کر رکھی ہے۔ ہماری حکومت جلدی جلدی ان کے ہاتھ خالی کر رہی ہے۔ پابندیاں ڈالو ڈالر چھینو پیسے لے لو۔ جلدی جلدی سے لیکن تم کیسے بے وقوف ہو؟

کھاتے بھی ہماری وجہ سے ہو۔ اور گھورتے بھی ہمیں ہو۔ پابندیاں بھی ہماری وجہ سے ہٹ رہیں ہیں۔ پیسے بھی ہماری وجہ سے مل رہے ہیں۔ خزانہ کے منہ بھی ہماری وجہ سے کھل رہے ہیں۔ اور سب کچھ کھا کر مونچھوں کو تاؤ بھی ہماری طرف دیکھ کر دیتے ہو۔ نیچے کرو مونچھ ورنہ نہ مونچھ رہے گی نہ مونچھ والا منہ رہے گا۔ کیا حیثیت ہے تمہاری مجھے ایک نے پوچھا آپ کیا کریں گے۔ میں نے کہا ابھی آپ کو یہ نہیں پتا چلا۔ آپ لے آیئے۔ پی آئی اے کے صرف پانچ جہاز کافی ہیں۔ یہ تو حملہ بھی ہمارا ہے۔ ملک بھی ہمارا ہے۔ طیارے بھی ہمارے ہیں۔ پانچ جہاز کافی۔ ایک جہاز ایک بٹیرے کیلئے ایک جہاز ایک چھاؤنی کیلئے۔ دو تین جہاز دوسرے کاموں کے لیے مسئلہ ختم وہ کام کر گئے۔ جہاز جو کام ایٹم بم نہ کر سکے۔ تو دوستوں جہاد کا وقت ہے۔ اب کچھ کام کرنے کا وقت ہے۔ اس لیے اب جہاد کی بات کرو۔ جنگ کی بات کرو۔ لڑنے کی بات کرو۔ دشمن سے نبرد آزماؤ۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی بات کرو۔ اس کے پنجوں میں پنجے ڈالنے کی بات کرو۔ کہہ رہے ہیں۔ جناب جہاد کی بات نہ کرو یہ دہشت گردی ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر جہاد کا نام دہشت گردی ہے تو جہاد کا نام رکھنے والی ماٹو فوج کا پاکستان میں بنانا یہ دہشت گردی نہیں

ہے۔ اچھا مجھے بتلاؤ۔ یہ جو آپ نے ایٹم بم بنایا تھا۔ یہ ایٹم بم شوپیں میں رکھ کر مینار پاکستان پر دیدار کرنے کیلئے بنایا ہے۔ کیوں بنایا ایٹم بم (لڑائی کیلئے) پانچ لاکھ فوج بھرتی کیوں کی۔ (لڑائی کیلئے) الخالد ٹینک کیوں بنایا (لڑائی کیلئے) قرض پر ہیلی کاپٹر کیوں لیے (لڑائی کیلئے) اگر لڑائی جنگ جہاد کی بات دہشت گردی ہے تو پھر فوج ختم کرو۔ اور ٹینکوں کو بسوں کی جگہ لے آؤ۔ اور پھر ہیلی کاپٹروں کو ملتان ائر پورٹوں لے آؤ۔ پانچ پانچ روپے میں خانپور چلتے ہیں۔

اگر لڑائی کا نام دہشت گردی ہے تو فوج کس لیے ہے۔ پھر یہ ایٹم بم کس لیے ہے پھر آب دوزیں کس لیے ہیں۔ پھر ٹینک کس لیے ہیں۔ سب کچھ کس لیے۔ (لڑائی کیلئے) اور ہمارے ملک کا حکمران وہ شخص ہے جو اس پاک فوج کا سربراہ ہے۔ جس فوج کا ماٹو ہے ایمان تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ تمہارے مر جائیں تو دہشت گردی ہمارے عراق میں مریں تو جرم ہمارے کسوا میں تڑپتے کو امن ہمارے چیچنیا میں تڑپے کو امن ہمارے کشمیر میں تڑپے تو امن ہمارے مر گئے مکھی مچھر تمہارے مر گئے اشرف المخلوقات دنیا میں مسلمانوں پر گراؤ یہ اقوام متحدہ سلامتی کا فرمان اور کوئی بم تمہاری طرف جا پڑے تو دہشت گردی کونسی دہشت گردی کیا معنی ہے دہشت گردی کا۔ دہشت گردی کا یہ معنی نہیں ہے۔ جو تم کر رہے ہو۔ دہشت گردی کا معنی وہ ہے جو اسلام قرآن مسلمان بتلاتے ہیں۔ تم نے تو پوری دنیا میں اندھیرا مچایا۔ تم نے پوری دنیا میں ظلم و تشدد اور بربریت کا طوفان مچا رکھا ہے۔ آئے روز عراق پر بم گریں۔ آئے روز کسوا بوسنیا مقتونیا مسلمانوں کو باندھ کر تم نے تو سرکاری درندوں کے سامنے ڈال دیا۔ تم نے پوری دنیا میں ظلم کا بازار گرم کیا۔ یہ دہشت گردی نہیں تمہاری دو چار عمارتیں زمین بوس ہو

گئی۔نہیں مانتے ہم اس کو دہشت گردی یہ ردعمل ہے یہ ایسے کوتسیا ہے۔ یہ سوال کا جواب ہے۔ عالم پورے کی آواز ہے۔اور میں وہی کہا کرتا ہو۔ میں تمہیں کہتا ہوں حکمرانو! امریکیوں وفا کرو گے وفا کریں گے۔

حیا کرو گے حیا کریں گے جفا کرو گے جفا کریں گے ۔

تباہ کرو گے تباہ کریں گے ظلم کرو گے ظلم کریں گے۔

ستم کرو گے ستم کریں گے۔ جبر کرو گے جبر کریں گے۔

رحم کرو گے رحم کریں گے۔ کرم کرو گے کرم کریں گے۔

ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے ..... جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے تم بم گراؤ۔ ہم جواب میں پھول گرائیں یہ نہیں ہوسکتا تم ہمارے بچے ذبح کرو ہم تمہاری تعریف کریں یہ نہیں ہوسکتا تم امت مسلمہ کو آگ وخون میں تڑپا دو۔ یہ نہیں ہوسکتا تم ایک بچے کی گردن پر چھری چلاؤ گے۔ ہم تمہارے ہزاروں کی گردنوں پر تلوار رکھیں گے۔

(پاکستان کا وزیراعظم طارق اعظم طارق اعظم)

(پھر مولانا کہتے ہیں)

میں پاکستان کا وزیراعظم ہوتا۔ تو پاکستان میں ملا عمر اور اسامہ بن لادن کا استقبال ہوتا۔ میں وزیراعظم ہوتا تو میں امریکہ کو بتلا دیتا کہ یہ ایٹم بم ہم نے تمہارے لیے بنا رکھا ہے۔ ادھر میلی آنکھ سے دیکھو گے تو اڑا کے رکھ دیں گے۔ (انشاءاللہ)

لیکن کوئی بات نہیں کیا ہوا۔ ہم وزیراعظم نہیں۔ لیکن پوری قوم ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔

ہم چھین لے گئیں تم سے یہ شان بے نیازی
تم مانگتے پھرو گے غرور اپنا

کیا سمجھتے ہو تم امریکہ کے قیدیوں امریکہ کے نمک خواروں امریکہ کے بے لگام غلاموں یہ قوم ضمیر فروش قوم نہیں ہے۔ کہتے ہو کھانے کو مل رہا ہے۔ ڈالر مل رہے ہیں۔ لعنت ہے ایسے ڈالروں پر لعنت ہے ایسی منزن فضاؤں پر ایک ہاتھ سے ڈالر کھاؤں دوسرے ہاتھ سے امریکہ کی بندوق رکھ کر بھائی کا سینہ چھنی کرواؤں لعنت ہے ایسی زندگی پر لعنت ہے ایسی ذات پر لعنت ہے ایسی روزی پر لعنت ہے ؎

اے طائر طاعوتی اس رزق سے موت اچھی
جس سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

کیا کہہ رہے ہو۔ ڈالر مل رہے ہیں۔ ڈالروں کے بھوکوں رات کو ڈالروں سے صندوق بھر کر کنجری بھی سویا کرتی ہے۔ شہر میں کنجری اور کنجروں کی حیثیت کیا ہے۔ دنیا میں ضمیر فروشوں کی کوئی عزت نہیں۔ ہمیں کہتے ہیں پاکستان کی بات کرو۔ میں بھی کہتا ہوں ہاں پاکستان کی بات کرو۔ آؤ پاکستان کی بات کریں۔ تم بھی پاکستان کی بات کرو۔ میں بھی پاکستان کی بات کرتا ہوں۔ تم استحکام کی بات کرو سلامتی کی بات کرو۔ خوشحالی کی بات کرو ہم سے منصوبے باندھ لو۔ حصے کا کام ہم کریں گے۔ ایک حصہ تم کر لینا آؤ پاکستان کی بات کرو۔ لیکن جب تم پاکستان کی بات کی بجائے۔ امریکہ کی بات کرو گے تو پھر میں طالبان کی بات کروں گا۔ تم پاکستان کی بات چھوڑ کر بش کی بات کرو گے میں پھر اسامہ کی بات کروں گا۔

اور تم ڈھونڈتے پھرتے ہو اسامہ بن لادن کو۔ اور میں تمہیں کہتا ہوں۔ جرم بتاؤ کیا

ہے اس کا کہتے ہیں ۔ وہ علی الاعلان اعلان جہاد کرتا ہے۔ وہ سرمایہ داری اشتراکیت وہ امریکہ کی نام نہاد سپر ایجنسی کے خلاف نشان بغاوت بن چکا ہے۔ وہ کہتا ہے جزیرۃ العرب سے یہود و نصاریٰ نکل جائیں میں کہتا ہوں اگر یہ جرم ہے۔ تو میں کہتا ہوں جزیرۃ العرب سے نکل جاؤ۔ میں کہتا ہوں۔ اسلام اور مسلمانوں کے وسائل واپس کرو۔ میں کہتا ہوں یہود و نصاریٰ کی فوجوں کو جزیرۃ العرب سے نکل جانا چاہیے۔ میں کہتا ہوں تم سے جہاد فرض ہے میں کہتا ہوں تم سے قتال فرض ہے وہ اسامہ ملے یا نہ ملے۔

میں اسامہ ہوں میں اسامہ ہوں

میں اسامہ ہوں

تم سے اعلان جہاد کرتا ہوں تم سے اعلان بغاوت کرتا ہوں تم سے لڑنے کی بات کرتا ہوں تم سے جگہ جگہ پر گلی گلی میں شہر شہر میں بستی بستی پوری دنیا میں تم سے جہاد کی بات کرتا ہوں ۔ پکڑنا ہے تو مجھے پکڑو۔

؎ یہ بازی موت کی بازی ہے یہ بازی تم ہی ہاروں گے

ہر گھر سے اسامہ نکلے گا تم کتنے اسامہ مارو گے

لڑنا چاہتے ہو ہم لڑنے کو تیار ہیں.....

مارنا چاہتے ہو ہم مرنے کو تیار ہیں.....

لڑنا منظور مرنا منظور گردنیں کٹوانا منظور سنو یہ وہ قوم ہے اگر بھڑک گئی سر بلندی ان کی فطرت میں انہیں لوٹنا نہیں آتا سر جھکانا نہیں آتا۔

مت سیکھاؤ میری قوم کو بے غیرتی کے سبق

مت پڑھاؤ میری قوم کو بے حیائی کے سبق مت بتاؤ۔ میری قوم کو ضمیر فروشی کی داستان سرکاری مولوی ٹی وی پر آ رہے ہیں۔ باہر نکل کر دیکھو دنیا تمہیں کیا کہتی ہے۔ ٹی وی پر آ کر فلسفے دیکھاتے ہو۔ اور ایک کہتا ہے۔ جو اسلام کی تشریح میں کر سکتا ہوں وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ سچی بات ہے۔ جو چودہ سو سال میں کسی محدث نے کسی مفکر نے۔ مفسر نے نہیں کی۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں نہیں ہے۔ جو قرآن میں نہیں ہے۔ جو حدیث میں نہیں ہے۔ وہ خود ساختہ تفسیر تو کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ چیلنج کے طور پر کہتا ہوں ۔حکمرانوں کے منظور نظر کیا ہے۔ ہم تم سے ناواقف نہیں تیرے میرے گھر کے درمیان ایک دیوار ہے۔ تو بہادری کی باتیں کرتا ہے۔ میں جھنگ کی گلیوں سے تیرے بیس خاوند ثابت کر سکتا ہوں حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ العالیہ وہاں تشریف لائے مسجد حق نواز میں ایک شخص مجھے کہنے لگا میرا تعارف کرا دو۔ میں نے کہا اللہ بخش تیرا کیا تعارف کراؤں اللہ بخش نہ کہو حضرت نو دسو۔ میویں ایدا کسھم آں۔

حکمرانو پالیسی بدلو۔ پالیسی بدلو۔ مجھے خدشہ ہے اس بات کا حکمرانوں تمھاری غلط پالیسوں کی وجہ سے پاکستان کی مقدس فوج کا معیار گر جائے گا۔ تمہاری پالیسیوں کی وجہ سے ہماری پاک فوج اپنا وقار کھو جائے گی پالیسی بدلو۔ ورنہ ملک خانہ جنگی کا شکار ہو جائے گا خدا کی قسم یہ کیسے ممکن ہے۔ طالبان پر بم گریں ان کے لاشے تڑپیں وہاں گولیوں کی بارش ہو۔ وہاں میزائل گریں۔ بی بی سی لندن دنیا کا میڈیا ان کو تڑپتا ہوا دکھائے وہ تڑپ رہے ہو۔ ماہی بہار کی طرح وہ پھڑک رہے ہو۔ زہریلی گیسوں میں یہ قوم چپ رہے یہ قوم غفلت کی نیند سو رہی ہے۔ یہ نہیں ہو گا نہیں ہو گا نہیں ہو گا وہ تڑپیں گے میں تڑپوں گا وہ مریں گے تو میں

مروں گا۔ انکی زندگی میری زندگی ان کی زندگی قوم کی زندگی۔ وہ جیئے تو ہم جیئے۔ وہ مرے تو ہم مرے ہم وہ جدا نہیں ہے۔ ہم وہ ایک ہیں ایک ہیں ایک ہیں وہ تڑپیں گے ہم تمہیں تڑپا دیں گے۔ طالبان تنہا نہیں ہوتم۔ اکیلے نہیں ہوتم امیر المومنین تیرے جانثار لاکھوں ہزار۔

امیر المومنین خدا نے تمہیں ویسے ہی بڑا حوصلہ دیا ہے قربان تیری جرات پر قربان تیری بہادری پر قربان تیری جسارت پر گذشتہ اتوار کبیر والا میں ختم بخاری کے موقوع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالیہ سے ملا الگ تنہائی میں میں نے کہا آپ کل ہی تشریف لائے ہیں۔ افغانستان سے ارشاد فرمایا ہم نے کہا سیدی امیر المومنین حالت بہت نازک ہے۔ عالم کفر ایک ہو چکا ہے۔ افغانستان کا گھیراؤ ہو رہا ہے۔ بچنے کی صورتیں معدوم ہو رہی ہیں۔ حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تھوڑی سی نرمی تھوڑی سی لچک پیدا کر لیجیے سب کی باتیں سننے کے بعد ایک بات کہی مرد قلندر نے فرمایا تمہاری نظریں اسباب پر میری نظر مسبب الاسباب پر مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو۔ خدا نے اس دور میں تمہیں عمر ثانی دے دیا ہے۔ خدا نے اس دور میں تمہیں خالد بن ولیدؓ کی جگہ اسامہ دے دیا ہے۔ خدا نے تمہیں دو لائنیں دے دی ہیں۔ اب قدر کرنا تمہارا کام ہے۔ ہمارا کام ہے۔ یہ تمہاری بھول ہے اسامہ تمہیں مل جائے گا۔ اسامہ مل گیا۔ تو کیا ہوگا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خدا نے تم پر رحم کی بارش کی۔ اس کی عطاؤں کی انتہا ہوگئی اس نے تمہیں حوصلہ دینے والا اسامہ بن لادن دے دیا ہے۔ جس کے نام سے دنیا لرزہ براندم ہے۔

(ہے یا نہیں ہے) ایسی قیادت مل گئی عظیم سیادت مل گئی عظیم قیادت مل گئی۔ اب جانثاروں کی ضرورت ہے۔ اگر خالد و عمر مل گئے ہیں تو پھر ضرار بن کے اٹھو اگر امریکہ اور برطانیہ مل گئے ہیں تو پھر شیر بن کے اٹھو۔ اٹھو سپاہ صحابہؓ کے نوجوانوں اٹھو مذہبی جماعتوں کے رضا کارو! دین کی محبت کے دم بھرنے والو اٹھو اٹھو میدان میں آ کر احد و بدر کی یاد تازہ کر دو۔

؎ قضائے بدر پیدا کر فغائے بدر پیدا کر
فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں قطار اندر قطار اب بھی

اتر سکتے ہیں۔ اور میں کہتا ہوں۔

ایک وقت تھا سیدنا خالد بن ولیدؓ نے فرمایا تھا۔

سات ہزار کیلئے 30 کافی بلکہ اکیلا کافی پھر ساٹھ ہزار کیلئے ساٹھ کافی وہ دور پلٹ آیا ہے۔ اب تو کمپیوٹر کا دور ہے۔ ہم کمزور ہو گئے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے انگلیاں ہلانا تمہارا کام ہے۔ آگے دیکھو میری عظمت کیا کرتی ہے۔ کمپیوٹر کا دور ہے بھائی۔ پہلے دور میں بادشاہ آئے پچاس سال مخالفین پچاس سال سزا سولی پر لٹک رہے ہیں۔ بادشاہ آیا تو انتقام کا سلسلہ چالیس سال دراز اور یہ کمپیوٹر کا دور ہے۔ دو سال اندر دو سال باہر کمپیوٹر کا دور ہے۔ جلدی جلدی فیصلے ہو رہے ہیں۔ دور ہے کمپیوٹر کا ایک ایک کا گلہ دبانا پڑتا تلوار سے صبح سے شام ہو جاتی۔ سوا لاکھ بنا کمپیوٹر کا دور ہے کہنے کو یہ کہتے ہیں ہم یوں کر دیں گے وہ کہتے ہیں ہم وں کر دیں گے نہ تم یوں کر سکتے ہو۔ نہ تم وں کر سکتے ہو۔ تم کچھ نہیں کر سکتے۔ میں مانتا ہوں تمہارے پاس ایٹم بم ہیں۔ میزائل ہیں میں مانتا ہوں تمہارے پاس بہت کچھ ہے۔ لیکن ایک چیز نہیں ہے تمہارے پاس ..... وہ جذبہ نہیں ہے تمہارے پاس جو دل کو حرکت دیتا

ہے وہ دل نہیں ہے تمہارے پاس جو انگلی کو حرکت دیتا ہے وہ چیز نہیں ہے تمہارے پاس جو بدن کو دبایا کرتی ہے وہ تمہارے پاس نہیں ہے۔ وہ ہمارے پاس ہے۔ اس لیے ہم نہیں ڈرتے (لڑنے کو تیار ہو انشاء اللہ) پھر کہہ دو گھروں سے نکلنا ہے۔ طلاقیں دے کر عملی نہیں۔ گھروں سے نکلو واپس نہ پلٹیں گے۔ بچوں کو چھوڑ کر بیویوں کو چھوڑ کر جائیدادوں کو چھوڑ کر سر پر کفن باندھ کر نکلنا تمہارا کام ہے فتح اور کامیابی دینا خدا کا کام ہے۔ یہ کچھ نہیں یہ ایٹم بم یہ امریکی کتے کچھ نہیں ہیں۔ کہتے ہیں امریکیوں کو گالی مت دو۔ (دل دکھدا اے) امریکہ کو گالی دینے سے اگر تمہارے دل میں مروڑ اٹھتا ہے تو میں زیادہ دوں گا۔

حکمرانو پوری قوم کی آواز سنو تم کہتے ہو۔

امریکہ سے مخالفت مول کیسے لیں امریکہ سے مخالفت مول لینے سے تیار نہیں ہو۔ اپنی قوم سے جنگ کرنے سے تیار ہو گئے ہو..... غلط بتایا ہے تم کو کسی نے اگر کسی نے بتایا ہے کہ نظر بند کر دیں گے جیلوں میں ڈال دیں گے۔ قوم کو چپ کرا لیں گے۔ خدا کی قسم ہم جس قوم کو چھوڑیں لیکن قوم ہمیں چھوڑنے کو تیار نہیں۔ جو لیڈر بک جائے۔ جو لیڈر جھک جائے۔ وہ لیڈر چھپ جائے۔ اس لیڈر پر لعنت کر کے میدان سے بھاگ جانا۔ قیادتیں بھی مل جائیں گی۔ وزارتیں بھی مل جائیں گی مل جائیں گی خود نکلو

شاہیں اڑا قیدی پرندوں کو بتا کر
ٹکراؤ سلاخوں سے اوڑو خون میں نہا کر
بازو پہ بھروسہ ہے تو انصاف نہ مانگو
اس دور میں بچھتاؤ گے زنجیر ہلا کر

بازو پہ بھروسہ ہے میدان میں آؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ نکلو اس پیغمبر کی طرح میدان میں آؤ۔ اس رسول کے جانثاروں کی طرح جو گھروں سے باہر آئے تھے۔ تیر و تلوار نہ تھے۔ جو میدان میں آئے تھے جسم پہ زرہ نہ تھی۔ جو دشمن کے مقابل کھڑے تھے۔ مگر نہتے تھے۔ بڑے نہتے تھے۔ دولت ایمانی جذبہ جہاد شوق شہادت ان کا سرمایہ تھا۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ کم من فئة قليلة غلبت فئةً كثرةً بإذن (پ۲ بقرہ ع ۱۶)۔

خدا پہ بھروسہ کرو۔ اللہ پر بھروسہ کرنے والے نہتے بڑے بڑے لشکروں پر بھی ہو سکتے ہیں۔ گئے وہ دن پلٹ دو وہ تاریخ جس تاریخ میں ساری رات دھوم کے انداز میں سنی ہوئی نظموں اور تقریروں پر سر دھل کر چلا جایا کرتے تھے۔

اپنی تاریخ بدلو۔ سوچ کے دھارے بدلو۔

عمل اور کردار کے زاوئے بدلو جتنی تقریریں سنی ہیں اب ان پر عمل کا وقت ہے۔ کیا خیال ہے۔ باخدا کیا کہوں جل رہ ہے دل جب سے سنا ہے قندھار کابل اور جلال آباد پہ بمباری ہو رہی ہے۔ کس جرم میں کس جرم میں باای ذنب من قلت کس جرم میں مارے جا رہے ہیں۔ کس جرم میں بم اور گولیوں سے چھلنی کیا جا رہا ہے۔ جرم بتلاؤ۔ تمہیں جواب آئے گا۔ ایک جرم ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی جاجا کر تھانے میں
خدا کا نام لیتا ہے اکبر اس زمانے میں

ایک جرم ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ وحدہٗ لاشریک کے ماننے والے ہیں۔ انہوں نے خدا کو سپر پاور مانا۔ انہوں نے کفر کے سامنے سر جھانے سے انکار کیا ہے۔ یہی

وجہ جرم ہے ان کا اسلام کا نام لینا اسلام کا نفاذ طالبان کا جرم بن گیا ہے آج اس جرم کی سزا دینا کفران کو دے رہی ہے۔ پاکستان کے حکمرانو تم کس جرم کی سزا دینا چاہتے ہو۔ امریکہ یورپ روس برطانیہ اسرائیل ہندوستان کے وزیر اسلام کا جو دفاع کرتا ہے۔ وہ تو اس لیے آتے ہیں۔ اسلام کو ختم کر دیں۔ تم کس لیے تعاون کر رہے ہو۔ تم کس جرم میں ان کی طرف آگے بڑھ رہے ہو۔ کونسے قصور کی سزا دینا چاہتے ہو۔ کہ بائیس سو کلومیٹر لمبی سرحد جو تمہارے لیے محافظ بن کر ہر وقت دکھ سکھ میں شریک ہے۔ تمہارے مفتی محافظ بن کر تمہارے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ اپنے دوستوں کے سینوں میں گولیاں اتارنا چاہتے ہو۔ جنہوں نے تم کو روس سے بچایا۔ جنہوں نے تم کو انڈیا سے بچایا۔ جنہوں نے دنیائے کفر کے راستے روکے۔ آج ان لوگوں کو قتل کرنے کیلئے آج مسلمانوں کو مروانے کیلئے چڑھ دوڑے ہو۔ لعنت ہے تمہاری ذات پر لعنت ہے تمہارے فیصلے پر غلط سوچ ہے تمہاری۔ یہ خبیث آئے گا مزائل مار کے چلا جائے گا۔ اور مجھے بتلاؤ نہ ختم ہونے والی دشمنی کے بیج بو کر چلا جائے گا۔ بعد میں تم بتلاؤ کیسی فصل کاٹو گے۔ یہاں سرنگ کی فصلیں کٹا کریں گی۔ یہاں امریکہ کے جانے کے بعد مسلمان ایک دوسرے دست و گریبان ہونگے امریکہ کے جانے کے بعد ہماری آنے والی نسلوں کو صدیوں تک مسلمانوں کو دشمنی دے رہے ہو۔ خدا کیلئے دشمنی کے بیج مت بوؤ مت بو دشمنی کے بیج.....

صدا رہے پھولا یا رب چمن میری امید کا
جگر کا خون دیکر یہ پودے ہم نے پالے ہیں

ہم نے خون جگر سے پروان چڑھنے والی تاج پانی کی طرح ہم اتنے سستے ہو گئے

تمہاری نظر میں۔ وہی بات کرتا ہوں۔

؎ لیے کھڑی ہے بلبل چونچ میں گل
شہید لاش کی تربیت کہاں ہے

اور جو بات کہی تھی مولانا حسین احمد مدنیؒ نے کیا شعر ہے۔

؎ کھلونا سمجھ کر نہ توڑو ہمیں
ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں

کھولنا سمجھ کر توڑ رہے ہو۔ یہ مملکت اسلامیہ جو اللہ نے اس دور میں امت مسلمہ کیلئے یہ آئیڈیل بنا کر ایک مینارہ نور بنا کر بڑی مدتوں کے بعد ایک مملکت اسلامیہ کا وجود آیا تھا۔ دنیا کے نقشے پر کافر لوگ تو چاہتے نہیں ہیں۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ کفار پھونکیں ماریں کوئی گلہ نہیں۔ تم بھی پھونکیں مار رہے ہو۔ تم بھی بجھانا چاہتے ہو۔ تم بھی ہاں میں ہاں ملا رہے ہو۔ ان کے قدموں میں قدم ملا رہے ہو۔ باز نہیں آؤ گے تو سنو نہیں باز آؤ گے تو سنو جو ہے تمہارے پاس ضابطہ وہ لاؤ۔ جو بغاوت کی دفعہ ہے۔ لاؤ میں باغی ہو۔ میں اعلان بغاوت کرتا ہوں۔ اگر طالبان کے مقابلے میں تم امریکہ کا ساتھ دو گے۔ تم امریکہ کے ساتھ چلو گے۔ تم اس کے حامی بنو گے میں اعلان بغاوت کرونگا بغاوت کروں گا امریکہ سے لڑیں گے۔ لڑیں گے۔ تو تم سے بھی لڑیں گے۔ باز آؤ۔ وہ بھیس ہم کو مت دکھاؤ۔ جب ہمارے ہاتھ تمہارے گریبانوں کو پکڑے ہوئے ہونگے۔ جب گلیوں میں امریکہ کے حامیوں کی لاشوں کے ٹکڑے ہو رہے ہونگے۔ حالت یہ ہے میں نے جمعہ کے دن اسلام آباد میں امریکی پتلے پر کھڑے ہو کر تقریر کر دی۔ کہرام مچ گیا۔ یہ آپ نے کیا کر دیا۔ میں پتلے پر کھڑے ہو کر تقریر کروں۔ تمہارے دلوں میں مروڑ اٹھے۔ ہماری لاشوں میں کھڑے ہو کر

ہمیں چیلنج کرے۔تمہارے ماتھے پر تیور تک نہ آئے۔ بابی عقل و دانش بیاید بار لیست ڈوب مرو۔ایسے بے غیرت لوگوں کی اس پاک سرزمین میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

غیرت مند بہادر لیڈر بے خطر خدا پہ بھروسہ رکھنے والی قیادت کی ضرورت ہے۔ اب ہمیں ڈالر پہ بھروسہ رکھنے والی قیادت کی ضرورت نہیں ہے۔تم ڈالر کھاؤ۔ہم تمہیں جوتے کھلائیں گے۔تم امریکہ کی غلامی کے تاج پہن رہے ہو۔ہم تمہیں نفرت کے جوتے ماریں گے۔تمہارے سر پر تکبر کا ایک بال بھی باقی نہیں رہے گا۔کیا سمجھتے ہو یہ قوم پاکستان کی قوم ہے۔الحمد للہ اس کو علمائے دیوبند کی قیادت وسعادت نصیب ہے۔تم ہماری تاریخ سے واقف ہی نہیں ہو۔ہم وہ ہیں جنہوں نے تمہارے اباو اجداد ..... جانتے ہو امریکہ کی ہسٹری کو آپ کو نئی بات بتلاتا ہوں۔ یہ امریکی کون ہیں۔آپ نہیں جانتے جب کولمبو نے امریکہ دریافت کیا اس نے آکر یورپ میں کہا اس کی سرزمین بہت اچھی ہے آب وہوا بہت اچھی ہے۔ چلو امریکہ کو آباد کریں۔ امریکہ جب کوئی نہ جا رہا تھا سوچ سوچ کر کہا ہماری جیلوں میں جو ڈاکو بند ہیں۔ جو قاتل ہیں ہماری جیلوں میں جو بے ایمان ہیں۔ان کو اٹھا کر امریکہ لے جاؤ۔تا کہ یہ جا کر امریکہ کو آباد کریں۔ اوئے! ڈاکوؤں کی اولاد امریکہ چوروں کے لطفے امریکہ بے ایمانوں کی ذریت امریکہ بے ایمانوں کے لطفوں تم کیا جانتے ہو۔ مسلمان کون ہوتے ہیں۔مسلمان کی طاقت کیا ہے۔تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔تم بے غیرتوں کی اولاد ہو۔ امریکی مائیں اپنے بچوں کو میدان میں لڑنے کیلئے نہیں جنتی۔ امریکی مائیں اوئے اپنے بچوں کو شراب و کواب کیلئے جنتی ہیں۔ اور مسلمان مائیں اپنے بچوں کو غیرت کے ساتھ جینے کیلئے جنا کرتی ہیں۔مسلمان مائیں اپنے بچوں کو اپنی گھٹی میں شہادت کا

دودھ پلاتی ہیں۔ مسلمان مائیں اپنے بیٹوں کو جہاد کی لوریاں دیتی ہیں۔

جہاد کی لوریاں سن کر جوان ہونے والو۔

اٹھ کھڑے ہو کر نعرے جہاد لگاؤ۔

اٹھو کھڑے ہو کر

نعرہ تکبیر سبیلنا سبیلینا الجهاد الجهاد

طریقنا طریقنا الجهاد الجهاد .

لبیک لبیک اللهم لبیک

تشریف رکھے بیٹھ جایئے شاید اس کے بعد تم اس طرح جمع نہ ہو سکو رات کی ان آخری ساعتوں میں۔

بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہو کر یہ عہد کر کے جانا ہے۔ اب پاکستان کی دھرتی پر جینا ہے۔ تو طالبان کا حامی بن کر جینا ہے۔

جینا ہے تو بہادر بن کر جینا ہے۔

جینا ہے تو مسلمان بن کر جینا ہے۔

پاکستان میں نہ امریکیوں کو آنے کی اجازت ہے۔ نہ امریکہ کے لوٹوں کو پاکستان آنے کی اجازت ہے۔ اور نہ امریکہ کے ٹوٹوں کو حکومت کی اجازت ہے۔ تیار ہو اس لیے.....کال کا انتظار کرو۔ پالیسی کا انتظار کریں سر پہ کفن باندھو گے تو پھر ایسا کرنا۔

کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا
میرے اندھیرو کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

وما علینا الا البلاغ المبین ۔

عنوان : ظلم کی داستان

بمقام : جھنگ

تاریخ :

الحیدری میڈیا

سیل

میں اپنی چند معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں بالخصوص چند روز قبل حضرت مولانا مختار سیال شہیدؒ کی شہادت کا واقعہ اور اسکے بعد شام کے وقت سلیم فوجی کا قتل کیا جانا اور پھر ایک ساتھ سازش کے تحت اس سارے کے سارے پس منظر کو عوام کی نظروں سے اوجھل کرنے کے لیے اہلسنت والجماعت جھنگ کی عوام کا پولیس کے ساتھ محاذ آرائی کرا کے ایک وحشت اور خوف کے نئے باب کو کھولنا۔ میں آج آپ کے سامنے اس عنوان پر اظہار خیال کروں گا۔

میری آج کی تقریر نہ صرف عوام کیلئے حاضرین کیلئے اور کیسٹ میں سننے والے عائبین کیلئے ایک معلوماتی اور سپاہ صحابہؓ کی ایک داستان اور ایک ظلم کی حیثیت نہیں رکھے گی۔ بلکہ میری آج کی تقریر ضلع جھنگ کی انتظامیہ کیلئے اور پنجاب گورنمنٹ کیلئے وفاقی گورنمنٹ کے لئے بھی ایک آئینہ کی حیثیت رکھے گی۔

اگر گورنمنٹ کے ذمہ دار حضرات میری اس تقریر کے آئینے میں نظر کرنا چاہیے۔ تو پورے ملک کے صورتِ حال ان کو بڑی اچھی طرح نظر آسکتی ہے۔

اور انہیں خود بخود اس آئینے میں نظر آجائے گا۔

کہ پاکستان میں تخریب کار کون ہے؟

دہشت گردی کا آغاز کس نے کیا؟

ملک کی سلامتی اور ملک کی بقا کے خلاف کون جدوجہد کر رہا ہے؟

اور کس نے ہر ہر موقع پر ہر ہر لحہ پر پاکستان کی سلامتی اور بقا کو مدنظر رکھتے ہوئے

اپنا قیمتی سرمایہ لوٹانے کے باوجود

اپنے مستند علماء کرام کا خون بہنے کے باوجود

اپنے نونہالوں کو گولیوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھنے کے باوجود صبر کا دامن نہ چھوڑا اور کسی طرح بھی حالات کو پراگندہ نہیں ہونے دیا۔

میرے بھائیوں! دکھ اس بات کا ہے کہ آئے دن ظلم بھی اہلسنت والجماعت پر ہوتا ہے۔ طعنہ تشنیں کا نشانہ بھی سپاہِ صحابہؓ بنتی ہے۔ اور ہر طرح کی مصیبت کے پہاڑ بھی ہم پر ٹوٹتے ہیں۔ پھر اگر قانون بھی حرکت میں آتا ہے تو ہمارے خلاف آتا ہے۔

قید و بند کی صعوبتیں اور جھوٹے مقدمات کا نفاذ بھی اگر ہوتا ہے تو وہ بھی ہم پر ہوتا ہے۔

وہ قاتل وہ تخریب کار جابر بڑی تیزی اور چالاکی سے کام کر کے منظر عام سے ہٹ جاتا ہے۔ اور پھر وہ چلانا شروع کر دیتا ہے اس کا انداز وہ پرانا انداز ہوتا ہے جو یوسف علیہ السلام کے بھائیو، نے اختیار کیا تھا، اس کا انداز وہ ہی پرانا انداز ہوتا ہے جو انداز کوفہ کے لوگوں نے اختیار کیا تھا۔

کہ وہ ایک طرف سے امت مسلمہ کو مصیبت کے منہ میں ڈالتا چلا جاتا ہے۔

اور دوسری طرف سے وہ یوسف علیہ السلام کی قمیض لے کر روتا ہوا نظر آتا ہے۔

دوسری طرف سے بھی وہ کوفہ میں ماتم کی فضا قائم کر لیتا ہے۔ قاتل بھی خود ہوتے ہیں تخریب کار بھی خود ہوتے ہیں۔ غیر ملکی ایجنسیوں کا کردار بھی خود ادا کرتے ہیں۔ سارا کچھ کرنے کے بعد بڑی صفائی کے ساتھ، بڑی ہوشیاری کے ساتھ پس منظر میں جا کر اور خاص طور پر مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں۔

کیونکہ آج میں نے عرض کیا ہے کہ میری آج کی تقریر پاکستان کی گورنمنٹ کیلئے

ایک آئینے کی حیثیت رکھے گی، چونکہ میں اپنی تقریر کو آج نہایت اچھے کھلے الفاظ میں حقائق کی روشنی میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے نیچے والے عملے کو دیکھیں کوئی واقعہ پیش آجائے آپ کا کوئی ڈرائیور شیعہ ہو آپ کا کوئی ملازم شیعہ ہو۔

آپ کا کوئی نائب شیعہ ہو خاص طور پر سی آئی ڈی میں شیعے تھے۔

آئی ایس آئی میں شیعے تھے اور خفیہ ایجنسی میں شیعے گھسے ہوئے تھے۔

کوئی واقعہ پیش آجائے تو ساری خفیہ مشینیں حرکت میں آجاتی ہیں۔ ہر طرف سے ایک ہی آواز دی جاتی ہے ہر طرف سے ایک طرح کے مراسلے آتے ہیں۔

یہ آپ کو صحیح انفارمیشن نہیں آنے دیتے۔

ڈرائیور شیعہ وہ کان بھرتا رہتا ہے۔ نائب شیعہ وہ کان بھرتا رہتا ہے میں ان کو ایک ہی بات کہتا ہوں کہ تمام افسران اپنے نائبین کو دیکھیں ان کے نائبین میں سنی بھی ہیں ان کے نائبین میں شیعہ بھی ہیں وہ سنی کو خاموش پائیں گے وہ سنی کو صلح جو پائیں گے وہ سنی کو خاموش پائیں گے۔

وہ سنی کی زبان سے کوئی ایسی بات نہیں سنیں گے جب بھی ان کے کان میں کوئی معلوماتی بات ڈالی جائے گی جب بھی ان کے سامنے کوئی بات رکھی جائے گی وہ خود محسوس کر لیں گے کہ وہ بات کرنے والا، وہ الزام لگانے والا، وہ اطلاع دینے والا عنصر صرف اور صرف شیعہ کا ہوگا۔ اور کوئی دوسرا نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو میں اس کی ایک واضح اور ٹھوس مثال دینا چاہتا ہوں دو جون 1991 کو انٹرنیشنل کانفرنس اسلام آباد مین رکھی گئی اس کانفرنس کیلئے تیاریاں ہو رہی تھیں ہم

نے اس کانفرنس میں شرکت کیلئے پورے ملک میں تشہیر کی اور عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی.وہ خفیہ ایجنٹ اور وہ ایران کے ایجنٹ اور تعصب رکھنے والے شیعہ انھوں نے اپنی ایجنسیوں میں اپنی اطلاعات میں حکومتِ بالا تک یہ پیغام پہنچائے یہ حق نواز شہیدؒ کانفرنس اس کا مطلب یہ نہیں ہے اس کا مطلب پروگرام کرنا نہیں ہے۔

یہ اسلام آباد کا گھیراؤ کرنا چاہتے ہیں یہ اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے۔یہ اسلام آباد میں دھرنا دیں گے۔یہ حکومت کو مجبور کریں گے۔یہ حکومت سے مطالبات منوائیں گے۔یہ حکومت کو مجبور کریں گے کہ شیعہ کو کافر قرار دو۔یہ وزیروں کو اغواء کرلیں گے۔یہ پاکستان کا نظام ختم کریں گے۔یہ تمام کی تمام اطلاعات تھیں ۔چنانچہ کانفرنس سے ایک روز قبل ہم نے وزیرداخلہ سے ملاقات کی اور ذمہ دارافسران سے ملاقات کی۔انھوں نے کہا کہ آپ کانفرنس نہیں کرنا چاہتے۔آپ تو دھرنا دینا چاہتے ہیں۔آپ تو اسمبلی کا گھیراؤ کرنا چاہتے ہیں۔تب ہمارے ذہنوں میں یہ بات آئی اور کچھ ہمارے لوگوں نے ہمیں بتلایا کہ آپکے خلاف 80فیصد اطلاع آئی ہوئی ہے کہ آپ یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔

جب کہ میں خانہ خدا میں کھڑا ہوں جب کہ مسجد حق نواز اللہ کے گھر میں کھڑے ہوکر کہتا ہوں

کہ ہاتھ سے مسلنا ہم نے کبھی اس کے بارے میں سوچا بھی نہ تھا۔اور ہم نے کبھی کسی شخص سے یہ بات نہ کی تھی۔

کہ ہم اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے کہ ہم توڑ پھوڑ کریں گے۔

آخر میرا سوال ہے کہ ہم توڑ پھوڑ کیوں کریں گے؟

یہ ہمارا ملک ہے یہ اسمبلی ہماری ہے یہ پاکستان اپنا ہے۔یہ پورے ملک کا نظام ہمارا ہے اگر ہمیں اپنے کسی مطالبے کو پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی گی تو ہمارے پاس جمہوری راستے ہیں ہمارے پاس دلیلی راستے ہیں ہمارے پاس وفد کا انداز ہے ہم اس کے مطابق اپنا کام کرتے آئے ہیں۔

پھر یہ کانفرنس ہوئی اور پوری کانفرنس میں کوئی شخص یہ بات ثابت کر دے کوئی تخریب کاری ہوئی ہو۔کوئی غنڈا گردی ہوئی ہو اسلام آباد کی سڑکوں پر کوئی واقعہ پیش آیا ہو کانفرنس ہو کر ختم ہو گئی شام کو مغرب کی نماز سے پہلے اسلام آباد صاف ہو چکا تھا۔اسلام آباد میں کوئی گاڑی بھی نظر نہیں آئی تھی۔میرے بھائیو! اس کے برخلاف آپ نے دیکھا کہ شیعہ نے باقاعدہ اسلام آباد کا گھیراؤ کیا۔اسمبلی کا گھیراؤ کیا وہاں دھرنا دیا چلو اگر وہ پرانی بات ہے وہ تمہارے ذہنوں میں نہیں آ رہی ہے اس کو تم پسِ پشت ڈال دو گے تو تمھیں یاد ہونا چاہیئے کہ ہماری کانفرنس کے چند مہینے بعد شیعہ کے غنڈے 313 کے قریب بسوں پر سوار ہو کر آئے وزیر داخلہ کے دفتر میں گئے اور وہاں انھوں نے توڑ پھوڑ کی انھوں نے وہاں کے عملے کو زخمی کیا فرنیچر کو آگ لگائی وہ وزیر داخلہ کو تلاش کرتے پھرتے رہے کہاں ہے وزیر داخلہ؟ اگر وزیر داخلہ مل جاتے تو ان کی مرضی میں جو آتا وہ کر گزرتے۔

ان کی تمام تر بدمعاشی کے باوجود ان کو دوسرے روز اس طرح رہا کر دیا جیسے انھوں نے کوئی جرم کیا ہی نہیں آخر میں پوچھنا چاہتا ہوں انھیں رہا کیوں کر دیا وہ کون سی طاقت اور قوت تھی جس نے تمھیں مجبور کر دیا کہ انھیں رہا کرو تمھیں اس واقعہ کے پس منظر میں سب اپنی اطلاعات اور خفیہ ایجنسی کے شعبوں کا مطالعہ کرنا چاہیے تھا تمھیں رپورٹ لینی چاہیے تھی تمھیں

نوٹس لینا چاہیے تھا کہ کانفرنس میں ہنگامہ نہیں ہوا۔انٹرنیشنل کانفرنس میں کوئی دھرنے کی بات نہیں ہوئی تو یہ غلط رپورٹ کیوں دی گئی تا کہ حقیقت آپ کے سامنے آئے۔جن لوگوں نے وزیر داخلہ کے دفتر کو توڑا ہنگامہ آرائی کی اور پوری دنیا میں تمھاری بے عزتی کی تمھارا نظام اتنا ناقص ہے کہ چند غنڈے وزارتِ داخلہ کے دفتر میں داخل ہو کر سارا سامان الٹ پلٹ دیتے ہیں اور تم نے اس کے مقابلے میں دوسرے روز رہا کر دیا مجھے بتاؤ وہ کونسی طاقت ہے جو بار بار مجرموں کو چھوڑنے پر مجبور کرتی ہے۔بار بار ہم بے گناہوں کو گرفتار کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

اب میں اگلی بات کرتا ہوں،موجودہ تشدد کی لہر کا آغاز کہاں سے ہوا؟ موجودہ تشدد کی لہر کا آغاز سکندر شاہ سے ہوا،لاہور میں سکندر شاہ کا قتل ہوا اس کا قتل مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی پر ڈالا گیا۔کہ یہ ان کے کہنے سے ہوا۔

سب سے پہلے وہ تقریر لاؤ،سب سے پہلے وہ تحریر لاؤ،سب سے پہلے وہ گواہ پیش کرو۔کہ جن گواہوں کے سامنے جس جلسے پر جس جگہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے سکندر شاہ کے قتل کا اشارہ بھی کیا ہو۔میرے بھائیو! سکندر شاہ کے قاتل گرفتار ہو چکے ہیں۔تمام کے تمام حکومت کے پاس ہیں۔بقول حکومت کے انہوں نے اقرار بھی کر لیا ہے کہ ہم نے سکندر شاہ کو قتل کیا ہے۔

اس اقرار کے بعد لاہور کے بڑے بڑے افسر ہم سے ملاقات کر چکے ہیں۔ملاقات کر کے وہ خود اپنی زبان سے کہہ چکے ہیں۔قاتل مان چکے ہیں لیکن آج بھی وہ یہی کہتے ہیں کہ ہمارا تعلق سپاہ صحابہؓ سے نہیں ہے اس قتل میں ہمیں سپاہ صحابہؓ کے کسی قائد نے کوئی اشارہ نہیں کیا۔جب قاتل آپ کے ہاتھ میں آچکے ہیں اور قاتل اپنی زبان سے کہتے

ہیں کہ ہم سپاہ صحابہؓ سے بھی تعلق نہیں رکھتے اور ہمیں کسی قائد، کسی لیڈر نے کوئی حکم نہیں دیا ۔تو مجھے بتلاؤ اس سے بڑھ کر کیا زیادتی ہو سکتی ہے۔

سکندر شاہ کے قتل کے بعد دوسرے روز ہی گلگت میں یہ واقعہ پیش آیا کہ گلگت میں سپاہ صحابہؓ کے صدر ریا صدین نوجوان جو ایک با صلاحیت اور با اثر نوجوان تھا وہ اپنی دکان میں بیٹھا ہوا ہے۔مولانا حق نواز جھنگویؒ کی تقریر سن رہا تھا۔

اسی عالم میں کچھ لوگ آئے دکان پر بیٹھے ہوئے سپاہ صحابہؓ کے صدر ریا صدین کو شہید کر دیا۔آگے چوک پر کچھ لوگوں نے روکنے کی کوشش کی انہیں برسٹ مار کر پانچ نوجوان شہید کر دیے گئے۔مجھے بتلاؤ ان کا کیا قصور ہے۔دہشت گردی کا آغاز کس نے کیا؟ قتل وغارت گری کا آغاز کس نے کیا؟ اس سے آگے چلئے 3 جون بدھ کے روز کراچی میں ڈی مارکیٹ کے علاقہ سولجر بلاک سے آگے گزر کر وہاں پر مولانا علی شیر حیدری کی تقریر تھی۔جلسہ رات کے 12، 1 بجے ختم ہوا۔جلسہ ختم ہونے کے بعد نوجوان بسوں پر بیٹھ کر واپس جا رہے تھے۔دو بجے کے قریب اس سولجر بلاک کے قریب اس بھری ہوئی بس میں گرنیٹ مار کر دو نوجوانوں کو شہید کر دیا اور 28 نوجوانوں کو زخمی کر دیا۔

مجھے بتلاؤ کس نے کیا کراچی میں تشدد کا آغاز کس نے کیا؟ کراچی میں تخریب کاری کا آغاز کس نے کیا؟

بتلاؤ کراچی میں قتل وغارت گری کا بازار کس نے گرم کیا۔بتلاؤ رات کی تاریکیوں میں جلسہ سننے والوں پر بم کس نے پھینکیں؟ تم انہیں کیوں نہیں دیکھتے؟ تخریب کار ہمیں کہتے ہو۔تم سے بڑا کوئی ظالم نہیں ہو سکتا۔تم سے بڑا غیر منصف کون ہو سکتا ہے؟

قتل وہ کرتے ہیں ،بم وہ چلاتے ہیں ،تخریب کاری وہ کرتے ہیں ، الزام ہم پر عائد کرتے ہو۔

وائے ناکامی متائے کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساسِ ضیاع جاتا رہا

میرے بھائیو! 3جون کو یہ واقعہ پیش آیا اور صبح جمعرات تھی 4جون کو ۔5جون کو جمعہ کی نماز میں احتجاج تھا اس جگہ پر اس کراچی میں میری جامع مسجد صدیق اکبرؓ احتجاجی جمعہ میں ہزاروں کا اجتماع تھا پُر امن طور پر احتجاج ہو رہا تھا احتجاج ہمارا حق ہے ۔جمعہ کی نماز ہوگئی لوگ واپس جا رہے تھے تو مسجد جامع صدیق اکبرؓ پر نارنگ چورنگی کراچی میں 5جون کو بم مارے جس سے ایک طالب علم شاہد نامی شہید ہوگئے اور درجنوں نوجوان زخمی ہوگئے۔

دن دہاڑے یہ موٹر سائیکل سوار بم مار کر جب بھاگے لوگ ان کے پیچھے بھاگے ، پولیس نے پیچھے بھاگنے والوں پر گنیں تان لیں اور کہا جو ان کے پیچھے بھاگے گا ہم اس کو گولی مار دیں گے۔اگر یہ واقعہ غلط ہے تو تخریب کار میں ہوں ۔اگر اس کی گواہی کراچی کے لوگ دے دیں کہ پولیس نے قاتلوں کو پکڑنے نہیں دیا پھر مجھے کہنے دو شیعہ بھی تخریب کار ہے اور تم بھی اس کی خاطر داری کرتے ہو۔

میرے بھائیو! یہ کراچی کا واقعہ ہے اس واقعہ کے بعد ہم حج پر چلے گئے اس روز ہم نے حج پر جانا تھا۔ہمیں لاہور ائیر پورٹ پر یہ بات معلوم ہوئی ۔اگر اس سے پہلے ہمیں یہ واقعہ معلوم ہو جاتا تو یہ حج کا سفر نہ ہوتا ہم احرام نہ باندھ چکے ہوتے ۔خدا کی قسم کوئی اور سفر ہوتا میں ان لاشوں کو چھوڑ کر کبھی نہ جاتا ۔حج کا سفر تھا ہم نے کہا چلو اللہ کی بارگاہ میں دعا

کریں گے حج پر جا کر جلدی سے جلدی لوٹیں گے۔حج پر بھی جا کر چین نہیں آ رہا تھا۔

گلگت کے حالات سامنے تھے، کراچی کے حالات سامنے تھے پھر پتہ چلا اسی طرح کبیر والا میں زیادتی ہو رہی ہے اور وہاں گرفتاری ہو رہی ہیں اور وہاں بلا جواز کارکنوں کو پریشان کیا جا رہا ہے اور پھر کراچی میں کیا ہوا۔وہاں جا کر ہم نے معلوم کیا تو کراچی کا نتیجہ یہ نکلا کہ آدمی بھی ہمارے شہید گرفتاریاں بھی ہماری ہونے لگیں۔

جامع محمودیہ میں ہمارے بڑے بھائی مہتمم ہیں وہاں چھاپہ مار کر طالب علم پکڑ لیے گئے، باورچی گرفتار کر لیا گیا۔عورتوں کی توہین کی گئی۔گھروں میں گھس کر کارکن پکڑ لیے گئے ۔اور آٹھ روز تک گرفتار کر کے ان کو جیلوں میں رکھا گیا۔بہت سے احتجاج کے بعد عید سے ایک روز قبل انہیں رہا کیا گیا۔میرا سوال یہ ہے جب قتل ہمارے ہوئے، ظلم کا نشانہ ہم بنے اور لوگ ہمارے شہید ہوئے پھر ہماری گرفتاریاں آخر کیوں کی جاتی ہیں؟

میرے بھائیو! بدھ کے دن عرفات کے میدان میں تھے تو میں نے وہیں سے ٹیلی فون کیا تو مجھے حالات کا کچھ علم ہوا۔اس کے بعد اگلا دن جمعرات کا تھا اس دن ہم منیٰ میں تھے۔اور جمعہ کے دن بھی ہم منیٰ میں تھے اور ہفتے کے دن شام کو واپس لوٹے۔ہفتہ کے دن شام کو واپس آ کر ہم نے اتوار کے روز وہاں تھے یہ دن ہم نے مکہ میں گزارے اور اس سے اگلے دن میں نے ٹیلی فون کیا۔

میں فجر کی نماز پڑھ کر PCO پر آیا وہاں پر بہت رش تھا۔میں نے بڑی تیزی کے ساتھ لائن میں لگ کر فون کیا تو مجھے پتہ چلا مولانا مختار سیال کو شہید کر دیا گیا۔

اب میں جھنگ کی طرف آنا چاہتا ہوں۔جھنگ وہ جگہ ہے جہاں پر اگر آپ تھوڑا

سا پیچھے چلے جائیں۔آج اکثر جگہ کہا جاتا ہے اس کو بھی جھنگ بنایا جا رہا ہے۔سپاہ صحابہؓ یہ شہر بھی جھنگ بنانا چاہتی ہے۔یعنی جہاں ہم پر زیادتی ہو، ہم احتجاج کریں، جہاں ہمارے خلاف کوئی کاروائی ہو، ہم احتجاجی جلوس نکالیں، ہم مظاہرے کریں ہم جلسے کریں تو سب سے پہلے ہم پر یہ لیبل لگایا جاتا ہے اس کو بھی جھنگ بنا رہے ہیں۔

جہاں تک جھنگ بنانے کی باتیں ہیں۔جھنگ شہر اس کا نام ہے۔جھنگ شہر کی بنیاد سپاہ صحابہؓ نے تو نہیں رکھی ہے۔یہ تو پرانا نام ہے، یہ اگر کوئی الزام دے کہ تم اس شہر کو جھنگ بنا رہے ہو۔بھئی ہم نے تو جھنگ نہیں بنایا۔جھنگ تو پانچ سو سال پرانا ہے۔جھنگ اگر بنانا جرم تھا تو پھر ہر شہر بنانا جرم ہے۔پھر آپ ان لوگوں سے ناراض ہوں۔جنہوں نے جھنگ بنایا۔ان کو تو شاید میں بھی نہیں جانتا۔اور اس کو بھی جھنگ بنا رہے ہو۔اور کہتے ہیں نہیں جناب۔

جیسے جھنگ میں حالات خراب ہے۔

جیسے جھنگ میں قتل و غارت ہے۔

جیسے جھنگ میں تخریب کاری ہے۔

جیسے جھنگ میں بدامنی ہے تم وہ یہاں کرنا چاہتے ہو تو میں آج کہنا چاہتا ہوں،

جھنگ میں بدامنی کو فروغ کس نے دیا؟

جھنگ کی بدامنی کا ذمہ دار کون ہے؟

جھنگ کی سڑکوں کو خون سے لہولہان کس نے کیا؟

جھنگ میں انسانوں کا خون پانی سے زیادہ سستا سمجھ کر کس نے بہایا؟

چلو آؤ آج اسی مسئلے کو حل کر لیتے ہیں۔ تا کہ دودھ کا دودھ ہو جائے، پانی کا پانی ہو جائے۔ جھنگ کی بات کرتے ہو۔

میرے بھائیو! جب ہم جھنگ کی بات کرتے ہیں تو 22 فروری 1990 سے پہلے جھنگ پُر امن تھا۔ جھنگ میں سکون تھا۔ جھنگ میں کوئی قتل و غارت گری کا بازار گرم نہیں تھا۔ کوئی تخریب کاری نہیں تھی۔ کوئی بم نہیں چلتے تھے۔ کسی آدمی کی جان غیر سلامت نہیں تھی۔ کوئی شخص اپنے آپ کو غیر محفوظ نہیں سمجھتا تھا۔

جھنگ میں قتل و غارت گری کا بازار کیسے گرم ہوا؟

جھنگ میں بدامنی کی فضا کب قائم ہوئی؟

جھنگ کی سڑکیں خونِ مسلم سے کب رنگین ہوئیں؟

جب ہوئیں جب مولانا حق نواز کو شہید کر دیا گیا۔

خدانخواستہ بالفرض والمحال اگر حق نواز کو شہید

کسی مسلمان نے کیا؟

اگر کسی سنی نے کیا؟

اگر کسی مولوی نے کیا؟

اگر کسی لیڈر نے کیا؟

پھر یہ الزام ہم کو دو اگر مولانا حق نواز شہیدؒ کے قاتل شیعہ ہیں اگر ان کے قاتل رافضیت ہے

اگر ان کا قاتل ایران ہے۔

اگر ان کے قاتلوں کی سرپرستی حکومت نے کی ہے۔

شیعت نے جھنگ کو تخریب کاری کا نشانہ بنایا ہے۔

یہ تہمت ہم پر کیوں ہے؟ اگر اس کی بات کرتے ہو یہاں آ کر دیکھ لو۔

قتل ہمارے ہوئے اور قتل ہونے والی شخصیت، شہید ہونے والا انسان کوئی معمولی نہیں تھا۔

یہ شہادت اتنی بڑی شہادت تھی کہ آج تک اتنی بڑی شہادت نہیں ہوئی۔

مولانا حق نواز جھنگویؒ تمہارے نزدیک کوئی ویلیو رکھتے ہو یا نہ۔ لیکن دنیا بھر کے سنیوں کے سینوں کو چیر کر دیکھو، حق نواز کا نام ان کے دلوں پر زندہ نظر آئے گا۔ یہ مولانا حق نواز کا شہید ہونا اور اس پر احتجاج ہونا اس کے بعد مظاہرے ہونا اور یہ ایک فطرتی عمل ہے اور مجھے حیرت ہے اس بات پر کہ جب ہمیں ہی تشدد کا نشانہ بنایا گیا جب بھی سنیوں کو قتل کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے اوپر ہم نے احتجاج کیا، ہم نے پُر امن جلوس نکالے تو ہمارے احتجاج کو تخریب کاری کا نام دے دیا۔

گویا کہ مارتے بھی ہو اور رونے بھی نہیں دیتے۔

اوئے تم تو وہ لوگ ہو جو معمولی معمولی باتوں پر جھگڑتے ہو، تم وہ لوگ ہو جو اسمبلیوں کے قواعد وضوابط کو بالائے تاق رکھ کر اپنی شخصیت کی جنگ لڑتے ہو۔ اپنی ذاتیات کی جنگ اسمبلیوں میں لڑتے ہو۔

تم تو وہ لوگ ہو جو اجلاسوں میں چمچے اور ڈونگے مارتے ہو۔

تم چمچے اور ڈونگے مارتے نہیں شرماتے۔

تم ذاتیات کی لڑائی لڑتے نہیں شرماتے۔

تم قانون پاکستان کی دھجیاں اڑاتے نہیں شرماتے۔

تم پاکستان کی اسمبلی کی عزت کو کردار کشی کرتے نہیں شرماتے۔

تم پاکستان کی اسمبلی کو دنیا کے سامنے ذلیل ورسوا کرتے نہیں شرماتے۔

تم جو چاہو بدمعاشی کرتے چلے جاؤ۔

تم جو چاہو غنڈہ گردی کرو۔

تم جو چاہو عیاشی کرو تمہارے لیے ہر چیز جائز ہے۔

میں اگر اپنے عالم دین کے قتل کا احتجاج کروں تو تم اسے تخریب کاری کہتے ہو۔

اگر اسی کا نام تخریب کاری ہے تو میں اعظم طارق اعلان کرتا ہوں کہ ہم سب سے بڑے تخریب کار ہیں۔

تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ، تم کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔تم کو کوئی روکنے والا نہیں اگر ہم احتجاج کریں تو ہمارا احتجاج تمہیں تخریب کاری نظر آتا ہے۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کو ایک مہینہ گزرا تھا کہ خود میرا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا۔مجھے بتلاؤ اس سے پہلے کراچی میں ہم نے کس کو قتل کیا تھا۔ہم نے کسے گولی ماری تھی؟ کس جرم میں ہمیں گولی ماری گئی؟ ہم نے کس کو اغوا کیا؟ کس جرم میں ہمارا خون بہانے کی کوشش کی گئی؟ کیا کراچی میں بھی ہم نے تخریب کاری کی؟

جھنگ میں بھی پہلا تخریب کار شیعہ ہے اور کراچی میں بھی میرا سینہ گولیوں سے چھلنی کرنے والا شیعہ ہے۔

میرے بھائیو! اس کے بعد جھنگ کو لیں۔

اللہ اللہ کر کے مولانا ایثار القاسمی ان کی جد و جہد، ان کی قربانیاں، ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کون نہیں کرے گا؟

کوئی مجھے بتلائے کوئی مجھے ایسا لیڈر لا کر دکھائے، کوئی ایسا ایم این اے پیش کرے جو جلتی ہوئی آگ میں چلتی ہوئی گولیوں میں، جو بہتے ہوئے خون میں، جو رات کی تاریکیوں میں اپنے شہر کی گلیوں کا پہرہ دیتا ہو۔

کوئی لاؤ ایسا لیڈر، کوئی لاؤ ایسا ذمہ دار، ایسا بہادر، کوئی لاؤ عوام سے ایسی محبت کرنے والا۔

قائد تیری جرأت کو سلام ہے سلام ہے۔

حالات پرامن ہوئے اور پرامن تھے تو تم نے ضمنی الیکشن کی تاریخ رکھی اگر حالات پرامن نہ ہوتے۔ تو ضمنی الیکشن کا اعلان دس جنوری کو نہ ہوتا۔

دس جنوری کو ضمنی الیکشن ہیں۔ حالات پرامن ہیں۔ کمپین پوری ہو چکی ہے۔ کوئی گڑبڑ نہیں کوئی تخریب کاری نہیں کوئی قتل و غارت نہیں، کوئی تشدد نہیں۔

لیکن دس جنوری کو ایک عام انسان کو نہیں بلکہ ایک لیڈر کو ایک نمائندے کو ایک 65 ہزار ووٹ لینے والے نمائندے کو قومی اسمبلی کے ممبر کو ایک سنی قوم کے ترجمان کو سنیوں کے دلوں کی دھڑکن کو

مجھے بتلاؤ دس جنوری 1991 کو قاسمی کو کس جرم میں قتل کیا گیا اس سے پہلے کونسی تخریب کاری ہوئی تھی اس سے پہلے کونسا شعیہ مرا تھا۔

اس سے پہلے شیخ اقبال کی پارٹی کے کونسے شخص کو مارا تھا شیخ اقبال کے کون سے آدمی کو نشانہ بنایا گیا تھا یہ بھی قتل مولانا حق نواز کی طرح بغیر کسی جرم کے بغیر کسی قصور کے یہ قتل واقع ہوا بتلاؤ کون ہے تخریب کار شعیہ ہے میرے بھائیو،

اتنے بڑے صدمے کو قوم نے برداشت کیا

نہ معلوم کسے برداشت کیا۔

اگر اللہ کا دیا ہوا حوصلہ نہ ہوتا نہ معلوم ہم کیا کرتے مجھے کراچی سے آنا پڑا میں نے آکر صبر کی تلقین کی ہم نے آکر ساتھیوں کو حوصلہ دیا۔

ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑا کوئی بات نہیں شہداء چلے گئے ہیں ان کا مشن ہے شہداء چلے گئے ہیں ان کا پروگرام ہے وہ شہید ہو چکے ہیں ان کا نصب العین ہے۔

وہ قربانی دے چکے ہیں قافلہ موجود ہے منزل موجود ہے۔

بڑھے چلے جاؤ

منزل کی طرف بڑھے چلو آگے محرم آگیا ہے ذوالحجہ کے آخری دنوں میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کچھ اور لوگ ہم ایک دورے پر افغانستان گئے۔

افغانستان میں گئے حالات پرامن تھے کوئی واقعہ نہیں تھا

واپسی آئے حالات پرامن تھے ہم جیسے ہی واپس آئے

پہلا ہی دن تھا میں اس روز چک جھمرہ میں تقریر کر رہا تھا چک جھمرہ میں تقریر کر کے میں چنیوٹ میں داخل ہونے لگا تو مجھے کہنے لگے آپکی جھنگ میں داخلہ بندی ہے۔

میں نے کہا جھنگ میں میرا گھر ہے۔

اگر جھنگ میں داخلہ بندی کرو گے تو ہم کہاں جائیں گے

یہ پابندی، یہ نظر بندی ہمارے ہی لیے کیوں ہے۔

ضلع بندی، نظر بندی، زبان بندی اوپا پابندی جب یہ چار عناصر مل جائیں تب بنتا ہے دیوبندی۔

میرے بھائیو! میں نے کہا اگر مجھ پر پابندی ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔

کہا کہ آپ آجائیں ہم ایس پی، ڈی ایس پی سے بات کرلیں گے، ہم تھانے میں گئے تھانے میں جا کر ہمارے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ مجھے بتلاؤ ہم نے اس سے پہلے کون سی تخریب کاری کی تھی، کوئی جھگڑا کیا ہو، کوئی لڑائی کی ہو (نہیں)۔ کسی کو گولی ماری ہو (نہیں)، ہم نے کسی کے خلاف کچھ کہا ہو (نہیں)، تو تم نے بہانہ بنا کر چنیوٹ میں یکم محرم الحرام کو 28 ذوالحجہ کو مجھے جو گھسیٹ گھسیٹ کر پاؤں سے فٹبال کی طرح مارا تھا، مجھے بتلاؤ ہمارا کیا قصور ہے؟

میرے بھائیو! اس کے بعد ہمیں جیلوں میں بند کر دیا گیا۔ ایک ماہ تک جیل میں رکھا گیا، خدا کا نظام بھی عجیب ہے میں آج کہتا ہوں، پیچھے سال تو پابندیاں لگائیں تھیں اب لگاؤ پابندیاں، پچھلے سال گرفتاریاں کی تھیں اب گرفتار کرو۔

تلک الایام نُداولها بین الناس

وزارتوں کے نشے میں بھولنے والوں۔

وزارتوں کے دن بدلتے رہتے ہیں، مجھے کل جو مار رہے تھے آج سلام کر رہے ہیں، کل جو پابندیاں لگا رہے تھے آج سب پر پابندیاں ہیں، مجھ پر پابندی کیوں نہیں۔ اب

لگاؤ پابندی میں ایک ایک جگہ جاؤں گا، میں ایک ایک جگہ جلسہ میں خطاب کروں گا، میں دیکھوں کہ تمہارا قانون حرکت میں کیسے آتا ہے۔ میں دیکھوں گا قانون کے ضابطے توڑ کر کون مجھے گرفتار کرے گا۔

یاد رکھو! جو ڈی ایس پی جو ایس پی جو ڈپٹی کمشنر مجھے قانون کے خلاف گرفتار کریگا، میں اعظم طارق اسے گولی سے اُڑا دوں گا۔

اس لیے کہ قانون کا احترام کرتے ہیں، لاقانونیت کا احترام نہیں کرتے، تمہاری لاقانونیت کا احترام گولی ہے۔ یہ میں آگے چل کر بتاؤں گا جھنگ کی انتظامیہ نے لاقانونیت کو، ظلم کو، زیادتی کو، تخریب کاری کو، جو قانون کا نام دیا ہے، ہم اس قانون کو تو نہیں مانتے۔ ہم قانون کو تو مانتے ہیں لیکن قانون کے نام پر لاقانونیت کو نہیں مانتے۔

میں قانون کی بات کروں گا اس کا کوئی اثر نہیں اور اگر کوئی افسر لاقانونیت کی بات کرے کیونکہ وہ کہے کہ میں افسر ہوں۔ سنو! جہاں تک رپورٹ جائے جائے جو میری تقریر سنے، غور سے سنے کہ میں لاقانونیت کو پاؤں سے روند تو سکتا ہوں۔ میں لاقانونیت کا احترام نہیں کر سکتا۔

میرے بھائیو! ابھی جیل کے دنوں میں ایک مہینہ ہو رہا تھا، تو مجھے پتہ چلا میاں اقبال حسین صاحب جھنگ میں امن کے قیام کے لئے مفاہمت کیلئے، مقدمات کے خاتمے کیلئے ایک معاہدہ کر رہے ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اگر جھنگ میں امن کے قیام کیلئے مفاہمت کا کوئی راستہ نکالتے ہیں ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے وہ اس میں کافی حد تک کامیاب ہو گئے۔

میں جیل سے رہا ہوا تو میں نے سمندری میں آ کر ٹیلی فون پر میاں اقبال صاحب سے بات کی، تو وہاں سے میں کراچی چلا گیا، کراچی گئے ابھی ایک رات نہیں گزری تھی کہ میاں اقبال حسین کو بھی شہید کر دیا گیا۔ مجھے بتلاؤ میاں اقبال حسین کے شہید ہونے سے پہلے کون سی تخریب کاری ہوئی تھی۔

میاں اقبال سے پہلے شیعوں کا کونسا لیڈر مرا تھا۔

میاں اقبال سے پہلے کونسی دہشت گردی ہوئی تھی۔

اوئے ہمیں دہشت گرد بنانے والو! ہمیں جھنگ بنانے کا طعنا دینے والوں، واقعات سنتے چلو۔ دہشت گرد اگر تمہیں سنی نظر آئے مجھے گولی مار دو۔ اوئے جگہ جگہ دہشت گردی شیعہ کرے، جگہ جگہ دہشت گردی رافضی کرے۔ میرے اکابر، میرے لیڈر دن دھاڑے ذبح کر دیے گئے تم مجھے تخریب کار کہتے ہو بکواس بند کرو۔ یہ کیا بکواس ہے قتل بھی ہمارے ہوں، لیڈر بھی میرے شہید ہوں اور اس سے پہلے کوئی تخریب کاری بھی نہیں ہوئی، اس سے پہلے کوئی قتل و غارت بھی نہ ہو۔ تو آپ اس سے اندازہ لگائیں اس وقت میرے بچے کراچی میں تھے ایک رات کراچی میں رہے بغیر کراچی سے جھنگ پہنچتا ہوں۔ تو میاں اقبال حسین شہید ہوئے تو میں ایک رات رہے بغیر واپس آ جاتا ہوں میں نے آ کر فوراً ہسپتال میں کہا آپ گواہ ہیں اس بات کے کہ میں نے لوگوں کو جمع کر کے کہا، ابھی لاش کا پوسٹ مارٹم ہو رہا تھا، لاش ابھی ہمارے حوالے نہیں ہوئی تھی۔

میں نے کہا سنیوں امن قائم رکھنا، سنیوں بدامنی کا مظاہرہ نہیں کرنا، احتجاج نہیں کرنا، جلوس نہیں نکالنا تا کہ ہم کسی اور چکر میں نہیں پھنس جائیں۔ ہمیں میاں اقبال حسین کے

قاتلوں تک پہنچنے دو، امن کو باقی رکھو، انتظامیہ جھنگ گواہ ہیں کہ میاں اقبال حسین کی شہادت کے بعد کوئی واقعہ سنیوں کی طرف سے پیش آیا (نہیں)۔

میرے بھائیو! یہ دن بھی گزر گئے یہ 13 اگست کا واقع ہے۔ آگے ستمبر آتا ہے، ابھی مہینہ پورا نہیں گزرا، امن قائم رکھا ہے ایک اتنا بڑا عظیم شخص دے چکے امن قائم رکھا، احتجاج کوئی نہیں، مظاہرہ کوئی نہیں، میاں اقبال حسین کو سپرد خاک کر کے زخمی دل لے کر بیٹھ گئے۔

دردمند دل کو دلاسہ دینے کیلئے صبر کا نسخہ آزمانے کے لیے ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا۔

6 ستمبر کا دِن آیا، نظریہ پاکستان دفاعِ پاکستان کانفرنس کیلئے ہم لاہور چلے گئے اور لاہور میں رات کو کانفرنس ہو رہی تھی اور عظیم اجتماع تھا، ہم اس میں شرکت کے لیے گئے۔ ابھی ہماری تقریر میں کچھ دیر تھی، ہم نے کہا کچھ دیر آرام کرلیں، ہم جمعہ پڑھا کر چلے ہوئے تھے ہم تھوڑی دور گئے تھے کہ اس کانفرنس میں بم مار دیئے گئے۔ پانچ نوجوان بموں سے شہید کر دیے گئے، ہم ساری رات لاشیں اُٹھاتے رہے، ہم ساری رات مارے مارے پھرتے رہے۔ کبھی کسی ہسپتال میں، کبھی کسی ہسپتال میں، کوئی خون دے رہا ہے۔ یہ قیامت ہم پر ٹوٹ پڑی بتلاؤ اس سے پہلے ہم نے کیا کیا تھا۔ اتنا بڑا ظلم، اتنی بڑی زیادتی ابھی لاشیں واپس نہیں ملی تھیں ہم صبح کو لاشیں واپس لینے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ لاشیں واپس لائیں۔ دس بجے ٹیلیفون مل گیا کہ جھنگ میں پانچ علماء کرام شہید کر دیئے گئے ہیں۔ خدا کی قسم میں اس دن کو نہیں بھول سکتا۔

جب مجھے اخباری نمائندے نے پوچھا کہ مولانا آپ کیا کہیں گے میں نے کہا میں کہوں گا کہ آج کے بعد سنیوں کا قتل شروع ہو چکا ہے۔

ہم ابھی لاشیں نہیں اُٹھائے پائے ، ہم زخمی دل نہیں پا رہے، ہم نے ابھی جنازے نہیں پڑھے کہ پانچ علماء کرام اور شہید ہو گئے ہیں ۔ مجھے بتلاؤ اس سے پہلے ہم نے کونسی تخریب کاری کی تھی۔

اس سے پہلے ہم نے کون سا تشدد کیا تھا؟ جس کے جواب میں ہم نے پانچ علماء کرام کا اور لاہور میں پانچ نوجوانوں کا خون بہانا پڑا۔اوئے اگر اب بھی ہم تخریب کار ہیں تو مجھے تمہاری مفاہمت ، سوچ وفراست پر افسوس ہے۔ پھر مجھے افسوس ہے جس کو تم عاقل کہتے ہو وہ بے عقل ہے۔جس کو تم دانش کہتے ہو وہ نادانی ہے۔تم سے بڑا اُلو کا پھٹہ کوئی نہیں ۔اب بھی میں تخریب کار ہوں۔

اب بھی میں دہشت گرد ہوں۔

اب بھی میں تخریب کار ہوں۔

اب بھی میں بدامن ہوں۔

اب بھی میں تشدد پسند ہوں۔

کہ پانچ لاشیں اُٹھا نہ پائے ، کہ پانچ لاشیں اور دے دی گئیں۔ پانچ علماء کرام کے جنازے اُٹھائے میں نے اس وقت اسلامیہ کالج میں کہا مسلمانوں صبر کرنا، صبر کے ساتھ یہ زخم بھی سہہ لینا۔یہ بھی قربانی دے چکے ہو یہ جھنگ بھی اپنا ہے یہ شہر بھی اپنا ہے ۔اس کو تخریب کاری کا نشانہ نہیں بننے دینا۔اس جھنگ کو بچاؤ، اس شہر کو بچاؤ، القصہ مختصر، سنی قوم وہ زخم بھی ہائے ہائے کہہ کر سہہ چکی ۔مجھے کہا گیا اجازت دو اور میں آج کہنا چاہتا ہوں خدا کی قسم واللہ العظیم سنیوں سنیوں حکمرانوں سُن لو اگر ہم چاہیں جھنگ کی زمین پر شیعت کو پیس کر

رکھ دیں شیعت کا نام ونشان مٹادیں۔لیکن میں نے ساتھیوں کو کہا کہ ہم قتل وغارت کے قائل نہیں، ہم تشدد پر یقین نہیں رکھتے ہمارا تو ایک مشن ہے اور میں نے ساتھیوں کو حوصلہ دیا۔ میں نے زور زور سے کہا بھائیو!

شیعہ سنی کے مسئلے پر میں اگر دس مرتبہ پیدا ہوجاؤں میرے اندر وہ جذبہ نہیں ہے اور نہ پیدا ہوسکتا ہے جو حق نواز شہیدؒ میں تھا۔لیکن حق نواز شہیدؒ نے جب اپنے دور میں کسی پر ہاتھ نہیں اُٹھایا، کسی کو قتل کرنے کا اشارہ نہیں کیا، اپنے شہر کے شیعوں کو نہیں ستایا۔تو میں ساتھیوں کو سمجھاتا رہا کہ قتل وغارت گری ہمارا مشن نہیں۔ یہ حق نواز کا مشن نہیں تھا۔یہ حق نواز کا پروگرام نہیں تھا۔اگر یہ ہوتا تو اپنی زندگی میں اس پر عمل کراتے چونکہ یہ مشن نہیں ہے۔پھر آپ کو یاد ہوگا۔

بلدیاتی الیکشن ہوئے ہمیں کامیابی ہوئی۔کامیابی کے بعد میں نے تمام کونسلروں کو بلایا۔پہلی تقریر میں کہا کہ اگر شیعہ بھی تمہارے علاقہ میں موجود ہے تم ایک مسلمان سے بڑھ کر شیعت کی خدمت کرو تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ دوسری جماعتوں اور سپاہ صحابہؓ والوں میں بڑا فرق ہے اگر یہ بات میری ریکارڈ نہ ہو اگر یہ تاریخ کا حصہ نہ ہو، پھر مجھے کہو کس بات پر تخریب کار کہتے ہو، کس بات پر دہشت گردی کا الزام دیتے ہو۔

ضمنی الیکشن آئے اللہ نے ہمیں دو نشستوں میں کامیابی دی ہم جو چاہتے کر سکتے تھے۔ہم جو چاہتے جس انداز میں چاہتے خوشی کا اظہار کر سکتے تھے۔آپ کو یاد ہوگا میں نے نوجوانوں کو فائرنگ بھی نہیں کرنے دی ورنہ یہ جھنگ وہی جھنگ ہے جہاں مولانا حق نواز شکست کھا گئے تھے۔تو لوگوں نے کپڑے اُتار کر ننگا ڈانس کیا تھا۔ یہ جھنگ وہی جھنگ ہے

ہماری شکست پر صدیقؓ، فاروقؓ کو گالیاں دی گئی تھیں ۔ یہ جھنگ وہی جھنگ ہے جہاں کہا گیا تھا گر صدیقؓ ، فاروقؓ سچے ہوتے تو تم بھی جیت جاتے ۔ یہ تمہارا مشن ہے اور ایسے الفاظ کہے گئے جو میں زبان سے ادا نہیں کرنا چاہتا۔ اور اس کے اوپر میں نے یہاں بھی اور اسمبلی میں بھی جمعہ میں بھی کہا کہ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اور ہم سپریٹنڈنٹ جیل کے قتل میں حکومت سے تعاون کریں گے۔ ہمیں دلی افسوس ہے، ہمیں دکھ ہے ہم نے اظہار افسوس کیا، تعزیت کا اظہار کیا۔

مجھے بتلاؤ جیتنے کے دن سے لے کر آج تک کوئی بندہ قتل ہوا کسی کے گھر کو آگ لگی کوئی تخریب کاری ہوئی ، کچھ نہیں ہوا۔ پھر مجھے بتلاؤ جب کچھ نہیں ہوا۔ اوئے شیعوں حکمرانوں جب تمہیں چار مہینے سے امن نظر آرہا ہے تو مولانا مختار سیال کو گولی مار کر کیوں شہید کیا گیا۔ مولانا مختار سیال میں تیری شہادت کو سلام پیش کرتا ہوں ۔ تو اتنا عظیم شہید ہے کہ پہلے اپنے قاتلوں کی تصویریں آنکھوں میں لے کر چلے گئے ۔ تو وہ شہید ہے کہ اپنے قاتل ہمارے ہاتھوں میں دے گیا۔

سنیوں میرے قاتل پکڑ لینا، میرے قاتل دیکھ لینا، پھر میری قبر پر آ کر بتانا کہ میرا قاتل کوئی مسلمان تو نہیں ۔ خدا کی قسم مسلمان نہیں ہے۔ اگر آج پہلے والا ایس پی ہوتا اور اگر قاتل گرفتار نہ ہوتے تو وہ ہمیں کہتا کہ یہ قتل تم نے ہی کیا ہے ۔ اس دوران میں ایک واقع اور بھول گیا ہوں۔

بلدیاتی الیکشن سے ایک رات پہلے ایک دن پہلے فضا پُر امن تھی ۔ الیکشن کی کش مکش زوروں پر ہے۔ سٹیلائیٹ ٹاؤن کی جامع مسجد عثمانیہ میں گرنیڈ مار کر تین نمازیوں کو شہید کس

جرم میں گیا؟

میں نے یہ ایک تفصیل بیان کی ہے۔میں نے یہ ایک آئینہ حکمرانوں کے سامنے رکھا ہے۔ میں نے آج جھنگ کے حالات پر ایک تقریر کی ہے۔سیاستدانوں یہ تقریر بنا کر تمہارے سامنے رکھتا ہوں اور اس آئینے ،اس تقریر کو دیکھ کر بتاؤ کہ تخریب کار کون ہے، قاتل کون ہے، مقتول کون ہے، مظلوم کون ہے؟

اب بھی اگر دہشت گرد کہو گے بتاؤ میں تمہیں کیا کہوں ۔مولانا مختار سیال شہید کی شہادت کی خبر سن کر پروگرام چھوڑ کر آپ لاہور جائیں اور نہ آئیں ۔اگر آپ کو ملنے جائیں تو کہیں چلو یار شہید تو ہو گیا کل چلے جائیں گے۔پرسوں چلے جائیں گے۔اوئے میں بیت اللہ میں بیٹھا ہوا تھا ابھی میں روضہء رسول ﷺ پر نہیں گیا ابھی میں نے پیغمبر ﷺ کے روضہ کی زیارت نہیں کی ۔میں تمہیں کیا بتلاؤں میں نے کس طرح سیٹ لی، کس کس کی منتیں کیں، کس کس کے دروازے پر جا کر رویا، مجھے پاکستان جانے دو میں ہر حال میں پاکستان چلا آیا اور میرے آنے سے پہلے جو ہو چکا تھا وہ سن لیں میں تقریباً سوا ایک بجے آیا۔میرے آنے سے پہلے ایک دن گزر چکا تھا۔مولانا مختار سیال کو شہید ہوئے ۔شام کو سلیم فوجی کو گولی مار دی گئی۔رات پوری گزر چکی تھی دن کے دس بج چکے تھے۔

جھنگ والو بتاؤ خانہ خدا میں بیٹھ کر کوئی تخریب کاری ہوئی ،کوئی لڑائی ہوئی ،کوئی جھگڑا ہوا (نہیں) جب مولانا مختار سیال کو قبر میں سلا دیا گیا پھر جھگڑا کیوں ہوا؟

پھر پولیس نے فائرنگ کیوں کی؟

پھر محاصرہ کیوں ہوا؟

پھر یہاں لوگوں کی جانیں حلق میں کیوں آئیں؟

پھر جھنگ میں فساد کیوں ہوا؟

ایک وجہ سے ہوئی سلیم فوجی کی لاش لینے کا مطالبہ کیا گیا تو ضلعی انتظامیہ نے انکار کر دیا۔ میں انتظامیہ سے پوچھتا ہوں ۔ مجھے بتلاؤ تمہارے قانون میں کوئی ایسی بات ہے کہ کسی اشتہاری کو مار دیا جائے کہ اس کی لاش وارثوں کو نہیں دیتے اگر تمہارے قانون میں ایسی بات ہو تو میں جھوٹا۔ اگر تم وارثوں کو لاش دے دیتے ہو تو پھر مجھے بتلاؤ لاش کو روکا کیوں؟ پھر گولیاں کیوں چلائیں گئیں؟

پھر فساد کی لہر کیوں برپا کی گئی ۔ آخر اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کی ذمہ دار انتظامیہ ہے اس کے ذمہ دار تم ہو۔ اگر شیعہ کی گلی میں کھڑی ہوئی گاڑی راکٹ لانچر کا نشانہ بنی ہے تو تم یہ کہتے ہو کہ مسجد حق نواز سے راکٹ آیا ہے۔ تم جا کر موقع کو دیکھو، تم جا کر نقشے کو دیکھو۔ یہاں سے راکٹ چلا کر دکھاؤ، تمہیں مان لوں گا کہ تم سچے ہو۔

زبانی اشتعال تم نے برپا کیا، پھر یہاں تک کے ایم پی اے، چیئر مین بلدیہ کو گاڑی میں بیٹھا کر پولیس دے کر بھیجا اور جب وہاں آ گئے تو پیچھے والی پولیس نے فائرنگ کر دی۔ تو تم ایم پی اے اور چیئرمین کو قتل کرانا چاہتے تھے۔ اللہ کے فضل سے میں حاضر ہوا۔

میں نے بات کی لوگ کہنے لگے آگ جل رہی ہے آپ محمودیہ میں ٹھہریں وہاں نہ جاؤ میں نے کہا میں مکہ، مدینہ چھوڑ کر آ رہا ہوں۔ اگر گولیاں چلتی ہیں تو میں چلتی گولیوں میں گھس جاؤں گا۔ میں اپنے شہر کے امن کیلئے جان قربان کر سکتا ہوں ۔ لیکن مظلوموں کا خون نہیں جانے دوں گا۔ آخر مختصری بات ہوئی، لاش بھی آئی اور پولیس بھی ساتھ آئی پھر بتاؤ کوئی

بدامنی ہوئی ؟(نہیں) کوئی تخریب کاری ہوئی (نہیں)، پھر بتلاؤ اس تمام تر بدامنی کا ذمہ دار کون ہے؟ (انتظامیہ)

اور میں آج کہنا چاہتا ہوں ، ہم نے قاتل پکڑ کر زندہ سلامت تمہیں دے دیئے ہیں۔اگر ہم چاہتے پاؤں کے ناخنوں سے کاٹنا شروع کرتے اور سر کے بالوں تک قیمہ بنا کر رکھ دیتے۔ہم چاہتے تو تمہیں ایک قاتل بھی نہ دیتے، تمہیں قاتل جیتے جاگتے دئے ہیں تا کہ پوری کی پوری پرانی قتل کی سازش بھی بے نقاب کرو، ہم تمہارا تعاون کریں گے ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔

ہمارا ساتھ لو ، عوام پر اعتماد کرو ، عوام تم پر اعتماد کرے گی ، کرفیو ختم کر دیا جائے۔آؤ مل کر اس سازش کو بے نقاب کریں۔اور ایک ایک آدمی کو پکڑاؤ اور بتلاؤ یہ بھی تمہارے قتل میں ہے۔

تم جتنے روز آدمی پکڑو جھنگ کے لوگ پھولوں کے ہار لے کر تمہارے گھر آئیں گے ۔ہار D.C کے گلے میں ڈالا جائے گا، ہار .S.P کے گلے میں ڈالا جائے گا۔اوئے ہم تمہیں پھول دیں گے تم سازش بے نقاب کرو۔

میرے بھائیو! میں اسی اپیل کے ساتھ اس ساری بات بیان کرنے کے بعد اعلان کرتا ہوں کہ جھنگ کی انتظامیہ کو جو کچھ ہو گیا ہے اپنی نادانی ، اپنی غلط پالیسی سمجھے، اسے تھوڑی دیر کیلئے خاموش کر عوام کا تعاون حاصل کرنا چاہیے۔مجھے افسوس جو کچھ کیا جا رہا ہے۔

ہمارے .M.N.A ہونے کے ناطے ہمارے .M.P.A ہونے کے ناطے ہم سے کوئی صلاح مشورہ نہیں ہے۔دیکھو! تم عوام کے تعاون کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

عنوان گنجوں کا اپریشن

بمقام خطبہ جمعۃ المبارک جھنگ

بتاریخ دسمبر ۱۹۹۹

الحیدری میڈیا

سیل

الحمد اللّٰہ .الحمد اللّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین صلی اللّٰہ تعالی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْن وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اَجْمَعِیْن

اَمَّا بَعْد

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَالَّذِیْنَ جَاھَدوا وَفِیْنَا لِنَھْدِ یَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ قَال النبیؐ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِر صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم وَنَحْنُ عَلٰی ذٰالِکَ لَمِنَ الشَّاکِرِیْن والشّٰھِدِین وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

درود شریف پڑھ لیں؟

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
چھوڑ کر سلسلہ سیاست کا فسوں ہم نے
اک فقط نام محمد سے ہم نے محبت کی ہے
سر جھکا کے جیئے نہ منہ چھپا کے جیئے
ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جیئے
راہ زندگی پہ ایک دن کم جیئے تو کیا ہوا
ہم ساتھ ان کے جیئے جو مشعلیں جلا کے جیئے
زباں پر مومنوں پہ جب بھی ذکر تاجدار آئے
پھر اس کے بعد لازم ہے کہ ذکر چار یار آئے
ابو بکر و عمر عثمان حیدر باغباں جب ہوں
تو باغ مصطفیٰ میں پھر کیوں نہ بہار آئے
اسلام کی عظمت کے مینارے ہیں صحابہؓ
اگر چاند محمدؐ تو ستارے ہیں صحابہؓ
ہم یہ شوق سے کہتے ہیں ہمارے ہیں صحابہؓ
واللہ ہمیں جان سے پیارے ہیں صحابہؓ
مقام نبی تو مقام نبی ہے
صحابہ کی خاطر بھی ہم جان دیں گے
ہتھیلی پہ سر تو لیے پھر رہے ہیں
امانت سے ان کی بعد شان دیں گے

انتہائی قابل صد احترام بزرگو نوجوان ساتھیو طالب علم بھائیو۔ جھنگ کے غیور مسلمانوں اور میری اسلامی ماؤں بہنوں بیٹیو۔

دو ماہ کی نظر بندی اسیری کا عرصہ کاٹنے کے بعد ایک مرتبہ پھر جھنگوی قاسمی و فاروقی شہیدؒ کے اس محراب و منبر میں کھڑے ہو کر آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ اللہ کی اس عنایت اس شان عظیم اور مہربانی پر ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ کہ خلاق عالم میں حق و صداقت کی آواز بند کرنے دینی اداروں کو کام کرنے سے روکنے اہل حق کے قافلے کا راستہ کاٹنے کیلئے ہر صبح و شام سوچ و بچار کرنے والے حکمرانوں کو اپنی بداعمالیوں کے سمندر میں غرق کر دیا ہے اور اہل حق کو ایک مرتبہ پھر سر اٹھا کے صدائے حق بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ علی ذالک اللہ کا یہ احسان عظیم ہے کہ ہمیں پھر ایک مرتبہ سرخرو ہو کر آج لوگوں کے سامنے آنا اور یہ عظیم منظر دیکھنا نصیب ہو رہا ہے۔ ورنہ خطرات اس بات کے تھے کہ کہیں ظلم و جبر کی اس چلتی ہوئی چکی کی سختی اور شدت سے گھبرا کر کہیں ہم اپنے موقف سے دست بردار نہ ہو جائیں۔ انسان ہونے کے ناطے کمزور ہیں ناتواں ہیں اور پھر انسان اپنی جان پر تو اک عرصہ تک ظلم برداشت کر لیتا ہے لیکن جب اس کی اولاد اس کے بھائیوں اس کے عزیزوں اور بیٹوں اور اولاد سے پیارے کارکنوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جائے۔ پولیس مقابلوں میں انہیں شہید کیا جا رہا ہو چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کر کے گھروں میں داخل ہو کر اور پھر ایسے ہتھکنڈے اپنائے گئے۔ بہاولپور میں مولانا غلام مصطفیٰ ایک جید عالم دین ایک بہت بڑے ادارے کے مہتمم تھے۔ پولیس ان کے گھر میں کودی۔ ان

کی جوان بچیوں کو سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا۔ جب بچی نے کہا ہائے ابو! یہ کہنا تھا کہ اپنی بے بسی کو دیکھ کر ظلم و جبر کی داستان کو دیکھ کر برداشت نہ کر سکے۔ بیٹی کی ہائے کو سننا تھا کہ دل کا دورہ پڑا اور شہید ہو گئے۔ نواز شریف گنجے تم پوچھتے ہو کہ تمہیں کس جرم کی سزا دی گئی ہے۔ تمہارے جرم کی فہرست اتنی طویل ہے کہ جسے اگر لکھنا شروع کیا جائے تو شاید کئی جلدیں لکھی جا سکیں۔ تم ایک ظلم پوچھتے ہو۔ تمہارے دور میں ظلم کے وہ ہتھکنڈے اپنائے گئے کہ آج میں کہنے پر مجبور ہوں کہ تاریخ اسلام میں ایک شخص وہ تھا جس نے ہزاروں بے گناہ انسانوں کو اپنے سامنے ہاتھ پاؤں باندھ کر قتل کروا دیا تھا دنیا اسے حجاج بن یوسف کے نام سے جانتی ہے۔ تاریخ میں دوسرا شخص شہباز شریف ہے جو پنجاب کا حجاج بن یوسف تھا۔

(شہباز شریف پہ لعنت بے شمار بے شمار) ہاں تم تو پوچھتے ہو ہمارا جرم کیا ہے۔ ابھی تو تم ایک چھوٹے سے جرم میں پھنس کر بلبلا رہے ہو ابھی تمہیں ان سارے مقدمات کا سامنا کرنا پڑے گا (انشاء اللہ) جو مقدمات عنقریب تمہاری گردنوں پر اور تمہارے گنج پر ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ اب مجھے خفیہ نام سے آج کل تک یہ مجھے خط لکھ رہے ہیں میں حیران ہوں گمنام خطوط آ رہے ہیں۔ مولانا صاحب اسلام کو بڑا خطرہ ہے۔ قادیانی آ گئے کیا ہوا۔ کہتے ہیں کہ فلاں قادیانی ہے فلاں وزیر قادیانی ہے۔ تم سے تو پھر بھی اچھے مسلمان ہیں۔ کون قادیانی ہے کوئی قادیانی وادیانی کا چکر نہیں ہے میں گذشتہ روز مولانا منظور احمد چنیوٹی کے پاس تھا۔ آپ نے تحقیق کر کے فرمایا تھا کہ جنرل پرویز مشرف اور ان کے بعض رفقاء پر جو لوگ قادیانیت کا الزام لگاتے ہیں۔ سراسر جھوٹ ہے۔ وہ ایک مسلمان آدمی ہے۔ میں ویسے کہتا ہوں اگر قادیانی ہی تھا تمہیں تو پتہ تھا ہمیں تو نہیں پتہ تھا۔ تو تم نے اسے

چیف آف آرمی سٹاف کیوں بنایا۔ اور اب بکواس کرتے ہو اسلام کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسلام کو خطرہ نہیں ہے۔ بلکہ مسلم لیگ ن کے مفادات کو خطرہ ہے۔ (بے شک) یہ انوکھی قوم ہے۔ کہ کل پارٹی کی دشمنی میں تم ہمیشہ محبّ وطن اور حب الوطنی کے دعوے کر کے دینی جماعتوں کو ورغلاتے رہے منافقت کا لبادہ اوڑھ کر دین کے نام پر خلفائے راشدین کے نظام کے نام پر تم نے دھوکے دیئے ووٹ حاصل کیے۔ اور ووٹ حاصل کرنے کے بعد تمہارا کردار یہ رہا ہے مجھے بتلاؤ اعظم طارق ؒ ' سپاہ صحابہؓ جیلوں میں بند ہے۔ یوسف کذاب رہا کیسے ہو گیا۔ جھوٹی نبوت کے دعوے دار وہ رہا ہو گئے۔ جیلوں میں اڑیالہ جیل میں یوسف کذاب کو یہ سہولت حاصل تھی کہ کنواری لڑکیاں اندر جا کر اس سے ملاقات کرتیں۔ وہ ان کی گود میں سر رکھتا دوسری اس کی پنڈلیاں دباتی۔ اس کو یہ سہولتیں حاصل تھیں کہ غیر محرم لڑکیاں جیل میں جا کر اس کا سر دباتیں۔ جو وقت کا مسیلمہ کذاب تھا۔ اور ہمارے اوپر یہ پابندیاں چھے چھے مہینے بچوں کا منہ نہ دیکھ سکیں۔ (گنجوں پہ لعنت بے شمار) تم بکواس کرتے ہو۔ تمہارا اصول یہ رہا ہے جب تک منظور وٹو ان کے ساتھ تھا وہ صوبائی اسمبلی کا سپیکر رہا۔ وہ ضلع کونسل کا چیئرمین رہا ان کے ساتھ تھا تو سب کچھ ٹھیک تھا۔ جب اس نے ان سے بغاوت کی تو کہنے لگے کہ منظور وٹو قادیانی ہے۔ تم نے پاگل بنانے کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے تم لوگوں کو قادیانی بناتے ہو۔ قادیانی اور لوگوں کو بعد میں بتاؤ۔ پہلے یہ بتلاؤ کہ تمہاری اور واجپائی کی یاری کس بات پر تھی۔ واجپائی کے یار و پاکستان کی قوم بھوکی مر رہی ہے یہاں چینی 21 روپے کلو فروخت ہو رہی ہے۔ اور تم انڈیا کو چینی 12 روپے میں فروخت کر رہے ہو۔ تم پاکستان کے یار ہو یا انڈیا کے۔ تمہاری شوگر ملیں انڈیا میں لگ رہی ہیں۔

اور انڈیا کے سابق وزیر اعظم آئی کے گجرالی نے یہ بیان دیا اس نے یہ بیان دیا اس نے کہا کہ جب ساری دنیا سو جاتی تھی میاں صاحب اپنے بستر سے اٹھ کر مجھے فون کر کے بتلاتے تھے کہ کشمیر میں لڑنے والے مجاہدین کے نام یہ ہیں۔ ان کی فہرستیں بھجوا رہا ہوں۔

غدار انڈیا کے یارو تم پوچھتے ہو کہ تمہارا جرم کیا ہے۔ اسلام کے دشمنوں تم نے دینی مدارس کے خلاف پوری آواز ہی نہیں بلند کی بلکہ دینی مدارس کے جس روز جس رات کو انقلاب آیا ہے آپ حیران ہونگے 12 اکتوبر کی رات جب یہاں اس کا تختہ الٹا جا رہا تھا 400 پولیس کے سپاہی اس وقت باب العلوم کہروڑ پکا کے دینی ادارہ میں داخل ہو کر ایک ایک طالب علم کے صندوق کو بریف کیس کو الماریوں کو مسجد کی الماریوں کو قرآن کی الماریوں کو توڑ توڑ کر الٹ الٹ کر تلاشی لے رہے تھے تمہاری حکومت الٹنے کے اور بھی بڑے زوال ہیں۔ ایک بات ان میں یہ بھی ہے کہ تم نے دینی اداروں پر دھوا بول دیا تھا۔ جب وہاں پولیس کی فورس نے آواز سنی کہ میاں صاحب چلے گئے۔ میاں صاحب گئے تو یہ بھی ساتھ چلے گئے۔ اس لیے میں یہ کہا کرتا ہوں کہ اس پولیس وردی والوں کو کچھ نہ کہا کرو ان سے گلے کی ضرورت ہی نہیں یہ تو حکم کے غلام ہیں۔

کل ان کے کہنے پر ہمیں ہتھکڑیاں لگاتے تھے۔ اب یہی ہتھکڑی ان گنجوں کو پہنا رہے ہیں۔ ان کو تو جو حکم دیا جائے کہ جاؤ اعظم طارق کو پکڑ لو۔ تو وہ کہیں گے جی سر۔ کل یہ ہمارے کارکنوں کو گرفتار کر رہے تھے۔ قتل کر رہے تھے۔ آج ایک آرڈر کی دیر ہے اک اک گولی گنج دے وچ مار کے اک تو ود کے اک سامنے آئے گا۔ ہیں نا۔ یہ حکم کے غلام ہیں ان کا کیا کہنا اور میں یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ جن جن افسروں نے پولیس مقابلوں میں ہمارے کارکن

شہید کیے ہیں ان افسروں سے کہتا ہوں یا تو پھر سچ بولو اور ہمارے ساتھ تعاون کرو وعدہ معاف گواہ بن جاؤ۔ ورنہ تختہ دار پر لٹکنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ہم نے نہیں چھوڑنا ہم نے انشاء اللہ قانون کی عدالت میں تمہیں لے کر آنا ہے۔ ہم سپاہ صحابہؓ والے ہیں لشکر جھنگوی والے نہیں۔ ہاتھوں ہاتھوں نقدوں نقد نمٹنے کی بات لشکر جھنگوی کرتا ہے ہم تو بھئی نمٹتے ہیں قانون کے ذریعے۔ سپاہ صحابہؓ نمٹتی ہے قانون کے ذریعے۔ اور میں یہی کہتا ہوں کہ قانون کے ذریعے کسی کے ساتھ نمٹنا یہی صحیح ہے جماعتوں کیلئے یہی بقا کامیابی کی دلیل ہے قتل و غارت کسی مسئلے کا حل نہیں ہے میں لشکر جھنگوی سے بھی یہ بات کہتا ہوں۔ کہ تم اس قوم پر تو مہربانی نہیں کرتے۔ میرے اوپر ہی رحم کرلو۔ مارتے تم ہو پھنستے ہم ہیں۔ مارتم دیتے ہو پھنس ہم جاتے ہیں حکومت جانتی بھی ہے اور سمجھتی بھی ہے کہ ان کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں مگر کہتے ہیں جب آپ جیل سے باہر جاتے ہیں قتل و غارت شروع ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ جب میں ہوتا ہوں پھر جب ہو رہی ہوتی ہے پھر اس کا ذمہ دار کون ہوتا ہے۔ اور حکومت سے بھی کہتا ہوں کہ ہوش کے ناخن لو۔ بیوروکریسی کے افسروں سے ایجنسیوں کے اہلکاروں سے کہتا ہوں کہ خدا کیلئے کچھ تو عقل کے ناخن لو کچھ تو حق اور ناحق کی تمیز کرو۔ کچھ تو مجرم اور غیر مجرم میں فرق کرو۔ ایک آدمی پر تم ایک بھی الزام ثابت نہ کر سکے۔ پورے پاکستان میں کراچی سے لاہور تک پشاور تک سینکڑوں ہزاروں کارکنوں کو پکڑ پکڑ کر مارا جاتا ہے لٹکا دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اعظم طارق کا نام لو۔ اتنی ماریں کھا کر بھی کسی نے میرا نام نہیں لیا۔ کیسے لیں میں نے کہا جو نہیں اور مجھے کہنے کی ضرورت کیا ہے۔ بھئی بات یہ ہے کوئی شیعہ بہاولپور یا بہاولنگر کے کسی گاؤں میں رہتا ہے یا جھنگ کے کسی حصہ میں رہتا ہے۔ میں اس کا نام

نہیں جانتا۔ اس کی قوم نہیں جانتا۔ برادری نہیں جانتا۔ مجھے اس سے کوئی تکلیف نہیں ہے تو میں نے اسے مروانے کا آرڈر کیوں جاری کرنا ہے۔ بھئی اس کے مرنے سے مجھے کیا فائدہ ۔سپاہ صحابہؓ کو قتل وغارت گری سے جتنا نقصان ہوا ہے کسی ایک ضلع میں کوئی ایک شیعہ قتل ہو جائے ایک سال کیلئے ہماری جماعت کا کام بند ہو جاتا ہے۔ دفتر بند ہو جاتے ہیں۔ ساری تنظیم بند ہو جاتی ہے۔ ہمارا سارا سلسلہ رک جاتا ہے۔ یہ بات ہمارے تو مفاد میں ہے ہی نہیں۔ اور پھر میں صاف کہتا ہوں کہ قتل وغارت گری مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ مسئلہ کا حل قانون ہے۔ اگر ہم قانون پر یقین نہ رکھتے ہوتے تو ہم اسمبلیوں میں کیوں جاتے۔ بھئی قتل وغارت گردی وہ کرائے جو مایوس ہو جو شکست خوردہ ہو۔ جو اللہ کے فضل سے اپنی عوام کے تعاون سے جھنگ کے غیور مسلمانوں کے تعاون سے اور ووٹ سے جیلوں میں بیٹھ کر اسمبلی میں جا سکتے ہیں۔ انہیں قتل وغارت گری کرانے کی کیا ضرورت ہے۔

لیکن اس کے باوجود میں پیش کش کرتا ہوں آفر کرتا ہوں میں جنرل پرویز مشرف اور ان کی حکومت کے تمام اہلکاروں کو یہ پیش کش کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے احتساب کا آغاز میری جماعت میری ذات سے کریں۔ سپاہ صحابہؓ سے شروع کریں۔

ہماری ذات سے آغاز کریں۔ ہم وہ نہیں ہیں جنہوں نے لاکھوں کروڑوں روپے باہر ملکوں سے لے لیے۔ اور لاکھوں کی کوٹھیاں بنا ڈالیں۔ جن کے باتھ روم اور غسل خانوں میں دس دس لاکھ روپیہ لگا ہوا ہو اور کہتے ہیں کہ ہم احتساب کیلئے تیار ہیں۔ اور میرے اکاؤنٹمیں تو صرف چار ہزار روپیہ ہے۔ او جناب اکاؤنٹ میں تو چار ہزار روپیہ موجود ہے۔ پیٹ والے اکاؤنٹ میں کتنے کروڑ روپے موجود ہیں۔ کوٹھیوں پر کتنے کروڑ روپے لگے ہوئے

ہیں۔ باتھ روم پر کتنے لاکھ لگا ہے۔ یہ بھی تو پوچھنا ہے ان سے کوئی کہتا ہے کہ میرے پاس تو صرف ٹوٹی ہوئی موٹر سائیکل ہے مگر بیٹھا باہر ملکوں میں ہے کوئی کہتا ہے کہ میرے پاس تو صرف چار جوڑے کپڑوں کے ہیں۔ ویسے جنرل صاحب ''ہور گلاں دیاں گلاں ایناں کم ضرور ہو گیا کہ تمہاری شکل وصورت دیکھ کر لوگوں کو اپنا مال و دولت ہی بھول گیا۔

اس لیے زندہ باد کہتا ہوں کہ بابا جی آئے آج صبح مولوی صاحب کچھ کرو ہا ساڈی تے پنجی تاریخ تے بڑی قربانی لگی ہے۔ مینوں سمجھ آ گئی کیہڑی گل کیندا ہے۔ میں نے کہا کیا ہوا۔ کہتا قادیانی آ گیا۔ میں نے کہا آرام سے بیٹھو قادیانی نہیں آ سکتا۔ قادیانی انشاء اللہ نہیں آ سکتے قادیانی کیسے آ جائیں کوئی قادیانی شادیانی ادھر نہیں آئے گا۔

جب پیغمبر ﷺ عربی کے صحابہؓ کی عزت پہ جان دینے والے موجود ہوں بات رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کی آئے۔ ہائے ہزار جانیں قربان ہیں۔ پھر کوئی نبی کا گستاخ آئے کیسے (وزیر اعظم طارق اعظم طارق اعظم) حضور کی ختم نبوۃ (سپاہ صحابہؓ پاکستان زندہ باد) گزر گئی دوسرا کوئی نہیں آ سکتا۔ ادھر کوئی قادیانی شادیانی نہیں ہے میں یوں کہتا ہوں کہ اگر حکومت میرے پاس بھی آ جاتی ناں یہ کام میں بھی نہیں کر سکتا تھا۔ جو کام جنرل صاحب نے کیا۔ کیڑا بھلا (گنجے) اور گنجے یاں نے تے جاناں ہی جانا سی۔ اے جناب مخدوم صاحب سید فیصل صالح حیات نوید قمر جناب خواجہ آصف انور سیف اللہ منظور وٹو۔ نواز کھوکھر اور پتہ نہیں کون کون حوالاتوں میں پڑے سوکھ رہے ہیں۔ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں جیل بھی بھیج دو۔ جنرل کہہ رہا ہے جیل نہیں رہو یہیں۔ ہفتہ کے دن ملاقات ہوئی سول تھانہ اسلام آباد میں ملاقات ہوئی۔ تو اپنے بچوں سے اپنے رشتہ داروں سے گلے مل کر اتنا روئے اتنا روئے پولیس والے

بھی ساتھ رو پڑے۔ (جمعہ نہیں پڑھا) پولیس والوں کو ترس آ گیا۔ ہائے ہائے بڑا ظلم ہو رہا ہے کوئی کوئی صبح اٹھتا ہے پہلے دس بجے سے پہلے کسی کی آنکھ نہیں کھلتی تھی۔ ہن تہجد پڑھن لگے گئے ہیں۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ پانچوں نمازیں بروقت تسبیحات اور ذکر کی پابندی شروع درود شریف کثرت کے ساتھ۔ اور ایدھاں دیں ہور بھجوتا کہ ان کو نمازیں یاد یاد ہوں۔ گل ہوئی ناں۔

جنرل صاحب زندہ باد! اے جتنے بٹیرے شٹیرے پھر رہے ہیں ایناں دی فکر نہ کرو ایناں لئی ہم ہی کافی ہیں۔ یہ تو قانون کی بات ہے ورنہ اجازت دو کہ کوئی مسلم لیگی باہر نہ رہے تے ایدھے کنے مار دیں گے۔ گھروں سے باہر جائیں تو میرا نام بدل دینا۔

(للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے) اور میں پوچھتا ہوں مولانا شعیب ندیم شہید ہو گئے ان کے جنازہ پر 100 کارکن گرفتار ہوئے۔ شہید ہو گئے۔ کارکن جیلوں میں گئے۔ دس دن نہیں گزرے سپاہ صحابہؓ کے کارکن لاہور میں چلے گئے۔ 450 گرفتار ہوئے چھے چھے ماہ تک جیلوں میں رہے مگر پیچھے نہیں ہٹے۔

مسلم لیگیو کہاں گئے ہو۔ کوئی جلوس نہیں۔ کوئی مظاہرہ نہیں۔ کوئی نہیں کچھ نہیں۔ کہاں ہے تمہاری جماعت۔

میاں صاحب بھی سوچ رہے ہیں کہ باہر سے کوئی آواز بھی میرے حق میں نہیں آ رہی۔ او میاں صاحب تسیں خوشامد نونال جوڑیا چاپلوسی دے۔ ہم کہتے تھے ان سے بچ کے رہنا۔ تم نے کہا کہ یہ تو بڑے خاص آدمی ہیں۔ خاص الخاص۔ جیڑا جناں خاص الخاص ہے او اوناں ہی وڈھا اج مجرم ہو گیا۔

اوکیا سیف الرحمان احتساب بھی جاری ہے قالین بھیگ رہے ہیں روتا ہی روتا عدالت میں آتا ہے۔ روتا ہی روتا واپس جاتا ہے۔ روتا ہی روتا ۔ رو رہے ہیں۔ اور مشاہد حسین کا تو پتہ ہی نہیں او نے کیا مینوں ناں ماریو مینوں دے دیو کمپوٹر میں ون ٹو وڈن ساری داستان بتادیتا ہوں۔ کہ میاں صاحب دی یاں راتاں کہاں گزرتی تھیں۔ میں نہیں کہتا۔ اوصاف اخبار کے ایڈیٹر حامد میر نے قلم کمان میں یہ بات ذمہ داری سے لکھی ہے کہ سیف الرحمان اور شاہد حسین نے جو انکشافات کیے ہیں اگر دنیا کو پتہ چل جائے تو دنیا کلنٹن اور مونیکا لیونسکی کا واقع بھول جائے۔ کلنٹن اور مونیکا والی بات اور معاشقہ آپ کو پتہ ہے ناں۔ امریکا دا صدر جیڑا ساڈے پاکستان دا بڑا یار سی۔ ہم جنس ہم جنس پرواز چونکہ ان کی ایک ہی جیسی جنس تھی ناں کہتے ہیں ان کا آپس میں بڑا پیار تھا۔ اس لیے کہ ادا جو ایک جیسی تھی۔ اب جناب سارے خلاصے کھل رہے ہیں۔ بڑی بڑی باتیں سامنے آ رہی ہیں۔ رائے ونڈ میں ہمارے بھی عزیز بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مجھے آ کر کہا کہ ہماری زمین یہاں کے فارم کے ساتھ لگتی ہے۔ آپ کوشش کریں کہ اچھے داموں میں فروخت ہو جائے۔ میں نے کہا کہ تم کیوں فروخت کر رہے ہو۔ لاہور کا پڑوس ہے۔ اتنی قیمتی زمین ہے کہنے لگے کہ اگر ہم نے فروخت نہ کی تو یہ میاں صاحب مفت میں ضبط کر لیتے ہیں ایک کوڑی پیسے کی بھی نہیں دیتے۔ اور دشمن خوامخواہ بنا لیتے ہیں کہتے ہیں جناب یہاں ہم نے ہسپتال بنانا ہے لہٰذا یہاں سے چلو بھا گو۔ زمین ضبط زمینیں ضبط کر کر کے 600 ایکڑ کی جاگیر بنا ڈالی۔ 600 ایکڑ کے رقبے پر محل بنائے۔

محلوں والو کہاں ہو کہاں ہو تمہیں محل نصیب نہیں ہونگے۔ یہاں پنجرے میں رہو

گے یا تخت دار پر چڑھو گے ہاں ہاں تختہ دار پر لٹکو گے۔ کوئی مسلم لیگی میری یہ تقریر سن کر پریشان نہ ہو۔ پہلے اپنی بے عزتی کا ماتم کرے۔ پھر حقائق کو دیکھے کہ ان ظالموں نے علما اکرام کے ساتھ کیا کیا تھا۔ قرآن پڑھنے والی زبانوں کو کاٹا کیسے تھا۔ کیسے کاٹا تھا۔ اب تمہیں مچھر کاٹتے ہیں۔ مچھر لڑتے ہیں۔ تم نے بجلی کے کرنٹ لگائے علماء اکرام کو۔ میں نے کبھی اپنی بات کسی کو نہیں بتلائی۔ بہت سے لوگ راز داری سے بھی پوچھتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ یار میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ لیکن میں نے اپنی کتاب کے دوسرے حصے ٹوٹ گئی زنجیر میں لکھا ہے کہ چوہنگ سنٹر میں کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ پڑھ لینا شاید ان میں سے اکثر چیزیں میرے ساتھ بھی ہوتی رہی ہیں۔ کیا ہوتا ہے وہاں کرنٹ لگاتے ہیں۔ جسم کے نازک حصوں پر کرنٹ لگاتے ہیں۔ کیا بتلائیں مرچیں ڈالتے ہیں جسم کے اندر اگر کسی کا جسم میری طرح زخمی ہو تو زخموں پر نمک ڈالتے ہیں کئی کئی روز تک کھڑا رکھتے ہیں۔ کھڑے کھڑے پاؤں سوجھ گئے میرے کسی کو ترس نہیں آتا۔ کوئی مرتا ہے تو مر جائے۔ کوئی چیختا ہے تو چیختا رہے۔ کوئی چلاتا ہے تو چلاتا رہے وہاں ان سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

جنرل پرویز مشرف صاحب انہیں لانڈھی کی جیل سے نکال کر ذرا چوہنگ سنٹر کی سیر کراؤ۔ تاکہ ان کو پتہ چلے کہ ظلم کیا ہوتا ہے۔ تم نے ظلم ڈھائے اور چند دنوں کے بعد ہم عورتوں کا احترام کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم خواتین کا احترام کرتے ہیں۔ ہم محترمہ کلثوم بی بی سے کہیں گے کہ محترمہ صاحبہ ذرا صبر سے کام لیں۔ آپ اگر ماں اور بیوی ہیں تو پھر ان چالیس کارکنوں کی مائیں۔ بیویاں اور بیٹیاں بھی تو ہیں جنہیں تمہارے حکم پر پولیس کے اہلکاروں نے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ تم تو جا کر آٹھویں دن تم تو جہاز میں سوار ہو کر اپنے

میاں کو دیکھ لیتی ہو اپنے دیور کو دیکھ لیتی ہو۔ اپنے بیٹے کو دیکھ رہی ہو۔ مجھے بتلاؤ کہ میں چالیس ماؤں کو ان کے بیٹے کہاں سے دکھلاؤں۔ مجھے بتلاؤ کہ میں باپ کی راہ تکتی ہوئی اولاد کو میں بھائی کی راہ دیکھنے والی بہنوں کے پاس باپ کیسے لاؤں۔ بھائی کہاں سے لاؤں۔تم نے تو ہمارے جیتے جاگتے انسان قبروں میں اتار دیئے۔تم نے ہمارے نوجوان بغیر جرم اور قصور کے کیا جرم تھا ہمارے نوجوانوں کا۔ اگر کوئی جرم تھا تو تم عدالتوں میں لے کر آتے۔کوئی زیادتی تھی تو فیصلہ عدالت کرتی۔ہم تسلیم کر لیتے۔ پہلے فیصلے بھی تو ہم نے تسلیم کیے ہیں۔اور اپنی عزت رکھی ہے۔تم نے تو قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ان بے گناہوں کو گولیوں کا نشانہ بنا ڈالا۔ (کافر کافر گنجے کافر۔کافر کافر گنجے کافر) ہم نہیں بھول سکتے ان کا خون۔ کیسے بھول جائیں کیا اپنے نوجوانوں کے خون کا سودا کر لیں۔ میں اپنی سزا اپنے ساتھ کی جانے والی زیادتیاں تمہیں معاف کر سکتا ہوں۔لیکن کارکنوں کے ساتھ جو بیتی ہے میں کہاں سے معافی لاکر دوں ۔کوئی ایک ظلم تم نے ڈھیا ہو تو ہو۔کوئی ایک ظلم کی بات ہے تم نے یہاں تک کیا۔ کئی کئی روز تک جیلوں اور سیلوں میں بند نوجوانوں کو تم کہتے ہو کہ ہمیں جمعہ پڑھنے کی اجازت دی جائے۔تم نے تو ہم سے عید تک پڑھنے کا حق چھین لیا تھا۔تم نے تو ہمیں باجماعت نماز ادا کرنے نہیں دی۔ گذشتہ رمضان المبارک میں جب میں اٹک کی جیل میں آیا۔ میں نے جیل کے حکام سے کہا کہ ایک حافظ قرآن جو آپ کی جیل میں قیدی موجود ہے اسے اتنی اجازت دے دو کہ صرف تراویح کے ساتھ ہم دو کی جماعت ہو جائے۔ وہ آ کر میرا قرآن سن لیا کرے اور پھر چلا جایا کرے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی بات تو بہتؒ معقول ہے ہم آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ جب انہوں نے اوپر خط لکھا فون کیا

تو پنجاب کے حجاج بن یوسف شہباز شریف نے کہا کہ ہم مولانا اعظم طارق کو تراویح میں قرآن سننے کے لیے ہرگز حافظ قرآن کی اجازت نہیں دیں گے۔ ظالموں (گنجوں پہ لعنت بے شمار) تم نے کیا نہیں کیا۔ اتنی دشمنی۔ اتنی بے غیرتی۔ حافظ قرآن ایک شخص تراویح کے لیے مانگتا ہے تا کہ جماعت ہو جائے مگر رکن اسمبلی کے ساتھ تمہارا یہ حشر اور تمہارا یہ ناروا سلوک۔ تیرہ 13 مہینے میاں صاحب ہم نے آسمان تو کیا انسان تک نہیں دیکھے۔ آپ نے ضرب مومن میں یہ خط پڑھا ہوگا۔ ہم ترستے تھے کہ کوئی انسانی ہی نظر آجائے۔ کسی ذی روح انسان کو دیکھ لیں۔ تم ہر آئے دن عدالت میں پیش ہوتے ہو تم ہیں تو عدالتوں میں لایا جا رہا ہے۔ تمہارے وکیل تمہیں مل رہے ہیں تمہاری ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں 2 سال 8 مہینے کا دور ہے۔ نواز شریف کا 2 سال 8 مہینے میں مجھے بتلاؤ کوئی ایک مرتبہ بھی مجھے عدالت میں لے گئے ہو۔ ہمارے لیے عدالتیں نہیں تھیں مگر تم آئے روز عدالتوں میں لائے جاتے ہو۔ پھر بھی چیختے چلاتے ہو۔ اور کہتے ہیں ہمیں ان عدالتوں سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔ میاں صاحب یہ عدالتیں اعظم طارق نے بنائیں ہیں۔ آپ بتائیں کس نے بنائی ہیں (نواز شریف) میں نے بنائی ہیں (نہیں) جنرل پرویز مشرف نے بنائی ہیں (نہیں) کس نے بنائی ہیں (نواز شریف) اپنے کھودے ہوئے گھڑے میں خود ہی گرے ہو۔ ہم اس وقت کہتے تھے میاں صاحب مجھے تو یاد ہے میں نے جیل سے بیان دیا تھا۔ کہ یہ عدالتیں ہمارے حوصلوں کی شکست نہیں دے سکتیں۔ ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ لیکن یاد رکھو ایک دن آئے گا۔ یہی عدالتیں ہونگی یہی کٹہرے ہونگے مگر اعظم طارق نہیں تم ہونگے۔ میں نے اپنی کتاب وہ جو ٹوٹ گئی زنجیر ہے پڑھا اس میں جیل کی کوٹھڑیوں میں بیٹھ کر جو جذبات ہوتے تھے میری

اس مرتبہ کی گرفتاری میں ایک دخل اس کتاب کا بھی ہے۔ کہنے لگے ہمارے خلاف کتابیں چھاپتا ہے پھر کیندا امینوں رہا کرو (پھر کہتا ہے کہ مجھے رہا کرو) چل دوبارہ اندر۔ اک کانفرنس ایناں دے نک تے لڑھ گئی بلکہ گنج تے لڑھ گئی ہے۔ ملتان والی کانفرنس۔

ان کی کیا اڑانیں (نیندیں) نہیں ناں ناں کلیاں دیا نہیں ریران تک نیندا ں اڑ گئیاں ہیں (ان انکلیوں کی نیند ہی نہیں بلکہ ایران تک کے لوگوں کی نیدیں ختم ہو گئیں)

ساجد نقوی بیان دیتے ہیں کہ 300 مسلح افراد وہاں تھے اور پھر بتاتے ہیں کہ اتنے اشتہاری بھی وہاں تھے۔ ناں تم سی آئی ڈی (CID) کے افسر تھے جو وہاں جا کر نام لکھ رہے تھے حاضریاں لگا رہے تھے۔ تمہیں اشتہاری کہاں سے نظر آ گئے تمہیں 300 مسلح افراد کہاں نظر آئے۔ سوائے میری گاڑی کے اور لائسنسی اسلحہ پانچ نوجوانوں کے علاوہ وہاں کسی کے پاس اسلحہ تھا ہی نہیں۔ مگر ہوتا یہے اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے جب یہ محرم میں باہر نکلتے ہیں ایناں نوں اپنے تو علاوہ ہر بندہ ہی سپاہ صحابہؓ نظر آتا ہے ہر بندہ ہی سپاہ صحابہ۔ ایناں تے ہوؤ آ گیا۔ لشکر جھنگوی والے تم جانو یا ریاض بسرا جانیں۔ ہم سپاہ صحابہؓ والے جو کہتے تھے سچ کہتے تھے۔ دیکھو آئیں اور قانون کی خلاف ورزی کرنے کے بعد آئینی راستے روکنے کے بعد جو پرامن لوگ ہوتے ہیں وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ پھر جو تخریب کار ہوتے ہیں وہ میدان میں آ جاتے ہیں تم نے ہماری بات نہ مانی۔ ہم نے اسمبلیوں میں کہا ہم نے ہر جگہ رونا رویا۔ کہ ظلم نہ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کارکنوں کو صبر کی تلقین کرتے رہے جب تلقین کرنے والے جیلوں میں چلے گئے پھر ایسے لوگ نکل آئے جو کسی کی تلقین مانتے ہی نہیں۔ اچھا تم جانو وہ جانو۔ میں بار بار کہتا ہوں لشکر جھنگوی اور ریاض بسر ملک اسحاق سے سپاہ صحابہؓ کی قیادت

کا ایک ادنی سا تعلق ثابت کر دو۔ جو سزا دو گے قبول ہے۔ تم نے ان کو مار مار کے دیکھ لیا کوئی بات ثابت کر سکے۔ کوئی بات ثابت نہیں کر سکے۔ نہیں کر سکے۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ قتل وغارت گری مسئلہ کا حل نہیں۔ لیکن اگر ہم اس راستے پر آجاتے تو پھر خدا کی قسم آج منظر ہی کوئی اور ہوتا۔ منظر ہی بدل جاتا۔ لیکن ہم کیوں آئیں۔ ہمارے پاس محراب ومنبر ہے۔ ہمارے پاس وزنی دلائل ہیں۔ ہمارے پاس اسمبلی کا اسٹیج ہے۔ ہمارے پاس دلائل ہیں۔ ہمارے پاس ظلم کے ساتھ بات کرنے کا حوصلہ ہے جس کے پاس یہ ساری خدا صلاحیتیں موجود ہوں موقف اٹل ہو اسمبلی میں پہنچ سکتا ہو۔ آپ حضرات سے پھر کہتے ہیں جی اگر لشکر جھنگوی کا تمہارے ساتھ تعلق نہیں ہے پھر ہم نے بندے تو سارے مرے ہیں لشکر جھنگوی کے پھر تم احتجاج کیوں کرتے ہو یہ ایک بات ہے پہلی بات یہ وہ قتل غلط ہے۔ کہ جتنے پولیس مقابلے ہوئے سب لشکر جھنگوی کے تھے۔ نہیں بلکہ اس میں ایک بڑی تعداد سپاہ صحابہؓ کی تھی۔ جن کا لشکر جھنگوی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ دوسری بات وزیر اعلیٰ کے سامنے بھی ہمارے حضرات نے کہا تھا مولانا محمد ضیاالقاسمی اور مولانا محمد احمد لدھیانوی ان حضرات نے کہا تھا۔ میاں صاحب اگر پولیس مقابلے میں تم شیعہ کے کسی بھی آدمی کو مارو گے ہم تب بھی مذمت کریں گے ہم تب بھی اسے اچھا نہیں سمجھیں گے۔ لیکن تم نے تو سلسلہ ہی یک طرفہ کر دیا کوئی ایک شیعہ بھی پولیس مقابلہ میں ہلاک نہیں ہوا۔ As صاحب جس کو پولیس کی دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ صرف سپاہ صحابہؓ تھی۔ کیا اس کا اثر ہے کسی ذمہ دار یا غیر ذمہ دار کو کہ وہ عدالت کے معاملہ میں عدالت سے بالا بالا انصاف اپنے ہاتھ میں لے۔ مولانا ضیاء القاسمی کل بھی بتا رہے تھے وہاں افسروں سے باتیں ہو رہی تھیں اب تو ٹیمیں ہی بدل گئیاں۔ اور

وہ جو ہم سے ہاتھ ملانا گوارہ نہیں کرتے تھے۔حکومت بدلنے کی دیر ہے کھڑے ہو کر دور ہی سے کہتے ہیں السلام علیکم چائے پیو گے یا کافی پیو گے نہیں کافی ہونی چاہیے۔کل کافی پی پی کے میرا پیٹ خراب ہو گیا۔ میں نے کہا یار اب بس کرو۔کافی پی پی ہے۔کافی پی لیں گے کافی ہونی چاہیے۔ اس میں جی محبت کی آز میزش ہے۔ میں نے کہا کب سے 12 اکتوبر سے۔ایک افسر تھا جس رات ہمیں گرفتار کیا اس دن اس سے میٹنگ ہوئی وہ مجھے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا میں نے اسی وقت کہا میں نے کہا جناب آپ مجھے ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے مجھے ابھی ابھی شکار کرنے کا ارادہ ہے۔گرفتار کرنے کا ارادہ ہے۔ کہنے لگا ایسی تو کوئی بات نہیں ۔ٹھیک چار گھنٹے بعد گرفتار کر لیا۔ میں نے کل جا کر کہاں کیوں جناب میں نے ٹھیک نہیں کہا تھا۔ میں مولانا قاسمی صاحب نے کہا کیا خیال ہے۔ ویسے خیال ہے سر جو کہتے ہوئے بولے ویسے بات یہ ہے کہ سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ بھی کوئی ہے۔ ہائے ہائے کیا بات ہے۔ کہتے ہیں۔ سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ اللہ اللہ ہی ہے۔قاسمی صاحب نے فرمایا اب جناب اللہ یاد آ رہا ہے پہلے نہیں کہتے وہ سوچ نہیں۔ایک اور سے ملے بڑا بالا افسر تھا اس وقت اب کھڈے لائن لگا ہوا ہے۔کسی اور محکمے میں ہے۔ ہاں جناب ماشاء اللہ آپنے بھی کبھی ترقی نہیں کی۔آپ نے بڑی مہربانیاں فرمائیں۔ کہنے لگا آپ کو معلوم ہے ناں کہ میں اس میں شریک نہیں تھا۔ میں کیا کرتا یہ بڑا ظلم ہے آپ کے ساتھ بڑی نا انصافی ہوئی۔ ہماری ہمدردیاں آپکے ساتھ تھیں۔ گولیاں بھی ہم پر ہی پڑھ رہی تھیں۔ بدل گئے دن کانپ رہی ہیں ٹانگیں لرز رہی ہے زبان۔ بہک رہی ہیں آنکھیں مستقبل کے تاریک تاریک مستقبل اور خوفناک مستقبل کے اندیشوں نے جینا حرام کر دیا ہے۔ نیندیں اڑادی ہیں۔اخبارات سے کہوں گا صحافیو اب ظلم

کی ایک ایک داستان چھاپو ایسی باتیں مت چھاپو کہ عوام کی ہمدردیاں لو۔ آج میں نے ایک اخبار میں پڑھا ہے۔ کہتے ہیں جی حسن نواز کے دو سالہ بچے نے بھوک ہڑتال کردی۔ دو سالہ بچے نے بھوک ہڑتال کردی جھوٹ کہتے ہو۔ دو سالہ بچے کو تو بھوک ہڑتال کا پتہ ہی نہیں۔ ہمارے پانچ سال کے بچوں کو کہتے ہو کہ باپ کیوں یاد آتا ہے۔ تم کو پیدا ہوتے ہی سیاست مل گئی۔ پیدا بعد میں ہوا بھوک ہڑتال پہلے کر دی۔ روزنامہ دن میں اس کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔ حسین نواز کے دو سالہ بچے نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ کیوں جناب پیٹ بھر بھر کر دودھ پیو خوب کھاؤ پیو۔ تمہارا کوئی قصور نہیں تمہارے بڑے لائق ہی اس بات کے ہیں۔ لائق ہی تھے۔ اب کہتے ہو۔ میں وہ مناظر کیسے بیان کروں سچ لکھا اور روزنامہ اوصاف کے ایڈیٹر حامد میر نے قلم کمان میں اس کا یہ مضمون اتوار کے دن چھپا ہے۔ ''آؤ مل کر روئیں'' یہ اس کا عنوان ہے آؤ مل کر روئیں۔ اس نے کہا جب میں نے اخبار میں خبر پڑھی بڑھا میاں چھوٹے میاں کو بڑا ظالم چھوٹے ظالم کو مل کر بغل گیر ہوئے تو دونوں ہی رونے لگ گئے۔ بڑا روئے ایک دوسرے کو تھپتھپاتے بھی رہے۔ صبر کی تلقین بھی کرتے رہے۔ پر صبر نہ آیا۔ موقع پر موجود سبھی لوگ رو پڑے۔ حامد میر کہتا ہے کہ اس خبر کو پڑھ کر میں بھی رویا۔ کہتا ہے کہ مگر اس بات پر نہیں رویا بلکہ میرے رونے کا مقصد یہ تھا کہ ہائے قوم تم نے کیا کیا۔ کن کو لیڈر چنا جو صرف 45 دنوں میں رو پڑے۔ کہتا ہے کہ پوری قوم کو رونا چاہیے۔ اپنی اس حماقت اور فیصلے پر جو صرف 45 دنوں میں رونے والے لیڈروں کو حکمران بنا بیٹھی۔ میں اللہ پر بھروسہ کر کے قسم کھا کر کہوں خدا کی قسم کھا میں ہانس نہیں ہونگا ساڑھے چار سال تو جیل ہم نے بھی کاٹی ہے پر آنکھوں میں آنسو نہیں آئے (قائد تمہاری جرات کو سلام ہے سلام ہے) اور رونی

صورتوں اگر یہ کھیل نہیں کھیل سکتے تھے تو میدان میں اترے کیوں ہیں۔ آسمان جنہیں دیتا ہے خوشیاں وہاں غم بھی ہوتے ہیں۔ جہاں بجتی ہے شہنائیاں وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں۔ اگر تم یہ کھیل کھیل نہیں سکتے تھے تو اپنی ٹنڈ چھپا کر رکھتے۔ یہ 45 دنوں بعد آئیں ہیں نا میں کہتا ہوں کہ اگر انہیں ایک دن کے بعد بھی لاتے یہ تب بھی روتے پتہ نہیں وہاں کتنے روئے ہونگے۔ رونی صورتیں۔ اب اتنا روئے ہو۔ تم نہیں روؤ گے۔ تمہارے پچھلے بھی روئیں گے۔ (انشاء اللہ) تم روتے ہو تم وہ لوگ ہو جو روتے ہو پیدا ہوئے۔ روتے زندہ رہے روتے مرو گے (انشاء اللہ) ہم وہ لوگ ہیں جو مسکراتے ہوئے آئے۔ مسکراتے ہوئے زندہ ہیں۔ مسکراتے ہوئے جائیں گے (انشاء اللہ) خدا کی قسم کے کہتا ہوں بعض دفعہ ایسے ہی دل اچاٹ ہو جاتا۔ بعض دفعہ پریشانی ہو جاتی۔ صرف کبھی کبھی بلکہ مجھے احساس ہونے لگتا کہ یار اگر جیل کی وجہ سے پریشان ہو جائیں تو یہ ناشکری ہے۔

(نہ جھکنے والی سپاہ صحابہؓ نہ بکنے والی سپاہ صحابہؓ) کیوں پریشان ہوں ہم کوئی قتل کر کے آئیں ہیں۔ ہم کوئی ڈکیتی کر کے آئیں ہیں۔ فخر کی بات ہے حضورؐ کے صحابہؓ کی عزت کی خاطر آئیں ہیں۔ کبھی کوئی خبر آتی کسی کے شہید ہونے کی۔ یا بچوں کی خبر ایک دن پڑھی یہ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ گاڑی الٹ گئی۔ ایسی خبریں آتی تو دل پریشان ہو جاتا۔ اللہ کے فضل سے رونے والی تو کوئی بات ہی نہیں ہوتی۔ لیکن جب پریشانی ہوئی تو کیا کیا سوچا کیا میرا موقف غلط ہے۔ مشن غلط ہے شک ہے اس میں پھر اٹھا جا کر وہ ساری کتابیں جو غلاظتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ان کو اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ کہا اللہ اگر یہ کفر ہے لاشک کفر ہے اور تیری بارگاہ میں کفر ہے تو اس کے خلاف جہاد کرنا آواز اٹھانا جہاد ہے تیری رضا

ہے جان دے دیں گے پیچھے ہٹیں گے۔نہیں صحابہؓ کی عزت کی خاطر جان قربان کی جا سکتی ہے موقف نہیں چھوڑا جا سکتا۔تم آج روؤ گے۔ جو دنیا کے طلبگار ہیں وہ روئیں گے۔ جو دین کا طلب گار ہے وہ روتا نہیں بلکہ ہنستا ہے۔ روتے نہیں ہنستے ہیں ناں لانڈھی جیل میں کوئی انوکھے مچھر ہیں وہاں کوئی انوکھے مچھر آئے ہیں۔ مجھے شرم آ رہی ہے۔ جب مجھے لوگ ملتے ہیں ناں کہتے ہیں مولوی صاحب اس دفعہ کمزور ہو گئے ہیں۔تو بات تو صحیح ہے تو خدا کی قسم مجھے شرم آتی ہے شرم۔ کیونکہ چار سال میں جیل رہا تو کمزور ہونے کی بجائے طاقتور ہو کر باہر آیا۔بیس کلو میرا وزن بڑھ گیا۔ان دو مہینوں میں واقعی میرا وزن کم ہو گیا ہے۔اب پھر مجھے بتلانا پڑتا ہے وہاں مجبوراً کہ بھئی وہاں پانی اتنا خراب تھا کہ ہم اس پانی کو چلو میں بھرتے بدبودار گندا پانی گڑ کا پانی ہوتا تھا۔ وضو نہیں ہوتا تھا چھوڑ دیتے تھے۔ گندا پانی یرقان کی وبا پھیلی ہوئی وہاں اکثر قیدی یرقان میں مبتلا' پیٹ کی بیماریاں' مجبوری تھی کئی روز تک مسلسل پیٹ کی بیماری' مسلسل بخار' گندا پانی باہر سے پانی منگواتے۔اس کو ابالتے ابالنے کے بعد بھی اس کے نیچے ذرا ہت آ جائے۔ پھر وہ پیئے پھر بھی وہ موافق نہ آتا۔ ورنہ اسی اڈیالہ جیل میں پہلے بھی رہے ہیں۔اس لیے جب ہمیں کوئی کہتا ہے کہ کمزور ہو گئے ہیں تو ہمیں شرم آتی ہے شرم۔تو میاں صاحب آپ کو منرل واٹر مل رہا ہے منرل واٹر۔ کہتے ہیں میں فوجیوں سے بار بار کہتا تھا مجھے منرل واٹر منگوا دو۔ اور ہماری فوج جو خود کھاتی ہے وہی تمہیں کھلاتی ہے۔ پاکستان کی فوج دال روٹی کھا کر ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتی رہی اور کارگل پر جان نچھاور کرتی رہی۔تم مرغوں اور مسلم کھا کر منرل واٹر پی کر تم بے غیرت بن گئے۔ غیرت ہوئی

تو منرل واٹر پینے والوتم افواج پاکستان کوکارگل سے واپس نہ بلاتے او باہر کی کھانے والوں کبھی اپنے ملک کی بھی کھالو۔ یہ باہر کے پانی پینے والو یہ باہر کے مرغ و مسلم کھانے والودہ کیا ایک کمپنی کو ٹھیکہ دیا تھا انہوں نے وہ بناتی ہے نیچے ڈبل روٹی اوپر ڈبل روٹی ہوتی ہے اس کا نام کیا تھا برگر۔نہیں نہیں ایک کمپنی لائے ہیں میکڈونلڈ ۔میکڈونلڈ برگر پاکستان میں کہتے ہیں جی سرمایہ کاری ہوتی ہے۔کیا جی کونسی مل لگی ہے۔ملیں تو صرف تمہاری لگی ہیں کسی اور کی نہیں لگیں۔فیکٹریاں تمہاری چلیں لوگوں کی فیکٹریاں بند۔ملیں بند۔کاروبار بند۔کسانوں کی حالت بری۔ان کے ساتھ آئے روز مذاق۔مزدور کی دیہاڑی بنداور بے روزگاری عام۔اور تمہاری ملوں کوکوئی چاندی کے ورک لگے تھے۔جوترقی کرتی جارہی ہیں۔تمہاری ملیں ترقی کرتی ہیں۔لوگوں کی ملیں بند سرمایہ کاری ہورہی باہر سے کوئی مل نہیں لگاتا۔میکڈونلڈ کیا ہے ۔میکڈونلڈ ہے ناں مخارج ہی نہیں آتے۔برگر ہیں۔میرے جیسے کو جب نام ہی نہیں آئے گا تو کھائے گا کیسے۔اور کہاں سے۔نہ نام آئے کسی کو نہ کوئی خریدنے جائے۔اب اسی طرح کہہ سکتا ہے کہ نیچے ایک اوپر ایک درمیان میں پتہ نہیں کیا۔اور وہ جوبڑا سامنہ بنا کر کھاتے ہیں۔یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ چیز دو۔جس کو بڑا سامنہ کھول کر کھاتے ہیں پھر بھی نہ کھایا جائے۔ہیں کمپنیاں وہ پانی فرانس کا اور برگر امریکہ کے احب الوطنی سے سرشار' ہائے ہائے' کاروبار انڈیا میں یارانے گجرال سے استقبال واجپائی کے کہتا ہے میرے دل میں جتنا درد ہے عوام کا میں آپ کو کیا بتلاؤں۔تیرے دل میں جودرد ہے جودرد اٹھتا تھا وہ اب پتہ چلا کہ وہ کیا تھے (نواز شریف کا بڑا بھائی' واجپائی واجپائی) چھوٹا بھائی اندر اور بڑا بھائی کہتا ہے کہ ہم

نے تو مداخلت ہی نہیں کرنی جو مرضی کرو۔ او سفید خون والو۔ مسلمانوں سے نفرت ہندوؤں سے محبت' ایمان والے جیلوں میں بے ایمان کے استقبال بے غیرتوں سے یاری اللہ والوں سے دشمنی نتیجہ بھگتو کیا۔

ابھی ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

واخر دعونا الحمد للہ رب العالمین

CamScanner

اس کتاب کے بعد آنے والی **مولانا محمد عثمان حیدرؔ** کی نئی

شہرہ آفاق کتب جلد از منظر عام پر آرہی ہیں (انشاء اللہ)

للکارِ جرنیل (جلد دوم)

مرتب: مولانا محمد عثمان حیدرؔ

مولانا اعظم طارق کے حالات زندگی پر شاہکار کتاب

حالاتِ جرنیل

مرتب: مولانا محمد عثمان حیدرؔ

مولانا محمد عثمان حیدرؔ

چک نمبر 111-7R (المعروف آبائی گاؤں مولانا اعظم طارقؒ) چیچہ وطنی

فون: 0445-485511